خُطباتِ شاہد

سلسلہ خطبات

4

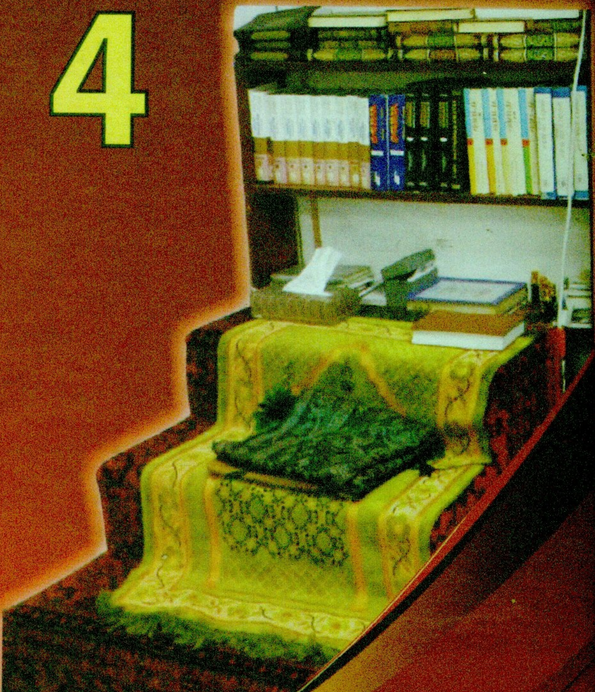

خطیب
میاں محمد سلیم شاہد حفظہ اللہ

امیر جماعت اہلحدیث پنجاب
چیئرمین سول پائیلٹ ہائی سکولز
(رجسٹرڈ) پنجاب

www.KitaboSunnat.com

مرتب
محمد طیب محمدی

پائیلٹ پبلی کیشنز
7- گلشن آباد نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
0323-6233690
0302-6644844

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ خطبات

خطبات شاہد 4

خطیب

میاں محمد سلیم شاہد

امیر جماعت اہلحدیث پنجاب

مرتب

محمد طیب محمدی

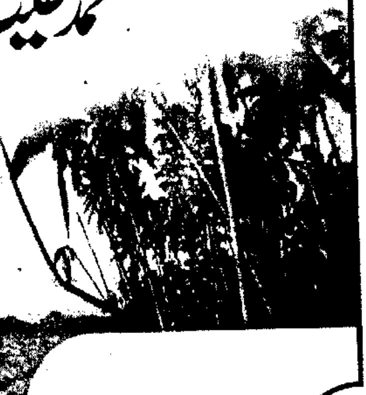

پائیلٹ پبلیکیشنز
7 گلشن آباد نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
0323-6233690
0302-6644844

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	خطبات شاہد جلد نمبر ۴
خطیب	میاں محمد سلیم شاہد
ترتیب وتزئین	محمد طیب محمدی
اشاعت	دسمبر ۲۰۱۳
تعداد	1100
کمپوزنگ	یاسر کمپوزنگ سنٹر Abuyaisr432@gmail.com
مطبع	عدیل سہیل پریس لاہور

خطبات کے ملنے کا پتے

۱۔ مرکزی دفتر جمعیت اہلحدیث چوک دالگراں لاہور

۲۔ سول پائلٹ ہائی سکولز (تمام برانچز) گوجرانوالہ

۳۔ جامع مسجد حسن بن علی رضی اللہ عنہما اہلحدیث گلی نمبر 15 عرفات کالونی مین بازار نمبر 1 گوجرانوالہ

المکتبۃ الرحمانیۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

میرے

پیارے والد محترم

اور میری پیاری والدہ (مرحومہ) کے نام

میرے والد محترم کی صحت اور سلامتی کے لیے دعا کی

اپیل ہے

اور محترمہ والدہ صاحبہ (مرحومہ) کے لیے

خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں

جنت الفردوس میں جگہ

عطا فرمائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

عرض مرتب ---------- 26

عرض خطیب ---------- 37

ماہ محرم ---------- 40

محرم روزوں کا مہینہ ہے ---------- 44

مؤمن اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے ---------- 46

محرم میں غیر اللہ کے نام کا دینا ---------- 47

محرم میں قبرستان جانا ---------- 49

قبر کا سن کر رونا ---------- 50

قبر کی اونچائی ---------- 51

قبرستان میں قرآن خوانی ---------- 52

قبرستان ہے یا باغ؟ ---------- 54

قبروں پر پھول ---------- 54

نہ نحوست، نہ شادی پر پابندی ---------- 56

ماتم نہیں، صبر ---------- 58

حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے محبت ایمان ہے ---------- 60

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچی محبت کی علامت ---------- 63

شہادت پر ماتم ---------- 64

ماتم نہیں صبر ---------- 64

شہادت کا مقام ---------- 68

شہید کا مقام ---------- 70

شہداء کی زندگیاں ---------- 72

شہادت پر رویا نہیں جاتا ---------- 75

بیٹے کی وفات پر رسول اللہ ﷺ کا صبر ---------- 75

حسن بن علی رضی اللہ عنہما ---------- 78

حسن رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیوں نہیں ---------- 80

حسن رضی اللہ عنہ کا نام ---------- 80

حسن رضی اللہ عنہ کے کان میں رسول اللہ ﷺ نے اذان کہی ---------- 82

حسن رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ سے مشابہت ---------- 83

رسول اللہ کا حسن رضی اللہ عنہ سے پیار ---------- 84

حسن رضی اللہ عنہ نے صلح کرادی ---------- 84

انصاف کا نظام ---------- 87

سیرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ---------- 90

محمد ﷺ کے ساتھی ---------- 93

ہمیشہ سے اسلام پر ---------- 94

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ صدیق رضی اللہ عنہ کیسے بنے ---------- 94

ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے "صدیق" کہا ---------- 97

خلیل بنانا جائز ہوتا تو ابوبکر کو بناتا ---------- 98

ہر جگہ نبی ﷺ کے ساتھ ---------- 99

صحابیت کا مقام ---------- 100

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نیکیاں ---------- 102

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی استقامت ---------- 104

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سخاوت ---------- 108

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے نکلنے کوشش ---------- 110

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جرات ---------- 112

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہجرت ---------- 115

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت ---------- 118

سراقہ بن مالک کا تعاقب کرنا ---------- 120

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ---------- 125

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جنت میں مقام ---------- 125

صدیق کو آٹھ دروازوں سے بلایا جائے گا ---------- 126

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تنخواہ ---------- 127

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کارنامے ---------- 128

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ ---------- 130

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام ونسب ---------- 132
کنیت ---------- 132
مختصر تعارف ---------- 133
مشکل کشا کون ہے ---------- 134
سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا ---------- 135
سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ماننا ---------- 136
بدر میں علی رضی اللہ عنہ کا کارنامہ ---------- 137
خیبر میں علی رضی اللہ عنہ کا کارنامہ ---------- 139
علی رضی اللہ عنہ کا خلفاء ثلاثہ سے پیار ---------- 141
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مراتب ---------- 142
صحابہ کرام کے متعلق عقیدہ ---------- 146
سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شادیاں اور اولاد ---------- 146
ہر ایک کو اس کے مقام پر رکھو ---------- 148
جمعہ اصلاح کا ذریعہ ہے ---------- 150
خیبر کا قلعہ ---------- 150
مشکل کشا کون؟ ---------- 152
سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی سادگی ---------- 154
سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی نماز ---------- 155
ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے ایک مشورہ ---------- 156

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمان رضی اللہ عنہ نے زرہ خریدی: ---------- 156
علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے گواہ ---------- 156
علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ ---------- 157
شان بڑھانے سے محبت نہیں ہوتی ---------- 158
ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امارت میں علی مامور بن کر آئے ---------- 162
اعلان براءت کی چار دفعات ---------- 163
شان بلال رضی اللہ عنہ ---------- 166
ہر تقریر میں صحابی کا تذکرہ ---------- 168
سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا تعارف ---------- 168
بلال رضی اللہ عنہ کی فطرت اور امیہ کا معبود ---------- 169
ابولہب کا تعارف ---------- 173
ابولہب کی مخالفت ---------- 173
ابوطالب کی حمایت ---------- 174
کوہ صفا پر دشمنوں کا اعتراف ---------- 174
ابولہب کی برہمی ---------- 175
بلال رضی اللہ عنہ نے امیہ کا بت توڑ دیا ---------- 176
دعوت توحید ---------- 178
بلال رضی اللہ عنہ کی استقامت ---------- 178
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کرایا ---------- 180

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیق رضی اللہ عنہ کی نگاہ میں بلال t کا مقام ---------- 182

بلال رضی اللہ عنہ کے جوتوں کی آواز ---------- 183

مؤذن رسول ---------- 184

اذان کی ابتداء ---------- 184

امت کے تمام مؤذنین جتنا ثواب بلال t کو ---------- 187

مؤذن کی فضیلت ---------- 187

بلال رضی اللہ عنہ کی خاطر رب کا حکم ---------- 189

اسلام نے بلال رضی اللہ عنہ کو عظمت دی ---------- 191

بلال رضی اللہ عنہ کو ایک در پر اطمینان ملا ---------- 192

نیکی کا اجر توحید کے بعد ---------- 193

مسلمان ایك جسد كی مانند هیں ---------- 196

بھائیوں میں صلح کرادو ---------- 200

صلح کی غرض سے جھوٹ بولنا ---------- 201

بھائی کو خوش کرلیں ---------- 202

پیار اور محبت کی فضیلت ---------- 203

محبت پیدا کرنے کے سنہرے اصول ---------- 204

۱۔ السلام علیکم کہنا ---------- 204

بازار اور منڈی میں السلام علیکم ---------- 207

۲۔ ایک دوسرے کو تحائف دینا ---------- 208

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو ہمارے دین کا نہیں اس سے محبت کیوں؟ ---------------- 211
مؤمنین کی مثال -- 214
بددیانت اور چوروں، ڈاکوؤں پر رحمت نہیں ہوتی ------------------- 215
ایک عادل جج کے فرائض ---------------------------------- 219
حرام خور کی دعا قبول نہیں ہوتی ---------------------------- 220
۳۔ بیمار پرسی کرنا ----------------------------------- 222
۴۔ بھائی کو فوقیت دینا ---------------------------------- 223
مہاجرین کی آمد پر انصار کی خوشی --------------------------- 225
انصار کے ایثار کا ایک منفرد قصہ --------------------------- 226
سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کا ایثار ------------------------------ 227
کینہ اور حسد سے پاک ہونا جنتی ہونے کی علامت ہے: ------------ 228
اپنا عمل ٹھیک کرو ------------------------------------ 229
محبت کی دعا -- 230
جس نے چہرہ مطیع کر لیا ------------------------------ 232
افضل المخلوقات --------------------------------------- 234
انسانی چہرے کی عظمت ---------------------------------- 236
چہرہ داڑھی رکھنے سے مطیع ہوتا ---------------------------- 239
کسی پیغمبر نے داڑھی نہیں کٹائی ---------------------------- 239
داڑھی اور خلفاء --------------------------------------- 240

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہرہ داڑھی سے خوبصورت بنتا ہے ---------- 241
داڑھی کے متعلق احادیث ---------- 241
داڑھی اسلام کی وردی ہے ---------- 243
قبر پر سلامی ---------- 244
چہرے کو مطیع کرلو ---------- 245
اگر اللہ تعالیٰ نے تمھیں قبول نہ کیا تو ---------- 246
داڑھی منڈانے والے کا وضو ---------- 247
داڑھی منڈے سے رسول اللہ ﷺ کو نفرت ---------- 247
میں آپ سے کیا چاہتا ہوں ---------- 248
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اخلاص اور ان کے چہرے ---------- 248
خطبہ جمعہ سن کر تبلیغ کرو ---------- 251
جامع مسجد حسن بن علی میں حفظ کا شعبہ ---------- 253
اللہ تعالیٰ کی بندگی ---------- 254
زندگی برف کی طرح پگھل رہی ہے ---------- 255
نیک و بد کا انجام ---------- 256
توحید اور نماز ---------- 257
نماز اور فاتحہ ---------- 258
نماز اللہ سے ملاقی ہے ---------- 259
صرف نماز ہی نہیں بلکہ... ---------- 260

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت عاجزی سکھاتی ہے ---------- 263

نمازی اپنی اصلاح فرمائیں ---------- 264

اسلام میں مکمل داخل ہونا ---------- 264

نماز اللہ کی یاد کے لیے ---------- 266

اللہ تعالیٰ کا قرب ---------- 266

نماز میں توجہ سیدھی رکھو ---------- 269

اللہ تعالیٰ کی سب سے پسندیدہ جگہ ---------- 269

مسجد کا تنکا باہر پھینکنا ---------- 270

مسجد کی صفائی ---------- 271

صدقہ و خیرات ---------- 274

شیطان غربت کا ڈر پیدا کرتا ہے ---------- 276

اللہ کے رستے میں بغیر گننے کے دو ---------- 277

نکمی اور ردی چیز نہ دو ---------- 277

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے باغ ہی دے دیا ---------- 278

صدقہ وخیرات کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ---------- 280

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خیبر کی زمین دے دی ---------- 281

ابراہیم علیہ السلام اپنی سب سے محبوب چیز قربان کرنے کو تیار ہو گئے ---------- 281

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی سخاوت ---------- 282

خرچ کرتے وقت شیطانی خیال ---------- 283

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرچ کرنے میں نیت ---------- 284
سائل سے نرمی برتنا ---------- 285
سب خسارے والے ہیں ---------- 285
قبر میں صرف ایک ہی چیز ---------- 286
خرچ کرنے والے کی نیت کو اللہ جانتے ہیں ---------- 287
عثمان رضی اللہ عنہ کی فیاضی ---------- 290
غریب صحابہ کی سخاوت ---------- 290
بڑا صدقہ ---------- 291
خرچ کرنے میں اخلاص ---------- 293
نیکی کے کاموں میں آگے بڑھو ---------- 294
ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر آگے بڑھ گئے ---------- 296
محنت کر کے صدقہ کرنے والے ---------- 297
یہاں سے آپ کو خالص چیز ملے گی ---------- 300
صدقہ و خیرات کی فضیلت ---------- 302
صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا ---------- 304
کچھ تو صدقہ کرو ---------- 305
خندہ پیشانی سے ملنا بھی صدقہ ہے ---------- 307
سائل کی تائید کرو ---------- 307
صدقہ کر کے آگ سے بچ جاؤ ---------- 308

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرچ کرنے والے کو اللہ زیادہ دیتا ہے---------- 310
صدقہ وخیرات کرنے والوں کے لئے انعامات---------- 311
بچیوں والے کو صدقہ دو---------- 313
اللہ تعالیٰ کے خزانے---------- 313
لمبے ہاتھ والی---------- 317
افضل ترین صدقہ وہ ہے جو اپنی ضروریات کے علی الرغم کیا جائے:-- 320
فکر آخرت (۱)---------- 322
موت ایک اٹل حقیقت ہے---------- 323
رب کی ملاقات کا یقین ہو تو عمل نیک کریں---------- 325
دین بچا لیا، دنیا چھوڑ دی---------- 325
ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اسلام کی شرط لگا دی---------- 328
جو کوئی آیا چلا گیا---------- 329
موسیٰ علیہ السلام کی وفات---------- 330
پیغمبر آئے اور چلے گئے---------- 332
رسول اللہ ﷺ کی وفات---------- 335
رسول اللہ ﷺ کی وفات کی تفصیل---------- 340
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی فضیلت---------- 344
ابن مسعود رضی اللہ عنہ کیوں پریشان ہوئے؟---------- 345
اگر آخرت کی فکر ہو---------- 346

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ سے راضی ---------- 351

آخرت والی سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے ---------- 352

بیڈ پر سونے کی سزا ---------- 353

ان کے پہلوں بستروں سے الگ رہتے ہیں ---------- 353

معبود پر پردہ ڈال کر برائی کر لو ---------- 355

قبرستان جانے کا مقصد ---------- 356

قبرستان میں داخل ہونے کی دعا ---------- 357

قبریں برابر کر دو ---------- 358

فکر آخرت (۲) ---------- 360

زندگی اور موت کے چار مراحل ---------- 361

دنیا آزمائش کے لیے ہیں ---------- 362

دنیا میں امتحان اور آخرت میں نتائج ---------- 363

قبر کا گڑھا ---------- 364

مر کر دوبارہ اٹھنا ---------- 364

منکرین قیامت کو جواب ---------- 366

ہر چیز ظاہر ہو جائے گی ---------- 368

قیامت کی ہولناکیاں ---------- 369

پسینے میں شرابور ---------- 371

اللہ کے گھر سب کے سر جھک جاتے ہیں ---------- 374

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نافرمان کی موت کا منظر ---------- 374

دنیا کی بجائے آخرت کی فکر ہونی چاہیے ---------- 381

اکیلا جائے گا ---------- 382

جزا وسزا کا قانون ---------- 384

ہر عمل کی پوری پوری جزا وسزا ملے گی ---------- 386

تنہائی کا گھر ---------- 386

عذاب قبر سے پناہ کی دعا ---------- 387

قبر کا معاملہ ---------- 388

مردے سے کیا بیت رہی ہے ---------- 390

اعمال ہی کام آئیں گے ---------- 392

صحت اور فراغت کو غنیمت جانو ---------- 393

رسول اللہ ﷺ کی غریبوں سے محبت ---------- 394

غریب پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گیں ---------- 395

دنیا کا ساز وسامان کوئی معیار نہیں ---------- 397

مسلمان کو کافر کہنے کی سزا ---------- 398

اللہ تعالیٰ کی بخشش بڑی وسیع ہے ---------- 399

اعتبار خاتمے کا ہے ---------- 400

مجرموں کی صفیں ---------- 402

نیک لوگوں کا ساتھ ---------- 403

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد الٰہی سے غفلت کے نقصانات ---------------------- 404

قدرتیں دیکھ کر یاد الٰہی میں مستغرق ہونے والے ---------- 409

یاد الٰہی سے غافل لوگ ---------------------------- 411

ایک شکر گزار بندہ ---------------------------- 412

موسیٰ علیہ السلام کی خواہش ---------------------------- 415

قید سے رہائی کا وظیفہ ---------------------------- 416

جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے ---------------------------- 418

نفس مطمئنہ پر اللہ کا ذکر جاری ہوتا ہے ---------------------------- 419

پریشانی کو ختم کرنے کا حل ---------------------------- 420

گناہوں کو مٹانے والے اعمال ---------------------------- 421

روح کی غذا کیا ہے؟ ---------------------------- 422

جامع مسجد قدس اہلحدیث میں خطبہ جمعہ ---------------------------- 424

اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ ---------------- 424

مدد سچے مسلمانوں پر آتی ہے ---------------------------- 426

آزمائش بحسب ایمان ---------------------------- 427

آدم علیہ السلام کی آزمائش ---------------------------- 428

یونس علیہ السلام پر آزمائش ---------------------------- 428

ابراہیم علیہ السلام پر آزمائشیں ---------------------------- 430

آزمائش شرط ہے ---------------------------- 432

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزمائش کی صورتیں ---------- 434
محمد رسول اللہ ﷺ کی ایک آزمائش ---------- 436
بیٹے کی آزمائش ---------- 437
ساری کائنات سے افضل ہونے کے باوجود آزمائشیں ---------- 438
طائف کی آزمائش ---------- 440
بی بی ماشطہ کی آزمائش ---------- 443
آگ کی خندق میں چھلانگ لگا دی ---------- 445
مجرموں الگ ہو جاؤ ---------- 449
نورپوری رحمہ اللہ کی شخصیت اور ان کی وفات ---------- 450
❁ باحیا خاتون کے اوصاف ---------- 452
عورت کی عظمت ---------- 454
نظر کی حفاظت ---------- 455
گھروں میں اجازت لے کر داخل ہو ---------- 457
عورت کے لیے جنت ---------- 460
باپردہ رہنے کی دعا ---------- 461
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حیا ---------- 462
عورتیں مسجد میں باپردہ آئیں ---------- 463
ایک پاکباز اور نیک خاتون ---------- 464
ماں کی اولاد کے لیے دعا ---------- 465

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی قدرت ---------- 468

"کُن" کہہ کر آگ ٹھنڈی کر دی ---------- 470

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک شاہکار ---------- 472

متکبر کو مارنے کے لیے چھوٹے پرندے ہی کافی ہیں ---------- 475

کعبہ پر حملہ کا ارادہ ---------- 476

ابرہہ اور عبدالمطلب کا مکالمہ ---------- 477

ابابیلوں کی کنکر باری ---------- 478

استقامت ---------- 480

استقامت ضروری ہے ---------- 481

آسیہ رضی اللہ عنہا کی استقامت ---------- 483

ایک موحد بچے کا واقعہ ---------- 485

سچ کا ساتھ دو ---------- 489

شیطان کا زہریلا وار ---------- 490

جان چلی جائے، توحید کا دامن نہیں چھوڑنا ---------- 491

مقام مصطفےٰ ﷺ ---------- 492

اصلی اور جعلی پیر ---------- 494

اہلِ حدیث اور اہلِ سنت میں فرق ---------- 496

رسول اللہ ﷺ کی دعا کی وجہ سے بارش ---------- 497

داتا صرف اللہ ہے ---------- 501

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی دعا ---------- 502
مردوں کا سننا ---------- 503
ابوطالب آپ سے کی محبت ---------- 505
ابو طالب کی سرپرستی ---------- 506
ابوطالب کا آخری وقت ---------- 507
ابو طالب کا اخروی انجام ---------- 508
جمعہ سننے کا فائدہ ---------- 509
حکومتی ذمہ داریاں ---------- 510
سنگین ترین ذمہ داری ---------- 511
عمر رضی اللہ عنہ جیسا حکمران چاہیے ---------- 514
عمر رضی اللہ عنہ کا جنت میں محل ---------- 515
اسلام ظلم سے روکتا ہے ---------- 517
حکمرانوں کا کردار ---------- 518
عمر بن عبدالعزیز کی سادگی ---------- 519
انصاف کرنے والا حکمران ---------- 520
کلمے کے ساتھ مخلص کوئی حکمران...؟ ---------- 521
عورت کا مقام ---------- 524
عورت کی عظمت گھر میں ہے ---------- 526
جاہلیت والا انداز اختیار نہ کرو ---------- 528

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر رہ کر جنت ---------- 528
عورت کی افضل نماز ---------- 530
بیٹی وراثت سے محروم کیوں؟ ---------- 531
مسلمان ہونے کے لیے ایک کلمہ اور شادی کرنے کے لیے چھ کلمے ---------- 532
ماں باپ کا دل ---------- 533
❁اسلامی اور ایمانی رشتہ ---------- 536
ایمانی رشتے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں ---------- 538
اللہ کے لیے محبت کرنے والے اللہ کے سائے میں ---------- 539
اللہ تعالیٰ کی عزت کرنے والا ---------- 540
یاقوت اور زمرد کے بالاخانوں والے ---------- 541
نور کے منبر پر ---------- 541
میں تجھ سے محبت کرتا ہوں ---------- 542
اللہ نے اپنی محبت ان کے لیے واجب کردی ---------- 542
سب سے مضبوط رشتہ ---------- 543
بابرکت سفر ---------- 543
مؤمنین کا آپس میں تعلق ---------- 544
ظالموں کا انجام ---------- 545
ایمان والوں کا دوست ---------- 546
ایک دوسرے کو نہ مارو ---------- 547

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑائی سے رحمت الٰہی چھن جاتی ہے ---------- 548
کینہ پروروں کی بخشش نہیں ہوتی ---------- 549
مسلمان بھائی سے لاتعلقی جائز نہیں ---------- 550
حسد بغض نہ کرو ---------- 551
غلطی پر نرمی سے سمجھاؤ ---------- 553
آپ ﷺ کا حسن اخلاق دیکھ کر متاثر ہو گیا ---------- 556
کوئی نہ مانے تو اس سے ناراضگی اختیار نہ کرو ---------- 557
بچوں سے پیار کرو ---------- 558
ایمان والوں سے محبت ---------- 560
ایمان والے آپس میں نیکی کی باتیں کرتے ہیں ---------- 561
منافق بے حیائی کی باتیں کرتے ہیں ---------- 562
جنت میں تھکاوٹ نہیں ---------- 565
اللہ تعالیٰ کی رضا ---------- 566
جلدی آیا کرو ---------- 568
مؤمن کے مؤمن پر حقوق ---------- 568
مرنا یقینی ہے ---------- 569
شان اولیاء ---------- 572
اولیاء اللہ کا تعارف ---------- 574
آج کل کے ولی ---------- 576

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبروں کو مزارات بنانا ---------- 577

غیر شرعی حرکتیں کرنے والا ولی نہیں ہوسکتا ---------- 578

ولی کی شلوار ٹخنوں سے اوپر ہوگی ---------- 579

رحمان کے بندوں کے اوصاف ---------- 581

پہلی صفت، متکبرانہ چال سے پرہیز ---------- 582

دوسری صفت، جاہلی حرکات سے اجتناب ---------- 583

تیسری صفت، تہجد گزار ---------- 584

چوتھی صفت، جہنم کا ڈر ---------- 586

پانچویں صفت، میانہ روی ---------- 587

چھٹی، ساتویں، آٹھویں صفت، شرک، قتل، زنا سے اجتناب ---------- 588

داتا صرف اللہ ہے ---------- 590

توحید پر استقامت اختیار کرنے والا ولی ہے ---------- 591

ولی وہ جس کے دل میں اللہ کا ڈر ہو ---------- 595

میری نماز جنازہ وہ پڑھائے جس کے عصر کے نوافل بھی نہ چھوٹے ہوں 596

میں نے بات پہنچادی ہے ---------- 598

فوتگی کا اعلان ---------- 599

عدل و انصاف کی اہمیت ---------- 600

ظالم پر اللہ کی گرفت ---------- 602

سربراہان انصاف کریں ---------- 604

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عادل حکمران ---------------------------606
زندگی کے ہر شعبہ میں انصاف ---------------------------608
قاضی فریقین کے مابین انصاف کرے ---------------------------609
مسلمانوں میں صلح کرنا اور عدل کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے: ---------610
بات عدل وانصاف کی کرو: ---------------------------611
عدل سے رحمت برستی ہے ---------------------------613
انصاف کرنے والا اللہ کے سائے میں ---------------------------613
انصاف کرو اگرچہ اپنے ہی خلاف ہو ---------------------------614
حدود اللہ میں انصاف ---------------------------615
اولاد کے درمیان انصاف کرو ---------------------------617
بیٹیوں سے ظلم نہ کرو ---------------------------618
ماں کی محنت ومشقت اور بیٹیوں کی پرورش کا اجر ---------------619
بیویوں کے درمیان عدل کرو ---------------------------621
عبادت بھی کرو، اور انصاف بھی کرو ---------------------------622

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض مرتب

میاں محمد سلیم شاہد صاحب کے خطبات خالصتاً دینی، اصلاحی، دعوتی اور تبلیغی نکتہ نظر سے مرتب کیے جاتے ہیں، اس لیے ان میں آپ کو خیر خواہی ہی نظر آئے گی، ویسے بھی میاں صاحب کے بیانات عقائد اور اعمال صالحہ کی ترغیب پر مشتمل ہوتے ہیں، فوز وفلاح کی خاطر ان خطبات کو میاں صاحب ذاتی رقم سے فری تقسیم کرتے ہیں، تاکہ دین کی بات زیادہ سے زیادہ عام ہو۔

اگر آپ اپنی اور دوسروں کی اصلاح چاہتے ہیں تو دین کی بات آگے پہنچائیں، دین کی بات دوسروں کو بتانے سے خود بتانے والے کی سب سے پہلے اصلاح ہوتی ہے۔

ایک خطبہ میں میاں صاحب فرماتے ہیں:

جب سے میں نے خطبہ شروع کیا ہے مسجد بنائی ہے میرے اندر انقلاب آچکا ہے۔ اللہ کی قسم اس سے پہلے زندگی گزارنے کا کوئی لطف نہیں تھا۔ اب مجھے زندگی گزارنے کا لطف اور مزہ آرہا ہے، دعا کرو اللہ تعالیٰ مجھے اور سب مسلمانوں کو نیک بنائے۔ اور یاد رکھو۔ خطبہ دینا نماز پڑھنا، درس دینا، صرف مولویوں کا کام نہیں بلکہ سب مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ وہ نیکی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور درس ونصیحت کا سلسلہ شروع کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسے جتنی بات آتی ہے اسے پہنچائے، اپنی اور دوسروں کی اصلاح کرے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً».

(صحيح البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء:٣٤٦١)

''میری بات دوسرے لوگوں کو پہنچا دو اگرچہ وہ ایک ہی آیت ہو۔''

میاں محمد سلیم شاہد صاحب چودہ سال سے خطاب فرائض سر انجام دے رہے ہیں، اس عرصہ میں انھیں کافی تجربہ ہو چکا ہے، ان کے خطبات میں سلاست اور جلالت کے ساتھ ساتھ متانت اور سنجیدگی بھی پائی جاتی ہے۔
میاں صاحب توحید ضرور بیان کرتے ہیں لیکن سب وشتم نہیں کرتے، بلکہ جذبہ خیر خواہی سے سمجھانے کی پوری کوشش کرتے ہیں، چنانچہ ایک خطبہ میں فرماتے ہیں:

''پیر عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ یہ اللہ کے ولی تھے۔ ان کا جب نام آئے تو رحمۃ اللہ علیہ کہا کرو۔ ان کے دو بیٹے تھے۔ ان کے بیٹوں کے نام آپ کو پتہ کیا تھے؟ انہوں نے اپنے ایک بیٹے کا نام عبدالوہاب اور دوسرے کا نام عبدالرزاق رکھا تھا۔ یہ پیراں دتہ وغیرہ نام انہوں نے نہیں رکھے تھے۔ کیونکہ انہیں علم تھا کہ بیٹے صرف اللہ عطا فرماتا ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی بیٹا نہیں دے سکتا۔ ان کی کتاب پڑھ کر دیکھو۔ یہ سنت اور توحید کا پرچار کرنے والے تھے۔''

میاں صاحب کی خطبات جمعہ میں بھرپور کوشش ہوتی ہے کہ بات

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامعین کے دل تک پہنچ جائے،اور وہ یہاں سے اپنی اصلاح کر کے جائیں،ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

''جمعہ دلوں کی صفائی کے لیے ہے یہ کوئی زبان کا چسکا یا سننے والوں کے کانوں کا مزہ نہیں ہوتا،یہ تو دلوں کی پاکیزگی حاصل کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔کئی لوگ جب جمعہ پڑھتے ہیں تو سمجھتے ہیں یہ جمعہ ہمارے لیے ہی ہے اور وہ سن کر اپنی اصلاح فرما لیتے ہیں۔''

ساتھیو!میرے نزدیک خطبہ جمعہ ہمارے اندر کی میل نکالنے کے لیے ہے یہ ایک خالص روحانی درس ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے اس لیے ہفتے بعد رکھا ہے تاکہ ہم قرآن سنیں احادیث سنیں اور اپنے دلوں کے زنگ اتاریں، قرآن سنیں گے دلوں پر اثر ہوگا۔ بھائیو!جمعہ سن کر خاموش نہ رہا کرو اس پر عمل کیا کرو اور دوسروں کو بھی دعوت دیا کرو تبلیغ کیا کرو۔جنوں نے ایک دفعہ نبی کریم ﷺ سے قرآن سنا تھا تو انھوں نے جا کر دوسروں کو بھی سنایا تھا۔

مارچ ۲۰۱۲ء میں چھپنے والے ''خطبات شاہد نمبر۳'' میں میاں صاحب فرماتے ہیں:

''حضرات! میں پندرہ سال سے خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہا ہوں، کچی پمپ والی میں ایک مسجد بنائی ہے حسن بن علی رضی اللہ عنہما وہاں مستقل خطبہ دے رہا ہوں۔ اور خطبہ دینے سے میرے اندر ایک انقلاب اور تبدیلی آچکی ہے۔ یہ بات میں اس لیے بیان کر رہا ہوں کہ آدمی جب اللہ کے دین کی طرف آتا ہے تو پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے لیے ہدایت کے دروازے کھلتے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ
اسے اپنے قریب کر لیتے ہیں۔"

میاں صاحب صرف خطبات کی حد تک ہی دعوت و تبلیغ نہیں کرتے بلکہ سکول اور عام زندگی میں بھی اس کا اہتمام کرتے ہیں ،ایک دفعہ میں ان کے سکول گیا وہاں ان کے ٹیبل پر ایک خط پڑا ہوا تھا ،میں نے میاں صاحب سے پوچھا یہ کیا ہے ،تو کہنے لگے: ہمارے یہاں ایک ٹیچر ہوتی تھی اب ان کی شادی ہوگئی ہے ،وہ مجھے ملنے آئی تھی ،لیکن میں اسے مل نہ سکا تو وہ یہ خط لکھ کر چلی گئی،وہ خط یہ ہے:

"قابل احترام بھائی سر! آپ کو یہ سن بڑی خوشی ہوگی کی آپ کی باتوں میں اللہ پاک نے بڑی تاثیر رکھی ہے،آپ کی زبان کو اچھے الفاظ اور ٹھوس جامع دل میں اترنے والے الفاظ دیے ہیں۔ میں ایک سال سے بہت زیادہ پریشان تھی ،اللہ پاک نے میری پریشانی آپ کی وجہ سے دور کی ہے۔ جو اللہ پاک کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اس کے بندوں کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتا۔ میں بے خبر تھی بے علم تھی ،آپ نے مجھے علم دیا۔ اکثر آنکھوں میں آنسو رہتے تھے ،آنسو اب بھی ہیں مگر خوشی کے ،سیدھے راستے کی تلاش میں بھٹک رہی تھی آپ نے دکھایا سیدھا راستہ، میں انجانے پتہ نہیں کیا حماقت کر بیٹھتی آپ نے دی مجھے عقل۔

نگاہ ِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی
دنیا اتے رکھ فقیرا ایسا بین کھلون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کول ہویں تے ہسن لوکی ٹر جاویں تے رون

اللہ پاک نے آپ کے پاس آنے سے پہلے خواب دکھایا کہ آپ کہہ رہے ہیں عائشہ مسلمان کسی بھی مسلک کا ہو رسول پاک کی اہمیت سے انکار کر ہی نہیں سکتا میرے پاس آؤ تو سہی۔ میں سچے دل سے اقرار کرتی ہوں اہلِ حدیث سے اچھا اور جامع کوئی اور مسلک ہو ہی نہیں سکتا۔ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ آپ اللہ پاک کے خاص بندے ہیں۔ پہلے دل کہتا تھا اچھا ہمسایہ ہے، اچھا استاد ہے۔ مگر آپ ڈاکٹر بھی ہیں، حکیم بھی ہیں، صوفی بھی ہیں۔ آپ ایک شخص نہیں ادارہ ہیں۔ اللہ پاک آپ کے علم میں اضافہ کرے، رہتی دنیا تک اللہ پاک آپ کو سلامت رکھے۔ آپ آخری دم تک اندھیروں میں چراغ جلاتے رہیں۔"

یہ اس عورت کے میاں صاحب کے متعلق احساسات تھے، جس سے معلوم ہوتا ہے میاں صاحب اپنے دفتر اور سکول میں بھی دوسروں کی خیر خواہی کا جذبہ رکھتے ہوئے اصلاح فرماتے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان بیان میں مزید اضافہ فرمائے۔

اب میاں صاحب کی خطابت اور طرز استدلال کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں:

ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

"قبر میں اکیلا رہنا ہے، آدمی جب اکیلا ہو تو بہت ڈر لگتا ہے آج آدمی تو اپنے گھر میں بھی اکیلا نہیں رہ سکتا، آدمی جب اکیلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر ہو تو اپنے آپ سے خوف آتا ہے۔"

ان جملوں سے آدمی کو قبر کے تاریک گھڑے کا شدت سے احساس ضرور ہونے لگتا ہے۔فن خطابت کا یہی کمال ہے کہ خطیب بات سامعین کے دل ودماغ میں اتار دے۔

رسومات کا رد کرتے ہوئے میاں صاحب ایک عقلی دلیل کے ساتھ سامعین کو حیران کر دیا کہ ہم واقعتاً کتنی واضح غلطی کر رہے ہیں:

میاں صاحب فرماتے ہیں:

"ہمارے معاشرے میں لوگوں نے ہندوؤں کی رسومات نہیں چھوڑیں ،اور رہی سہی کسر مولویوں نے پوری کر دی ہے،انھوں نے بدعات و رسومات نکال کر دین کا حلیہ بگاڑ دیا ہے ، ایک رسم انھوں نے یہ نکالی ہے کہ نکاح کے موقع پر مولوی صاحب دلہا دلہن کو چھ کلمے پڑھانے شروع کر دیتے ہیں۔ان مولویوں سے پوچھو کیا شریعت میں یہ چھ نمبر ثابت ہیں؟ یہ پہلا کلمہ یہ دوسرا کلمہ یہ تیسرا کلمہ یہ چوتھا کلمہ یہ پانچواں اور یہ چھٹا کلمہ ہے، کیا اللہ کے رسول ﷺ نے ان کلموں کے نمبر لگائے ہیں، یہ ان مولویوں نے خود نمبر لگائیں ہیں،قرآن وحدیث میں یہ نمبر نہیں ملتے۔ اور پھر دیکھو کسی غیر مسلم کو مسلمان کرنے کے لیے ایک ہی کلمہ پڑھایا جاتا ہے۔"

ایک کلمہ ہی سے وہ مسلمان ہو جاتا ہے،تو پھر ادھر نکاح میں مولوی جو یہ چھ کلمے پڑھا رہا ہوتا ہے کیا یہ بڑا کافر ہوتا ہے اسے مسلمان کرنے کے لیے یا مسلمان سے شادی کرنے کے لیے چھ کلموں کی ضرورت ہے۔مسلمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کے لیے ایک کلمہ اور شادی کرنے کے لیے چھ کلمے۔

﴿تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ﴾ ۔[النجم:۲۲]

''یہ انتہائی ناانصافی کی تقسیم ہے''

اللہ تعالیٰ ان مولویوں کو ہدایت عطا فرمائے، ویسے انھوں نے اب تو دین کا بیڑا غرق کر کے رکھ دیا ہوا ہے۔

میاں صاحب خطبات میں نیکی کرنے والے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی بھی کرتے ہیں تا کہ وہ مزید شوق سے مسجد سے دل لگائے رکھیں، چنانچہ ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

''مسجدوں میں اذان کہنے والو! جتنا ثواب اور اجر تمھیں ہوتا ہے اتنا ہی اجر و ثواب بلال رضی اللہ عنہ کو بھی ہوتا ہے، اذان کی ابتدا بلال رضی اللہ عنہ سے ہوئی ہے سب سے پہلے اذان بلال رضی اللہ عنہ نے کہی ہے۔ ہماری اس مسجد میں بھی اذان کہنے والا بلال ہے ہماری اس مسجد میں بھی جمعہ کی اذان کے مؤذن بلال صاحب ہیں، دعا کرو اللہ تعالیٰ اس نوجوان کی زندگی میں برکت پیدا کرے، اس کے ساتھ اور بھی نوجوان ساتھی تعاون کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی جوانیوں کو قبول فرمائے۔ آپ حضرات تو بعد میں آتے ہیں اور یہ نوجوان دس گیارہ بجے آ کر ہی مسجد کی صفائی کر رہے ہوتے ہیں، کوئی قناتیں لگا رہا ہے، کوئی جھاڑو دے رہا، کوئی سپیکر صحیح کر رہا ہے، یہ نوجوان اسلام کے سرمایہ ہیں اللہ تعالیٰ انھیں قیامت کے روز کبھی مایوس نہیں کرے گا، اللہ ان کی محنتوں کو قبول فرمائے۔ آمین''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میاں صاحب کو توحید سے خاص محبت ہے، اپنے ہر خطبہ توحید کی بات کو کسی نہ کسی رنگ میں ضرور بیان کرتے ہیں۔

ایک خطبہ میں بیان کرتے ہیں:

''توحید والوں کی یہ قیمت پڑتی ہے، توحید کی وجہ سے یہ مقام ملے گا اگر توحید نہیں تو پھر ہزار سال بھی اذانیں دیتا رہے کوئی قیمت نہیں پڑے گی۔ توحید کے بغیر نہ نماز قبول ہے نہ حج قبول ہے نہ تسبیح قبول ہے نہ نفل قبول ہے نہ صدقہ وخیرات قبول ہے۔ آج توبہ کرلو آئندہ کے بعد درباروں پر نہیں جانا، گیارھویں بارھویں نہیں دینی، غیراللہ کے نام کی کوئی چیز نہیں دینی۔''

ہر چیز اللہ کے نام کی دینی ہے، کیونکہ زمین اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے، پھل اس نے پیدا کیے ہیں، نباتات اس نے اگائی ہیں، سبزی اس نے پیدا کی ہے بکری اللہ نے پیدا کی ہے، گائیں اللہ نے پیدا کی ہیں، ہمارا جسم بھی اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ حق رکھتے ہیں ہم اس کی عطا کردہ چیزیں اس کی پیدا کردہ چیزیں اس کے نام پر ہی دیں اور اس کے لیے دیں، قیام اس کو کریں سجدہ اس کو کریں۔

اللہ ہمیں ایسی توفیق اور ہمت ہی نہ دے کہ ہماری پیشانی غیراللہ کے سامنے جھکے، اس پیشانی اور چہرے پر لعنت ہے جو اللہ کے علاوہ کسی اور کے سامنے جھکتی ہے۔ آپ دیکھ لیں آج کس طرح غیراللہ کے درباروں پر لوگ پیشانیاں رگڑتے ہیں، اپنے ماتھے ٹیک دیتے ہیں ایسے لوگوں کو اپنی قدر و قیمت کا ہی پتہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اس کے چہرے کو اونچا رکھا ہے دوسرے جانوروں کا چہرہ نیچے ہے اس کا چہرہ اونچا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس کا حق تو یہ تھا کہ یہ صرف اور صرف اللہ کے دربار میں جھکتا لیکن جب اس نے اپنا چہرہ غیروں کے آگے جھکا دیا تو ذلیل وخوار ہوگیا۔ اللہ کا قرآن کہتا ہے:

﴿وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ﴾. [الحج: ۳۱]

”اور جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا، پھر اسے پرندے اچک لیتے ہیں، یا اسے ہوا کسی دور جگہ میں گرا دیتی ہے۔“

میاں صاحب کو اپنی مسجد سے بھی بڑا پیار ہے، ایک خطبہ میں توحید اور اپنی مسجد کا اکٹھا تذکرہ فرماتے ہیں:

اذان توحید کا اعلان ہے، اس میں لا الہ کی گواہی ہے، اس میں محمد رسول اللہ کی گواہی ہے، پانچ وقت کی اذان توحید کا اعلان کرتی ہے۔

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ .

رب اکبر کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں اس زمین پر کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں رب کی توحید کا ڈھنکا نہ بجتا ہو۔ اس کی قدرت کے کرشمے ہر جگہ موجود ہیں، اس نے اپنی توفیق سے جگہ جگہ یہ توحید کا بوٹا لگا دیا ہے۔ امریکہ چلے جاؤ، پیرس چلے جاؤ آپ کو ہر جگہ توحید کا بوٹا، اسلام کی عمارت (مسجد) نظر آئے گی۔

آپ اس مرکز کو دیکھ لیں، اس مسجد کو دیکھ لیں اللہ نے اسے چمنستان بنا دیا ہے۔ قیامت کے روز ان شاء اللہ یہ چمنستان ہماری توحید کی گواہی دے گا۔ اس مسجد سے توحید کی کرنیں پھوٹیں گیں، یہ مسجد ان شاء اللہ قیامت تک رہی گی۔ ہم چلے جائیں گے لیکن توحید کا بوٹا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہرا رہے گا، اذانیں ہوتی رہیں گی، نمازیں ادا ہوتی رہیں گی، درس قرآن و حدیث ہوتا رہے گا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ اسے ہماری نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

میاں صاحب مسلک اہلحدیث بھی کھول کر بیان کرتے ہیں، اس میں کسی قسم کی مصلحت کو آڑے نہیں آنے دیتے، اور یہ بہت بڑی جرأت ہے ورنہ بڑے بڑے لوگ مصلحت کا شکار ہوجاتے ہیں، میاں صاحب نے دوران خطبہ ایک واقعہ بیان کیا:

پچھلے دنوں ایک دوست آیا اس نے دبئی جانا تھا، اس نے مجھ سے پوچھا اہلِ حدیث اور اہلِ سنت میں کیا فرق ہے؟ میں نے کہا: اگر اہلِ سنت واقعی سنت کو اپنانے والے ہوں تو پھر اہلِ حدیث اور اہلِ سنت میں کوئی فرق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں، وہ بھی سنت کو اپناتا ہے اور اہلِ حدیث بھی سنت کو اختیار کرتا ہے اور اگر اہلِ حدیث یا اہلِ سنت دونوں سنت اور حدیث سے منہ پھیر لیں تو پھر بھی کوئی فرق نہیں،اور اگر اہل حدیث سنت پر عمل کرے اور اہل سنت عمل نہ کرے تو پھر بڑا فرق ہے۔ کہنے لگا میں سمجھا نہیں۔ میں نے کہا میں آپ کو قریب سے سمجھا دیتا ہوں۔ بریلوی حضرات سے کوئی مسئلہ پوچھو تو کہتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے یہ کہا ہے انھوں نے یہ فرمایا ہے، وہ ہر مسئلہ میں اپنے امام کا نام لے گا اور اہلِ حدیث سے جب پوچھا جائے تو کہتا ہے محمد رسول اللہ ﷺ نے کہا ہے۔ وہ پڑھا لکھا آدمی تھا کہنے لگا میں سمجھ گیا ہوں مجھے بات سمجھ آ گئی ہے۔ میں نے پھر اسے اپنے خطبات کی تیسری جلد دی، یہ میرے دفتر میں پڑی ہوئی تھی، میں نے اسے کہا اس کتاب میں تیرے ہر سوال کا جواب تجھے ملے گا، اسے ضرور پڑھنا، وہ کہنے لگا میں نے کل دوبئی جانا ہے جہاز میں میں یہ آپ کی کتاب ہی پڑھوں گا۔ ان شاء اللہ۔

اللہ کرے اس آدمی کو سمجھ آ گئی ہو،اور مسلک اہلحدیث کو قبول کر چکا ہو،جس اس بہن نے قبول کیا جس کا خط آپ نے پڑھا ہے،بس انھیں جذبات کے ساتھ خطبات کی یہ چوتھی جلد اللہ کے فضل وکرم سے آپ تک پہنچانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

قارئین سے گذارش ہے تنقید کی بجائے اصلاح کی خاطر اسے قبول فرمائیں ،اور اپنے لیے ،ہمارے (میاں محمد سلیم شاہد، محمد طیب محمدی) کے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش اور رحمت کی دعا کرتے رہیں ۔وہ بڑا غفور رحیم اور روؤف کریم ہے۔

محمد طیب محمدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض خطیب

خطبات شاہد جلد نمبر۴ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کے ہاتھ میں ہے، یہ میری چھٹی کتاب ہے، چار خطبات، ایک "شاہد نامہ" اور ایک "میں نے کہا"

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے کہ اس نے تعلیمی، صحافتی اور دینی میدان میں مجھے عزت عطا فرمائی ہے، اس پر میں اس کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے، میں ۳۷ سال تعلیمی میدان میں، ۲۰ سال صحافتی میدان میں، اور ۱۸ سال دینی میدان میں خدمات سرانجام دے چکا ہوں، اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ سلسلہ ابھی تک جاری و ساری ہے۔

ان تینوں شعبوں میں کامیابی کی وجہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بعد میرے ماں باپ کی دعائیں ہیں، آج میں جس مقام پر بھی ہوں ماں باپ کی دعاؤں کی وجہ سے ہوں۔

میں اپنے دوست احباب اور تمام قارئین سے درخواست کرتا ہوں کہ میری والدہ مرحومہ کے لیے دعا فرمائیں: اللہ تعالیٰ انھیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، اور ان کی بشری لغزشوں سے درگزر فرمائے۔ اور میرے والد محترم کو ایمان و اسلام کے ساتھ صحت و عافیت والی لمبی زندگی عطا فرمائے، آمین میں اپنے محترم بھائی مولانا محمد طیب محمدی صاحب کا شکر گزار ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے بڑی محنت اور بڑے شوق سے میرے خطبات کیسٹ سے سن کر لکھے اور پھر ان کی تخریج بھی کی، ہر آیت اور ہر حدیث کا حوالہ لگایا اور مضامین کے پیرے بنائے اور ان پر سرخیاں قائم کیں۔

کیسٹ لکھنا اور پھر انھیں کمپوز کروانا پھر اس کی پروف ریڈنگ کرنا اور آیات اور احادیث کے حوالے لگانا اور سرخیاں قائم کرنا یقیناً یہ تمام کام بڑے محنت طلب اور مشکل ہوتے ہیں، جنھیں میرے بھائی مولانا محمد طیب محمدی صاحب نے بڑی خوش اسلوبی سے طے کیا ہے، میں ان تمام معاملات پر ان کا شکر گزار ہوں، ان ہی کی وجہ سے میرے یہ خطبات معرض وجود میں آئے ہیں۔

میں اللہ رب العزت کے حضور ان کے لیے دعا گو ہوں، اللہ تعالیٰ ان کوشش اور محنت کو قبول فرمائے اور انھیں دنیا آخرت میں عزت عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ ان سے دینی کام لیتا رہے جو ان کے لیے ذریعہ نجات بنے۔ آمین

قارئین کرام! میرے یہ خطبات چونکہ دین سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے میں انھیں خالص دینی نکتہ نظر سے شائع کرتا ہوں، اور انھیں صرف اللہ کی رضا کی خاطر تقسیم کرتا ہوں، ان خطبات کی قیمت وصول نہیں کرتا، میں تو صرف یہ چاہتا ہوں دین کی بات زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ جائے جو میرے لیے آخرت کا ذخیرہ بن جائے، میں خطبات شاہد پڑھنے والوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اسے اپنے اہل خانہ، بیٹیوں اور دیگر افراد کو بھی اس کتاب کے پڑھنے کی رغبت دلائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ جائے۔

میرے خطبات میں آپ کو توحید ضرور ملے گی، کیونکہ میں سمجھتا ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی پر نجات کا دارو مدار ہے اور یہی جنت میں داخلے کی گارنٹی ہے، لہذا میں اسے ضرور بیان کرتا ہوں۔ ان خطبات کو پڑھ کر اگر کوئی توحید سمجھ لے تو میری کامیابی کے لیے یہی کافی ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کے دلوں میں توحید کی شمع روشن کرے اور کتاب وسنت کا پابند بنائے۔ آمین

آپ کی دعاؤں کا محتاج

میاں محمد سلیم شاھد

امیر جماعت اہلحدیث پنجاب

چیرمین سول پائیلٹ ہائی سکولز (رجسٹرڈ) پنجاب

چیف ایڈیٹر "پائیلٹ" ہفت روزہ، گوجرانولہ، گجرات، لاہور

0323-6233690

0554-234263,224495

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہ محرم

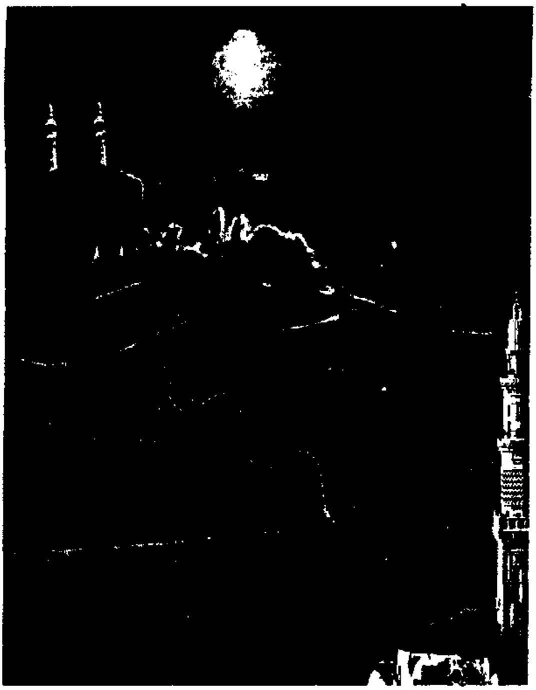

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

﴿إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً وَ اعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ﴾.

[التوبة :٣٦]

”بے شک مہینوں کی گنتی، اللہ کے نزدیک، اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہے، جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ یہی سیدھا دین ہے۔ سو ان میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور مشرکوں سے ہر حال میں لڑو، جیسے وہ ہر حال میں تم سے لڑتے ہیں اور جان لو کہ بے شک اللہ متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود و سلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

محترم سامعین حضرات!

اللہ تعالی نے جب سے دنیا بنائی ہے تب سے اس نے بارہ مہینے بھی بنائے ہیں اور ان بارہ مہینوں میں چار مہینے حرمت والے بنائے ہیں، اور یہ حرمت والے مہینے بھی اسی وقت بنائے۔ وہ چار مہینے یہ ہیں۔ رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم۔ یہ مہینہ جواب موجود ہے، محرم کا مہینہ ہے۔ کئی لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مہینہ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے حرمت والا ہے، ان کی شہادت کے بعد اس مہینے کی عظمت بنی ہے، یہ مہینہ تب وقار والا بنا ہے۔ سن لو! یہ مہینہ کسی کی شہادت کی وجہ سے حرمت والا نہیں بنا، یہ مہینہ روز اول ہی سے حرمت والا ہے، ان لوگوں کو یہ علم نہیں کہ اس مہینے کی یکم تاریخ کو امیرالمومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی، لیکن یہ مہینہ ازل سے ہی حرمت والا ہے۔ کسی کی شہادت کی وجہ سے اس کا مقام نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے پہلے دن ہی سے مقام اور شرف بخشا ہے۔

امام الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج کے خطبے میں ارشاد فرمایا کہ زمانہ گھوم پھر کر اپنی اصلیت پر آ گیا ہے سال کے بارہ مہینے ہوا کرتے ہیں جن میں سے چار حرمت و ادب والے ہیں۔ تین پے در پے ذوالقعدہ ذوالحجہ، محرم اور چوتھا رجب جو مضر کے ہاں ہے جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں ہے

ان کل مہینوں میں گناہوں سے بچو خصوصاً ان چار مہینوں میں کہ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرمت والے ہیں ان کی بڑی عزت ہے ان میں گناہ سزا کے اعتبار سے اور نیکیاں اجر وثواب کے اعتبار سے بڑھ جاتی ہیں۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ان حرمت والے مہینوں کی سزا اور بوجھ بڑھ جاتا ہے، گو ظلم ہر حال میں بری چیز ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے جس امر کو چاہے بڑھا دے دیکھئے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے بھی پسند فرما لیا فرشتوں میں انسانوں میں اپنے رسول چن لئے اسی طرح کلام میں سے اپنے ذکر کو پسند فرما لیا اور زمین میں سے مسجدوں کو پسند فرما لیا اور مہینوں میں سے رمضان شریف کو اور ان چاروں مہینوں کو پسند فرما لیا اور دنوں میں سے جمعہ کے دن اور راتوں میں لیلتہ القدر کو پس تمہیں ان چیزوں کی عظمت کا لحاظ رکھنا چاہئے جنہیں اللہ نے عظمت دی ہے۔

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اپنے حج میں اونٹ پر بیٹھے تھے اور ایک شخص اسکی نکیل پکڑے ہوئے تھا، آپ نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ کون سا دن ہے؟ ہم لوگ خاموش رہے، یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ عنقریب آپ اس کے (اصلی) نام کے سوا کچھ اور نام بتائیں گے، آپ نے فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ ہاں، پھر پوچھا کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے پھر سکوت کیا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ اس کا نام دوسرا بتائیں گے، آپ نے فرمایا کہ کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ ہاں، (اس کے بعد) آپ نے فرمایا:

«فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسَى أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ مِنْهُ».

تمہارے خون اور تمہارے مال آپس میں تمہارے لئے حرام ہیں، جیسے تمہارے اس دن میں، تمہارے اس مہینے میں، تمہارے اس شہر میں حرام (سمجھے) جاتے ہیں، چاہئے کہ حاضر غائب کو (یہ خبر) پہنچادے اس لئے کہ شاید حاضر ایسے شخص کو (یہ حدیث پہنچائے) جو اس سے زیادہ محفوظ رکھنے والا ہو۔

(صحیح بخاری، بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ:٦٧)

آج ہم نے دینِ اسلام کو چھوڑ کر اپنے اپنے طریقے ایجاد کر لیے ہیں اپنے اپنے امام بنا لیے ہیں، اپنے مشن کو پورا کر رہے ہیں، اپنی اپنی رسومات و بدعات ایجاد کر لی ہیں، ہم نے اپنی مرضی سے کام چلانے شروع کر دیے ہیں۔ اصل مقصد سے سب پیچھے ہٹ چکے ہیں، سب نے دین چھوڑ دیا ہے۔ صرف اسی شخص نے دین کو مضبوطی سے پکڑا ہے جس نے کسی قسم کا دین میں اضافہ اور رد و بدل نہیں کیا، خالص دین ہی اصل دین ہے۔

محرم روزوں کا مہینہ ہے

محرم کا مہینہ بڑی فضیلت والا مہینہ ہے، یہ حرمت والا مہینہ ہے، یہ مہینہ روزوں کا مہینہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد محرم کا مہینہ افضل مہینہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس مہینے میں کثرت سے روزے رکھتے تھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ.

"ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کے روزوں کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز رات کی نماز (تہجد) ہے۔"

(صحيح مسلم، حديث:١١٦٣)

اللہ تعالیٰ کو وہ بندے بڑے محبوب لگتے ہیں جو اس کی خاطر روزہ رکھتے ہیں، اس کے رستے میں روزہ رکھتے ہیں۔

"ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے جہاد کے دوران ایک روزہ رکھا۔ اللہ تعالی اسے دوزخ کی آگ سے ستر برس کی مسافت تک دور کر دیں گے"

اللہ تعالیٰ بھی ان لوگوں پر فخر کرتے ہیں جو اس کی خاطر نیکیاں کرتے ہیں، اس کی رضا کے لیے روزے رکھتے ہیں اس کی رضا کے لیے قیام کرتے ہیں اس کی رضا کی خاطر صدقہ و خیرات کرتے ہیں، اس کی رضا کی خاطر جہاد کرتے ہیں، اس کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اس کی رضا کی خاطر صلہ رحمی کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

www.KitaboSunnat.com

﴿بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [بقرة:١١٢]

"کیوں نہیں، جس نے اپنا چہرہ اللہ کے تابع کر دیا اور وہ نیکی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا ہو تو اس کے لیے اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور نہ ان پر کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

ان لوگوں کو نہ دنیا میں غم اور فکر ہے اور نہ قبر میں ان کو کوئی خوف اور غم ہوگا۔ نیک آدمی کے لیے موت بھی نعمت ہے، کیوں کہ اس (موت) کے دروازے سے گزر کر رب سے ملاقات ہوتی ہے، مومن کو اپنے رب کی ملاقات کا یقین ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا﴾. [كهف: ١١٠]

"پس جو شخص اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہو تو لازم ہے کہ وہ عمل کرے نیک عمل، اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔"

مومن اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا یقین ہوتا ہے وہ نیک اعمال کرتے ہیں ان کے لیے موت نعمت ہوتی ہے، مومن موت سے خوش ہوتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَائَهُ .

''عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کی چاہت رکھتے ہیں اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرے اللہ بھی اسے ملنا پسند نہیں کرتا، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر آدمی موت کو ناپسند کرتا ہے، فرمایا یہ بات نہیں بلکہ جب مومن کو اللہ کی رحمت، اس کی رضا، اور جنت کی بشارت دی جاتی ہے تو اس کے دل میں اللہ سے ملاقات کا اشتیاق پیدا ہوتا ہے پس اللہ بھی اس سے ملاقات کے مشتاق ہوتے ہیں لیکن جب کافر کو اللہ کے عذاب اور اس کے غصے کے بارے میں بتایا جاتا ہے تو وہ اللہ کی ملاقات سے گریز کرتا ہے پس اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔''

(صحيح بخاری، حدیث:٦٥٠٧)

محرم میں غیر اللہ کے نام کا دینا

محرم کے مہینے میں زیادہ روزے رکھنے چاہیے تھے، زیادہ نیکیاں کرنا چاہیے تھیں لیکن ہمارے ادھر جب محرم شروع ہوتا ہے تو سب مسلمان کہلانے والے ماتم شروع کر دیتے ہیں، شیعہ حضرات تو کرتے ہی ہیں اہلِ سنت حضرات بھی ساتھ لگ جاتے ہیں۔ حلوہ تقسیم کرنا شروع کر دیتے ہیں ہر کوئی حلوہ کلچہ کھا رہا ہوتا ہے اس میں کئی اہلِ حدیث کہلانے والے بھی شامل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں۔ یاد رکھو! غیر اللہ کے نام کا کھانا حرام ہے، غیر اللہ کی نذر و نیاز شریعت میں جائز نہیں حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾. [بقرہ: ۱۷۳]

''اس نے تو تم پر صرف مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور ہر وہ چیز حرام کی ہے جس پر غیر اللہ کا نام پکارا جائے، پھر جو مجبور کر دیا جائے، اس حال میں کہ نہ بغاوت کرنے والا ہو اور نہ حد سے گزرنے والا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ بے شک اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

امام جعفر کے کونڈے، مرشد کا بکرا وغیرہ یہ سب چیزیں حرام ہیں اور اگر وہ ذبح کرنے کا جانور ہے تو غیر اللہ کے نام پر دینے کے ارادے اور نیت سے وہ جانور حرام ہو جائے گا خواہ اس پر ذبح کے وقت اللہ کا نام ہی کیوں نہ لیا جائے وہ حرام ہی رہے گا۔ بلکہ کسی دوسرے کی نیت رکھنے سے بھی وہ حرام ہو جاتا ہے کیونکہ اللہ کی عطا کردہ چیزوں کی قربانی یا نذر و نیاز صرف اسی کے نام کی ہونی چاہیے۔ اس میں کسی دوسرے کو شریک نہ بنایا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے نام پر کوئی چیز دینے کے لیے، کسی چیز کو تقسیم کرنے کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں، جب چاہو تقسیم کرو۔ لیکن ہم نے محرم کو شرینی تقسیم کرنے کے لیے مقرر کر دیا ہے، ہم نے سمجھا اس مہینے کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں، نذر و نیاز غیر اللہ کی، سبیلیں غیر اللہ کی، مشکل کشا غیر اللہ کو، نفع و صحت کی امیدیں غیر اللہ سے یہ بہت بڑی گمراہی ہے۔ ان سے رک جاؤ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرں کو بھی روکو۔

ایک بوڑھا شخص میرا واقف ہے میں اسے جانتا ہوں، وہ کہتا ہے میں پورا سال پیسے جمع کرتا ہوں اور دس محرم کو دیگیں پکاتا ہوں، اس نے سمجھ لیا ہے پورا سال کسی کو نہیں دینا اور دس محرم کو دوں گا تو میرا کام بنے گا۔

یاد رکھو! غیر اللہ کے نام پر دینے سے آدمی ملعون ہوجاتا ہے:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی اس شخص پر جو غیر اللہ کے لیے ذبح کرے:

«وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ»

اللہ اس شخص پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے لیے ذبح کرے۔

(صحیح مسلم، حدیث:۱۹۷۸)

محرم میں قبرستان جانا

یہ بہت بڑی ضلالت ہے کہ محرم چڑھتے ہیں قبرستان میں ہجوم ہونے لگتا ہے، لوگ قبرستان جانا شروع کر دیتے ہیں اور قبروں پر مٹی ڈالتے ہیں۔ عام دنوں میں مٹی کا ڈھیر جو دس روپے میں ملتا ہے محرم میں پچاس روپے کا فروخت ہوتا ہے اور پھولوں والے بھی پھول مہنگے داموں فروخت کرنے لگ جاتے ہیں۔

یاد رکھو! دن مقرر کر کے قبرستان میں جانا بھی غلط ہے اور ایک دن مقرر کر کے مٹی ڈالنا بھی غلط ہے۔ جس دن کو اللہ کے رسول ﷺ نے مقرر نہیں کیا اسے اپنی طرف سے مقرر کرنا گمراہی نہیں تو اور کیا ہے؟ اللہ کے رسول ﷺ اپنے ہر خطبہ کے شروع میں پڑھا کرتے تھے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار».

قبرستان تو آخرت کی یاد کے لیے ہیں، لیکن ہم نے قبرستان کو جو منظر بنایا ہوتا ہے اس سے آخرت تو بالکل یادنہیں آتی۔ عورتیں ننگے منہ قبرستان میں اکٹھی ہوتی ہیں، کیا ان عورتوں سے آخرت کی یاد آتی ہے؟ اور وہاں کے جو مجاور ہوتے ہیں ان کے دل سے تو اللہ تعالیٰ کا خوف ویسے ہی ختم ہو چکا ہوتا ہے سگریٹ کی کشیں لگاتے جاتے ہیں اور کدال سے قبر کشائی کرتے جاتے ہیں۔ قبر بھی کھود رہے ہوتے ہیں اور کش بھی لگاتے جاتے ہیں۔ قبر پر کھڑے ہو کر جس کو قبر کی فکر نہیں، آخرت کی فکر نہیں، اسے اللہ کا کیا ڈر ہونا ہے۔

قبر کا سن کر رونا

آؤ! میں آپ کو بتاؤں جن کو قبر کی یاد سے آخرت کا فکر ہوتا تھا، جنہیں قبر کے ذکر سے رونا آتا تھا۔ عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے جب قبر کا ذکر ہوتا تو رونے لگ جاتے ساری داڑھی ان کے آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔

عثمان رضی اللہ عنہ جنتی تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مرتبہ انھیں جنت کی بشارت سنائی ہے۔ اس کے باوجود جب قبر کا ذکر ہوتا تو بڑا روتے رو رو کر اپنی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر کر لیتے، لوگ پوچھتے آپ کیوں روتے ہیں؟ تو فرماتے: قبر آخرت کے گڑھوں میں سے پہلا گڑھا ہے، اگر کوئی اس گڑھے سے کامیاب ہوگیا تو باقی گڑھوں سے بچ جائے گا، اگر اس گڑھے میں ناکام ہوگیا تو باقی گڑھوں میں بھی ناکا ہوجائے گا۔

قبر کا معاملہ واقعتا ہے ہی بڑا حساس۔ آدمی اگر غور کرے تو اسے پتہ چل جائے کہ کتنی چھوٹی سی جگہ میں اس نے لیٹنا ہے اور وہ گڑھا ہر طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بالکل بند ہوگا، کسی طرف سے بھی روشنی اندر نہیں جائے گی، یقین کرو قبر کا عذاب بڑا سخت ہے، شاید ہی کوئی مسلمان ہو جو ڈرتا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قبر کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔

قبر کی اونچائی

عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک آدمی نے کہا میں نبی کریم ﷺ کی قبر کی زیارت کرنا چاہتا ہوں کیوں کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں ہے وہاں تین قبریں ہیں، ایک رسول اللہ ﷺ کی قبر اور آپ ﷺ کے دائیں طرف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبر اور آپ ﷺ کے بائیں طرف عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبر۔ تو جب اس نے قبر دیکھی تو فرمانے لگے ان کی قبریں اونٹ کی کہان کے برابر زمین سے اونچی تھیں۔

اب آپ غور کریں! کہان کتنی اونچی ہوتی ہے؟ تھوڑی ہی اونچی ہوتی ہے، ان کی قبریں زمین سے زیادہ اونچی نہیں تھیں۔

عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ مُسَنَّمًا.

"سفیان تمار کہتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کی قبر کو دیکھا جو کوہان کی طرح ہے۔"

(صحیح بخاری، باب مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ۔ رضی اللہ عنہما. ۱۳۹۰)

آپ کبھی احد کے میدان میں جائیں اور وہاں احد والوں کی قبریں دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو وہاں کی زیارت نصیب فرمائے۔ آج بھی وہ قبرستان میدان احد کا نقشہ پیش کرتا ہے، چودہ صدیاں بیت چکی ہیں، لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج بھی وہاں کی قبریں بالکل زمین کے برابر ہیں اور اسی شکل میں ہیں جس شکل میں اس وقت بنی تھیں۔ وہاں سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ کی بھی قبر ہے، کوئی مزار نہیں کوئی پکی قبر نہیں۔ اللہ کی قسم! اگر پکی قبریں بنانا جائز ہوتیں تو شہدائے احد کی قبریں پکی بنتیں، ان کے مزار بنتے، اگر قبروں کو مزین کرنا، ان پر عمارتیں بنانا جائز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سونے سے کیا ہیرے اور جواہرات سے مزین کی جاتی۔ خدا کی قسم ہے ہم اپنا تن من وار کے وہاں سونا لگا آتے، لیکن یہ کام شریعت میں جائز نہیں۔ اگر عرس میلے پنڈارے جائز ہوتے تو حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کام شروع کرواتے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام بالکل نہیں کیے اور نہ ان کاموں کی اجازت دی ہے۔ دوستو! غور کرو، فکر کرو اور ان اعمال سے پرہیز کرو۔ قبرستان کو میلہ نہ بناؤ۔

قبرستان میں قرآن خوانی

تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ محرم میں لوگ کثرت کے ساتھ قبرستان جاتے ہیں اور وہاں قرآن خوانی کرتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں۔ ایسے ایسے لوگ آپ کو ملیں گے جو بڑے دعوے سے کہتے ہیں: میں قبرستان گیا اور وہاں ساری رات قرآن پڑھتا رہا۔ میرے بھائیو! قبرستان میں قرآن پڑھنا جائز نہیں اور ایک رات میں قرآن پڑھنا ویسے بھی جائز نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو منع کر دیا تھا۔

عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو۔ رضی اللہ عنهما۔ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ إِنِّي أَفْعَلُ ذٰلِكَ . قَالَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هَجَمَتْ عَيْنُكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ حَقٌّ، وَلأَهْلِكَ حَقٌّ، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ.

"عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھ سے نبی ﷺ نے فرمایا مجھے بتلایا گیا ہے کہ تم رات کو کھڑے ہوتے ہو اور دن کو روزے رکھتے ہو، میں نے جواب دیا کہ میں یہ کرتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھ کمزور اور طبیعت سست ہو جائے گی، تمہاری جان اور تمہارے بال بچوں کا بھی تم پر حق ہے، اس لئے روزہ رکھو اور افطار بھی کرو اور رات کو قیام کرو اور سو بھی رہو۔"

(صحیح بخاری، باب مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ. ١١٥٣)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ. قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً حَتَّى قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلاَ تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ.

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن ایک ماہ میں ختم کیا کرو، میں نے عرض کیا میں اس سے زیاد طاقت رکھتا ہوں اور یہی مکالمہ ہوتا رہا، آخرکار آپ ﷺ نے فرمایا: سات دن میں ختم کرلیا کرو اور اس سے زیادہ نہ پڑھو۔

یہ بخاری میں ہے اور اگر نہ ہو تو میں ذمہ دار ہوں، ہمارے لیے رسول اللہ ﷺ کا حکم ہی اصل ہے یہی ہمارا ایمان ہے۔

(صحیح بخاری، باب فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ. ٥٠٥٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبرستان ہے یا باغ؟

اب تو قبرستان کو بھی پارک اور باغ بنا لیا گیا ہے رات کو لائٹیں لگائی جاتی ہیں اور نوجوان لڑکے نوجوان لڑکیوں کے پیچھے بھاگ رہے ہوتے ہیں۔علی ہجویری کے دربار پر جا کر دیکھ لو ساری رات لائٹنگ ہوتی ہے، نوجوان لڑکیاں اور لڑکے چل پھر رہے ہوتے ہیں، ولیوں کی قبروں کو ہم خود فحاشی کا اڈا بنائیں تو ہم گستاخ نہیں، کوئی دوسرا اگر سمجھانے کی خاطر بات کرے تو فوراً اس پر گستاخی کا طعنہ شروع ہو جاتا ہے۔ ان لوگوں سے ولیوں کی قبروں سے اردگرد سے سینمے بند نہیں ہوتے بلکہ یہ لوگ خود چلا رہے ہیں۔ جہاں ہر وقت فلمیں چلتی رہتی ہیں۔ جاؤ! علی ہجویری کے دربار کے ساتھ والے بازاروں میں جا کر دیکھ لو اگر وہاں ایسا نہ ہو تو سلیم شاہد تمھارا مجرم۔

قبروں پر پھول

ایک اور بدعت بھی ان لوگوں نے شروع کر دی ہے۔ کئی لوگ قبرستان پھول چڑھاتے ہیں اور کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ قبر پر ٹہنی لگائی تھی لہٰذا ہم بھی ٹہنی اور ٹہنی کے پھول قبر پر لگاتے ہیں، ان لوگوں نے اس حدیث پر غور ہی نہیں کیا۔ آپ ذرا حدیث سن لیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ، فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، ثُمَّ قَالَ بَلَى، كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ. ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ، فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً . فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا أَوْ إِلَى أَنْ يَيْبَسَا .

''ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: نبی ﷺ مدینہ یا مکہ کے باغات میں تشریف لے گئے، تو دو آدمیوں کی آواز سنی، جن پر قبروں میں عذاب ہورہا تھا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ان دونوں پر عذاب ہورہا ہے، لیکن کسی بڑی بات کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا، پھر آپ نے فرمایا! ہاں (بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے)ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب سے نہ بچتا تھا، اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا، پھر آپ نے ایک شاخ منگوائی اوراس کے دوٹکڑے کیے، ان دونوں میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک ٹکڑا گاڑ دیا، آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ نے کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا! امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہوجائیں ان دونوں پر عذاب میں کمی ہوجائے۔

(صحيح بخاری، باب مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ لاَ يَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهِ: ٢١٦)

یہ تو رسول اللہ ﷺ کا معجزہ تھا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتا دیا تھا، آپ نے ان کے عذاب کی تخفیف کے لیے ٹہنی لگائی تھی۔ کیا ہمیں پتہ ہوتا ہے کہ اس قبر والے کو عذاب ہو رہا ہے۔ جو شخص قبر پر پھول یا ٹہنی لگاتے ہیں کیا ان کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے اس مردہ کو عذاب ہو رہا ہے۔ وہ دلیل تو اس حدیث سے دیتے ہیں تو پھر پوری حدیث کو دلیل بنائیں، پوری حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانیں۔ آپ ﷺ تو فرما رہے ہیں ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔

جس وجہ سے عذاب ہوتا ہے وہ گناہ اور جرم ہم نہیں چھوڑتے۔ کئی لوگ پیشاب کرتے ہیں ادھر ہی سے اٹھ جاتے ہیں استنجا بالکل نہیں کرتے، پیشاب کی چھینٹوں سے بچتے نہیں اور جب مر جاتے ہیں تو قبر پر ٹہنی لگانے لگ جاتے ہیں۔ اگر قبر کے عذاب سے بچنا چاہتے ہو پھر زندگی میں پیشاب کی چھینٹوں سے بچو، چغلی اور غیبت سے بچو۔

نہ نحوست، نہ شادی پر پابندی

کئی لوگ محرم کے مہینہ میں شادیاں نہیں کرتے کہ اس مہینہ میں حسین شہید ہوئے تھے، اور کئی لوگ صفر کے مہینہ میں شادیاں نہیں کرتے کہ یہ مہینہ منحوس ہے۔ یاد رکھو کوئی مہینہ منحوس نہیں کسی مہینے شادی کرنا منع نہیں، یہ لوگوں نے اپنی طرف سے سمجھنا شروع کر دیا ہے، قرآن وحدیث میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ نے کسی مہینے شادی کرنے سے منع نہیں کیا، اور نہ رسول اللہ نے کسی مہینے شادی کرنے سے منع نہیں کیا ہے، کسی مہینے کو منحوس سمجھنا اس میں نقصان کی تاثیر سمجھنا شرک ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے سال کے بارہ مہینے بنائے ہیں کسی مہینے اور کسی دن شادی کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع نہیں کیا، یہ میری باتیں نوٹ کیا کرو اور جا کر دوسروں کو بتایا کرو۔ جاؤ کسی مولوی سے پوچھو، کوئی آیت یا کوئی حدیث دکھاؤ جس میں اللہ تعالیٰ نے کسی دن یا کسی مہینے شادی کرنے سے منع کیا ہو۔ ہاں صرف حج کرنے والے یا عمرہ کرنے والے کو حالت احرام میں شادی کرنا منع ہے، باقی دنیا کا کوئی مولوی کوئی پیر کوئی فقیر کوئی حکیم یہ نہیں دکھا سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی دن شادی کرنے سے منع کیا ہو، حتی کہ رمضان المبارک میں بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ شادی کر سکتے ہیں۔ یہاں سے یہ نہ کہنا شروع کر دینا کہ میاں صاحب نے کہا ہے رمضان المبارک میں تم شادی کر کے چاول بھی کھا سکتے ہو، میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ تم روزے کے ٹائم میں نکاح پڑھا سکتے ہو، نکاح کر سکتے ہو، شادی ہو سکتی ہے۔ کھانا شام کو کھا لو یا شام کو نکاح کر کے شام کو کھانا کھا لو۔ روزہ توڑنا کبیرہ گناہ ہے۔ شادی کا نام لے کر روزہ توڑنے والا خود ذمہ دار ہوگا۔

جب رمضان المبارک میں شادی منع نہیں تو محرم میں شادی کیسے منع ہوگی؟

ایک دفعہ محرم کے بعد میں نے اپنے ایک ساتھی سے پوچھا بتاؤ کل آپ نے حلوہ پکایا تھا؟ کہنے لگا پکایا تھا لیکن جو تم سمجھ رہے ہو اس طرح نہیں پکایا یعنی ہم نے کسی کے نام کی کوئی نذر و نیاز نہیں کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماتم نہیں صبر

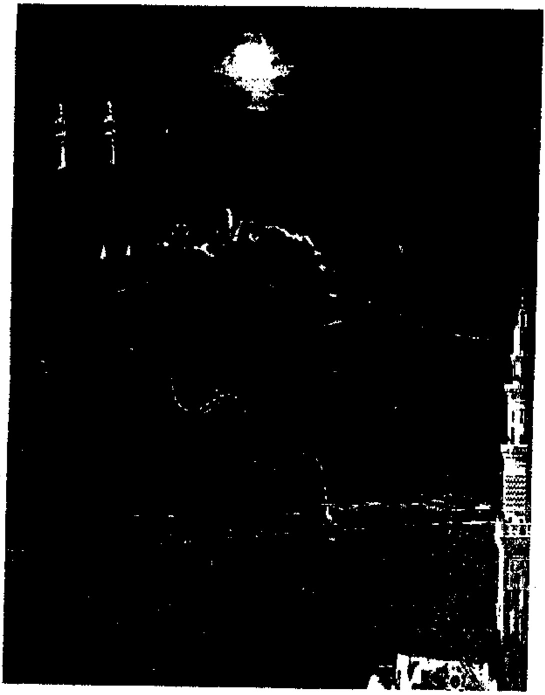

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۞ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۞ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ﴾.

[بقرة:١٥٥تا١٥٧]

”اور ہم ضرور تمہیں خوف اور فاقہ میں مبتلا کر کے، نیز جان و مال اور پھلوں کے خسارہ میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے۔ اور (اے نبی!) ایسے صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے کہ جب انھیں کوئی مصیبت آئے تو فوراً کہہ اٹھتے ہیں: ہم (خود بھی) اللہ ہی کی مِلک ہیں۔ اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔“

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود و سلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے محبت ایمان ہے

محترم سامعین حضرات!

یہ محرم کا مہینہ ہے، اس مہینے میں لوگ حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار فرماتے ہیں، اور انکے اظہار کا طریقہ وہ ہوتا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں بتایا۔ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ہماری آنکھوں کے تارے ہیں، ان سے پیار کرنا ان سے محبت کرنا ہمارا ایمان ہے۔ محبت کا طریقہ وہ ہونا چاہیے جو رسول اللہ ﷺ نے بتایا۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا. أَوْ كَمَا قَالَ.

”اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کو (یعنی اسامہ رضی اللہ عنہ کو) اور حسن کو اٹھاتے اور فرماتے تھے اے اللہ تعالی میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔“

(صحیح بخاری، حدیث:۳۷٤۷)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفْتُ فَقَالَ أَيْنَ لُكَعُ۔ ثَلَاثًا۔ ادْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ. فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَمْشِي وَفِي عُنُقِهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السِّخَابُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ هٰكَذَا، فَقَالَ الْحَسَنُ بِيَدِهِ، هٰكَذَا فَالْتَزَمَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ، فَأَحِبَّهُ، وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا قَالَ.

"ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں مدینہ کے ایک بازار میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ آپ واپس ہوئے، تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس ہوا، آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: وہ چھوٹا بچہ کہاں ہے، حسن بن علی کو بلا، حسن بن علی کھڑے ہوئے، اور آئے، ان کی گردن میں سخاب تھا، رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ پھیلاتے ہوئے فرمایا آ لپٹ جا، حسن نے بھی اسی طرح کیا اور لپٹ گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر اور اسے بھی محبوب رکھ جو اس سے محبت کرے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ کے اس فرمان کے بعد مجھے حسن بن علی سے زیادہ محبوب کوئی نہیں لگتا تھا"

(صحيح بخاری، حدیث:٥٨٨٤)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِحَسَنٍ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ.

"ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے حسن کے لئے فرمایا اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر اور تو اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔"

(صحیح مسلم، حدیث:باب فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ٢٤٢١)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ۔ رضی الله عنه۔ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَائِفَةِ النَّهَارِ لاَ يُكَلِّمُنِي وَلاَ أُكَلِّمُهُ حَتَّى أَتَى سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَثَمَّ لُكَعُ أَثَمَّ لُكَعُ. فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا أَوْ تُغَسِّلُهُ، فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتَّى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ، وَقَالَ اللَّهُمَّ أَحْبِبْهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ.

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دوسی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دن کے کسی حصے میں نکلے نہ تو آپ نے کوئی گفتگو کی اور نہ میں نے کوئی بات آپ سے کی، یہاں تک کہ آپ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے، پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے اور فرمایا کیا یہاں بچہ ہے؟ (یعنی حسن) فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو تھوڑی دیر روکے رکھا میں نے گمان کیا کہ شاید وہ ان کو ہار پہنا رہی ہیں یا نہلا رہی ہیں، چنانچہ وہ دوڑے ہوئے آئے یہاں تک کہ آپ نے ان کو گلے لگایا اور بوسہ دیا اور فرمایا: اے اللہ اس سے محبت کر اور اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔"

(صحیح بخاری، حدیث:٢١٢٢)

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ۔ رضی الله عنه۔ قَالَ قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التَّمِيمِيُّ جَالِسًا . فَقَالَ الأَقْرَعُ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنهُمْ أَحَدًا. فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ مَنْ لاَ يَرْحَمُ لاَ يُرْحَمُ.

"ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا بوسہ لیا اور آپ کے پاس اقرع بن حابس بیٹھے ہوئے تھے، اقرع نے کہا کہ میرے پاس دس بچے ہیں، میں نے کبھی ان کا بوسہ نہیں لیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا پھر فرمایا: جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔"

(صحيح بخاری، حدیث:۵۹۹۷)

حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ ان کی شان وعظمت پر ہم قربان جائیں۔ رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں، حسن اور حسین چھوٹے چھوٹے ننھے ننھے پیارے پیارے آرہے ہیں میرے اور آپ کے آقا اور مرشد جناب نبی کریم ﷺ نے حسن کے لبوں پر اپنے لب مبارک لگائے ان کے ہونٹوں کو بوسہ دیا۔

رسول اللہ ﷺ اپنے نواسوں سے اتنی محبت کرتے تھے، اتنا پیار کرتے تھے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جو ان سے پیار کرے گا وہ رسول اللہ ﷺ سے پیار اور محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا وہ رسول اللہ ﷺ سے بغض رکھے گا۔

سچی محبت کی علامت

تو یہ محرم کا مہینہ ہے، یہ حرمت والا مہینہ ہے اس مہینہ میں کثرت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکیاں کرلو، میں کہتا ہوں یہ جو لوگ محرم کے احترام میں سینما بند کر دیتے ہیں، اگر یہ مخلص ہیں تو انھیں چاہیے کہ سارا سال سینمے بند رکھیں۔ محرم کے پہلے دس دن سینما بند کر کے پھر فلمیں چلا دینا پھر فلمی پوسٹر لگا دینا یہ کوئی مسلمانی نہیں اور نہ ہی حسین رضی اللہ عنہ سے محبت ہے، اگر سچی محبت ہے تو پھر سارا سال بند رکھو۔

شہادت پر ماتم

اگر شہادت کی وجہ سے ماتم کرنا ہے، اگر شہادت کی وجہ سے چھٹی کرنا ہے، اگر شہادت کی وجہ سے دن منانا ہے تو پھر میں کہتا ہوں سال میں ایک دن بھی خالی نہ جائے ہر روز ماتم ہو، ہر روز دن منایا جائے، کیوں کہ اسلام میں اتنی شہادتیں ہیں جن کا شمار نہیں، اسلام کی ساری تاریخ شہادتوں سے بھری ہے، قیامت تک بھی لوگ شہید ہوتے رہیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ماتم کا سبق نہیں دیا، ماتم کا حکم نہیں دیا، چیخ و پکار کا درس نہیں دیا، بلکہ ایسا کرنے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

ماتم نہیں صبر

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی الله عنه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ.

''عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جس نے اپنے چہرے کو پیٹا اور گریبان چاک کیا اور جاہلیت کی سی پکار پکارے۔''

(صحیح بخاری، باب لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ. 1294)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکلیف اور پریشانی کے وقت اللہ تعالیٰ نے صبر کا حکم دیا ہے، نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے

﴿وَاسْتَعِينُواْ بِالصَّبْرِ وَالصَّلاَةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلاَّ عَلَى الْخَاشِعِينَ ٭ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلاَقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾. [البقرہ:٤٥، ٤٦]

''اور صبر اور نماز کے ذریعے (اللہ سے) مدد چاہو، اور بیشک یہ گراں ہے مگر (ان) عاجزوں پر (ہرگز) نہیں (جن کے دل محبت الٰہی سے خستہ اور خشیت الٰہی سے شکستہ ہیں) (یہ وہ لوگ ہیں) جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں اور وہ اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوفْ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الأَمَوَالِ وَالأنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ٭ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُواْ إِنَّا لِلّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعونَ ٭ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ﴾.

[البقرة:١٥٥ تا١٥٧]

''اور ہم ضرور تمہیں خوف اور فاقہ میں مبتلا کر کے، نیز جان و مال اور پھلوں کے خسارہ میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے۔ اور (اے نبی!) ایسے صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے کہ جب انھیں کوئی مصیبت آئے تو فوراً کہہ اٹھتے ہیں کہ ہم (خود بھی) اللہ ہی کی مِلک ہیں۔ اور اسی کی طرف ہمیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوٹ کر جانا ہے۔"

تمھیں پریشانیاں آئیں گی، تکلیفیں آئیں گی، نقصان پہنچے گا، جان و مال میں نقصان ہوگا، اولاد میں نقصان ہوگا، ہر قسم کی پریشانیاں آئیں گیں، بیماریاں اور غم بھی ہوں گے، لیکن ہر معاملہ میں صبر کرنا ہے، ہر مصیبت میں صبر کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے زمین میں مختلف قسم کی نباتات اگائی ہیں۔ اس زمین میں مختلف قسم کے پھل ہیں، مختلف قسم کی سبزیاں ہیں۔ کہیں انار ہیں کہیں انگور ہیں کہیں کیلا اور آم ہیں کہیں سنگترہ اور کہیں مسمی ہیں، اتنے پھل ہیں جنہیں انسان شمار ہی نہیں کرسکتا۔ اور اتنی سبزیاں ہیں انسان کھاتا جائے تو ختم ہی نہ ہوں، لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان کو یہ پھل یہ رزق اس کے اپنے گناہ کی وجہ سے نہیں ملتے، کبھی قحط سالی ہو جاتی ہے کبھی انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ آزمائش آپ پر آنی ہے، آپ نے صبر کرنا ہے۔

﴿وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ﴾.[بقرة:155]

ایک جگہ فرمایا:

﴿إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ﴾.

اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہوں اسے کسی قسم کی پریشانی ہوسکتی ہے؟ اسے کوئی پریشانی نہیں، ساری دنیا ناراض ہو جائے اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو پھر ان کو کوئی فکر نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے صبر کا حکم ایمان والوں کو دیا ہے، مخاطب ایمان والوں کو کیا ہے، کیوں کہ صبر تب ہی ہوتا ہے اگر ایمان ہو اور جس میں ایمان نہیں وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبر نہیں کر سکتے۔ اب آپ دیکھ لیں کون صبر کرتا ہے اور کون ماتم کرتا ہے، نماز کون پڑھتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

﴿وَاسْتَعِينُواْ بِالصَّبْرِ وَالصَّلاَةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلاَّ عَلَى الْخَاشِعِينَ﴾. [بقرة:٤٥]

"اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو اور بلاشبہ وہ یقیناً بہت بڑی ہے مگر عاجزی کرنے والوں پر۔"

نماز پڑھ کر اللہ سے دعا کرو تو اللہ تعالیٰ پریشانی دور کرتے ہیں۔

اس آیت میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ تم دنیا اور آخرت کے کاموں پر نماز اور صبر کے ساتھ مدد طلب کیا کرو، فرائض بجا لاؤ اور نماز کو ادا کرتے رہو۔ روزہ رکھنا بھی صبر کرنا ہے

سعید بن جبیر فرماتے ہیں انسان کا ہر چیز کا اللہ کی طرف سے ہونے کا اقرار کرنا۔ ثواب کا طلب کرنا اللہ کے پاس مصیبتوں کے اجر کا ذخیرہ سمجھنا یہ صبر ہے، اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کام پر صبر کرو اور اسے بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت سمجھو نیکیوں کے کاموں پر نماز سے بڑی مدد ملتی ہے خود قرآن میں ہے آیت

﴿اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ﴾.[العنکبوت:45]

"نماز کو قائم رکھ یہ تمام برائیوں اور بدیوں سے روکنے والی ہے اور یقیناً اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے۔"

حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام مشکل اور غم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ڈال دیتا تو آپ نماز پڑھا کرتے فورا نماز میں لگ جاتے۔ چنانچہ جنگ خندق کے موقع پر رات کے وقت جب حذیفہ رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں حاضر ہوتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں پاتے ہیں۔ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بدر کی لڑائی کی رات میں نے دیکھا کہ ہم سب سو گئے تھے مگر اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ساری رات نماز میں مشغول رہے صبح تک نماز میں اور دعا میں لگے رہے۔ ابن جریر میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ بھوک کے مارے پیٹ کے درد سے بیتاب ہو رہے ہیں آپ نے ان سے (فارسی زبان میں) دریافت فرمایا: درد شکم داری؟ کیا تمہارے پیٹ میں درد ہے؟ انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اٹھو نماز شروع کر دو اس میں شفا ہے، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو سفر میں اپنے بھائی قثم کے انتقال کی خبر ملتی ہے تو آپ (انا للہ... الخ) پڑھ کر راستہ سے ایک طرف ہٹ کر اونٹ بٹھا کر نماز شروع کر دیتے ہیں اور بہت لمبی نماز ادا کرتے ہیں پھر اپنی سواری کی طرف جاتے ہیں اور اس آیت کو پڑھتے ہیں:

﴿وَاسْتَعِينُواْ بِالصَّبْرِ وَالصَّلاَةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلاَّ عَلَى الْخَاشِعِينَ﴾. [البقرة:٤٥]

شہادت کا مقام

کسی کی شہادت پر رونا کیسے صحیح اور درست ہوسکتا ہے؟ شہید کا تو مقام ہی بڑا اونچا ہے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی موت مانگا کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ تعالیٰ سے شہادت کی موت مانگتے تھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ انْتَدَبَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لاَ يُخْرِجُهُ إِلاَّ إِيمَانٌ بِي وَتَصْدِيقٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِرُسُلِي أَنْ أُرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ، أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَلَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ، وَلَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ.

''ابوہریرہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جو اس کی راہ میں (جہاد کرنے کو) نکلے اور اس کو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے اور اس کے پیغمبروں کی تصدیق ہی نے (جہاد پر آمادہ کر کے) گھر سے نکالا ہو، اس امر کا ذمہ دار ہوگیا ہے کہ یا تو میں اسے اس ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ واپس کروں گا، جو اس نے جہاد میں پایا ہے، یا اسے (شہید بنا کر) جنت میں داخل کردوں گا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنی امت پر دشوار نہ سمجھتا تو (کبھی) چھوٹے لشکر کے ہمراہ جانے سے بھی دریغ نہ کرتا، کیوں کہ میں یقیناً اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں۔

(صحيح بخاري، باب الْجِهَادُ مِنَ الإِيمَانِ. ٣٦)

جہاد کا جذبہ اور اللہ کی راہ میں شہید ہو جانے کا شوق اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ میں کسی بھی لشکر کے ہمراہ جانے سے باز نہیں رہنا چاہتا اور اس بات کو بہت زیادہ پسند کرتا ہوں کہ میں بار بار زندہ کیا جاؤں اور ہر بار اللہ کی راہ میں مارا جاؤں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ تعالیٰ سے شہادت کی موت مانگی تھی۔

عمر رضی اللہ عنہ نے یہ دعا مانگی تھی۔

«اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ، وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ ﷺ»

”اے اللہ! اپنی راہ میں مجھے شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول کے شہر میں مجھے موت دے۔

(صحیح بخاری، حدیث:۱۸۹۰)

اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دعا کو قبول کیا، آپ کو شہادت بھی عطا فرمائی اور رسول اللہ ﷺ کے شہر میں عطا فرمائی۔

شہید کا مقام

شہید کا مقام ہی بہت اونچا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شہید کے لیے سو درجات تیار کیے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلاَةَ وَصَامَ رَمَضَانَ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلاَ نُبَشِّرُ النَّاسَ. قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ، فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ، أُرَاهُ فَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ، وَمِنْهُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ .

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ کے ذمہ یہ وعدہ ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کر دے گا خواہ وہ فی سبیل اللہ جہاد کرے یا جس سرزمین میں پیدا ہوا ہو وہیں جما رہے، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیا ہم لوگوں میں اس بات کی بشارت نہ سنادیں آپ ﷺ نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں وہ اللہ نے فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کیلئے مقرر کئے ہیں دونوں درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جیسے آسمان و زمین کے درمیان، پس جب تم اللہ سے دعا مانگو تو اس سے فردوس طلب کرو کیونکہ وہ جنت کا افضل اور اعلی حصہ ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے خیال ہے کہ رسول اللہ نے اس کے بعد یہ بھی فرمایا: اس کے اوپر صرف رحمٰن کا عرش ہے اور یہیں سے جنت کی نہریں جاری ہوئی ہیں۔''

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ- رضى الله عنه- عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ، يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا، وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، إِلَّا الشَّهِيدَ، لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ، فَإِنَّهُ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى .

''انس بن مالک رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا جس بندہ کے لئے اللہ کے پاس کچھ بھلائی ہے وہ مرجانے کے بعد یہ نہیں چاہتا کہ دنیا کی طرف لوٹ آئے چاہے اسے دنیا کی ہر چیز دے دی جائے۔ مگر شہید بوجہ اس کے کہ وہ شہادت کی فضیلت دیکھتا ہے لہٰذا وہ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ دنیا کی طرف لوٹ کر آئے اور دوبارہ پھر قتل کیا جائے۔ یہاں یہ بات بھی سنتے جاؤ اور اپنا عقیدہ بھی درست کرتے جاؤ، اگر شید تمنا کرنے کے باوجود واپس نہیں آسکتا تو پھر دوسرا کوئی بھی واپس نہیں آسکتا۔

(صحیح بخاری، باب الْحُورُ الْعِينُ وَصِفَتُهُنَّ. ٢٧٩٥)

شہداء کی زندگیاں

اللہ تعالیٰ نے شہید کو مردہ کہنے سے منع کر دیا ہے۔ تاکہ شہادت کا مقام مجروح نہ ہو، یہ شہید کا مقام ہے، شہید کو اللہ تعالیٰ نے زندہ کہا ہے، شہید اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہے۔

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِن لَّا تَشْعُرُونَ﴾ [البقرہ: ١٥٤]

”اور ان کو جو اللہ کے راستے میں قتل کیے جائیں، مردے مت کہو، بلکہ زندہ ہیں اور لیکن تم نہیں سمجھتے۔“

کئی لوگ اس بات کو لے کر یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں شہید دنیا میں زندہ ہیں، پھر ان کی قبر پر جا کر مانگتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ زندہ ہیں۔ اگر شہید اس طرح زندہ ہیں جس طرح ہم دنیا میں زندہ ہیں تو پھر ان کی وراثت تقسیم نہیں ہوسکتی، اگر شہید اس طرح زندہ ہے تو پھر ان کی بیویوں سے نیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح نہیں ہو سکتا، اگر شہید اس طرح زندہ ہے تو پھر ان کی قبریں نہیں بنائی جا سکتیں، اگر شہید اس طرح زندہ ہیں تو پھر ان کے بچوں کو یتیم نہیں کہا جا سکتا۔ جب یہ سب کام ہوتے ہیں تو سمجھ لو وہ اس دنیا میں ہماری طرح زندہ نہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے۔

﴿وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ﴾. [آل عمران:١٦٩]

''اور تو ان لوگوں کو جو اللہ کے راستے میں قتل کر دیے گئے، ہرگز مردہ گمان نہ کر، بلکہ وہ زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس رزق دیے جاتے ہیں۔''

وہ ایسی زندگی میں ہیں جسے تم نہیں سمجھ سکتے انھیں حیات برزخی حاصل ہے اور وہاں وہ خورد و نوش پا رہے ہیں، صحیح مسلم میں ہے کہ شہیدوں کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے قالب میں ہیں اور جنت میں جس جگہ چاہیں چرتی چگتی اڑتی پھرتی ہیں پھر ان قندیلوں میں آ کر بیٹھ جاتی ہیں جو عرش کے نیچے لٹک رہی ہیں ان کے رب نے ایک مرتبہ انھیں دیکھا اور ان سے دریافت کیا کہ اب تم کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا اللہ ہمیں تو تو نے وہ وہ دے رکھا ہے جو کسی کو نہیں دیا پھر ہمیں کس چیز کی ضرورت ہو گی؟ ان سے پھر یہی سوال ہوا جب انہوں نے دیکھا کہ اب ہمیں کوئی جواب دینا ہی ہو گا تو کہا اللہ ہم چاہتے ہیں کہ تو ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج ہم تیری راہ میں پھر جنگ کریں پھر شہید ہو کر تیرے پاس آئیں اور شہادت کا دگنا درجہ پائیں، رب جل جلالہ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا یہ تو میں لکھ چکا ہوں کہ کوئی بھی مرنے کے بعد دنیا کی طرف پلٹ کر نہیں جائے گا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسند احمد کی ایک حدیث میں ہے کہ مومن کی روح ایک پرندے میں ہے جو جنتی درختوں پر رہتی ہے اور قیامت کے دن وہ اپنے جسم کی طرف لوٹ آئے گی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مومن کی روح وہاں زندہ ہے لیکن شہیدوں کی روح کو ایک طرح کی امتیازی شرافت کرامت عزت اور عظمت حاصل ہے۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ ملے اور پوچھا! کیا بات ہے جابر؟ میں تمہیں شکستہ خاطر دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے والد (جنگ احد میں) شہید ہوگئے اور قرض اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گئے آپ نے فرمایا:

أَفَلا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهِ أَبَاكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ .

کیا میں تمہیں یہ بشارت نہ دوں کہ اس کی اللہ سے کیسے ملاقات ہوئی؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ ضرور بتلایئے آپ نے فرمایا:

مَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَأَحْيَا أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا .

اللہ تعالیٰ کسی سے کلام نہیں کرتا، مگر پردے کے پیچھے سے اللہ نے تمہارے باپ کو زندہ کیا پھر اس سے رو در رو بات کی اور پوچھا: کچھ آرزو کرو جو میں تمہیں عطا کروں۔ تیرے باپ نے کہا: اے میرے پروردگار! مجھے دوبارہ زندگی دے تاکہ میں دوسری مرتبہ تیری راہ میں شہید ہو جاؤں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ بات پہلے سے طے ہو چکی ہے کہ لوگ دوبارہ دنیا کی طرف نہ لوٹیں گے، راوی کہتا ہے۔ یہ آیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾. [آل عمران:١٦٩]

اسی بارے میں نازل ہوئی۔

(جامع ترمذی، ابو اب التفسیر:٤٠٩٧)

شہادت پر رویا نہیں جاتا

چند سال قبل کی بات ہے ایک نوجوان کشمیر میں شہید ہو گیا ان کی رہائش گاہ لگار پھاٹک کے قریب ہے، انھوں نے اپنے بیٹے کی شہادت پر دعوت کی، میں بھی اس دعوت میں شریک ہوا تھا۔ انھوں نے بیٹے کی شہادت پر خوشی منائی، وہ اہلِ خانہ بہت خوش تھے، ان کی آنکھوں میں آنسو تھے اور چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ آنسو خوشی کے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر بہت خوش ہیں۔ قیامت کے روز مجھے یہ کہا جائے گا کہ شہید کی ماں ہے۔ شہید پر ماتم نہیں کیا جاتا، شہید پر پیٹا نہیں جاتا، شہادت پر صبر ہوتا ہے اور دل میں خوشی ہوتی ہے۔

بیٹے کی وفات پر رسول اللہ ﷺ کا صبر

اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیمؑ کی وفات پر صبر کیا تھا، آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو تھے اور زبان پر اللہ کی حمد تھی، اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر خوش تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ، وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلاَ نَقُولُ إِلاَّ مَا يَرْضَى رَبُّنَا، وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ.

”آنکھیں آنسو بہا رہی اور دل غمگین ہے مگر اس کے باوجود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری زبانوں پر وہی الفاظ ہیں جن سے ہمارا پروردگار راضی رہے، اے ابراہیم ہم تیری جدائی سے بے شک غمگین ہیں۔"

اس واقعہ کی تفصیل آپ ملاحظہ فرمائیں:

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک دن) ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابوسیف لوہار کے گھر گئے جو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے) ابراہیم کی دایہ کے شوہر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو (گود میں) لے کر بوسہ لیا اور سونگھا (یعنی اپنا منہ اور ناک ان کے منہ پر اس طرح رکھی جیسے کوئی خوشبو سونگھتا ہے) اس واقعہ کے کچھ دنوں کے بعد ہم پھر ابوسیف کے یہاں گئے جب کہ ابراہیم حالت نزع میں تھے چنانچہ (ان کی حالت دیکھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ رو رہے ہیں! آپ نے فرمایا اے ابن عوف (آنسو کا بہنا) رحمت ہے۔ اس کے بعد پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھیں آنسو بہانے لگیں آپ نے فرمایا آنکھیں آنسو بہا رہی اور دل غمگین ہے مگر اس کے باوجود ہماری زبانوں پر وہی الفاظ ہیں جن سے ہمارا پروردگار راضی رہے اے ابراہیم ہم تیری جدائی سے بے شک غمگین ہیں۔

عبدالرحمٰن نے عرض کیا کہ اس قسم کے رقت انگیز مواقع پر لوگ تو روتے ہی ہیں مگر آپ کی عظمت شان اور کمال معرفت سے یہ بعید ہے کہ آپ روئیں۔ اس کا جواب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیا کہ یہ رحمت ہے۔ یعنی میری آنکھیں بے صبری کی وجہ سے آنسو نہیں بہا رہی ہیں جیسا کہ تم سمجھ رہے ہو بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بچہ کو اس حالت میں دیکھ کر جذبہ رحم امنڈ رہا ہے جو آنسوؤں کی شکل میں آنکھوں سے بہہ رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شخص ایسے موقع پر بھی غمگین نہ ہو اور اس کا دل غم کی کسک محسوس نہ کرے اس کے سینہ میں دھڑکتا ہوا دل نہیں ہے بلکہ پتھر کا ایک ٹکڑا ہے جب کہ نظروں کے سامنے لخت جگر دم توڑ رہا ہو ایسے نازک موقع پر بھی آنکھیں آنسو نہ بہائیں تو یہ صبر و ضبط نہیں ہے بلکہ اس احساس محبت و مروت اور جذبہ ترحم کا فقدان ہے۔

(صحیح البخاری، حدیث:1303و صحیح مسلم، حدیث:2315)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن بن علی رضی اللہ عنہما

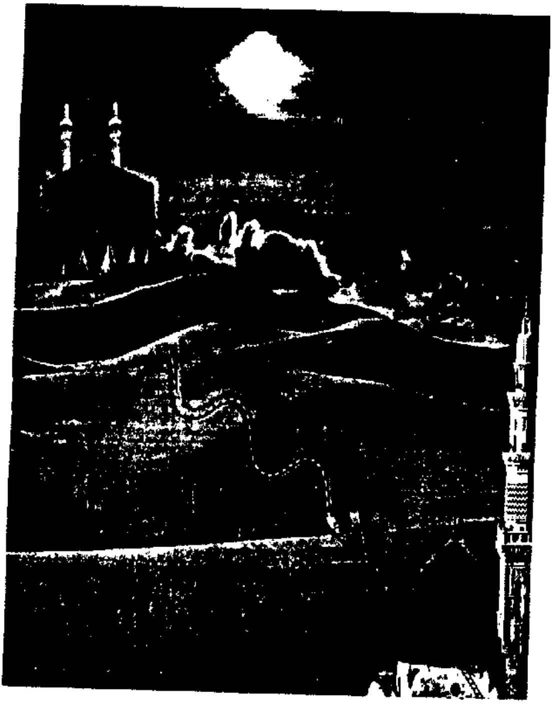

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

﴿فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِينَ﴾.

[آل عمران:٦١]

"پھر جو شخص تجھ سے اس کے بارے میں جھگڑا کرے، اس کے بعد کہ تیرے پاس علم آ چکا تو کہہ دے آؤ! ہم اپنے بیٹوں اور تمھارے بیٹوں کو بلا لیں اور اپنی عورتوں اور تمھاری عورتوں کو بھی اور اپنے آپ کو اور تمھیں بھی، پھر گڑگڑا کر دعا کریں، پس جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔"

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود و سلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محترم سامعین حضرات!

الحمدللہ ہم جامع مسجد حسن بن علی رضی اللہ عنہما اہلحدیث میں بیٹھیں ہیں، آج ان شاء اللہ الرحمٰن جناب حسن رضی اللہ عنہ کے مقام، عظمت، احترام کے متعلق گفتگو کی جائے گی۔محرم کے مہینہ کے متعلق آپ اچھی طرح جانتے ہیں یہ بڑے احترام و مقام کا مہینہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اللہ تعالیٰ کا مہینہ کہا ہے، رمضان کے بعد افضل روزے اس مہینے کے ہیں۔آج امت مسلمہ کے لیے یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ ہر شخص نے اپنی مرضی کا دین بنا لیا قرآن وسنت کو بھی اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش اور جرأت کی جا رہی ہے۔ بہت سارے لوگ سمجھتے ہیں کہ محرم کے پہلے دس دن بہت افضل ہیں جبکہ رب نے سارا مہینہ ہی افضل بنایا ہے۔

حسن رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیوں نہیں

اس مہینہ میں جناب حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی، شہادت اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا بلند درجہ و رتبہ ہے۔ہم حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت بیان کرتے ہیں ان کے مقام و مرتبہ کو بکثرت بیان کرتے ہیں، لیکن ہم ان کے بڑے بھائی جناب حسن رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کو بھی بیان نہیں کرتے۔ شیعہ و سنی دونوں حضرات حسین کا تذکرہ کریں گے لیکن حسن رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کریں گے۔

حسن رضی اللہ عنہ کا نام

حسن رضی اللہ عنہ کون تھے؟ حسن رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے تھے، علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے، فاطمہ کے دل کے ٹکڑے تھے۔حسن رضی اللہ عنہ جب پیدا ہوئے تو علی رضی اللہ عنہ نے ان کا نام حرب رکھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلا تو آپ تشریف لائے اور کہا اے علی! مجھے بیٹا دکھاؤ، علی رضی اللہ عنہ نے بیٹا رسول اللہ ﷺ کو تھما دیا۔

علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قَالَ قُلْتُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قَالَ قُلْتُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ فَلَمَّا وُلِدَ الثَّالِثُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قُلْتُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ مُحَسِّنٌ

جب حسن کی پیدائش ہوئی تو میں نے اس کا نام حرب رکھا، نبی ﷺ کو بچے کی پیدائش کی خبر معلوم ہوئی تو تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا تو دکھاؤ، تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا حرب، فرمایا نہیں، اس کا نام حسن ہے، پھر جب حسین پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھ دیا، اس موقع پر بھی نبی ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا تو دکھا تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے پھر عرض کیا حرب، فرمایا نہیں اس کا نام حسین ہے، تیسرے بیٹے کی پیدائش پر بھی اسی طرح ہوا، اور نبی ﷺ نے اس کا نام بدل کر محسن رکھ دیا۔"

(مسند احمد: ۷۷۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن بڑے خوش نصیب ہیں کہ ان کا نام رسول اللہ ﷺ نے رکھا۔ کسی کا نام باپ رکھتا ہے، کسی کا نام اس کا دادا رکھتا ہے، کسی کا نام اس کا چچا رکھتا ہے، کسی کا نام اس کا ماموں رکھتا ہے، کسی کا نام اس کی خالہ رکھتی ہے، کسی کا نام اس کی پھوپھی رکھتی ہے، لیکن حسین کا نام کائنات کے امام نے رکھا ہے۔ آقا علیہ السلام نے نام بھی خود رکھا۔

آپ ذرا توجہ فرمائیں! رسول اللہ نے حسن رضی اللہ عنہ کو بٹھایا پیشانی کو چوما بوسہ دیا اور کہا اے علی تو نے اس بچے کا نام کیا رکھا ہے؟ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے، تو رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اے علی! یہ حسن ہے، میں اس کا نام حسن رکھتا ہوں۔

حسن رضی اللہ عنہ کے کان میں رسول اللہ ﷺ نے اذان کہی

حسن رضی اللہ عنہ کی شان بھی ملاحظہ فرماؤ! آپ کی شان کے کیا کہنے، میرے آقا نے حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھایا ہے اس کی پیشانی کو چوما ہے پھر اس کا نام رکھا اور اب اس کے کان پر اپنا منہ رکھا اور اذان کہی۔

ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ

''میں نے رسول اللہ کو حسن بن علی کی ولادت کے وقت ان کے کان میں اذان دیتے ہوئے دیکھا جس طرح نماز میں اذان دی جاتی ہے۔''

(جامع ترمذی، حدیث:۱۵۱٤)

رسول اللہ ﷺ نے کسی کے کان میں اذان نہیں کہی یہ شرف وعظمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملا تو حسن رضی اللہ عنہ کو ملا ان کے کان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اذان کہی۔

یہاں سے آپ ایک اور مسئلہ سمجھ لیں بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اس کے کان میں اذان کہنے کی یہی حدیث ہے، بچے کے کان میں اذان کہی جاتی ہے تو یہاں سے یہ بھی پتہ چلا کہ بچے کا وقت اب اس دنیا میں تھوڑا ہی ہے اذان ہو چکی ہے اب تیری نماز ہونی ہے اس کے لیے تیار رہنا۔ یہ مسئلہ بھی سمجھ لینا کہ بچے کے کان میں صرف اذان ہی کہنی ہے تکبیر نہیں کہنی، کئی لوگ بچے کے کان میں اذان بھی کہتے ہیں: اور دوسرے کان میں تکبیر بھی کہتے ہیں:۔ یاد رکھو تکبیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں صرف دائیں کان میں اذان ہی کہنی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رضی اللہ عنہ کے کان میں اذان بھی کہی نام بھی رکھا بوسہ بھی دیا دعائیں بھی دیں۔ حسن رضی اللہ عنہ کا یہ مقام ہے اور ہم ان کا تذکرہ ہی نہ کریں، ان کی عظمت و مرتبہ کا تذکرہ ہی نہ کریں ان کے کارنامے بیان ہی نہ کریں۔ یہ کیسا دین ہے جس میں مرضی کا امام ہے، اور مرضی کا کام ہے۔

حسن رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ سے مشابہت

صحابہ کرام کا آپس میں بہت پیار تھا، صحابہ کرام کا اور اہلبیت کا آپس میں بہت پیار تھا، یہ لوگ آخرت کو یاد رکھنے والے تھے، جاہلیت ان کے دلوں سے نکل چکی تھی،

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن عصر کی نماز پڑھی اس کے بعد مسجد سے نکلے تو حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو (اٹھا کر) کندھوں پر بٹھا لیا اور کہا میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ ہو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشابہ نہیں حضرت علی کھڑے ہوئے ہنس رہے تھے۔"

(صحیح بخاری، حدیث:٣٥٤٢)

رسول اللہ کا حسن رضی اللہ عنہ سے پیار

نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن کو اپنے سینہ اور گلے سے لگا لیا۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ.

"براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے کاندھے پر تھے اور آپ یہ فرما رہے تھے اے اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔"

(صحیح بخاری، حدیث:٣٧٤٩)

حسن رضی اللہ عنہ نے صلح کرادی

تو میں بیان کر رہا تھا حسن رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیوں نہیں کرتے ہم بھی صرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور صرف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہی، عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہیں، عثمان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہیں، لیکن ہم نے کبھی حسن رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا، دوسرے بھی صرف علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کریں گے حسین رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کریں گے لیکن حسن رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کریں گے۔ آج میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں وہ حسن رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیوں نہیں کرتے۔

حسن رضی اللہ عنہ کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا، آپ حسن تھے (خوبصورت تھے) آپ کے کام بھی حسن (خوبصورت) ہی ہوں گے اور حسن رضی اللہ عنہ کا نام وہ اس لیے نہیں لیتے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرا دی تھی، لڑائی ختم کرا دی تھی، مسلمانوں کو لڑائی سے بچا لیا تھا۔ یہ پیش گوئی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی:

عن أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ، يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً، وَيَقُولُ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. ١

''ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں منبر پر دیکھا ہے کہ حضرت حسن آپ کے پہلو میں تھے کبھی آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور کبھی حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب اور فرماتے جاتے تھے میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو فریقوں کے درمیان صلح کرا دے۔''

(صحیح بخاری، باب مَنَاقِبُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رضی الله عنهما. ٣٧٤٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ پیشین گوئی اس طرح پوری ہوئی کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن کو صلح کا پیغام بھیجا تو انھوں نے فوراً صلح کو قبول کرلیا اور مسلمانوں کی صلح کرادی۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس قریش کے دو آدمی جو بنی عبد شمس میں سے تھے یعنی عبدالرحمٰن بن سمرہ اور عبداللہ بن عامر بن کریز کو بھیجا اور کہا کہ ان کے پاس جاؤ اور صلح پیش کرو اور ان سے گفتگو کر کے ان کو صلح کی طرف بلاؤ، دونوں ان کے پاس آئے گفتگو کی اور صلح کی پیش کی، حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے کہا کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد ہیں اور ہم نے بہت کچھ مال خرچ کیا ہے اور یہ لوگ اپنے خونوں میں مبتلا ہو چکے ہیں ان دونوں نے کہا کہ وہ آپ کے سامنے صلح پیش کرتے ہیں اور اسی کے طالب اور خواہاں ہیں، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

فَمَنْ لِي بِهَذَا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهِ. فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهِ. فَصَالَحَهُ.

اس کی ذمہ داری کون لیتا ہے؟ تو ان دونوں نے کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں چنانچہ حسن رضی اللہ عنہ نے ان سے صلح کر لی۔

حسن رضی اللہ عنہ کی قربانی دیکھو! جنھوں نے اپنا حق قربان کر دیا، جنھوں نے خلافت چھوڑ دی۔ صلح اس لیے کی تاکہ امت مسلمہ اکٹھی ہو جائے، خانہ جنگی سے بچ جائے۔ بس جب یہ صلح ہوئی تو اس وقت ان کے ہی گروہ نے انھیں برا کہنا شروع کر دیا اور آج تک یہ لوگ انھیں برا سمجھ رہے ہیں۔ سوچو ہم نے کبھی انصاف کیا ہے ہم انصاف کرنے کے قابل ہی نہیں ہیں، ہم سے انصاف والی حس ہی ختم ہو گئی ہے، ہم اگر انصاف کرتے تو آج ہماری یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت نہ ہوتی۔ ①

انصاف کا نظام

میں آپ کو ایک بات بتاتا ہوں پیرس کا نام آپ نے سنا ہوگا، یہ ہمارے بڑے سیاسی لیڈر بھی کہتے رہتے ہیں ہم گوجرانوالہ کو پیرس بنا دیں گے، انھوں نے اس کو پیرس کیا بنانا ہے وہ لوگ انصاف پسند ہیں وہاں ایک عام ادنیٰ سے آدمی سے لے کر ملک کے صدر تک ایک جیسا پانی پیتے ہیں وہاں فیصلے کے پانی کا کوئی تصور نہیں۔ آپ وہاں کسی ہوٹل پر جائیں تو آپ کو نل کا ہی پانی ملے گا۔ ایک ساتھی نے بتایا میں پیرس گیا وہاں ایک عالی شان ہوٹل میں گیا، بیرے سے کہا پانی لاؤ تو اس نے نل سے پانی بھر کر میرے سامنے رکھ دیا، میں بڑا حیران ہوا کہ اتنا عالی شان ہوٹل

① انہوں نے محض اس خوف سے کہ نانا جان کی امت افتراق و انتشار اور باہمی خونریزی کا شکار ہو جائے گی، حکمرانی اور ملکی و دنیاوی سیادت کو ٹھکرا دیا اور آخرت کی فلاح و کامرانی کو اپنا منتہائے مقصود سمجھا چنانچہ انہوں نے کسی کمزوری کے تحت نہیں، بلکہ اتحاد امت کے مقصد کے تحت اپنی مرضی اور خوش دلی کے ساتھ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی اور ان کے حق میں خلافت سے دستبردار ہو گئے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اس زمانہ میں فرمایا کرتے تھے، خدا کی قسم، مجھ کو یہ گوارا نہیں کہ امت محمدیہ میں سے کسی کے خون کا ایک قطرہ بھی زمین پر گرے۔ امت کو خونریزی سے بچانے کے لئے خلافت سے دستبرداری کا فیصلہ کیا۔

صحابہ کے درمیان اختلاف و نزاع کی جو صورت پیدا اور بعض مواقع پر ان کے درمیان جنگ و جدل کی جو نوبت آئی اور جس کو "مشاجرات صحابہ" سے تعبیر کیا جاتا ہے اس کے بارے میں تمام سلف اور بزرگان دین نے ہمیشہ اپنی زبان بند رکھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مقدس ہستیوں کو ہدف بنانا تو کجا، ان سے متعلق ان واقعات و حالات کو تنقید و تبصرہ کا موضوع بنانا بھی اسلاف کو گوارہ نہیں تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں کو ان کے خون سے دور رکھا ہے تو پھر ہم اپنی زبانوں کو ان پر تنقید و تبصرہ اور ان کی نکتہ چینی سے کیوں ملوث کریں۔ بہر حال سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کا فضل و شرف اس بات سے عیاں ہے کہ رسول اللہ نے ان کو "سید" کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہاں ٹوٹی سے پانی دے رہا، میں نے اسے کہا کہ یہاں نیسلے کا پانی نہیں ملتا؟ تو وہ کہنے لگا یہاں سب یہی پانی پیتے ہیں یہاں ہم سے لے کر صدر تک سب یہی پانی پیتے ہیں اور یہ پانی نیسلے سے اعلیٰ ہے۔

جہاں انصاف ہو گا وہاں معاشرہ صحیح ہو گا وہاں رشوت چوری بددیانتی ختم ہو جائے گی۔ یہاں جو پانی ہمیں ملتا ہے اس میں آپ کو سانپ بھی کئی مرتبہ دیکھنے کو ملیں گے، کیڑے بھی نظر آئیں گیں۔ یہاں صدر اور طرح زندگی بسر کرتا ہے اور عام آدمی اور طرح زندگی بسر کرتا ہے۔ تو پھر ہم پر اللہ کی رحمت کیسے ہو؟

ہم رسول اللہ ﷺ کی ساری سیرت ہی بھول چکے ہیں ہمیں یاد ہی نہیں رہا ہے کہ ہم نے انصاف کرنا ہے اب پھر الیکشن آ رہے ہیں دیکھ لینا پھر پیپلز پارٹی جیتے گی یا مسلم جیتے گی، جن کو ہم نے بار بار آزمایا ہے۔ دراصل ہم بھی انصاف نہیں کرتے، یہ عوام یا چوروں کو پسند کرتی ہے یا ڈاکوؤں کو پسند کرتی ہیں، بے ایمان اور لیٹرے قسم کے آدمیوں کو ہم خود پسند کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں: ظلم بہت ہو رہا ہے، مہنگائی بہت ہو رہی ہے۔ عوام ان کو پسند کرتے ہیں جن کے ساتھ ساتھ دس دس گن مین ہوں اور جنھوں نے بدمعاشی اور ڈکیتی کے اڈے بنائے ہوں، شریف آدمی کو تو یہاں کوئی پوچھتا ہی نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾.

[الفتح:٢٦]

''محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں، تو انھیں اس حال میں دیکھے گا کہ رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا ڈھونڈتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں (موجود)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، سجدے کرنے کے اثر سے۔ یہ ان کا وصف تورات میں ہے اور انجیل میں ان کا وصف اس کھیتی کی طرح ہے جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اسے مضبوط کیا، پھر وہ موٹی ہوئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی، کاشت کرنے والوں کو خوش کرتی ہے، تاکہ وہ ان کے ذریعے کافروں کو غصہ دلائے، اللہ نے ان لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے بڑی بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔''

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود و سلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

محترم سامعین حضرات!

میں نے اللہ تعالیٰ کی محترم مقدس برکت والی عظیم کتاب کے چھبیسویں پارے کی آیت تلاوت کی ہے۔ خلیفہ اول جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں، ان کی سیرت کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں، جب میری گفتگو کے دوران جناب نبی کریم ﷺ کا نام آئے تو آپ نے درود پڑھنا ہے اور جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام آئے تو آپ نے رضی اللہ عنہ کہنا ہے۔

سامعین محترم!

اس دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار کے قریب انبیاء کرام آئے، تمام پیغمبروں کے بعد جو مقام ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے وہ کسی اور کا نہیں۔ انبیاء کے بعد سب سے افضل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

ان کا اصل نام عبداللہ تھا۔ والد کا عثمان بن عامر تھا۔ آپ کا تعلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریش کے اعلیٰ خاندان سے تھا۔ قریش کے دس معزز ترین گھرانوں میں سے ایک بنو تیم بن مرہ سے آپ کا حسب ونسب ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی والدی محترمہ کا نام سلمٰی بنت صخر اور کنیت ام الخیر تھی۔ یہ آپ کے والد کی چچا زاد بہن تھیں۔ ان کا سلسلہ نسب ننھیال اور ددھیال دونوں طرف سے چھٹی پشت پر جا کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈھائی برس چھوٹے تھے اور عام الفیل کے تین برس بعد پیدا ہوئے تھے۔

شراب نوشی اسلام میں حرام ہے لیکن عرب میں جاہلیت کے دور میں بھی بعض ایسے سلیم الفطرت لوگ موجود تھے جنھوں نے شراب نوشی کو اپنے اوپر حرام قرار دے رکھا تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی انھی لوگوں میں سے تھے جنھوں نے شراب زمانہ جاہلیت ہی میں اپنے اوپر حرام کر لی تھی۔

چونکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ کی بااثر اور ممتاز شخصیت تھے، اس لیے اسلام کو ان کی ذات سے اخلاقی اور مادی دونوں اعتبار سے بہت مدد ملی۔ ان کی تبلیغ کے نتیجے میں حضرت عثمان بن عفان، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، ابو عبیدہ بن جراح، عثمان بن مظعون، ابوسلمہ بن عبدالاسد اور خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہم جیسی بلند پایہ شخصیات نے اسلام قبول کیا۔ عشرہ مبشرہ میں سے چھ شخصیات ایسی ہیں جو محض آپ کی دعوت سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوئیں۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَه﴾

﴿والذین معہ﴾ کا معنی یہ ہے کہ یہ ساتھی محمد ﷺ کے ہیں، تو کیا جو محمد ﷺ کا ساتھی ہو وہ جہنمی ہو سکتا ہے؟ اگر محمد ﷺ کے ساتھ والے جہنمی ہیں تو پھر اس کائنات میں جنتی کوئی بھی نہیں۔

ہمیشہ سے اسلام پر

أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْهِمَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً.

"عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو دین (اسلام) سے مزین پایا اور کوئی دن ایسا نہ ہوتا تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام دونوں وقت ہمارے یہاں تشریف نہ لاتے ہوں۔"

(صحیح بخاری، حدیث:٦٠٧٩)

آپ صدیق رضی اللہ عنہ کیسے بنے

جب اللہ کے رسول ﷺ نے صفا پہاڑی پر سب کو اکٹھا کر کے یہ پوچھا تھا بتاؤ تم نے مجھے کیسا پایا ہے، میں کیسا ہوں؟ تو سب نے کہا تھا ہم نے تجھ جیسا کسی کو نہیں دیکھا، تجھ جیسا خوبصورت کوئی نہیں دیکھا، تجھ جیسا بچپن گزارنے والا، تجھ جیسی جوانی بسر کرنے والا ہم نے نہیں دیکھا۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب آپ نے کہا:

قولوا لاالہ الااللّٰہ.

تو سارے قریشی آپ کے دشمن بن گئے۔

آپ کا حقیقی چچا ابولہب یکدم بھڑک اٹھا اور کہنے لگا:

تبا لك سائِر اليومِ اِلهذا جمعتنا.

''سارا دن تم پر ہلاکت ہو کیا اس بات کے لیے تو نے ہمیں جمع کیا تھا''

(صحيح بخاری۔ کتاب التفسير: ٤٧٧٠)

جب سارا مکہ آپ کی تکذیب کر رہا تھا تب اکیلے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی تصدیق کر رہے تھے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو تب اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کی تصدیق کرنے والے سب سے پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ مکے والوں نے انکار کیا، قریشی آپ کا مذاق اڑاتے کہ کوئی رات کے حصے میں آسمان سے ہو کر آ سکتا ہے؟ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں خاموش کرا دیا تھا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کا واقعہ بیان کیا تو مکے والوں نے اس بات کو اپنے لیے بڑا واقعہ سمجھا کہ اس بات سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کو عام کر سکتے ہیں، اس بات کو کوئی بھی نہیں مانے گا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے کہ آج محمد نے نئی بات یہ کہہ دی کہ میں آسمانوں کی سیر کر کے آیا ہوں، میں نے جنت اور جہنم دیکھی ہے۔ وہ یہ بات لے کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا ابوبکر کیا اگر کوئی یہ کہے کہ میں رات رات میں آسمانوں سے ہو کر آیا ہوں تو کیا تم مانو گے؟ ابوبکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا پہلے یہ بتاؤ یہ کہتا کون ہے؟ انھوں نے کہا کوئی بھی کہتا ہو تم مانو گے؟ کہا عقل تو نہیں مانتی، تو پھر یہ جواب سن کر مکے والے کہنے لگے پھر یہ بات اس نے کہی ہے جس کا تو نے کلمہ پڑھا ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اگر یہ بات وہ کہتا ہے تو پھر تم سن لو یہ بات سچی ہے، کیوں کہ جس کا میں نے کلمہ پڑھا ہے وہ غلط بات اور جھوٹی بات کہتا ہی نہیں۔ میں نے تو اس سے بھی بڑی بات کی تصدیق کی ہے اور آج تم مجھے اس کی یہ بات سنا رہے ہو کہ وہ آسمانوں سے ہو کر آیا ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صداقت پر، ابوبکر کی تصدیق پر قرآن کہتا ہے:

﴿وَالَّذِيْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزٰۗءُ الْمُحْسِنِيْنَ﴾

[الزمر:۳۳]

''اور جو شخص سچی بات لایا اور جس نے اس کی تصدیق کی۔ یہی لوگ پرہیز گار ہیں۔''

صحیح بخاری میں ہے کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان کسی بات میں اختلاف ہوا، عمر رضی اللہ عنہ ناراض ہو کر چلے گئے، یہ دیکھ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ان کو منانے کے لئے چلے، مگر عمر نے نہ مانا، یہاں تک کہ اپنے گھر میں پہنچ کر دروازہ بند کرلیا، مجبورا صدیق اکبر واپس ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئے، ادھر کچھ دیر کے بعد عمر کو اپنے اس فعل پر ندامت ہوئی اور یہ بھی گھر سے نکل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے اور اپنا واقعہ عرض کیا، ابوالدردا رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوگئے، جب صدیق اکبر نے دیکھا کہ عمر رضی اللہ عنہ پر عتاب ہونے لگا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کیا یا رسول اللہ زیادہ قصور میرا ہی تھا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي صَاحِبِي هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي صَاحِبِي إِنِّي قُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ. وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقْتَ.

کیا تم سے اتنا بھی نہیں ہوتا کہ میرے ایک ساتھی کو اپنی ایذا سے چھوڑ دو، کیا تم نہیں جانتے کہ جب میں نے یہ کہا:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا﴾

''تو تم سب نے مجھے جھٹلایا صرف ابوبکر ہی تھے جنہوں نے پہلی بار میری تصدیق کی۔''

(صحیح بخاری، باب ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ . . .﴾ (٤٦٤٠)

اب بھی کوئی اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برا کہے ان کی صداقت میں شک کرے تو وہ اپنے ایمان پر شک کرے۔ اللہ ایسے لوگوں کو ہدایت فرمائے، اور اگر ان کے مقدر میں ہدایت نہیں تو پھر ہم کیا کر سکتے ہیں؟

ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''صدیق'' کہا

أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ.

''انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوہ احد پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چڑھے اچانک پہاڑ (احد) ان کے ساتھ (جوش مسرت سے) جھومنے لگا تو آپ نے فرمایا: احد ٹھہر جا تیرے اوپر ایک نبی ہے ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔"

(صحیح بخاری، حدیث:٣٦٧٥)

جس کو رسول اللہ ﷺ صدیق کہہ دیں، اب اس سے ساری دنیا بھی صداقت چھین نہیں سکتی۔

خلیل بنانا جائز ہوتا تو ابوبکر کو بناتا

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ إِلَّا خُلَّةَ الْإِسْلَامِ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بات یقینی ہے سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر احسان کرنے والا اپنی صحبت میں اور اپنے مال میں ابوبکر ہیں، میں اپنی امت میں اگر کسی کو خلیل بناتا تو وہ ابوبکر ہوتے لیکن اسلام کی محبت (کافی ہے) مسجد میں ابوبکر کے دروازہ کے سوا کسی کے دروازہ کو کھلا نہ چھوڑا جائے، سب کے دروازے بند کردیے جائیں۔"

(صحیح بخاری، حدیث:٣٩٠٤)

① جس لگن اور تندہی کے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری خدمت گزاری کی اور جس ایثار واخلاص کے ساتھ میری ذات پر یا میری رضا وخوشنودی کے لئے دین کی راہ میں اپنا مال بے دریغ خرچ کیا وہ ان کا ایسا امتیازی وصف ہے جو میرے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور میری پوری امت میں ان کو سب سے بلند وبرتر مقام عطا کرتا ہے "خلیل" کو اگر خلۃ سے مشتق مانا جائے تو اس......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر جگہ نبی ﷺ کے ساتھ

ابوبکر رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہر وقت ہر معاملے میں رہے ہیں، مکہ میں آپ کے ساتھ ہیں، مدینہ میں آپ کے ساتھ ہیں، ہجرت کے سفر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے اور بدر، احد اور خیبر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ ہیں، فتح مکہ اور غزوہ حنین اور تبوک میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ساتھ ہیں، نماز میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوتے تھے، جہاد میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ساتھ ہوتے اور جب فوت ہوئے تو قبر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ساتھ، نبی کی قبر کے ساتھ ابوبکر کی قبر۔ اور جب محشر کا میدان ہوگا نبی ﷺ کی دائیں جانب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

......کے معنی سچے اور جانی دوست کے ہوں گے۔ خلۃ کا لفظ دراصل ''سرایت کر جانے والی دوستی اور محبت'' کا مفہوم رکھتا ہے یعنی وہ سچی محبت جو محب کے دل کے اندر اس طرح سرایت کر جائے کہ محبوب کو محب کے ظاہر تو ظاہر باطن یعنی جذبات خیالات اور احساسات تک پر حکمران اور اس کا محرم اسرار بنا دینے کا تقاضا کرے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر میرے لئے روا ہوتا کہ میں مخلوق میں سے کسی کو اس صفت کے ساتھ اپنا سچا جانی دوست بناؤں کہ اس کی محبت میرے دل کے اندر تک سرایت کر جائے اور میرا محرم اسرار بن جائے تو یقیناً میں ابوبکر کو اپنا اسی طرح کا دوست بناتا کیونکہ وہ دوستی کی اس صفت کی استعداد اور اہلیت رکھتے ہیں لیکن اس درجہ وصف کی محبت کا میرا تعلق صرف خدا کے ساتھ ہے۔ کہ اسی کی محبت میرے ظاہر پر بھی حکمران ہے اور میرے باطن پر بھی اور وہی میرا محرم اسرار ہے ہاں ظاہر دل کی محبت کا میرا جو تعلق تمام مسلمانوں کے ساتھ ہے اس میں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام یقیناً سب سے اونچا ہے۔

یا یہ کہ ''خلیل'' دراصل خلۃ سے مشتق ہے جس کے معنی ''احتیاج'' کے ہیں اس صورت میں ارشاد گرامی کا حاصل یہ ہوگا کہ: اگر میں کسی کو اپنا ایسا دوست بناتا کہ جس کی طرف میں اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کے وقت رجوع کرتا اور اپنے معاملات ومہمات میں اس پر اعتماد واعتبار کروں تو یقیناً ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایسا دوست بناتا لیکن ایسے تمام امور ومعاملات میں میرا واحد رجوع اللہ کی طرف ہے اور تمام احوال ومہمات میں میرا واحد سہارا اور ملجا اسی کی ذات ہے۔ ہاں اسلامی اخوت ومحبت کا جو میرا ظاہری وقلبی تعلق پوری امت کے ساتھ ہے۔ اس میں ابوبکر کا مقام یقیناً سب سے بلند ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ہوں گے، حوض کوثر میں ابوبکر ساتھ ہوں گے جنت میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوں گے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں اس طرح داخل ہوئے کہ آپ کی دائیں طرف ابوبکر تھے اور بائیں طرف عمر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

''ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔''

(جامع ترمذی، حدیث:٣٦٦٩)

آج کئی لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر طعنہ زنی کرتے ہیں، میں کہتا ہوں وہ طعنے کرتے رہیں وہ گالیاں دیتے رہیں ان کی گالیاں صدیق کی شان کو کم نہیں کرسکتیں، بلکہ یہ خود گالیاں نکالنے والے ذلیل وخوار ہوں گے اور ہو رہے ہیں۔

صحابیت کا مقام

رسالت کے بعد صحابیت کا مقام ہے، صحابیت کا مقام ساری امت سے افضل ہے ساری امت مل کر بھی کسی ایک صحابی کا مقابلہ نہیں کرسکتی، صحابہ سارے جنتی ہیں۔ ایک صحابی اللہ کے نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے اگر میں شہید ہو جاؤں تو کدھر جاؤں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں، اس صحابی نے یہ بات سنتے ہی کھجوریں زمین پر رکھیں اور سیدھا جہاد پر چلے گئے دشمنوں سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔

أَنَّ الْبَرَاءَ رضی الله عنه يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُقَاتِلُ وَأُسْلِمُ . قَالَ أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ . فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ ، فَقُتِلَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَمِلَ قَلِيلاً وَأُجِرَ كَثِيرًا .

''برا بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص ہتھیاروں سے لیس آیا، اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں پہلے جہاد میں چلا جاؤں، یا اسلام لے آں، آپ ﷺ نے فرمایا پہلے اسلام لا، پھر جہاد میں شرکت کرنا، چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا، اور جہاد میں وہ مقتول ہوگیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے کام تو کم کیا، لیکن ثواب بہت پائے گا۔''

(صحيح بخاری، حديث:باب عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ الْقِتَالِ. ۲۸۰۸)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ .

''جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ احد کے دن ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ مجھے بتایئے کہ اگر میں مارا جاؤں تو کہاں جاؤں گا آپ ﷺ نے فرمایا بہشت میں وہ سن کر ایسا ہوگیا کہ کھجوریں جو کھا رہا تھا پھینک دیں اور پھر لڑتے ہوئے شہید ہوگیا۔''

(صحيح بخاری، حديث:باب غَزْوَةِ أُحُدٍ. ٤٠٤٦)

اس صحابی نے کوئی لمبی چوڑی نمازیں ادا نہیں کی تھیں، زکاۃ نہیں دی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدقہ و خیرات نہیں کیا، ادھر سے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا اور جہاد پر چلے گئے، اور شہید ہو گئے۔ اب ساری امت اس ایک صحابی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتی، یہ تو ایک صحابی کا مقام ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقام کیا ہوگا؟

آج نمازیں پڑھنے والے نوافل پڑھنے والے صدقہ و خیرات دینے والے عمرہ اور حج کرنے والے پوری امت کے علما و اولیاء اکھٹے ہو کر ایک صحابی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتے۔ آج ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسا کوئی نہیں مل سکتا، آج عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسا کوئی نہیں مل سکتا، آج عثمان رضی اللہ عنہ جیسا کوئی نہیں ملتا، آج علی رضی اللہ عنہ جیسا کوئی نہیں مل سکتا۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نیکیاں

ایک دن اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے ستاروں جتنی ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا وہ کون ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے عمر رضی اللہ عنہ کی نیکیاں آسمان کے ستاورں سے بھی زیادہ ہیں۔ یہ جواب سن کر عائشہ رضی اللہ عنہا پریشان ہو گئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا عائشہ رضی اللہ عنہا تم پریشان کیوں ہوئی ہو؟ کہنے لگی میں نے سوچا تھا آپ کہیں گے میرے باپ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نیکیاں آسمان کے ستاروں جتنی ہیں، لیکن آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کا نام لیا ہے۔ میں پریشان اس وجہ سے ہوں کہ میرے باپ کی نیکیاں کم ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا پریشان نہ ہو، عمر کی ساری زندگی کی نیکیاں ایک طرف ہوں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صرف غار ثور میں تین دن کی نیکیاں ایک طرف ہوں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی یہ اکیلی نیکی وزنی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کا تو شمار ہی نہیں ہوسکتا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مقام کو تو کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا۔ عمر رضی اللہ عنہ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہتے تھے اے ابوبکر رضی اللہ عنہ میری ساری زندگی کی نیکیاں لے لو اور مجھے صرف غار ثور والی نیکی دے دو۔ آج لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برا کہیں انھیں گالیاں نکالیں، میں کہتا ہوں: جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان کو نہیں مانتا ابوبکر کی صداقت کو نہیں مانتا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو نہیں مانتا۔

اور یاد رکھو! میں یہ بات اکثر کہتا ہوں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو بھی صحابی ہے خواہ وہ مرد ہے یا عورت ہے کسی ایک کے متعلق بھی اگر عناد رکھے گا دل میں بغض رکھے گا وہ مسلمان ہی نہیں ہوسکتا، کیوں کہ ان کے متعلق اللہ کا قرآن کہتا ہے:

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾.

[بقرة:١٣٧]

"پھر اگر وہ (بھی) اسی طرح ایمان لائیں جیسے تم اس پر ایمان لائے ہو تو وہ (واقعی) ہدایت پا جائیں گے، اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو (سمجھ لیں کہ) وہ محض مخالفت میں ہیں، پس اب اللہ آپ کو ان کے شر سے بچانے کے لئے کافی ہوگا، اور وہ خوب سننے والا جاننے والا ہے۔"

لو شوق سے نام صحابہ کا
کرو چرچا عام صحابہ کا
اگر طلب ہے تم کو جنت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھام لو دامن صحابہ کا
اللہ نے زینت بخشی ہے آسمان کو روشن ستاروں سے
اسلام نے عزت پائی ہے میرے آقا کے جانثاروں سے

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی استقامت

سیرت کی کتابیں پڑھا کرو تاکہ آپ کو پتہ چلے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کس طرح اسلام کی خاطر قربانیاں پیش کیں، انھوں نے کس طرح دل و جان سے اسلام قبول کیا تھا۔

مکہ میں حالات ٹھیک نہیں تھے، دفعہ ۱۴۴ لگی ہوئی تھی توحید والوں کے خلاف ہر طرح کا ظلم وستم کیا جاتا تھا۔

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: والد محترم گھر پر تھے کہ کسی نے چیخ کر کہا: اپنے ساتھی کو بچاؤ۔ عقبہ بن ابی معیط نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن میں کپڑا ڈال کر بل دیا تھا، اس دوران والد محترم ہمارے پاس سے اٹھ کر چل دیے، ان کے سر پر بالوں کی چار چوٹیاں تھیں۔ وہ کہہ رہے تھے: کیا تم ایک آدمی کو اس لیے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے؟ پھر انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا اور عقبہ بن ابی معیط کو پیچھے دھکیل دیا۔ یہ صورت حال دیکھ کر مشرکین اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر پل پڑے۔ ان کو اس قدر مارا کہ جب وہ واپس آئے تو ہم ان کی چوٹیوں کو جو بال بھی چھوتے وہ ہمارہ چٹکی کے ساتھ ہی باہر نکلا چلا آتا تھا۔

اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ قریش مکہ نے اسلام کی دعوت کو روکنے کے لیے تمام حربے آزما ڈالے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر طرح سے تنگ کیا گیا۔ مگر یہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بطور خاص صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا کردار بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھیے کہ وہ دل کی گہرائیوں سے آپ کے لیے حب صادق کے بڑے راسخ جذبات رکھتے تھے۔ ان کی محبت و فدا کاری، جاں نثاری اور ایثار و قربانی کا یہ عالم تھا کہ انھیں یہ بھی گوارا نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں کانٹا چبھ جائے۔

ایک دن ایسا ہوا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حرم میں کھڑے ہو کر ایک زور دار خطبہ دینا شروع کیا اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ قریش ان پر ٹوٹ پڑے۔ انھوں نے آپ کو بری طرح مارا۔ عتبہ بن ربیعہ (یہ غزوہ بدر میں واصل جہنم ہوا) نے ان کے قریب آ کر انھیں پیوند لگے ہوئے جوتوں سے مارنا شروع کر دیا۔ اس بدبخت نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے چہرے کو خاص نشانہ بنایا، پھر وہ آپ کے پیٹ پر چڑھ بیٹھا۔ پھر آپ کو اس قدر مارا گیا کہ منہ اور ناک سوج کر ایک ہو گئے۔ مکہ میں کہرام مچ گیا۔ ان کے قبیلہ بنو تیم کے لوگوں کو معلوم ہوا تو وہ بھاگے بھاگے آئے اور انھیں ایک کپڑے میں ڈال کر گھر لے آئے۔ قبیلے والوں کو یقین تھا کہ اب یہ بچ نہیں سکیں گے۔ چنانچہ اعلان کر دیا گیا کہ اگر ابو بکر کو کچھ ہو گیا تو بنو تیم عتبہ کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ شام تک بے ہوش رہے۔ قبیلے والے ان کا علاج معالجہ کرتے رہے اور ان کے پاس منتظر بیٹھے رہے کہ انھیں کب ہوش آتا ہے۔ شام کا وقت ہوا تو ان کی زبان کھل گئی۔ اب ذرا الفت کی شان دیکھیے۔ محبت اسی کو کہتے ہیں کہ زبان کھلتے ہی جو سب سے پہلا سوال کیا، وہ تھا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ اس پر بنو تیم کے لوگ بہت ناراض ہوئے کہ جس کی خاطر یہ حال ہوا ہے پھر اسی کا نام لے رہے ہیں۔ وہ سب خفا ہو کر چل دیے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں سے کہہ گئے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھیں کچھ کھلا پلا دینا۔ جب لوگ چلے گئے تو والدہ نے کھانے پینے کے لیے اصرار کیا مگر ان کا بار بار بس ایک ہی سوال تھا مجھے اللہ کے رسول ﷺ کا حال بتلاؤ۔ ماں نے جواب دیا بیٹا! مجھے ان کے بارے میں کچھ خبر نہیں۔ مکہ کی فضا ان دنوں مسلمانوں کے لیے قطعاً سازگار نہ تھی۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ سے کہا: اماں جان! آپ ام جمیل بنت خطاب رضی اللہ عنہا کے پاس جائیں اور ان سے دریافت کریں۔ یہ ام جمیل مسلمان ہو چکی تھیں مگر تا حال اپنے اسلام کا اظہار نہ کیا تھا۔ جب ام الخیر ام جمیل کے پاس گئیں اور ان سے کہا کہ میرا بیٹا ابوبکر تم سے محمد بن عبداللہ کے بارے میں دریافت کرتا ہے تو ام جمیل رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: میں نہ ابوبکر کو جانتی ہوں اور نہ محمد کو۔ اس خاتون کی ذہانت اور حکمت کی داد دیجیے کہ ام الخیر سے کہنے لگیں اگر تم پسند کرو تو میں تمھارے ساتھ تمھارے بیٹے کے پاس جا سکتی ہوں۔ رازداری کا تقاضا یہی تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ٹھکانہ ام الخیر کو بھی نہ بتایا جائے۔ ام الخیر کہنے لگیں بہت اچھا آؤ تم میرے ساتھ چلو۔ اس کے بعد ام جمیل رضی اللہ عنہا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر آتی ہیں۔ دیکھا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انتہائی خستہ اور نڈھال حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کو اس حالت میں دیکھا تو وہ صدمے کے مارے چیخ اٹھیں اور مشرکین کو بددعائیں دینے لگیں۔ کہنے لگیں: جس قوم نے آپ جیسے بھلے آدمی سے یہ سلوک کیا ہے وہ یقیناً بڑی بدقماش اور کافر قوم ہے۔ مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ ان سے آپ کا بدلہ لے کر رہے گا۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان سے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں پوچھا کہ مجھے ان کا حال بتایئے؟ ام جمیل رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ کی والدہ ہماری باتیں سن رہی ہیں۔ انھوں نے کہا ان سے چھپانے کی ضرورت نہیں۔ ام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیل رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ کے فضل و کرم سے وہ صحیح سالم ہیں۔ پوچھا: وہ کہاں ہیں؟ کہا: وہ دارارقم میں ہیں۔

اب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قسم کھا لی کہ اس وقت تک کچھ کھائیں گے نہ پئیں گے جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کی زیارت نہ کر لیں۔ چنانچہ تھوڑی دیر تک انتظار کیا۔ جب لوگوں کی آمد و رفت بند ہو گئی اور گلیوں میں سناٹا چھا گیا تو یہ دونوں خواتین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر دار ارقم پہنچیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھی کو دیکھا، ان کے زخموں اور حالت زار کا مشاہدہ فرمایا تو آپ پر رقت طاری ہو گئی۔ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جھکے اور اپنے دوست کو محبت اور شفقت سے بوسہ دیا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! مجھے زیادہ تکلیف نہیں ہے۔ بس اس فاسق عتبہ نے میرے چہرے کو ہی زیادہ نشانہ بنایا ہے۔ پھر اپنی والدہ کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میری والدہ ہیں۔ مجھے ان سے اور انھیں مجھ سے محبت ہے۔ آپ برکت والے نبی ہیں۔ ان کے لیے دعا فرمایئے کہ یہ مسلمان ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ ان کو نارِ جہنم سے نجات عطا فرما دے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے برکت والے ہاتھ دعا کے لیے اٹھا دیے اور اللہ کی بارگاہ میں درخواست کی کہ انھیں راہِ حق کی ہدایت نصیب فرما۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہوئی اور ام الخیر نے کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔

جس ماں کو پتہ چل جائے کہ اس کے بیٹے کا حال ٹھیک نہیں اسے مارا گیا ہے، بے ہوش ہو گیا، اس ماں کا اپنا حال پھر کچھ نہیں ہوتا۔ ماں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دلاسے دے رہی ہے، آپ کی غم خواری کر رہی تھی کہ اس دوران ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو سب سے پہلے کہا کہ میرے نبی کا کیا حال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ وہ ٹھیک ہے نا؟ ابوبکر کو اپنا خیال نہیں محمد رسول اللہ ﷺ کا خیال ہے، یہ ہے ایمان ابوبکر کا، اس وجہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سب سے افضل ہونے کا شرف و مقام حاصل ہے۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سخاوت

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سخی تھے جتنا مال تھا سارا اللہ کے رستے میں لگا دیا۔ آج ہمارے حکمرانوں کے پاس بہت مال ہے، لیکن یہ سخی نہیں، ان کے پاس حرام کا مال ہے، غریبوں کو خون پسینہ نچوڑ کر کھانے والے یہ لوگ کبھی بھی خوش نہیں ہو سکتے، انھیں دنیا اور آخرت میں کبھی بھی اطمینان نہیں مل سکتا، غریبوں کی بددعائیں لینے والا سکون کی زندگی کیسے گزار سکتا ہے؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تاجر آدمی تھے، مکے کے مالدار آدمی تھے، امیر تھے، اور دل کے سخی تھے، اللہ تعالیٰ کے راستے میں سب کچھ لٹا دیا۔ انھیں کے بارے قرآن کہتا ہے:

﴿وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى * الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى * وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى * إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى * وَلَسَوْفَ يَرْضَى﴾. [الليل: ١٨ تا ٢١]

''اور اس (آگ) سے اس بڑے پرہیزگار شخص کو بچا لیا جائے گا۔ جو اپنا مال (اس لیے) دیتا ہے کہ پاک ہو جائے۔ حالانکہ اس کے ہاں کسی کا کوئی احسان نہیں ہے کہ اس کا بدلہ دیا جائے۔ مگر (وہ تو صرف) اپنے اس رب کا چہرہ طلب کرنے کے لیے (دیتا ہے) جو سب سے بلند ہے۔ اور یقیناً عنقریب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ راضی ہو جائے گا۔"

"اتقی" سے صدیق اکبر مراد ہیں، ابن ابی حاتم نے عروہ سے روایت کیا ہے کہ سات مسلمان ایسے تھے جن کو کفار مکہ نے اپنے غلام بنایا ہوا تھا جب وہ مسلمان ہو گئے تو ان کو طرح طرح کی ایذائیں دیتے تھے، صدیق اکبر نے اپنا بڑا مال خرچ کر کے ان کو کفار سے خرید کر آزاد کر دیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر مظہری)

مستدرک حاکم میں زبیر سے منقول ہے کہ صدیق اکبر کی یہ عادت تھی کہ جس مسلمان کو کفار کے ہاتھ میں قیدی دیکھتے اس کو خرید کر آزاد کر دیتے تھے اور یہ لوگ عموماً ضعفاء ہوتے تھے، صدیق اکبر کے والد ابو قحافہ نے ان سے فرمایا: جب تم غلاموں کو آزاد ہی کرتے ہو تو اتنا کام کر لو کہ ایسے غلاموں کو آزاد کیا کرو جو قوی و بہادر ہیں تاکہ وہ کل تمہارے دشمنوں کا مقابلہ اور تمہاری حفاظت کر سکیں۔ صدیق اکبر نے فرمایا: میرا مقصد ان آزاد کردہ حضرات سے کوئی فائدہ اٹھانا نہیں بلکہ میں تو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے ان کو آزاد کرتا ہوں۔ (تفسیر مظہری)

اسی لیے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَسَوْفَ يَرْضٰى﴾ جس شخص نے اپنا مال خرچ کرنے میں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کو دیکھا اپنا کوئی دنیوی فائدہ نہیں دیکھا تو اللہ تعالیٰ بھی آخرت میں اس کو راضی ہی کر دیں گے کہ جنت کی نعمائے عجیبہ دائمہ نصیب فرما دیں گے۔ شان نزول کے واقعہ سے ان آیات کا صدیق اکبر کی شان میں نازل ہونا ثابت ہے اس لئے یہ آخری کلمہ صدیق اکبر کے لئے ایک عظیم خوشخبری اور اعزاز ہے کہ ان کو دنیا ہی میں اللہ کی طرف سے راضی کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیئے جانے کی خوشخبری سنا دی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيهِ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا نَفَعَنِي مَالُ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ .

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کے احسان کا بدلہ ہم نے نہ چکا دیا ہو۔ ہاں ان کے احسان کا بدلہ اللہ تعالیٰ ہی قیامت کے دن دیں گے۔ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال کے علاوہ کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا۔ اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کو بناتا، جان لو کہ تمہارا ساتھی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے خلیل ہیں۔"

(جامع ترمذی، حدیث:٣٦٦١)

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے نکلنے کوشش

نیکی میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا جائز ہے بلکہ قرآن تو اس کا حکم دے رہا ہے۔

﴿وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾۔

[البقرہ:148]

"اور ہر ایک کے لیے ایک سمت ہے، جس کی طرف وہ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھیرنے والا ہے، سو نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو، تم جہاں کہیں ہو گے اللہ تمھیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ بے شک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔"

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذَٰلِكَ عِنْدِي مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهُ وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا.

"عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم دیا۔ اتفاق سے ان دنوں میرے پاس مال بھی تھا۔ میں سوچنے لگا کہ آج میں ابوبکر سے سبقت لے گیا تو لے گیا۔ چنانچہ میں اپنا آدھا مال لے کر حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ عرض کیا اتنا ہی جتنا ساتھ لایا ہوں۔ پھر ابوبکر آئے تو سب کچھ لے کر حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ عرض کیا ان کے لئے اللہ اور اس کا رسول (عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اس پر میں نے کہا: میں کبھی ان (ابوبکر رضی اللہ عنہ) پر سبقت حاصل نہیں کر سکتا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جامع ترمذی، حدیث:۳٦٧٥)

یہ لوگ کتنی محنت کرتے تھے، لوگوں کی نیکیاں تلاش کرتے تھے تاکہ ہم بھی نیکیاں زیادہ کریں، لیکن آج ہم دوسروں کی برائیاں تلاش کرتے ہیں، ہم برائیاں زیادہ کرتے ہیں وہ نیکیاں زیادہ کرتے تھے۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جرات

ایک دفعہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہودیوں کے مدرسے میں گئے یہاں کا بڑا معلم فنحاص تھا اور اس کے ماتحت ایک بہت بڑا عالم اشیع تھا لوگوں کا مجمع تھا اور وہ ان سے مذہبی باتیں سن رہے تھے آپ نے فرمایا: فنحاص اللہ سے ڈر اور مسلمان ہو جا اللہ کی قسم تجھے خوب معلوم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے سچے رسول ہیں وہ اس کے پاس سے حق لے کر آئے ہیں ان کی صفتیں تورا و انجیل میں تمہارے ہاتھوں میں موجود ہیں، تو فنحاص نے جواب میں کہا: ابو بکر! سن اللہ کی قسم اللہ ہمارا محتاج ہے ہم اس کے محتاج نہیں اس کی طرف اس طرح نہیں گڑگڑاتے جیسے وہ ہماری جانب عاجزی کرتا ہے بلکہ ہم تو اس سے بے پرواہ ہیں، ہم غنی اور تونگر ہیں اگر وہ غنی ہوتا تو ہم سے قرض طلب نہ کرتا جیسے کہ تمہارا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہا ہے ہمیں تو سود سے روکتا ہے اور خود سود دیتا ہے اگر غنی ہوتا تو ہمیں سود کیوں دیتا، اس پر صدیق اکبر کو سخت غصہ آیا اور فنحاص کے منہ پر زور سے مارا اور فرمایا اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم یہود سے معاہدہ نہ ہوتا تو میں تجھ اللہ کے دشمن کا سر کاٹ دیتا، جاؤ بدنصیبو جھٹلاتے ہی رہو گے۔ فنحاص نے جا کر اس کی شکایت عدالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں کی، آپ نے صدیق اکبر سے پوچھا کہ اسے کیوں مارا؟ صدیق رضی اللہ عنہ نے واقعہ بیان کیا، لیکن فنحاص اپنے قول سے مکر گیا کہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے تو ایسا کہا ہی نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ یہ آیت نازل فرمادی:

﴿لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ﴾. [آل عمران:۱۸۱]

''بیشک اللہ نے ان لوگوں کی بات سن لی جو کہتے ہیں: اللہ محتاج ہے اور ہم غنی ہیں، اب ہم ان کی ساری باتیں اور ان کا انبیا کو ناحق قتل کرنا (بھی) لکھ رکھیں گے، اور (روز قیامت) فرمائیں گے کہ (اب تم) جلا ڈالنے والے عذاب کا مزہ چکھو''

آج لوگ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ عالم الغیب تھے، بلکہ ولی اور پیر بھی غیب جانتا ہے میں کہتا ہوں کہ اگر رسول اللہ ﷺ غیب جانتے ہوتے تو آپ کبھی ابوبکر کو نہ کہتے ابوبکر قصاص کے لیے تیار ہو جاؤ۔

جس کی گواہی آسمان سے آئے، جس کی گواہی میں قرآن نازل ہو وہ جھوٹا ہو سکتا ہے؟ ابوبکر کے لیے قرآن آسمان سے اترتا ہے، ابوبکر کا وکیل خود آسمان والا بن جاتا ہے، یہ ابوبکر کی شان ہے، یہ ابوبکر کا مقام ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس ہی سے عدل مل سکتا ہے، اتنی سچی عدالت کائنات نے نہیں دیکھی، جب ایک اونچے قبیلے کی عورت نے چوری کی تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے سفارش کے لیے اسامہ رضی اللہ عنہ کو لایا گیا کہ اس پر حد نہ لگائی جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میری بیٹی بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ ڈالوں۔

عَنْ عَائِشَةَ۔ رضی اللہ عنہا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالَ وَمَنْ يُكَلِّمُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِءُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ. ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ، ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا.

" عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (امرائے) قریش ایک مخزومی عورت کے معاملہ میں بہت ہی فکر مند تھے جس نے چوری کی تھی (اور آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا تھا) وہ لوگ کہنے لگے کہ اس سارقہ کے واقعہ کے متعلق کون شخص رسول اللہ ﷺ سے بات چیت کرے بعض لوگوں نے کہا اسامہ بن زید جو رسول اللہ ﷺ کے چہیتے ہیں اگر کچھ کہہ سکتے ہیں تو وہی کہہ سکتے ہیں، ان لوگوں نے مشورہ کر کے اسامہ بن زید کو اس بات پر مجبور کیا، چنانچہ اسامہ نے جرأت کر کے اس واقعہ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جس پر آپ ﷺ نے اپنے چہیتے اسامہ سے کہا کہ تم اللہ کی قائم کردہ سزاں میں سے ایک حد کے قیام کے سفارشی ہو یہ کہہ کر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور لوگوں کے سامنے خطبہ فرمایا: تم سے پہلی امتیں اس لئے ہلاک ہوئیں کہ ان میں جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی شریف آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور سزا نہ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس کو سزا دیتے قسم ہے اللہ کی! اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد ﷺ کی بیٹی بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ ڈالوں۔''

(صحیح بخاری، حدیث:٣٤٧٥)

اگر ایسی عدالتیں دنیا میں قائم ہو جائیں تو آٹو میٹک دنیا کے سارے نظام صحیح ہو جائیں۔ آٹو میٹک کا لفظ آپ نے سنا ہے یعنی خوب بخود ساری کائنات میں نظام ٹھیک ہو جائے۔ آج ہماری عدالتوں میں جھوٹ کے سوا کچھ نہیں، وکیل بھی جھوٹ بول رہا ہے، جج بھی فیصلے غلط کر رہا ہے مجرم اور ملزم بھی غلط بیانی کر رہا ہے سارا نظام ہی بگڑا ہوا ہے۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ہجرت:

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں: جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اپنے والدین کو دین (اسلام) سے مزین پایا اور کوئی دن ایسا نہ ہوتا تھا جس میں رسول اللہ ﷺ صبح و شام دونوں وقت ہمارے یہاں تشریف نہ لاتے ہوں، جب مسلمانوں کو ستایا جانے لگا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ بارادہ ہجرت حبش (گھر سے) نکلے، حتی کہ جب (مقام) برک الغماد تک پہنچے تو ابن الدغنہ سے جو (قبیلہ) قارہ کا سردار تھا ملاقات ہوگئی، اس نے پوچھا اے ابو بکر رضی اللہ عنہ کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے میری قوم نے نکال دیا ہے میں چاہتا ہوں کہ سیاحی کروں اور اپنے رب کی عبادت کروں، ابن الدغنہ نے کہا:

إِنَّ مِثْلَكَ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ فَإِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ وَأَنَا لَكَ جَارٌ فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبِلَادِكَ:

''اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تم جیسا آدمی نہ نکل سکتا ہے نہ نکالا جا سکتا ہے تم فقیر کی مدد کرتے ہو رشتہ داروں سے حسن سلوک کرتے ہو بے کسوں کی کفالت کرتے ہو مہمان کی ضیافت کرتے ہو اور حق کی راہ میں پیش آنے والے مصائب میں مدد کرتے ہو میں تمہارا حامی ہوں چلو لوٹ چلو اور اپنے وطن میں اپنے رب کی عبادت کرو چنانچہ آپ ابن الدغنہ کے ساتھ واپس آئے پھر ابن الدغنہ نے شام کے وقت تمام اشراف قریش میں چکر لگایا اور ان سے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسا آدمی نہ تو نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جا سکتا ہے کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو فقیر کی مدد کرتا ہے رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرتا ہے بے کسوں کی کفالت کرتا ہے مہمانوں کی ضیافت کرتا ہے اور حق کی (راہ میں پیش آنے والے مصائب) میں مدد کرتا ہے، پس قریش نے ابن الدغنہ کی امان سے انکار نہ کیا اور ابن الدغنہ سے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہہ دو کہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں گھر میں نماز پڑھیں اور جو جی چاہے پڑھیں اور ہمیں اس سے تکلیف نہ دیں اور زور سے نہ پڑھیں کیونکہ ہمیں خوف ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے (اس نئے دین میں) پھنس جائیں گے، ابن الدغنہ نے ابوبکر سے یہ بات کہہ دی کچھ عرصہ تک ابوبکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہ اسی طرح اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرتے رہے نہ زور سے نماز پڑھتے تھے اور نہ گھر کے سوا پڑھتے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دل میں آیا تو انہوں نے ایک مسجد اپنے گھر کے صحن میں بنالی اور (اب) وہ اس مسجد میں نماز اور قرآن پڑھتے اور مشرکین کی عورتیں اور بیٹے ان کے پاس جمع ہو جاتے اور ان سے خوش ہوتے اور ان کی طرف دیکھتے تھے بات یہ ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ (رقت قلبی کی وجہ سے) بڑے رونے والے تھے جب وہ قرآن پڑھا کرتے تو انھیں اپنی آنکھوں پر اختیار نہ رہتا اشراف قریش اس بات سے گھبرا گئے اور انہوں نے ابن الدغنہ کو بلا بھیجا جب وہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے تمہاری امان کی وجہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس شرط پر امان دی تھی کہ وہ اپنے رب کی عبادت کریں مگر وہ اس حد سے بڑھ گئے اور انہوں نے اپنے گھر کے سامنے ایک مسجد بنا ڈالی اور اس میں زور سے نماز و قرآن پڑھتے ہیں اور ہمیں خوف ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے نہ پھنس جائیں لہٰذا انھیں روکو، اگر وہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کرنے پر اکتفا کریں تو فبہا اور اگر وہ اعلان کیے بغیر نہ مانیں تو ان سے کہہ دو کہ وہ تمہاری ذمہ داری کو واپس کر دیں، کیونکہ ہمیں تمہاری بات نیچی کرنا بھی گوارا نہیں اور ہم ابوبکر کو اس اعلان پر چھوڑ بھی نہیں سکتے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابن الدغنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا اور کہا جس بات پر میں نے آپ سے معاہدہ کیا تھا آپ کو معلوم ہے اب یا تو اس پر قائم رہو یا میری ذمہ داری مجھے سونپ دو کیونکہ یہ مجھے گوارا نہیں ہے کہ اہل عرب یہ بات سنیں کہ میں نے جس شخص سے معاہدہ کیا تھا اس کی بابت میری بات نیچی ہوئی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تمہاری امان تمہیں واپس کرتا ہوں اور اللہ عزوجل کی امان پر راضی ہوں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں مکہ میں تھے پھر نبی نے مسلمانوں سے فرمایا: مجھے (خواب) میں تمہاری ہجرت کا مقام دکھایا گیا ہے کہ وہ کھجور کے درخت ہیں اور وہ دو سنگستانوں کے درمیان واقع ہے، پھر جس نے بھی ہجرت کی تو مدینہ کی طرف ہجرت کی اور جو لوگ حبشہ کو گئے تھے ان میں سے اکثر مدینہ لوٹ آئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی تیاری کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم کچھ ٹھہرو کیونکہ مجھے امید ہے کہ مجھے بھی ہجرت کی اجازت مل جائے گی، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (فرط مسرت سے) عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا آپ کو ایسی امید ہے پھر ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کی وجہ سے رک گئے اور دو اونٹنیاں جو ان کے پاس تھیں انھیں چار مہینہ تک کیکر کے پتے کھلاتے رہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم ایک دن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مکان میں ٹھیک دوپہر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک کہنے والے نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا (دیکھو) وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر اوڑھے ہوئے تشریف لا رہے ہیں آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کی تشریف آوری ایسے وقت تھی جس میں آپ ﷺ کبھی تشریف نہ لاتے تھے، ابوبکر نے کہا میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان، واللہ ضرور کوئی بات ہے جبھی تو آپ ﷺ اس وقت تشریف لائے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور آپ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت مانگی آپ ﷺ کو اجازت مل گئی آپ ﷺ اندر تشریف لائے پھر رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اپنے پاس سے اوروں کو ہٹا دو، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے (ماں) باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں جائیں یہاں تو صرف آپ ﷺ کی گھر والی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے، ابوبکر نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں کیا مجھے بھی آپ کی رفاقت کا شرف عطا ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں (رفیق سفر تم ہو گے) ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے (ماں) باپ آپ ﷺ پر قربان میری ایک اونٹنی آپ ﷺ لے لیجئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم تو بقیمت لیں گے۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر ہم نے ان دونوں کے لئے جلدی میں جو کچھ تیار ہو سکا تیار کر دیا اور ہم نے ان کے لئے چمڑے کی ایک تھیلی میں تھوڑا سا کھانا رکھ دیا اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے اپنے ازار بند کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اس تھیلی کا منہ اس سے باندھ دیا اسی وجہ سے ان کا لقب (ذات النطاق) ازار بند والی ہو گیا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر نبی ﷺ اور ابوبکر جبل ثور کے ایک غار میں پہنچ گئے اور اس میں تین دن تک چھپے رہے عبداللہ بن ابوبکر جو نوجوان ہوشیار اور ذکی لڑکے تھے آپ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرات کے پاس رات گزارتے اور علی الصبح اندھیرے منہ ان کے پاس سے جا کر مکہ میں قریش کے ساتھ اس طرح صبح کرتے جیسے انہوں نے یہیں رات گزاری ہے اور قریش کی ہر وہ بات جس میں ان دونوں حضرات کے متعلق کوئی مکر و تدبیر ہوتی یہ اسے یاد کر کے جب اندھیرا ہو جاتا تو ان دونوں حضرات کو آ کر بتا دیتے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ ان کے پاس ہی دن کے وقت بکریاں چراتے اور تھوڑی رات گئے وہ ان دونوں کے پاس بکریاں لے جاتے اور یہ دونوں ان بکریوں کا دودھ پی کر اطمینان سے رات گزارتے، حتی کہ عامر بن فہیرہ صبح اندھیرے منہ ان بکریوں کو ہانک لے جاتے اور ان تین راتوں میں ایسا ہی کرتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر نے (قبیلہ) بنو دیل کے ایک آدمی کو جو بنی عبد بن عدی میں سے تھا مزدور رکھا وہ بڑا واقف کار رہبر تھا اور آل عاص بن وائل سہمی کا حلیف تھا اور قریش کے دین پر تھا ان دونوں نے اسے امین بنا کر اپنی دونوں سواریاں اس کے حوالہ کر دیں اور تین راتوں کے بعد صبح کو ان دونوں سواریوں کو غار ثور پر لانے کا وعدہ لے لیا (چنانچہ وہ حسب وعدہ آ گیا) اور ان دونوں حضرات کے ساتھ عامر بن فہیرہ اور رہبر ان کو ساحل کے راستہ پر ڈال کر لے چلا۔

سراقہ بن مالک کا تعاقب کرنا

ادھر کفار کا یہ معاملہ تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہر قسم کی چال چل رہے تھے، سراقہ بن مالک بن جعشم خود فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آ پڑے (جو اعلان کر رہے تھے) کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قتل کر دے یا پکڑ لائے تو اسے ہر ایک کے عوض سو اونٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملیں گے اسی حال میں میں اپنی قوم بنو مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان میں سے ایک آدمی آ کر ہمارے پاس کھڑا ہوگیا ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اس نے کہا اے سراقہ میں نے ابھی چند لوگوں کو ساحل پر دیکھا ہے میرا خیال ہے کہ وہ محمد ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھی ہیں سراقہ کہتے ہیں: میں سمجھ تو گیا کہ یہ وہی لوگ ہیں مگر میں نے (اسے دھوکہ دینے کے لئے تاکہ وہ میرے حاصل کردہ انعام میں شریک نہ ہو سکے) اس سے کہا یہ وہ لوگ نہیں بلکہ تو نے فلاں فلاں آدمی کو دیکھا ہے جو ابھی ہمارے سامنے سے گئے ہیں پھر میں تھوڑی دیر مجلس میں ٹھہر کر کھڑا ہوگیا اور گھر آ کر اپنی باندی کو حکم دیا کہ وہ میرے گھوڑے کو لے جا کر (فلاں) ٹیلہ کے پیچھے میرے لئے پکڑ کر کھڑی رہے اور میں اپنا نیزہ لے کر اس کی نوک سے زمین پر خط کھینچتا ہوا اور اوپر کے حصہ کو جھکائے ہوئے گھر کے پیچھے سے نکل آیا حتی کہ میں اپنے گھوڑے کے پاس آ گیا بس میں نے اپنے گھوڑے کو اڑا دیا کہ وہاں جلد پہنچ سکوں، جب میں ان حضرات کے قریب ہوا تو گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور میں گر پڑا، فورا میں نے کھڑے ہو کر اپنے ترکش میں ہاتھ ڈالا اور اس میں سے تیر نکالے پھر میں نے ان تیروں سے یہ فال نکالی کہ آیا میں انھیں نقصان پہنچا سکوں گا یا نہیں تو وہ بات نکلی جو مجھے پسند نہیں تھی پھر میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور میں نے ان تیروں کی فال کی پرواہ نہ کی اور گھوڑا مجھے ان کے قریب لے گیا حتی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی تلاوت (کی آواز) سنی، آپ ﷺ ادھر ادھر نہیں دیکھ رہے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ادھر ادھر بہت دیکھ رہے تھے کہ میرے گھوڑے کے اگلے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے اور میں اس کے اوپر سے گر پڑا میں نے اپنے گھوڑے کو للکارا جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ (بڑی مشکل سے) سیدھا کھڑا ہوا تو اس کے اگلے پاؤں کی وجہ سے ایک غبار اٹھ کر دھوئیں کی طرح آسمان تک چڑھنے لگا پھر میں نے تیروں سے فال نکالی تو اس میں میری ناپسندیدہ بات نکلی پھر میں نے ان حضرات کو امان طلب کرتے ہوئے پکارا تو یہ ٹھہر گئے میں سوار ہو کر ان کے پاس آیا تو ان تک پہنچنے میں مجھے جو موانع پیش آئے ان کے پیش نظر میرے دل میں یہ خیال آیا کہ رسول اللہ ﷺ کا دین غالب ہو جائے گا تو میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ کی قوم نے آپ ﷺ کی گرفتاری یا قتل کے سلسلہ میں سو اونٹ انعام کے مقرر کیے ہیں اور میں نے انھیں وہ تمام خبریں بتا دیں جو لوگوں کا ان کے ساتھ ارادہ تھا اور میں نے ان کے سامنے کھانا اور سامان پیش کیا لیکن انہوں نے کچھ بھی نہ لیا اور نہ مجھ سے کچھ مانگا صرف یہ کہا کہ ہمارا حال چھپانا پھر میں نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے ایک امن کی تحریر لکھ دیں آپ ﷺ نے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا انہوں نے چمڑے کے ٹکڑے پر تحریر لکھ دی پھر رسول اللہ ﷺ چلے گئے۔

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی ملاقات زبیر سے ہوئی جو مسلمان تاجروں کے ایک قافلہ میں شام سے آ رہے تھے تو زبیر نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پہننے کے لئے سفید کپڑے دیئے ادھر مدینہ کے مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ کی مکہ سے نکل آنے کی خبر سن لی تھی تو وہ روزانہ صبح کو مقام حرہ تک (آپ کے استقبال کے لئے) آتے اور آپ ﷺ کا انتظار کرتے رہتے یہاں تک دوپہر کی گرمی کی وجہ سے واپس چلے جاتے ایک دن وہ طویل انتظار کے بعد واپس چلے گئے اور جب اپنے گھروں میں پہنچ گئے تو اتفاق سے ایک یہودی اپنی کسی چیز کو دیکھنے کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ کے کسی ٹیلہ پر چڑھا بس اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو سفید (کپڑوں میں ملبوس) دیکھا کہ سراب ان سے چھپ گیا تو وہ یہود بے اختیار بلند آواز سے پکارا کہ اے گروہ عرب! یہ ہے تمہارا نصیب و مقصود جس کا تم انتظار کرتے تھے یہ سنتے ہی مسلمان اپنے اپنے ہتھیار لے کر امنڈ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام حرہ کے پیچھے استقبال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کے ساتھ داہنی طرف کا راستہ اختیار کیا حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ ربیع الاول پیر کے دن بنی عمرو بن عوف میں قیام فرمایا، ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے رہے جن انصاریوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تو وہ آتے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سلام کرتے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دھوپ آ گئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اپنی چادر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کر دیا اس وقت ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں دس دن سے کچھ اوپر مقیم رہے اور یہیں اس مسجد کی بنیاد ڈالی گئی جس کی بنیاد تقوی پر ہے اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر چلے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے یہاں تک کہ وہ اونٹنی مدینہ میں (جہاں اب مسجد نبوی (ہے اس) کے پاس بیٹھ گئی اور وہاں اس وقت کچھ مسلمان نماز پڑھتے تھے اور وہ زمین دو یتیم بچوں کی تھی جو اسعد بن زرارہ کی تربیت میں تھے اور جن کا نام سہل و سہیل تھا اور ان کی کھجوروں کا کھلیان تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی بیٹھ گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان شا اللہ یہی ہمارا مقام ہوگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں بچوں کو بلایا اور اس جگہ مسجد بنانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے آپ ﷺ نے اس کھلیان کی ان سے قیمت معلوم کی تو انہوں نے کہا (ہم قیمت) نہیں (لیں گے) بلکہ یا رسول اللہ ﷺ ہم یہ زمین آپ ﷺ کو ہبہ کرتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اس جگہ مسجد کی بنیاد ڈالی اور رسول اللہ ﷺ بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ اس کی تعمیر میں اینٹیں اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے:

هَذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرْ
هَذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرُ

یہ بوجھ اٹھانا اے ہمارے رب بڑا نیک اور پاکیزہ کام ہے۔

اور آپ ﷺ فرما رہے تھے:

اللَّهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَهْ
فَارْحَمْ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

اے اللہ ثواب تو صرف آخرت کا ہے انصار اور مہاجرین پر رحم فرما

پھر آپ ﷺ نے کسی مسلمان شاعر کا شعر پڑھا جس کا نام مجھے نہیں بتایا گیا ابن شہاب کہتے ہیں: احادیث میں ہمیں یہ بات معلوم نہیں ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شعر کے سوا اور شعر کو پورا پڑھا ہو۔

دوستو!

جس علاقے میں انسان پیدا ہوتا ہے، جس علاقے میں بچپن گزارا ہو، جوانی گزاری ہو اس علاقے کو چھوڑنا آسان کام نہیں ہوتا، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت کی مکہ چھوڑا۔

غار ثور زمین سے تین میل اونچی ہے اس میں چڑھنا آسان نہیں، لیکن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے کندھوں پر رسول اللہ ﷺ کو اٹھا کر غار تک پہنچے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایڑیاں وہاں سے چلتے چلتے پھٹ گئیں۔ غار میں پہنچنے والی نیکی کوئی معمولی نیکی نہیں، دشمنوں کے تعاقب سے بچ بچا کر نکلنا اور سارے سفر میں اپنی جان کا خطرہ سہنا یہ کوئی آسان کام نہیں۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں تین قبریں ہیں، ایک نبی کی دوسری ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اور تیسری عمر رضی اللہ عنہ کی۔ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ساتھی قبر میں آپ کے ساتھ ہیں اسی طرح تینوں قیامت کے دن اٹھیں گے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہر جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوں گے، کسی مقام میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ سے الگ نہیں ہوئے اور نہ ہوں گے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا وَقَالَ هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

"ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اس طرح داخل ہوئے کہ آپ کی دائیں طرف ابوبکر تھے اور بائیں طرف عمر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔"

(جامع ترمذی، حدیث:٣٦٦٩)

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جنت میں مقام

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا .

''جنت میں اعلیٰ درجات والوں کو ادنی درجات والے اس طرح دیکھیں گے جیسے تم لوگ ستارے کو آسمان کے افق پر دیکھتے ہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ انہی بلند درجات والوں میں سے ہیں اور کیا خوب ہیں۔''

(جامع ترمذی، حدیث:٣٦٥٨)

صدیق کو آٹھوں دروازوں سے بلایا جائے گا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ .

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے خدا کی راہ میں جوڑا (یعنی دو چیزیں) خرچ کیں، وہ جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا، اے خدا کے بندے یہ دروازہ اچھا ہے۔ جو شخص نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا اور جو شخص مجاہد ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے پکارا جائے گا اور جو شخص صدقہ والوں سے ہوگا وہ صدقہ کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ان دروازوں میں سے جس دروازے سے بھی پکارا جائے اس پر کوئی حرج نہیں ہے لیکن کوئی ایسا بھی ہوگا جو ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا۔ آپ نے فرمایا ہاں! اور مجھے امید ہے کہ تم ان ہی میں سے ہوگے۔"

(صحيح بخاري، حديث:١٨٩٧)

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تنخواہ

خلافت سنبھالنے کے بعد اس عظیم شخصیت نے ایک اور لازوال اور شاندار مثال قائم کی۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنا بہت سا مال اللہ کی راہ میں صدقہ کر چکے تو خلافت کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر آن پڑی۔ آپ دنیا سے انتہائی بے رغبتی رکھنے والے شخص تھے۔ خلیفہ بنتے ہی بازار کی طرف چل دیے تاکہ کچھ خرید و فروخت کر کے اپنا اور بال بچوں کا پیٹ پال سکیں۔ راستے میں سیدنا عمر بن خطاب اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے انھیں روک کر پوچھا: کدھر؟ اے خلیفۂ رسول اللہ! کہا: بچوں کے لیے روزی کمانے جا رہا ہوں تب انھیں بڑی تشویش لاحق ہوئی کہ جس شخص پر پوری امت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسائل کا بوجھ ہے اسے فکر معاش سے آزاد کرنا تو ہم سب لوگوں کی ذمہ داری بنتی ہے۔ چنانچہ انھوں نے اس معاملے کو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اور دیگر مہاجرین کے سامنے پیش کیا اور اس امر پر اتفاق ہوا کہ انھیں بیت المال سے روزانہ دو درہم عطا کیے جائیں گے۔ چنانچہ اس معاملے کے بعد سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا باقی ماندہ مال بیت المال ہی میں جمع کرا دیا۔ جب موت کا وقت آیا تو انھوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میری وفات کے بعد گھر میں جو کچھ موجود ہے وہ بیت المال میں جمع کرا دیا جائے۔ سیدہ نے دیکھا کہ ایک چادر جو پانچ درہم سے بھی کم قیمت کی تھی، ایک حبشیہ لونڈی جوان کے بچے کو دودھ پلاتی تھی، ایک کالا غلام اور ایک پانی لادنے والا اونٹ گھر میں موجود تھا۔ یہی ان کی کل کائنات تھی۔ ام المومنین نے یہ سارا سامان نئے خلیفہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھجوا دیا۔ حضرت عمر نے اس سامان کی قیمت بیت المال کو بذاتِ خود ادا کر دی اور سامان اہلِ خانہ کو واپس بھجوا دیا اور ساتھ ہی کہا: ابو بکر! اللہ تم پر رحم کرے تم نے اپنے بعد میں آنے والے حکمرانوں کو سخت امتحان میں ڈال دیا۔

میں کل اخبار میں ایک آرٹیکل پڑھ رہا تھا اس میں لکھا تھا کہ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو کہنے لگے: جتنی مزدور کی ایک دن کی مزدوری ہے میری مہینے کی تنخواہ اتنی مقرر کر دو۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کارنامے

وہ امت محمدیہ میں سے سب سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے اسلام قبول کیا۔

وہ امت محمدیہ میں سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے اللہ کی راہ میں مار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھائی۔

وہ امت محمدیہ میں سب سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا۔

وہ امت محمدیہ میں سب سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دی۔

وہ امت محمدیہ میں سب سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے اسلام کی نصرت کے لیے اپنا مال فراخ دلی سے خرچ کیا۔

وہ امت محمدیہ میں سب سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے قرآن مجید کے متفرق اوراق کو جمع کر کے اسے ایک کتاب کی شکل دی۔

انھوں نے اللہ کی راہ میں ستائے جانے والے سات غلاموں کو اپنا مال خرچ کر کے کفار کے چنگل سے آزاد کرایا۔ ان میں سیدنا بلال، عامر بن فہیرہ، زنیرہ، نہدیہ، ان کی بیٹی بنومومل کی ایک لونڈی اور ام عمیس رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علی کا مقام ومرتبہ رضی اللہ عنہ

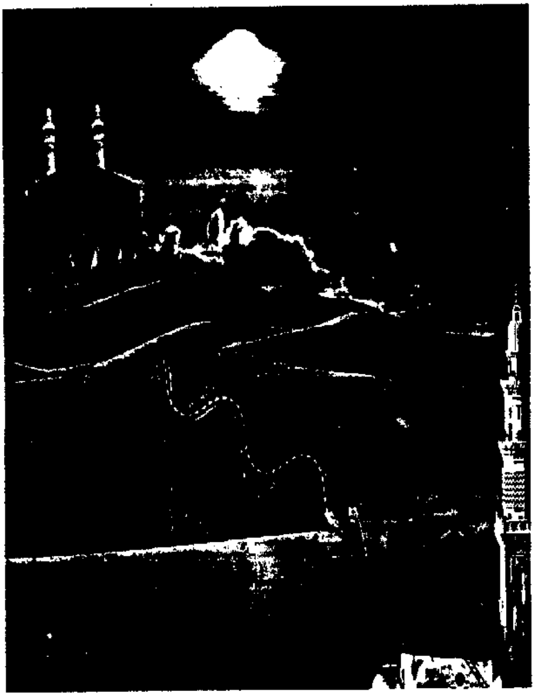

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

﴿هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ﴾.

[الحج:۱۹]

''یہ دو جھگڑنے والے ہیں، جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا، تو وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، ان کے لیے آگ کے کپڑے کاٹے جا چکے، ان کے سروں کے اوپر سے کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔''

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود وسلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی محترم ومقدس عظمت والی کتاب کے سترویں پارے کی سورۃ الحج کی ایک آیت تلاوت فرمائی ہے، یہ آیت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل ہوئی تھی، آج کے خطبہ جمعہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان و عظمت کے متعلق گفتگو ہوگی۔

نام ونسب

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نسب نامہ یہ ہے: علی ابن ابی طالب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر ابن کنانہ۔

آپ کا نام حیدر بھی ہے، حیدر دراصل حضرت علی کے نانا اسد کا نام تھا، جب آپ پیدا ہوئے تو اس وقت آپ کی والدہ فاطمہ بنت اسد نے آپ کا نام اپنے باپ کے نام پر حیدر رکھا پھر بعد میں ابوطالب نے اپنی طرف سے بیٹے کا نام ''علی'' رکھا۔

کنیت

امیر المؤمنین سیدنا علی ابن ابوطالب قریشی ہیں کنیت ''ابوالحسن'' بھی تھی اور ''بوتراب'' بھی۔ ''ابوتراب'' سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی کنیت اس طرح پڑی کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت علی گھر نہیں ہیں پوچھا علی کہاں ہیں؟ حضرت فاطمہ نے جواب دیا میرے اور ان کے درمیان کچھ ان بن ہوگئی تھی اسی غصہ میں گھر سے چلے گئے ہیں، آج تو انہوں نے اس گھر میں قیلولہ بھی نہیں کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس کو حکم دیا کہ جا کر دیکھو، علی کہاں ہیں، حضرت انس نے بتایا: وہ تو مسجد میں سوئے ہوئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت علی مسجد کی دیوار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے لگے ہوئے ننگی زمین پر لیٹے محو خواب ہیں، چادر کاندھے سے کھسک کر الگ ہوگئی تھی اور پیٹھ وپہلو پر مٹی لگی ہوئی تھی، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جسم کے اوپر سے مٹی صاف کرتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے، اے ابوتراب اٹھو، اسی وقت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوتراب مشہور ہوگئی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے خود میرے نزدیک ابوتراب سے زیادہ پسندیدہ کوئی نام نہیں ہے۔

مختصر تعارف

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کم عمروں میں اسلام لانے والے سب سے پہلے شخص ہیں، قبول اسلام کے وقت عمر کے بارے میں اختلافی اقوال ہیں، ایک قول یہ ہے کہ قبول اسلام کے دن آپ کی عمر پندرہ سال تھی، بعض حضرات نے آٹھ سال اور بعض نے دس سال بیان کی ہے سیدنا علی غزوۂ تبوک کے علاوہ اور سب غزوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے ہیں غزوۂ تبوک کے لئے جاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنے اہل وعیال پر خلفیہ مقرر کر کے مدینہ چھوڑ کر گئے تھے اور ان سے فرمایا تھا کہ کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ میرے نزدیک تمہارا وہی درجہ ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون علیہ السلام کا تھا، حضرت علی گہرے گندمی رنگ کے تھے آنکھیں بڑی بڑی تھیں، قد میانہ مائل بہ پستی تھا، پیٹ بڑا اور سر کے بال کسی قدر اڑے ہوئے تھے، داڑھی گھنی اور لمبی تھی، دہن کشادہ تھا اور سر اور داڑھی کے بال سفید ہوگئے تھے۔ ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ جمعہ کے دن جو حضرت عثمان کا یوم شہادت ہے، حضرت علی مسند آرائے خلافت ہوئے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷ رمضان المبارک ۴۰ھ جمعہ کے دن فجر کی نماز کے وقت مسجد میں ایک شقی، عبدالرحمٰن ابن ملجم نے تلوار سے قاتلانہ حملہ کیا جس کے صدمہ سے تین راتوں کے بعد مرتبہ شہادت سے سرفراز ہوئے۔ غسل دینے والوں میں دونوں صاحبزادوں حسن اور حسین کے علاوہ عبداللہ بن جعفر بھی شامل تھے، حضرت حسن نے نماز جنازہ پڑھائی اور منہ اندھیرے تدفین عمل میں آئی، حضرت علی کی عمر تریسٹھ سال کی اور بعض حضرات کے مطابق پینسٹھ سال کی اور ایک قول کے مطابق ستر سال کی ہوئی، ان کی خلافت چار سال نو ماہ رہی۔

مشکل کشا کون ہے

آج لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا کہتے ہیں:، اگر علی رضی اللہ عنہ مشکل کشا ہوتے تو اپنے والد کو کلمہ پڑھا لیتے، اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مشکل کشا ہوتے تو چچا کو کلمہ پڑھا لیتے، آپ کو چچا سے بڑی محبت تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم دل سے چاہتے تھے میرا چچا مسلمان ہو جائے، کلمہ پڑھ لے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ﴾. [قصص:٥٦]

"(اے نبی)! جسے آپ چاہیں اسے ہدایت نہیں دے سکتے، اللہ ہی ہے جو جس کو چاہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔"

اگر علی رضی اللہ عنہ مشکل کشا ہوتے تو اپنے والد کو کلمہ پڑھا لیتے، مشکل کشا کوئی بھی نہیں مشکل کشا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے

﴿وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾. [انعام:١٧]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اگر اللہ تمہیں کسی قسم کا نقصان پہنچائے تو اس کے سوا کوئی نہیں جو تمہیں اس نقصان سے بچا سکے، اور اگر وہ تمہیں کسی بھلائی سے بہرہ مند کرے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَ اِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ وَ اِنْ یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾. [یونس:۱۷]

"اگر اللہ تجھے کسی مصیبت میں ڈالے تو خود اس کے سوا کوئی نہیں جو اس مصیبت کو ٹال دے، اور اگر وہ تیرے حق میں کسی بھلائی کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو پھیرنے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنے فضل سے نوازتا ہے اور وہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔"

آدم علیہ السلام مشکل کشا نہیں، ابراہیم علیہ السلام مشکل کشا نہیں۔ صحت دینے والا شفا دینے والا، بیٹے دینے والا، رزق دینے والا، آسانیاں دینے والا صرف اور صرف ایک اللہ ہے۔ کئی لوگوں نے گاڑیوں کے پیچھے لکھا ہوتا ہے: مولا علی۔ یہ مشکل کشا علی رضی اللہ عنہ کو سمجھتے ہیں۔ سن لو! علی رضی اللہ عنہ مشکل کشا نہیں اگر علی رضی اللہ عنہ مشکل کشا ہوتے تو پھر اپنے بیٹے کی کربلا میں ضرور مدد کرتے، اپنے خاندان کی ضرور مدد کرتے، اگر اپنے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کی انھوں نے مدد نہیں کی تو پتہ چلا علی رضی اللہ عنہ مشکل کشا نہیں۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

علی رضی اللہ عنہ نے بچپن میں اسلام قبول کیا، اسلام قبول کرنے پر علی رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے خوش ہوئے کہ اور کہنے لگے میں اللہ کی نعمت پر بڑا خوش ہوں اس نے مجھے ہدایت یافتہ بنایا، اس نے مجھے اسلام کی نعمت سے نوازا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد بچوں میں سب سے پہلے نماز پڑھنے والے یا اسلام قبول کرنے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ (مسند احمد)

کس کو پتہ تھا کہ انھوں نے آگے جا کر فاتح خیبر بننا ہے، انھوں نے شیر خدا بننا ہے، انھوں نے اسلام کا چوتھا خلیفہ بننا ہے، انھوں داماد مصطفیٰ بننا ہے، انھوں نے حسن و حسین کا والد بننا ہے، جنت کا وارث بننا ہے۔

جب اللہ کے رسول ﷺ نے صفا پہاڑی پر سب کو اکٹھا کر کے یہ پوچھا تھا بتاؤ تم نے مجھے کیسا پایا ہے، میں کیسا ہوں؟ تو سب نے کہا تھا ہم نے تجھ جیسا کسی کو نہیں دیکھا، تجھ جیسا خوبصورت کوئی نہیں دیکھا، تجھ جیسا بچپن گزارنے والا، تجھ جیسی جوانی بسر کرنے والا ہم نے نہیں دیکھا۔ پھر جب نبی کریم ﷺ نے نبوت کا اعلان کیا، آپ نے کہا: قولوا لا الہ الا اللہ، تو سارے قریشی آپ کے دشمن بن گئے۔

آپ کا حقیقی چچا ابولہب کہنے لگا: تبا لک سائر الیوم الھذا جمعتنا ”سارا دن تم پر ہلاکت ہو کیا اس بات کے لیے تو نے ہمیں جمع کیا تھا“

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان حالات میں اسلام قبول کیا اور پھر جرأت کے ساتھ قائم رہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ماننا

لوگوں نے ہمارے خلاف یہ بات کی ہے کہ اہلحدیث حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی رضی اللہ عنہ کو نہیں مانتے، ان کی شان بیان نہیں کرتے، ان کا احترام نہیں کرتے۔ میں کہتا ہوں کہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عظمت کا انکار کرتا ہے رب کعبہ کی قسم وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔ ہم حضرت علی کو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی مانتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چچازاد بھائی مانتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد مانتے ہیں، ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قرآن کا عالم مفسر مانتے ہیں، جنتی مانتے ہیں، ہم علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ چہارم مانتے ہیں، لیکن ہم انھیں مشکل کشا نہیں مانتے۔ ہمیں منوانا ہے تو وہ منواؤ جو قرآن منواتا ہے، وہ منواؤ جو حدیث مصطفیٰ منواتی ہے۔ ہم نے تو سیکھی ہی دو ہی چیزیں ہیں، ایک اللہ قرآن اور دوسرا مصطفیٰ کا فرمان۔

بدر میں علی رضی اللہ عنہ کا کارنامہ

آؤ! شان پوچھنی ہے تو اہلحدیثوں سے پوچھو: علی رضی اللہ عنہ جنتی ہیں، لیکن مشکل کشا نہیں ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بہت بہادر تھے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مل کر بہت جنگیں لڑیں ہیں، بدر، احد، خندق، اور خیبر کی جنگیں لڑیں ہیں۔ غزوہ بدر میں سب سے پہلے نکلنے والے حضرت علی ہی تھے، ان ہی کے متعلق قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی تھی:

﴿هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۡ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ﴾

[الحج:۱۹]

”یہ دو جھگڑنے والے ہیں، جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا، تو وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، ان کے لیے آگ کے کپڑے کاٹے جاچکے، ان کے سروں کے اوپر سے کھولتا ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی ڈالا جائے گا۔"

صحیح بخاری میں ہے: قیس بن عباد کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت کے دن میں سب سے پہلے پروردگار کے سامنے دو زانو بیٹھ کر اپنا مقدمہ پیش کروں گا قیس کہتے ہیں: یہ آیت ان لوگوں کے سلسلہ میں اتری۔ جو بدر کے دن مبارزت کے لئے نکلے تھے۔

بدر میں مسلمانوں کی طرف سے علی، حمزہ اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور کافروں کی طرف سے شیبہ بن عتبہ، عتبہ بن ربیعہ، اور ولید بن عتبہ۔

(صحیح بخاری :کتاب التفسیر)

میدان بدر میں جب دونوں لشکر مقابلہ پر آگئے تو عتبہ بن ربیعہ اپنے بھائی شیبہ بن ربیعہ اور بیٹے ولید بن عتبہ کو لے کر نکلا اور (ھل من مبارز) "کوئی مقابلہ کے لئے سامنے آتا ہے؟" کا نعرہ لگایا۔ مسلمانوں کے لشکر سے تین انصاری صحابہ مقابلہ کے لئے نکلے تو عتبہ نے چیخ کر پوچھا: من انتم؟ من القوم؟ یعنی تم کون لوگ اور کس قوم سے ہو؟ انہوں نے اپنے نام بتلائے تو عتبہ نے کہا تم ہمارے جوڑ کے نہیں ہو ہم تم سے لڑنے نہیں آئے۔ پھر چیخ کر پکارا: محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہماری توہین نہ کرو۔

ہم ان کاشت کاروں سے لڑنے نہیں آئے۔ ہمارے مقابلہ میں ان لوگوں کو بھیجو جو ہمارے ہمسر اور ہمارے جوڑ کے ہوں۔ اور ایک روایت میں آیا کہ اس موقع پر عتبہ کے مسلمان بیٹے اور ابو حذیفہ نے اپنے باپ کے مقابلہ پر نکلنا چاہا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں روک دیا۔ پھر حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم مقابلہ کے لئے نکلے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے عتبہ کو جلد ہی ٹھکانے لگا دیا اور حضرت علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہ نے شیبہ کو جہنم واصل کیا۔ لیکن حضرت ابو عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کا ولید بن عتبہ سے شدید مقابلہ ہوا۔ دونوں کا بیک وقت ایک دوسرے پر کاری وار ہوا۔ حضرت ابو عبیدہ کی ٹانگیں کٹ گئیں اور وہ گر پڑے تو حضرت حمزہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور ولید کا کام تمام کر کے ابو عبیدہ کو، جو دم توڑ رہے تھے، اٹھا کر لے آئے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے چلو وہاں پہنچ کر انہوں نے آپ سے پوچھا کہ میرے متعلق کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا تمہیں یقیناً جنت ملے گی اس اطلاع پر ان کے چہرے پر بشاشت آ گئی اور کہا: کاش آج ابو طالب زندہ ہوتے تو وہ دیکھ لیتے کہ میں نے اپنی بات سچ کر دکھائی ہے اور اپنی جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نچھاور کر دی ہے۔

خیبر میں علی رضی اللہ عنہ کا کارنامہ

خیبر مدینہ سے ساٹھ میل دور ملک شام کی سمت واقع ہے، یہ غزوہ ۷ھ میں پیش آیا تھا۔

عن سَهْلِ بنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلاً يُفْتَحُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ. فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَى فَغَدَوْا كُلُّهُمْ يَرْجُوهُ فَقَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ. فَقِيلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ فَقَالَ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا. فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ، فَوَاللَّهِ لأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلاً خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.

''سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا: کل میں یہ جھنڈا (کہ جو کمانداری کی علامت ہے) ایسے شخص کو عطا کروں گا کہ جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا اور وہ شخص اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں چنانچہ تمام صحابہ نے اس انتظار اور شوق میں پوری رات جاگ کر گزاری کہ دیکھئے کل صبح یہ سرفرازی کس کے حصہ میں آتی ہے اور جب صبح ہوئی تو ہر شخص اس آرزو کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ جھنڈا اسی کو ملے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ پر نظر ڈال کر فرمایا: علی ابن ابی طالب کہاں ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ آشوب چشم میں مبتلا ہوگئے تھے اور اس وجہ سے اس وقت وہاں حاضر نہیں تھے، صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آنکھوں نے ان کو پریشان کر رکھا ہے (اور اس عذر کی بنا پر وہ یہاں موجود نہیں ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو بھیج کر ان کو بلوالو، چنانچہ علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر لایا گیا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں ڈالا اور وہ آنکھیں ایک دم اس طرح اچھی ہوگئیں جیسے ان میں کوئی تکلیف اور خرابی تھی نہیں، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جھنڈا عطا فرمایا۔ علی رضی اللہ عنہ (اس سرفرازی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بہت خوش ہوئے اور) بولے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ان لوگوں (دشمنوں سے) اس وقت تک لڑتا رہوں جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جا اور نرمی وبردباری کے ساتھ چل کر ان (دشمنوں) کے علاقہ میں پہنچو، پھر (سب سے پہلے) ان کو اسلام کی دعوت دو اور ان کو اللہ کے وہ حقوق بتا جو اسلام میں ان پر عائد ہوتے ہیں (اور پھر اگر وہ دعوت اسلام کو ٹھکرا دیں تو ان سے جزیہ طلب کرو، اگر وہ جزیہ پر صلح کرنے سے انکار کر دیں تو پھر آخر میں ان کے خلاف اعلان جنگ کرو اور ان سے اس وقت تک لڑتے رہو جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو جائیں یا جزیہ دے کر اسلامی نظام کی سیاسی اطاعت قبول کرنے پر تیار نہ ہو جائیں، اے علی! اللہ کی قسم، یہ بات کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ کسی ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے، تمہیں ملنے والے سرخ چوپائیوں سے کہیں بہتر ہے۔

(صحیح بخاری، باب فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ رَجُلٌ. ٣٠٠٩)

علی رضی اللہ عنہ کا خلفاء ثلاثہ سے پیار

علی رضی اللہ عنہ اپنے سے پہلے تینوں خلفا سے بہت پیار کرتے تھے، ان سے محبت کرتے تھے ان کے جانثار تھے۔

عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ. قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ . وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

''محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد (حضرت علی) سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے فرمایا رضی اللہ عنہ ابوبکر، محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں پھر میں نے کہا ان کے بعد کون ہے؟ فرمایا: عمر، تو میں ڈر گیا کہ اب کی مرتبہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لیں گے، تو میں نے اس لئے کہا، تو پھر آپ؟ آپ نے فرمایا میں تو مسلمانوں میں سے ایک مسلمان ہوں۔''

[صحیح بخاری، حدیث: ٣٦٧١]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مراتب

اللہ تعالیٰ نے سب کو مقام الگ الگ عطا کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے صحابہ ہی افضل ہیں لیکن ہر صحابی کا اپنا اپنا مقام ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اپنا مقام ہے۔ ان کا مقام ساری کائنات میں انبیاء کے بعد ہے، ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا مقام ہے ان کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا مقام ہے ان کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا مقام ہے، ہر ایک کا اپنا اپنا مقام ہے۔

عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ . فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ أَبُوهَا . قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ .

ابوعثمان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جیش ذات السلاسل میں عمرو بن عاص کو امیر بنا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیجا، عمرو کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر پوچھا کہ آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں نے کہا مردوں میں؟ آپ نے فرمایا: ان کے والد (ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میں نے عرض کیا: پھر کون آپ نے فرمایا: عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

(صحیح بخاری، حدیث:٣٦٦٢)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی الله عنهم.

"عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم یعنی صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (صحابہ میں سے) کسی کو بھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے برابر نہیں سمجھتے تھے (بلکہ اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رضوان اللہ علیہم اجمعین پر ان کو فضیلت دیتے تھے) ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے اور ان کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ان کے حال پر چھوڑ دیتے تھے۔ کہ ان کے درمیان کسی کو کسی پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔"

(صحیح بخاری، حدیث:باب فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ . ٣٦٥٥)

ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں کہا کرتے تھے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں آپ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر اور پھر عثمان (رضی اللہ عنہم)۔“

اللہ تعالیٰ نے ترتیب پہلے ہی لگا دی تھی، جب مسجد نبوی تعمیر ہوئی تھی تو اس وقت سب سے پہلی اینٹ آپ علیہ السلام نے لگائی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلاؤ، ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے کہا دوسری اینٹ تم رکھو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ کو بلاؤ، عمر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تیسری اینٹ آپ رکھیں، پھر فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ کو بلاؤ، عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو کہا چوتھی اینٹ تم رکھو، پھر فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ، علی رضی اللہ عنہ آئے تو کہا پانچویں اینٹ تم رکھو یہ ترتیب پہلے ہی سے لگی ہوئی ہے۔ انبیاء کے بعد مقام سب سے زیادہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ آج لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتے ہیں۔ نعوذ باللہ۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کا مقام ہے اور عمر رضی اللہ عنہ کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کا مقام ہے اور عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد علی رضی اللہ عنہ کا مقام ہے۔ آج لوگ کہتے ہیں کہ ہم علی رضی اللہ عنہ کو نہیں مانتے،

اللہ کی قسم جس طرح کا احترام اور مقام ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے اسی طرح کا مقام علی رضی اللہ عنہ کا ہے جس طرح عمر رضی اللہ عنہ کا مقام ہے اسی طرح پیارے علی رضی اللہ عنہ کا مقام ہے جس طرح پیارے عثمان رضی اللہ عنہ کا مقام اور احترام ہے اسی طرح پیارے علی رضی اللہ عنہ کا مقام اور احترام ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا احترام بہت زیادہ ہے، عام صحابی کے مقام کے متعلق بھی اگر دل میں تھوڑا سا ملال آگیا تو اللہ کی قسم ہمارا ایمان ختم ہو جائے گا، سارے صحابہ ہمارا ایمان ہے، ساری دنیا مل کر ایک صحابی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے صحابہ کو برا نہ کہو، حقیقت یہ ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص احد کے پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اس کا ثواب میرے صحابہ کے ایک مد یا آدھے مد کے ثواب کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔

(صحیح بخاری، حدیث:۳۶۷۳)

صحابہ کے کمال اخلاص وللہیت کی بنا پر ان کا چھوٹا سا نیک عمل اپنے بعد والوں کے اسی طرح کے بڑے سے بڑے نیک عمل پر بھاری ہے مثلاً اگر ان صحابہ میں سے کوئی شخص سیر بھر یا آدھ سیر جو وغیرہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اس عمل پر ان کو جتنا ثواب ملتا ہے اتنا ثواب ان کے بعد والوں کو اس صورت میں بھی نہیں مل سکتا کہ اگر وہ اللہ کے راہ میں احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کردیں اور یہ اس وجہ ہے کہ اخلاص وصدق نیت اور جذبہ ایثار وللہیت کا جو کمال ان کے اندر تھا وہ بعد والوں کو نصیب نہیں ہوسکتا دوسرے یہ کہ ان کا مال خالص طیب وپاکیزہ ہوتا تھا، اوران کی اپنی حاجتیں وضرورتیں اس بات کا تقاضا کرتی تھیں کہ ان کے پاس جو کچھ ہے اپنے ذاتی مصارف میں خرچ کریں لیکن اس کے باوجود اپنی استطاعت کے مطابق وہ اللہ کی راہ میں خوش دلی کے ساتھ خرچ کرتے اور اپنی تمام ضرورتوں کو پس پشت ڈال دیتے، یہ تو ان کے اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کے اجر وثواب کا ذکر ہے۔ اسی پر قیاس کرکے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے انتہائی سخت حالات میں اللہ کے دین کا جھنڈا بلند کرنے اور اللہ کے رسول کا پیغام پہنچانے کے لئے ریاضت ومجاہدہ کے جن سخت ترین مراحل کو طے کیا۔ یہاں تک کہ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اس کی بنا پر ان کو کیا اجروثواب ملا ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوران کے درجات ومراتب کس قدر بلند ہوئے ہوں گے

یہ سب ایک دوسرے سے محبت کرنے والے تھے، پیار کرنے والے تھے آج اگر کوئی یہ کہے کہ یہ آپس میں لڑتے تھے ایک دوسرے کے خلاف تھے تو میں کہتا ہوں وہ رب کے قرآن کو جھٹلاتا ہے اللہ کا قرآن کہتا ہے۔

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾. [فتح:٢٩]

''محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں۔

صحابہ کرام کے متعلق عقیدہ

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کے متعلق حسد بغض رکھے وہ شخص ایمان سے باہر ہو جاتا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے صحابہ ہی افضل ہیں، سارے صحابہ ہی اعلیٰ ہیں، سارے صحابہ عظمت والے ہیں، سارے صحابہ جنتی ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں ان لوگوں کا ساتھ نصیب فرمائے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شادیاں اور اولاد

اللہ تعالیٰ نے علی رضی اللہ عنہ کو سترہ بیٹے اور سولہ بیٹیاں عطا کیں تھیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بعد علی رضی اللہ عنہ نے آٹھ شادیاں کی تھیں یہ شادیاں مختلف اوقات میں کی تھیں۔

سب سے پہلی شادی سیدۃ نساء العالمین فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا سے کی، ان سے حسن، حسین اور محسن رضی اللہ عنہم پیدا ہوئے۔اورزینب الکبریٰ، اُم کلثوم الکبریٰ پیدا ہوئیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی میں آپ نے کسی اور سے شادی نہیں کی۔

دوسری شادی آپ نے اُم البنین بنت حزام سے کی، ان سے عباس، جعفر، عبداللہ اور عثمان پیدا ہوئے۔ تیسری شادی قبیلہ بنوتمیم کی لیلی بنت مسعود بن خالد بن مالک سے کی، ان سے عبید اللہ اور ابوبکر پیدا ہوئے۔ چوتھی شادی أسماء بنت عمیس سے کی، ان سے یحییٰ اور محمد پیدا ہوئے۔ پانچویں شادی اُم حبیبہ بنت زمعۃ بن بحر بن العبد بن علقمہ سے کی، ان سے عمر پیدا ہوئے۔ چھٹی شادی اُم سعید بنت عروۃ بن مسعود بن مغیث بن مالک الثقفی سے کی، ان سے اُم الحسن، ورملۃ الکبری ① ساتویں شادی ابنۃ امرء القیس بن عدی بن أوس الکلبیۃ سے کی، آٹھویں شادی أمامہ بنت أبی العاص بن الربیع بن عبدشمس بن عبد مناف بن قصی، وأمہا زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سے کی، ان سے محمداً الأوسط پیدا ہوئے۔ نوویں شادی خولۃ بنت جعفر بن قیس (جو بنی حنیفۃ سے تھی) سے کی، ان سے محمد ابن الحنفیۃ پیدا ہوئے۔

ومن الشيعة من يدّعي فيه الإمامة والعصمة۔ (مرتب)

(البدایه و النهایه)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بیٹے کا نام ابوبکر رکھا، اور ایک کا نام عمر رکھا۔ علی رضی اللہ عنہ کو نبی کے خلفاء سے پیار تھا، ان سے محبت تھی اس لیے اپنے بیٹوں کے نام اپنے پیاروں کے نام پر رکھے، کیا کوئی دشمن کے نام پر کبھی

① وقد كان لعلي أولاد كثيرة آخرون من أمهات أولاد شتى، فإنه مات عن أربع نسوة وتسع عشرة سُرِّية رضي الله عنه، فمن أولاده رضي الله عنهم مما لا يعرف أسماء أمهاتهم أم هانء وميمونة وزينب الصغرى ورملة الكبرى وأم كلثوم الصغرى وفاطمة وأمامة وخديجة وأم الكرام وأم جعفر وأم سلمة وجمانة . اهـ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے بیٹوں کے نام رکھتا ہے؟ آج کوئی یہ کہے کہ ان کا آپس میں اختلاف تھا تو یہ رب کے قرآن کا انکار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾.[فتح:۲۹]

''محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پہلے محمد ﷺ کا نام لیا ہے، پھر آپ کے ساتھیوں کا ذکر کیا ہے، اگر آپ کے ساتھی یہ نہیں تو پھر کون ہیں؟

آؤ ہمارا عقیدہ سن لو! تم تو کہتے ہو یہ علی رضی اللہ عنہ کو نہیں مانتے، میں کہتا ہوں: علی رضی اللہ عنہ کو وہ نہیں مانتا جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہیں مانتا، جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو نہیں مانتا، جو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو نہیں مانتا، کیونکہ علی رضی اللہ عنہ ان سب کو مانتے تھے۔

ہر ایک کو اس کے مقام پر رکھو

علی رضی اللہ عنہ کی جرات و بہادری کا تذکرہ اہلحدیثوں سے سنو! آؤ ہم آپ کو بتائیں اہلحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی عظمت و شان کو بیان کرتے ہیں اور ان کی شان و مقام وہ بیان کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کا بیان کیا ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا ہے۔

کسی ایک صحابی کا بھی اگر کوئی انکار کرے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے۔ اگر کسی کا صحیح مقام اور صحیح شان سننی ہے تو اہلحدیثوں سے سنو، اس کائنات میں اہلحدیثوں کے علاوہ کوئی کسی کی شان بیان نہیں کر سکتا۔ جو کسی کا مقام و مرتبہ ہے اسے وہاں پر رکھنا ہی انصاف ہے، وہی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اصل مقام ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہم نے رب کے سوا کسی کو مشکل کشا مانا ہی نہیں، ہم نے کسی کو پوجنے کے لیے بڑا مانا ہی نہیں اورروں نے اپنے بڑے کھڑے کر کے ان کی پوجا شروع کر دی ہے، ان کی مجبوری ہے کسی کو اس کی شان سے بڑھانے کی، ہماری کوئی مجبوری نہیں ہم کہتے ہیں: اللہ مشکل کشا ہے۔ نبی مشکل کشا نہیں، ہم کہتے ہیں: اللہ حاجت روا ہے نبی حاجت روا نہیں، ہم کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ رازق ہے نبی رازق نہیں، ہم کہتے ہیں: اللہ ہی بیٹے دیتا ہے نبی بیٹے نہیں دیتا۔ جب ہم نے معبود اور مشکل کشا اللہ تعالیٰ کو مانا ہے تو ہم کسی کو اس کی شان سے بڑھا نہیں سکتے، شان وہ تو بڑھائے جس نے نبی کو، علی کو مشکل کشا مانا ہے، اور یاد رکھو! یہی شرک ہے، مخلوق کو خالق کا درجہ دینا یہ شرک نہیں تو اور شرک کیا ہے؟

نبی نبی ہے، علی علی ہے اور اللہ اللہ ہے، ہر کسی کو اس کے مقام پر ہی رکھو یہی دین ہے۔ نبی کو اللہ نہ بناؤ علی کو مشکل کشا نہ بناؤ، علی نے بھی یہی درس دیا ہے نبی نے بھی یہی درس دیا ہے، سارا قرآن اسی چیز سے بھرا ہوا ہے۔

ہر کسی کو اس کے مقام پر ہی رکھو یہی دین ہے۔ اس کی مثال اس طرح سمجھو: ایک آدمی اپنی بیوی کو کہنے لگا میں تیرے سارے کام کرتا ہوں تیرے اخراجات پورے کرتا ہوں تو نے مجھے کبھی باپ نہیں کہا۔ اس نے بھی جواب دیا میں بھی تیرے سارے کام پورے کرتی ہوں تجھے روٹی پکا کر دیتی ہوں تیرے کپڑے دھوتی ہوں تو نے کبھی مجھے ماں نہیں کہا؟ رشتہ وہی ہوتا ہے جو اصل میں ہو، ماں اپنی جگہ پر، بیٹی اپنی جگہ پر، بہن اپنی جگہ پر، ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک کا اپنا اپنا مقام ہے۔ ماں کو بیٹی نہیں کہا جا سکتا، بیوی کو ماں نہیں کہا جا سکتا، اسی طرح علی کو اللہ نہیں کہا جا سکتا علی کو مشکل کشا نہیں کہا جا سکتا۔

میرے بھائیو میں آپ سے خیر خواہی کر رہا ہوں، آپ کو حقیقت بتلا رہا ہوں کوئی آپ کو حقیقت نہیں بتلائے گا۔ خطبہ جمعہ کا وقت بہت کم ہوتا ہے آپ توجہ رکھا کریں اور جلدی آیا کریں ان شاء اللہ آپ کو بات سمجھ آئے گی۔

جمعہ اصلاح کا ذریعہ ہے

جمعہ دلوں کی صفائی کے لیے ہے یہ کوئی زبان کا چسکا یا سننے والوں کے کانوں کا مزہ نہیں ہوتا یہ تو دلوں کی پاکیزگی حاصل کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ کئی لوگ جب جمعہ پڑھتے ہیں تو سمجھتے ہیں یہ جمعہ ہمارے لیے ہی ہے اور وہ سن کر اپنی اصلاح فرمالیتے ہیں۔

خیبر کا قلعہ

خیبر مدینہ سے ساٹھ میل دور ملک شام کی سمت واقع ہے، یہ غزوہ ۷ھ میں پیش آیا تھا۔

خیبر کے نو قلعے تھے آٹھ قلعے فتح ہو گئے ایک قلعہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فتح کیا ایک قلعہ عمر رضی اللہ عنہ نے فتح کیا، ایک قلعہ عثمان رضی اللہ عنہ نے فتح کیا، آٹھ قلعے فتح ہو چکے تھے نواں قلعہ فتح نہیں ہوا تھا اس کے لیے کافی زور لگایا گیا:

سَهْلُ ابْنَ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلاً يُفْتَحُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ. فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَى فَغَدَوْا كُلُّهُمْ يَرْجُوهُ فَقَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ. فَقِيلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ فَقَالَ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا. فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.

''سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا: کل میں یہ جھنڈا (کہ جو کمانداری کی علامت ہے) ایسے شخص کو عطا کروں گا کہ جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا اور وہ شخص اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں، چنانچہ تمام صحابہ نے اس انتظار اور شوق میں پوری رات جاگ کر گزاری کہ دیکھئے کل صبح یہ سرفرازی کس کے حصہ میں آتی ہے اور جب) صبح ہوئی تو ہر شخص اس آرزو کے ساتھ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ جھنڈا اسی کو ملے، آپ ﷺ نے (تمام صحابہ پر نظر ڈال کر فرمایا: علی ابن ابی طالب کہاں ہیں، حضرت علی آشوب چشم میں مبتلا ہوگئے تھے اور اس وجہ سے اس وقت وہاں حاضر نہیں تھے) صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آنکھوں نے ان کو پریشان کر رکھا ہے (اور اس عذر کی بنا پر وہ یہاں موجود نہیں ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کسی کو بھیج کر ان کو بلوالو، چنانچہ علی کو بلا کر لایا گیا، رسول کریم ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ڈالا اور وہ آنکھیں ایک دم اس طرح اچھی ہوگئیں جیسے ان میں کوئی تکلیف اور خرابی تھی نہیں، اس کے بعد آپ ﷺ نے ان کو جھنڈا عطا فرمایا: علی (اس سرفرازی سے بہت خوش ہوئے اور) بولے: یارسول اللہ ﷺ! میں ان لوگوں (دشمنوں سے) اس وقت تک لڑتا رہوں جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جا اور نرمی وبردباری کے ساتھ چل کر ان (دشمنوں) علاقہ میں پہنچو، پھر (سب سے پہلے) ان کو اسلام کی دعوت دو اور ان کو اللہ کے وہ حقوق بتا جو اسلام میں ان پر عائد ہوتے ہیں (اور پھر اگر وہ دعوت اسلام کو ٹھکرادیں تو ان سے جزیہ طلب کرو، اگر وہ جزیہ پر صلح کرنے سے انکار کردیں تو پھر آخر میں ان کے خلاف اعلان جنگ کرو اور ان سے اس وقت تک لڑتے رہو جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو جائیں یا جزیہ دے کر اسلامی نظام کی سیاسی اطاعت قبول کرنے پر تیار نہ ہو جائیں) پس (اے علی) اللہ کی قسم، یہ بات کہ اللہ تعالی تمہارے ذریعہ کسی ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے، تمہیں ملنے والے سرخ چوپائیوں سے کہیں بہتر ہے۔''

(صحیح بخاری، باب فَضلِ مَنْ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ رَجُلٌ. ۳۰۰۹)

مشکل کشا کون؟

علی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں خراب تھیں جو مشکل کشا ہو کیا اس کی آنکھیں خراب ہوسکتیں ہیں؟ کیا وہ خود بیمار ہوسکتا ہے؟ کیا وہ فوت ہوسکتا ہے؟ میں تین دن قبل لاہور گیا وہاں میں علی ہجویری کے دربار کے پاس سے گزرا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے دیکھا لوگ قطار میں لگے اس دربار کی طرف جا رہے ہیں، مرد کم تھے عورتیں زیادہ تھیں اور میں سوچ رہا تھا کہ اگر ان میں عقل ہوتی تو اتنا ہی سوچتے جو مشکل کشا ہوتا ہے وہ زمین میں مٹی کے نیچے دفن تو نہیں ہوسکتا، اس کو موت تو نہیں آسکتی؟ جب یہ ساری چیزیں علی ہجویری کو پیش آئیں ہیں تو پھر وہ مشکل کشا کیسے ہوسکتے ہیں؟ واقعتاً مشرک کی عقل کام نہیں کرتی:

﴿وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ﴾ [حج:۳۱]

''اور جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا، پھر اسے پرندے اچک لیتے ہیں، یا اسے ہوا کسی دور جگہ میں گرا دیتی ہے۔''

انسان تمام مخلوقات سے اشرف وافضل پیدا کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس کے لائق یہی بات ہے کہ وہ صرف اور صرف اپنے خالق و مالک کے سامنے سر جھکائے اسی سے اپنی حاجات طلب کرے اور اسی کی عبادت کرے۔ اب اگر وہ اللہ کو چھوڑ کر کسی بھی چیز کی عبادت کرے، اس کے آگے سر جھکائے یا حاجات روا کرے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک اعلیٰ چیز اپنے سے کمتر درجہ کی چیز کے سامنے جھک گئی یا اگر وہ کسی انسان کے سامنے سر جھکائے تو بھی مطلب یہ ہوگا کہ وہ اپنے ہی جیسی محتاج مخلوق کے آگے جھک رہا ہے اور یہ بھی انسانیت کی تذلیل ہے۔ ایسے شخص کی مثال یہ ہے جیسے وہ توحید کی بلندیوں سے شرک کی پستیوں میں جا گرا۔ اور اب وہ اپنے جیسے دوسرے مشرکوں کے ہتھے چڑھ گیا۔ جو اسے کبھی کسی در پر جانے کا مشورہ دیں گے کبھی کسی دوسرے کے آستانہ پر جانے کا۔ حتی کہ یہ شکاری پرندے اسے مکمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طور پر گمراہ اور بے ایمان کر کے ہی چھوڑیں گے۔ اور اگر وہ ان سے کسی طرح بچ بھی گیا تو اللہ کے مقابلہ میں اس کی دینی خواہشات نفس ہی گمراہی کے گڑھے میں جا گرانے کو کافی ہیں۔ اور اپنی خواہشات نفس کی پیروی بذات خود بھی شرک ہی کی ایک قسم ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے۔

﴿أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِن بَعْدِ اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ﴾. [الجاثية:۲۳]

یعنی اگر وہ دوسرے مشرکوں کے ہتھے نہ بھی چڑھے تو اس کا اپنا نفس ہی اسے گمراہ کرنے کو کافی ہے۔''

علی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں خراب تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ڈاکٹر یا طبیب کو نہیں بلایا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کی آنکھوں پر اپنا لعاب مبارک لگایا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کو لگا تو ان کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں۔ علی، اللہ پر راضی ہیں اور اللہ علی رضی اللہ عنہ پر راضی ہے یہ ہمارا عقیدہ ہے ہم علی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کا محبوب مانتے ہیں، اللہ کا ولی مانتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کا پیارا مانتے ہیں لیکن ہم علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا نہیں مانتے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی سادگی

شام کے کچھ لوگ آئے انھوں نے کہا ہم علی رضی اللہ عنہ کو دیکھنا چاہتے ہیں جنھوں نے خیبر کا نواں قلعہ فتح کیا ہے، لوگوں نے انھیں بتایا فلاں جگہ پر پہنچ جاؤ وہاں ایک خیمہ ہو گا اس جگہ علی رضی اللہ عنہ ہوں گے آپ انھیں وہاں دیکھ لیں۔ وہ لوگ اس جگہ جب پہنچے تو دیکھا ایک شخص پانی میں روٹی کے ٹکڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھگو بھگو کر کھا رہا ہے، شام سے آیا ہوا یہ قافلہ یہ منظر دیکھ کر واپس چلا گیا اور قافلے والے کہنے لگے ہم سے کسی نے مذاق کیا ہے، انھوں نے پھر دوبارہ جا کر پوچھا اور کہا ہم سے مذاق نہ کرو ہم شام سے آئے ہیں اور علی رضی اللہ عنہ کا دیدار کرنا چاہتے ہیں، ہمیں پہلے جس کا بتایا گیا تھا وہ تو اور ہے وہ تو کوئی غریب خستہ حال شخص ہے روٹی پانی میں بھگو کر کھا رہا وہ علی رضی اللہ عنہ نہیں ہے ہمیں علی رضی اللہ عنہ کا پتہ بتاؤ۔ لوگوں نے انھیں بتایا کہ تم نے جس شخص کو اس حالت میں دیکھا ہے وہ ہی علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ لوگ دوبارہ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے آج عید کا دن ہے اور آپ یہاں بیٹھ کر سوکھی روٹی کھا رہے ہیں تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا عید کا دن تو وہ ہوگا جب اللہ میرے گناہ معاف کر دے گا، جس دن میں کوئی گناہ نہ کروں میرا عید کا دن وہ ہے۔

اللہ کی قسم جب ہم تاریخ میں اپنے اسلاف کے واقعات پڑھتے ہیں تو ہمیں یہ محسوس ہوتا ہے ہم تو ان کے مقابلے میں کچھ نیک نہیں، میرا تو دل یہ چاہتا ہے دنیا ویسے چھوڑ دوں اور کہیں دور جا کر بسیرا کر لوں لیکن شریعت اس سے منع کرتی ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی نماز

ایک دفعہ علی رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے کہ دوران نماز ان کے پاس آگ لگ گئی لوگ اٹھے اور آگ بجھانے لگے، لیکن یہ نماز کی حالت ہی میں تھے گویا کہ انھیں پتہ نہیں، جب یہ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے کہا اے علی آپ کے پاس آگ لگی ہوئی تھی آپ نے نماز چھوڑ کر اسے بجھایا نہیں، تو علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں حالت سجدہ میں تھا اور جہنم کی آگ بجھا رہا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگو! جنہیں آخرت کی فکر ہو، جہنم کا خوف ہو وہ اپنی نمازوں میں انہماک پیدا کرتے ہیں، انھیں پھر صرف اپنی نماز کی فکر ہوتی ہے آس پاس کی خبر نہیں ہوتی وہ اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع پیدا کرتے ہیں۔

ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے ایک مشورہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ عصر کی نماز پڑھائی اور پھر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو اپنے پاس بلایا سارے نمازی چلے گئے تو اپنے ان دونوں ساتھیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے میں نے آج آپ سے اپنی بیٹی کے متعلق مشورہ کرنا ہے فاطمہ کے لیے کوئی رشتہ دیکھو؟ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ کے لیے رشتہ علی رضی اللہ عنہ کا سب سے بہتر ہے۔

عثمان رضی اللہ عنہ نے زرہ خریدی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی کے لیے زرہ فروخت کرنے کے گے تو وہ زرہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چار سو درہم کی خرید لی، پھر وہی زرہ بطور ہدیہ کے عطا کردی، محبت تھی تو عثمان رضی اللہ عنہ نے زرہ خرید لی تھی اور پھر خرید کر تحفے کے طور پر واپس لوٹا دی۔

یہ ان کا آپس میں پیار تھا، محبت تھی۔

(كشف الغمة للأربلي (1/359)، بحار الأنوار للمجلسي :ص(٣٩) نقلاً عن الشيعة وأهل البيت: ص(١٣٧، ١٣٨)

علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کے نکاح کے گواہ

اور پھر جب فاطمہ کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا تو اس نکاح کے لیے جو گواہ بنے وہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما تھے۔ اگر نعوذ باللہ یہ سچے نہیں تھے تو پھر مجھے بتاؤ کیا یہ نکاح صحیح ہے؟ تم ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو جھوٹا کہو گے، تم اگر ابوبکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق زبانیں کھولو گے تو پھر کوئی بھی نہیں بچے گا۔ آؤ! ہم انصاف کی دعوت دیتے ہیں آؤ ہم تم کو حق کی دعوت دیتے ہیں آؤ ہم تم کو سچائی کی دعوت دیتے ہیں اور وہ دعوت دیتے ہیں جس کی دعوت رب کا قرآن دیتا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان دیتا ہے۔

ان کا آپس میں بہت پیار تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا علی رضی اللہ عنہ سے پیار تھا علی رضی اللہ عنہ کا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پیار تھا عمر رضی اللہ عنہ کا علی رضی اللہ عنہ سے پیار تھا علی رضی اللہ عنہ کا عمر رضی اللہ عنہ سے پیار تھا۔ آج اگر کوئی ان کے پیار کو نہیں مانتا تو وہ رب کے قرآن کو نہیں مانتا۔

علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ

عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَتَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُجَهِّزَ فَاطِمَةَ حَتَّى نُدْخِلَهَا عَلَى عَلِيٍّ فَعَمَدْنَا إِلَى الْبَيْتِ فَفَرَشْنَاهُ تُرَابًا لَيِّنًا مِنْ أَعْرَاضِ الْبَطْحَاءِ ثُمَّ حَشَوْنَا مِرْفَقَتَيْنِ لِيفًا فَنَفَشْنَاهُ بِأَيْدِينَا ثُمَّ أَطْعَمْنَا تَمْرًا وَزَبِيبًا وَسَقَيْنَا مَاءً عَذْبًا وَعَمَدْنَا إِلَى عُودٍ فَعَرَضْنَاهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ لِيُلْقَى عَلَيْهِ الثَّوْبُ وَيُعَلَّقَ عَلَيْهِ السِّقَاءُ فَمَا رَأَيْنَا عُرْسًا أَحْسَنَ مِنْ عُرْسِ فَاطِمَةَ.

''حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ نبی کریم نے ہمیں حکم دیا کہ حضرت فاطمہ کو تیار کر کے حضرت علی کے پاس بھیجیں ہم کمرہ میں گئیں اور بطحا کے اطراف کی نرم مٹی اس میں بچھائی پھر دو تکیوں میں کھجور کی چھال بھری۔ پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھوں سے ہی اس کی دھنائی کی۔ پھر ہم نے لوگوں کو چھوہارے اور کشمش کھلائی، شیریں پانی پلایا اور ایک لکڑی کمرہ کے کونے میں کپڑے اور مشکیزہ لٹکانے کے لئے لگائی، ہم نے فاطمہ کی شادی سے اچھی شادی نہیں دیکھی۔''

(سنن ابن ماجه:١٩١١)

شان بڑھانے سے محبت نہیں ہوتی

آخری بات آپ سے کر کے اپنی بات ختم کرتا ہوں، عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے والوں میں اکثریت جہنم میں جائے گی جنھوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی شان ومرتبہ سے بڑھا دیا ان کا جو اصل مقام تھا اس سے انھیں اوپر بڑھایا تو اللہ نے کہا:

﴿يَأَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُه اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِه وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَه وَلَدٌ لَه مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا﴾.

[نساء:١٧١]

''اے اہل کتاب ! اپنے دین میں غلو نہ کرو اور اللہ کی طرف حق کے سوا کوئی بات منسوب نہ کرو۔ مسیح عیسیٰ ابنِ مریم اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ اللہ کا ایک رسول تھے اور ایک کلمہ تھے، جو اللہ نے مریم کی طرف بھیجا اور ایک روح تھی اللہ کی طرف سے، پس تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ، اور نہ کہو کہ تین ہیں۔ باز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ جاؤ، یہ تمہارے ہی لیے بہتر ہے۔ اللہ تو بس ایک ہی خدا ہے۔ وہ بالاتر ہے اس سے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو۔ زمین اور آسمانوں کی ساری چیزیں اس کی مِلک ہیں، اور ان کی کفالت وخبر گیری کے لیے بس وہی کافی ہے۔" ①

اسی طرح علی رضی اللہ عنہ کو ماننے والے اکثر اسی قسم کے ہیں۔ وہ انھیں ان کے مقام و مرتبہ سے بڑھا رہے ہیں انھیں مشکل کشا کہتے ہیں:، انھیں حاجت روا کہتے ہیں:، انھیں کائنات کا مالک سمجھتے ہیں یہی ان کے متعلق غلو ہے جس سے اللہ کے رسول نے منع کیا ہے۔

لیکن افسوس ہے کہ آپ کی اس تنبیہ کے باوجود مسلمانوں نے بھی وہی کچھ کیا جو پہلی امتیں کرتی رہیں۔ مسلمانوں کے طبقہ نے آپ کو نور من نور اللہ قرار دیا۔

اسلام میں اس عقیدہ کو داخل کرنے والا ایک یہودی عبداللہ بن سبا تھا۔ یہ یمن کے شہر صنعا کا رہنے والا اور نہایت ذہین وفطین آدمی تھا۔ جب اس نے یہ معلوم کر لیا کہ عملی میدان میں مسلمانوں سے انتقام لینے کی

---

① اللہ تعالی نے قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر اپنے پیارے رسول کے لئے عبد کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی امتوں نے بھی اپنے رسول کی شان میں عقیدت مندی کی بنا پر غلو کیا تھا اور انھیں ان کے حقیقی مقام سے اٹھا کر اللہ کے ساتھ جا ملایا تھا۔ یہود نے کہا کہ عزیر کے جسم میں اللہ تعالی نے حلول کیا ہے اور وہ اللہ کے اوتار تھے، ہندوں میں بھی اوتار یا حلول کا عقیدہ بکثرت پایا جاتا ہے اور نصاری نے عیسی علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا بھی کہا بلکہ اس سے بڑھ کر اللہ ہی بنا دیا۔ اسی لئے آپ نے واضح الفاظ میں اپنی امت کو تنبیہ فرمائی: لاَ تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ." مجھے میری حد سے ایسے نہ بڑھانا چڑھانا جیسے نصاری نے عیسی ابن مریم کو چڑھا دیا میں تو اللہ کا بندہ ہوں لہذا تم یوں کہو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول"۔

(صحیح بخاری :کتاب بدء الخلق۔ باب واذکر فی الکتاب مریم ٣٤٤٥) -

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودیوں میں سکت باقی نہیں رہ گئی تو اس نے فریب کاری کے طور پر اسلام قبول کیا اور درویشی کا لبادہ اوڑھ کر زہد وتقوی کے روپ میں سامنے آیا۔ یہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مسلمان ہوا اور حالات کے دھارے کا انتظار کرتا رہا۔ اس کی یہ سازشی تحریک انتہائی خفیہ طور پر مکہ اور مدینہ سے اور دوسرے علاقوں مثلا کوفہ، بصرہ اور مصر میں اپنا کام کر رہی تھی۔ بالآخر اسی یہود کے حامیوں نے عثمان رضی اللہ عنہ پر مختلف الزامات عائد کئے اور موقعہ پا کر غنڈہ گردی کر کے ۳۵ھ میں انھیں شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

= اسلام کے جسم پر اس نے دو طرح کے وار کیے اور اپنی سازش کی کامیابی کے لیے علی رضی اللہ عنہ کو بطور ہیرو منتخب کیا۔ اس کا پہلا وار یہ تھا کہ نومسلم عجمی لوگوں کو یہ تاثر دیا کہ رسول اکرم سے قرابتداری کی بنا پر خلافت کے اصل حقدار علی رضی اللہ عنہ تھے اور پہلے تین خلیفوں نے ان کا حق غصب کیا ہے۔ نئے مسلمان ابھی اسلامی تعلیمات سے پوری طرح آگاہ نہیں تھے، دنیا کے عام دستور وراثت و نیابت کے مطابق اس کی چال میں آگئے۔ اور دوسرا وار دین طریقت کو اسلام میں داخل کرنا تھا۔ وہ خود درویشی کے روپ میں سامنے آیا تھا۔ لہٰذا ظاہر اور باطن کی تفریق کر کے اور شریعت و طریقت کے رموز بتلا کر ان نومسلموں میں دین طریقت کے ملحدانہ اور کافرانہ نظریات داخل کر دیے اور بتلایا کہ علی رضی اللہ عنہ اللہ کی ذات کا مظہر ہیں اور اللہ ان کے بدن میں حلول کر گیا ہے۔ گویا اسلام میں علی رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جن کے متعلق حلول کا عقیدہ اپنایا گیا اور رسول اللہﷺ کے متعلق حلول کا عقیدہ تو بہت زمانہ بعد کی پیداوار ہے۔

عبداللہ بن سبا نے خود ایک دفعہ کوفہ میں علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے رمز و کنایہ کی سہان میں کہا انت ھو یعنی تو وہی ہے، تو علی رضی اللہ عنہ اس کے نظریہ کو بھانپ گئے اور اسے سخت سرزنش کی اور بعد میں اسے سزا دینے کے لئے بلا بھیجا تو معلوم ہوا کہ وہ کوفہ سے راہ فرار اختیار کر چکا ہے۔ بہرحال اس نے اپنے معتقدین کی ایک جماعت تیار کر لی تھی۔ ایک دفعہ یہ لوگ علی الاعلان بازار میں کھڑے ہو کر اپنے اسی عقیدہ کا پرچار کر رہے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ کے غلام قنبر نے یہ باتیں سنیں تو علی رضی اللہ عنہ کو جا کر اطلاع دی کہ کچھ لوگ آپ کو اللہ کہہ رہے ہیں۔ اور آپ میں خدائی صفات مانتے ہیں۔ آپ نے ان کو بلایا اور قوم زط کے ستر اشخاص تھے آپ نے ان سے پوچھا تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے رب ہیں اور خالق اور رازق ہیں آپ نے فرمایا: تم پر افسوس! میں تو تم ہی جیسا ایک بندہ ہوں اور تمہاری طرح کھانے پینے کا محتاج ہوں۔ اگر اللہ کی اطاعت کروں گا تو مجھے اجر دے گا اور نافرمانی کروں گا تو سزا دے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا تم اللہ سے ڈر جاؤ اور اس عقیدہ کو چھوڑ دو۔

دوسرے دن قنبر نے پھر علی رضی اللہ عنہ کو بتلایا کہ وہ لوگ پھر وہی کچھ کہہ رہے ہیں۔ آپ نے دوبارہ انھیں بلایا اور تنبیہ کی۔ لیکن پھر بھی یہ لوگ باز نہ آئے۔ تیسرے دن آپ نے انھیں بلا کر یہ دھمکی بھی دی کہ اگر تم نے پھر بھی بات کہی تو میں تم کو نہایت بڑی سزا دوں گا۔ مگر اس جماعت کا سرغنہ عبداللہ بن سبا تو ایک خاص مشن کے تحت یہ تحریک چلا رہا تھا۔ لہٰذا یہ لوگ اپنی بات پر اڑے رہے۔ آپ نے ایک گڑھا کھدوایا جس میں آگ جلائی گئی اور ان سے کہا۔ دیکھو اب بھی باز آ جاؤ۔ ورنہ اس گڑھے میں پھینک دوں گا مگر وہ اپنے عقیدہ پر قائم رہے تو علی رضی اللہ عنہ کے حکم سے آگ میں پھینک دیئے گئے۔ (فتح الباری۔ ج۲۱، ص۸۴۲)

امام بخاری نے یہ حدیث مختصرا کِتَاب اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّيْنَ وَالْمُعَانِدِيْنَ وَقِتَالِهِمْ میں درج فرمائی ہے اور ان حلولیوں کے لئے زنادقہ کا لفظ استعمال کیا ہے اور یہ بھی صراحت کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ اگر میں حاکم ہوتا تو ان کو جلانے کے بجائے ان کے قتل پر اکتفا کرتا۔

حلول کا عقیدہ رکھنے والے وہ لوگ جو بچ رہے تھے اپنے عقیدہ میں اور بھی سخت ہو گئے۔ ان کی دلیل یہ تھی کہ آگ اور پانی سے عذاب دینا صرف اللہ کے ہی لائق ہے اور علی رضی اللہ عنہ نے بھی چونکہ آگ سے جلایا ہے لہٰذا وہ عین اللہ ہیں۔ وہ زبان سے یہ کہتے تھے کہ لا یعذب بالنار الا رب النار یعنی آگ کا رب ہی آگ سے سزا دیتا ہے

عبداللہ بن سبا کا یہ عقیدہ اس کے پیروکار نصیریہ، کیسانیہ، قرمطیہ اور باطنیہ سے ہوتا ہوا صوفیا کے اندر داخل ہو گیا حسین بن منصور حلاج (م۹۰۳ھ) اس عقیدہ کا علمبردار اعلیٰ تسلیم کیا جاتا ہے اور اسلام میں یہی وہ پہلا شخص ہے جس نے خود اپنی ذات کے متعلق کھل کر یہ دعویٰ کیا کہ اللہ اس کے اندر حلول کر گیا ہے۔ گویا اس سے پہلے بھی کچھ صوفیا اس عقیدہ کے حامی اور اسے اپنے سینوں میں چھپائے رکھتے تھے، مگر عقیدہ کو شہرت دوم حلاج ہی کی ذات سے ہوئی۔ وہ خود انا الحق کا دعویٰ کرتا تھا سمجھانے کے باوجود جب وہ اپنے عقیدہ پر مصر رہا تو خلیفہ بغداد المقتدر باللہ نے علما سے فتویٰ لینے کے بعد ۴۲ ذی قعدہ ۹۰۳ھ (۹۱۹ء) کو بغداد میں قتل کر دیا اور اس خدا کی لاش کو جلا کر دریا میں پھینک دیا گیا اور اس کی خدائی اپنے آپ کو بھی موت اور لاش سے جلنے کے عذاب سے بچا نہ سکی۔ مگر حیرت تو اس بات پر ہے کہ حسین بن منصور کے اتنے شدید جرم کے صوفیا کی اکثرت نے اس کے حق پر ہونے کی حمایت کی لہٰذا حلول کا عقیدہ آج تک مسلمانوں میں متواتر چلا آ رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امارت میں علی مامور بن کر آئے

رمضان ۸ ہجری میں مکہ فتح ہو گیا تو مسلمانوں پر سے وہ پابندیاں از خود اٹھ گئیں جو مشرکین مکہ نے مسلمانوں کے بیت اللہ شریف میں داخلہ، عبادات، طواف اور حج وعمرہ پر لگا رکھی تھیں۔ ۸ ہجری میں تو مسلمان حج کر ہی نہ سکے۔ کیونکہ فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین اور طائف سے واپس مدینہ پہنچنے تک اتنا وقت نہ رہا تھا کہ مسلمان حج کے لیے مدینہ سے آتے۔ ۹ ہجری میں آپ نے مسلمانوں کو حج کے لیے بھیجا اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس قافلہ حج کا امیر مقرر کر دیا۔ ابھی تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے مشرکوں کے داخلہ پر کوئی پابندی عائد نہ کی گئی تھی۔ لہٰذا اس حج میں مشرکین بھی شریک تھے۔ مسلمانوں نے اپنے طریقہ پر حج ادا کیا اور مشرکین نے اپنے طریقہ پر۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روانگی کے بعد سورہ توبہ کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں۔ جن کی بنا پر مشرکین سے صرف بیت اللہ شریف میں داخلہ پر ہی پابندی نہ لگائی گئی بلکہ ان سے مکمل برأت کا اعلان کیا گیا۔ اس اعلان کی اہمیت کے پیش نظر آپ نے یہ بہتر سمجھا یا مدینہ میں موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کو یہ مشورہ دیا کہ یہ اعلان آپ کے کسی قریبی رشتہ دار کی طرف سے ہونا چاہیے جو مشرکوں کی نگاہ میں آپ ہی کے قائم مقام سمجھا جا سکے چنانچہ ان آیات کے نزول کے بعد آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھی بھیج دیا کہ وہ حج کے اجتماع عظیم میں ان آیات کا اعلان کر دیں۔

فخرج علی بن أبی طالب علی ناقة رسول الله

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلى الله عليه وسلم العضباء، حتى أدرك أبا بكر بالطريق فلما رآه أبو بكر الصديق، قال : أمير أو مأمور؟ فقال : لا، بل مأمور ثم مضيا .

''علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ کی عضبا نامی اونٹنی پر آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ رستے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ملے، جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو ان سے پوچھا: امیر بن کر آئے ہو یا مامور بن کر؟ تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں، بلکہ مامور بن کر آیا ہو۔ پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امارت میں انھوں نے حج کیا۔''

(دلائل النبوة للبيهقي، حديث:٢٠٤٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس حج میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دسویں تاریخ کو دوسرے منادی کرنے والوں کے ساتھ مجھے بھی بھیجا تاکہ یہ منادی کریں کہ''اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی ننگا ہو کر طواف کرے۔ (ابو بکر صدیق کو روانہ کرنے کے بعد) آپ نے ان کے پیچھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھی روانہ کیا اور انھیں بھی حکم دیا کہ سورہ برأت (کافروں کو) سنا دیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیدنا علی نے بھی ہمارے ساتھ منیٰ میں برأت کی منادی کی اور کہا: اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے۔'' (صحیح بخاری، کتاب التفسیر)

اعلان براءت کی چار دفعات

زید بن یثیع کہتے ہیں: ہم نے سیدنا علی سے پوچھا کہ حج میں تمہیں کیا پیغام دے کر بھیجا گیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ چار باتیں۔ ایک یہ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔ دوسرے جس کافر کے ساتھ نبی اکرم کا معاہدہ صلح ہے وہ مدت مقررہ تک بحال رہے گا۔ اور تیسرے جن کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں ان کے لیے چار ماہ کی مدت ہے یا تو وہ اسلام لے آئیں اور وہ جنت میں داخل ہوں گے یا پھر یہاں سے چلے جائیں اور چوتھے یہ کہ اس سال کے بعد مشرک اور مسلمان (حج میں) جمع نہ ہوں گے۔

(ترمذی۔ ابو اب التفسیر)

اس کی اہم دفعات چار تھیں۔ (۱) آئندہ کبھی کوئی شخص ننگا ہو کر طواف نہ کر سکے گا۔ ایسی فحاشی کعبہ کے اندر کسی صورت پر برداشت نہیں کی جاسکتی۔ جبکہ مشرک ننگا ہو کر طواف کرنے کو اپنے خیال کے مطابق بہتر سمجھتے اور کہتے کہ اس میں زیادہ انکساری پائی جاتی ہے۔ (۲) مشرکین کا کعبہ کا متولی ہونا تو درکنار، وہ اس سال کے بعد کعبہ کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتے۔ (۳) جن مشرکوں سے مسلمانوں کا کوئی معاہدہ صلح نہیں انھیں چار ماہ کی مدت دی جاتی ہے۔ اس مدت میں وہ خوب سمجھ لیں کہ وہ مسلمانوں سے جنگ کو تیار ہیں یا یہ ملک چھوڑ کر نکل جانا چاہتے ہیں یا اسلام لانا چاہتے ہیں اور اگر وہ اسلام لے آئیں تو وہ بھی ان شاء اللہ جنت میں داخل ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شان بلال رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ
وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ
يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ
أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ
تُوعَدُونَ﴾. [فصلت: ۳۰]

''بے شک وہ لوگ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، پھر خوب قائم رہے، ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور اس جنت کے ساتھ خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیے جاتے تھے۔''

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود وسلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ہوں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقام ومرتبہ اور شان وعظمت کا تذکرہ جاری ہے، آج ان شاء اللہ الرحمن، اللہ کی توفیق سے بلال رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گا۔ میں شروع سے ایک بات آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں، درخواست کرتا ہوں کہ جب دوران تقریر پیارے پیغمبر علیہ السلام کا نام آئے تو صلی اللہ علیہ وسلم ضرور کہا کرو اور جب کسی صحابی کا نام آئے تو رضی اللہ عنہ ضرور کہا کرو، کیوں کہ خطبہ جمعہ کے دوران پیارے پیغمبر علیہ السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تذکرہ اکثر ہوتا ہے، ان کے نام بار بار آتے ہیں تو آپ ان کے لیے رضی اللہ عنہ ضرور کہا کریں۔

ہر تقریر میں صحابی کا تذکرہ

کسی بھی موضوع پر تقریر ہو تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نام بار بار آتا ہے۔
کوئی تقریر بھی صحابی کے ذکر کے بغیر نہیں ہوتی کیوں کہ تقریر میں کوئی حدیث بیان کرو گے تو راوی کوئی صحابی ہوگا اس لیے جب کسی صحابی کا نام آئے تو ''رضی اللہ عنہ'' ضرور کہیے۔ آج کے اس خطبہ جمعہ میں بلال رضی اللہ عنہ کا نام بکثرت آئے گا۔

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا تعارف

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی والدہ حمامہ بنو جمح خاندان کی لونڈی تھیں۔ ان کی شادی رباح سے ہوئی جو حبشی النسل تھے۔ ان کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا اس کا نام بلال رکھا گیا ان کے آقا کا نام امیہ بن خلف تھا۔ اس کا تعلق بنی جمح سے تھا۔ بلال زمانۂ جاہلیت میں ایک غلام تھے اور اس دور میں غلاموں کے ساتھ جو سلوک ہوتا تھا اس کی تفصیل محتاج وضاحت نہیں۔

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا قد لمبا، رنگ سیاہ، چہرہ پتلا اور سر پر گھنے بال تھے۔ یہ ان خوش قسمت لوگوں میں سے تھے جنھوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ بالغوں میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

بلال رضی اللہ عنہ کی فطرت اور امیہ کا معبود

بلال رضی اللہ عنہ کے والد عرب کے تھے اور والدہ غیر عربی تھیں۔ امیہ بن خلف کا مکہ کے بڑے سرداروں میں شمار ہوتا تھا، چوہدری قسم کا آدمی تھا، کافر تھا مشرک تھا، بڑا ظالم آدمی تھا، بلال رضی اللہ عنہ اس کے غلام تھے، امیہ تاجر آدمی تھا، ملک شام میں اس کے تجارتی قافلے جاتے تھے۔ بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور نہیں ہوا تھا میں امیہ کا غلام تھا، ایک دفعہ امیہ کا مال لے کر تجارتی قافلہ شام کی طرف روانہ ہونے لگا تو امیہ نے مجھے کہا: جا بلال میرے خدا سے اجازت لے کر آؤ، امیہ نے جو اپنا معبود بنایا تھا وہ کسی عورت کا مجسمہ تھا، میں نے سیرت کی کتابوں میں پڑھا ہے اس نے بت کے دائیں بازو میں سونا لگایا ہوا تھا سارا بازو سونے کا تھا۔ مشرک میں عقل نہیں ہوتی، زمانے کا سب سے زیادہ بے وقوف مشرک ہوتا ہے۔ بت سونے کا ہو بت چاندی کا ہو بت لکڑ کا ہو بت پتھر کا ہو وہ بول نہیں سکتا، وہ کلام نہیں کر سکتا، لیکن مشرک کی عقل نہیں ہوتی وہ پھر بھی ان گونگے بہرے بتوں سے مدد مانگتے ہیں، اس وقت مشرکوں نے بتوں کے پیچھے مجاور بٹھائے ہوتے تھے۔ آج بھی آپ دیکھ لیں یہ جو قبروں پر مجاور بیٹھے ہوتے ہیں یہ بڑے مالدار ہوتے ہیں لاکھوں کروڑوں کی ان جائیداد ہوتیں ہیں یہ لوگوں کا مال ناجائز طریقے سے ہڑپ کرتے ہیں اور یاد رکھو یہ جتنے بھی مجاور ہیں ان کا تعلق امیہ بن خلف سے ملتا ہے۔ (نسبی نہ سہی، عملی تو ہے ہی)

بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں امیہ نے مجھے پیتل کے، تھال میں کافی چیزیں رکھ کر دیں کہ جاؤ یہ کھانے پینے کی چیزیں لے جاؤ 'ور خدا (بت) سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت لے کر آؤ، بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں وہ تھال لے کر بت کے پاس گیا اور کہا امیہ تجارتی قافلہ لے کر ملک شام جانے لگا ہے اسے اجازت ہے۔ بت کے پیچھے بیٹھا ہوا مجاور بولا نہیں نہیں آپ کو شام جانے کی اجازت نہیں ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں واپس آ گیا اور آ کر امیہ کو کہا تیرے رب نے اجازت نہیں دی۔ امیہ یہ سن کر پریشان ہو گیا اور بلال کو کہنے لگا کل پھر جانا اور آئندہ کی مرتبہ نظرانہ زیادہ پیش کرنا شاید وہ کم نظرانے کی وجہ سے پریشان ہوئے ہیں۔ دیکھ لو مشرک اور مشرک کی عقل۔ اللہ کی قسم آج بھی مزاروں پر یہی کچھ ہو رہا ہے یہ مزار کمائی کے ذریعے ہیں پیٹ بھرنے کے ذریعے ہیں۔ بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اگلے روز میں زیادہ مال لے کر گیا اور دوسرے دن بھی مجاور (لالچی پیٹوں) نے پیچھے سے آواز دی ابھی بھی اجازت نہیں۔ جناب بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں واپس آ گیا اور آ کر امیہ کو بتایا کہ ابھی بھی اجازت نہیں ملی تو امیہ نے مجھے کہا اب کل پھر جانا اور اب کی مرتبہ زیادہ سے زیادہ مال لے کر جانا، بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں غلام تھا حکم کی تعمیل کی اور بہت زیادہ مال نذرانہ کے طور پر جس میں سونا چاندی بھی تھا، تھال میں رکھ کر اس کی خدمت میں پیش کر دیا اور پوچھا اب اجازت ہے کیا ہم تجارتی قافلہ شام لے جائیں؟ اب کی مرتبہ مجاور کہنے لگا تمھیں اجازت ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں نے تین دن کا یہ معاملہ دیکھا تو بڑا حیران ہوا اور میرے دل کی شمع روشن ہو گئی کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ تو سب فراڈ ہے یہ دھوکہ ہے۔ میں نے اسی وقت اس عقیدہ سے دل ہی میں دل میں بیزاری کا اعلان کر دیا اور میں سوچنے لگا اگر یہ صحیح ہوتا ہے تو اس کا جسم سارے کا سارا اصلی ہوتا، اس کے بازو پر سونا نہ چڑھایا گیا ہوتا، بلال رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں: پھر میں سوچنے لگا یہ کیسا رب ہے جو کم مال پر راضی ہی نہیں ہوا، جب اسے زیادہ مال دیا ہے تب راضی ہوا ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس وقت میرا کچھ کچھ تعلق اور شناسائی ابوبکر سے تھی۔

سیرت کی کتابیں پڑھا کرو آپ کو پتہ چلے گا مسلمانوں نے کتنی تکلیفیں اٹھائی ہیں، آپ کو پتہ چلے گا مشرکوں نے رسول اللہ کو اذیتیں کتنی پہنچائی ہیں اور رسول اللہ نے اللہ تعالیٰ کا تعارف کیسے کرایا ہے؟ ہم بھی آج شرک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ اور تکلیفیں اٹھاتے ہیں۔

جناب بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تیسرے دن یہ قافلہ ملک شام کی طرف روانہ ہوا امیہ مجھے بھی اس قافلے میں ساتھ لے گیا ہم جب ملک شام پہنچے تو وہاں آرام کرنے کے لیے سو گئے، اس قافلہ میں ہمارے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ صبح بیدار ہوئے تو مجھے کہنے لگے تم میرے ساتھ آؤ، میں ان کے ساتھ ہو لیا انھوں نے پانی سے اپنا منہ ہاتھ دھویا اور تھوڑی دور جا کر ایک آدمی کو ملے وہ غالباً ملک شام کے یہودیوں کا عالم تھا، اسے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ایک خواب میں دیکھا ہے مجھے اس کی تعبیر بتاؤ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے اپنا خواب سنایا تو اس نے کہا تمہارے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ عرب میں ایک پیغمبر مبعوث ہونے والا اور وہ اللہ کا آخری پیغمبر ہو گا اور اس کی تصدیق کرنے والا اس کا ساتھی ابوبکر ہو گا۔ یہودی عالم نے یہ بات آسمانی کتابوں میں پڑھی تھی اس یہودی عالم نے ابوبکر کی طرف نگاہ بھر کر دیکھا اور کہنے لگا مجھے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس پیغمبر کا جو دوست ہو گا وہ تم ہی ہو۔ میں نے جو صفات اس پیغمبر کی پڑھی ہیں وہ تم میں دیکھ رہا ہوں۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان و عظمت پر، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صداقت پر پہلی آسمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابیں بھی گواہی دیتی ہیں۔ آج اگر کوئی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان کو نہیں مانتا تو نہ مانے آسمانی کتابیں ہیں کافی ہیں۔

بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں جب مکہ واپس آیا تو بکریاں چراتے ہوئے غارِ حرا کی طرف نکلا، غارِ حرا مکہ سے پانچ سات میل کے فاصلے پر ہے۔ دعا کرو اللہ ہم سب کو یہ مقام دکھائے۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے وہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو کہا میرے پاس آؤ میں آپ کے پاس گیا تو آپ نے مجھے کہا کیا تیری بکریاں دودھ دیتی ہیں؟ میں نے کہا ہاں یہ دودھ والی ہیں تو آپ نے کہا مجھے کسی بکری کا دودھ پلاؤ میں نے کہا بکریاں میری نہیں بلکہ میرے مالک کی ہیں اور میں غلام ہوں۔ اگر ہم جیسا کوئی ہوتا تو دودھ پلا دیتا اور پیسے وصول کر لیتا، مالک کون سا ادھر موجود ہے، وہ کون سا دیکھ رہا ہے۔ بہرحال بلال رضی اللہ عنہ نے جب کہا یہ بکریاں میرے مالک کی ہیں میں اس کی اجازت کے بغیر دودھ نہیں دھوسکتا تو آپ نے فرمایا: بلال کیا اس ریوڑ میں ایسی کوئی بکری ہے جو دودھ نہیں دیتی؟ بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ریوڑ سے ایک بکری آگے کر دی جو دودھ نہیں دیتی تھی، آپ نے اس بکری کے تھنوں کو ہاتھ لگایا تو وہ دودھ دینے لگی، میں یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گیا۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں پھر دوسرے دن غارِ حرا کی طرف بکریاں لے کر گیا آپ سے ملاقات ہوئی پھر یہ معاملہ ہوا، پھر میں کچھ دن مکہ ٹھہرا رہا، پھر آپ نے نبوت کا اعلان کیا:

قولو لاالہ الااللہ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعوت سب سے پہلے اپنے خاندان کنبہ قبیلہ سے شروع کی آپ نے اپنے خاندان کو اکٹھا کیا اور کہا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولو لا الٰه الا الله .

تو آپ کا حقیقی چچا ابولہب کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا:

تبا لك سائِر اليومِ الِهذا جمعتنا .

''سارا دن تم پر ہلاکت ہو کیا اس بات کے لیے تو نے ہمیں جمع کیا تھا۔''

(صحیح بخاری ، کتاب التفسیر)

ابولہب کا تعارف:

ابولہب کا اصل نام عبدالعزیٰ تھا اور رسول اللہ ﷺ کا سب سے بڑا حقیقی چچا تھا۔ نہایت ہی حسین وجمیل تھا۔ رنگ سیب کی طرح دمکتا تھا۔ اسی وجہ سے اس کی کنیت ابولہب ہوئی۔ مالدار تھا مگر طبعاً بخیل تھا

یہ اس کے بخل ہی کا نتیجہ تھا کہ جب آپ کے دادا عبدالمطلب فوت ہونے لگے تو انہوں نے آپ کی کفالت (اس وقت آپ ﷺ کی عمر آٹھ برس تھی) ابولہب کے بجائے ابو طالب کے سپرد کی جو مالی لحاظ سے ابولہب کی نسبت بہت کمزور تھے۔ آپ ﷺ کی بعثت کے بعد تین سال تک اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام نہایت خفیہ طور پر ہوتا رہا۔ پھر جب یہ حکم نازل ہوا۔

﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ . [الشعراء:214]

''اپنے قریبی کنبہ والوں کو (اللہ کے عذاب سے) ڈرا''

تو آپ ﷺ نے اس حکم کی تعمیل میں بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب کو اپنے ہاں کھانے پر بلایا۔ کل ۴۵ آدمی جمع ہوئے۔

ابولہب کی مخالفت:

آپ ﷺ نے ان کے سامنے لا الٰہ الا اللہ کی دعوت پیش کی تو ابو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہب جھٹ سے بول اٹھا: دیکھو! یہ سب حضرات تمہارے چچا یا چچازاد بھائی ہیں۔ نادانی چھوڑ دو اور یہ سمجھ لو کہ تمہارا خاندان سارے عرب کے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتا۔ اور میں سب سے زیادہ حقدار ہوں کہ تمہیں پکڑ لوں۔ بس تمہارے لیے تمہارے باپ کا خانوادہ ہی کافی ہے۔ اور اگر تم اپنی بات پر اڑے رہے اور عرب کے سارے قبائل تم پر ٹوٹ پڑے تو ایسی صورت میں تم سے زیادہ اور کون شخص اپنے خاندان کے لیے شر اور تباہی کا باعث بن سکتا ہے۔ ابولہب کی یہ تلخ اور ترش باتیں سننے کے بعد آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کر لی اور دوسرے لوگ بھی اٹھ کر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔

ابوطالب کی حمایت:

چند دن بعد آپ ﷺ نے دوبارہ اپنے قرابتداروں کو مدعو کر کے اپنی دعوت ذرا کھل کر پیش کی۔ جس کے نتیجہ میں آپ کے چھوٹے چچا ابوطالب نے کھل کر آپ ﷺ کی حمایت کا اعلان کر دیا مگر ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ میں ذاتی طور پر عبدالمطلب کا دین چھوڑنے کو تیار نہیں۔ ابو طالب کی اس حمیت کے جواب میں ابولہب کہنے لگا: خدا کی قسم! یہ (یعنی دعوت توحید) برائی ہے۔ لہٰذا محمد ﷺ کے ہاتھ دوسروں سے پہلے تم خود ہی پکڑ لو اس کے جواب میں ابو طالب نے کہا: اللہ کی قسم! جب تک جان میں جان ہے ہم اس کی حفاظت کرتے رہیں گے اس دوسری دعوت کا اتنا فائدہ ضرور ہوا کہ آپ ﷺ کو یقین ہو گیا کہ معززین بنوہاشم میں کم از کم ایک آدمی (یعنی ابو طالب) ایسا ہے جس کی حمایت پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

کوہ صفا پر دشمنوں کا اعتراف

اس کے بعد آپ ﷺ نے ایک تیسرا جرأت مندانہ قدم اٹھایا۔ ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن آپ کوہ صفا پر چڑھ گئے اور ایک فریادی کی طرح واصباحاہ کی آواز لگائی اور قریش کے ایک ایک قبیلے کا نام لے کر پکارا اور کہا اے بنی فہر، اے بنی عدی، اے بنی کعب وغیرہ وغیرہ۔ حتی کہ سب قبائل کے قابل ذکر اشخاص آپ ﷺ کے پاس اکٹھے ہوگئے اور جو نہ پہنچ سکا اس نے اپنا نمائندہ بھیج دیا۔ آپ ﷺ ایک اونچی جگہ پر کھڑے ہوگئے اور لوگوں سے پوچھا: اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اس پہاڑی کے اس پار ایک لشکر جمع ہو رہا ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری بات مان لو گے؟ سب نے یک زبان ہو کر کہا: ہاں! اس لیے کہ آپ ﷺ کے متعلق ہمارا ہمیشہ سچ ہی کا تجربہ رہا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا تو سن لو کہ میں تمہیں ایک سخت عذاب سے خبردار کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں لہٰذا تم اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ۔ میں تمہیں اللہ سے بچانے کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔

ابولہب کی برہمی:

آپ ﷺ ابھی اتنا ہی کہہ پائے تھے کہ ابولہب یکدم بھڑک اٹھا اور کہنے لگا:

تبا لك سائر اليوم الهذا جمعتنا .

(سارا دن تم پر ہلاکت ہو کیا اس بات کے لیے تو نے ہمیں جمع کیا تھا)

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر)

اگرچہ ابولہب کی اس بدتمیزی کی وجہ سے یہ اجتماع کچھ نتیجہ خیز ثابت نہ ہوا تاہم اس کا یہ فائدہ ضرور ہوا کہ آپ ﷺ نے حسب ارشاد باری اپنے پورے قبیلے کو اپنی دعوت سے آگاہ کردیا اور آپ ﷺ کی یہ پکار مکہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ایک فرد تک پہنچ گئی اور ابولہب کی بدخلقی اور گستاخی کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی۔

﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ * مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ * سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ * وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ * فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ﴾.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی چچا ہدایت سے محروم رہا، اور بلال رضی اللہ عنہ جیسے حبشہ کے رہنے والے ہدایت پا گئے۔

آج بڑے بڑے علما شیوخ الحدیث حضرات کے بیٹے ہدایت سے محروم ہیں یہ ہدایت اللہ کے اختیار میں ہے اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت عطا کرتا ہے۔

بلال رضی اللہ عنہ نے امیہ کا بت توڑ دیا

لیکن جناب بلال رضی اللہ عنہ نے جب یہ دعوت سنی تو فوراً امیہ بن خلف کے اس بت کے پاس گئے جسے امیہ اپنا معبود سمجھتا تھا، جسے وہ حاجت روا اور مشکل کشا مانتا تھا، جسے نفع و نقصان کا مالک مانتا تھا، جسے موت و حیات کا مالک سمجھتا تھا، بلال رضی اللہ عنہ نے اس بت کو پاش پاش کر دیا اس کی ٹانگیں الگ کر دیں بازو توڑ دیا اس کے منہ پر تھوک دیا ناک اس کا کاٹ دیا، یہی کام ہمارے باپ ابراہیم علیہ السلام نے بھی کیا تھا۔ بلال رضی اللہ عنہ نے جب یہ کام کیا تو بت کا مجاور دوڑتا ہوا امیہ کے پاس پہنچا اور کہنے لگا امیہ رب کی ہلاکت ہو گئی اب طوفان آئے گا اور آسمان ٹوٹ جائے گا اب تیری ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ امیہ کہنے لگا ہوا کیا ہے وہ مجاور کہنے لگا تیرے حبشی غلام نے تیرے معبود کو توڑ دیا ہے اس کی توہین کی ہے اس کی ذلت کی ہے۔ امیہ نے کہا یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیسے ہو سکتا ہے میرا غلام میرے معبود کو توڑ دے۔

آج بھی یہ نظریہ اور عقیدہ لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ ادھر ہمارے علاقہ کے قریب ایک جگہ ہے وہاں ایک درخت تھا لوگوں کا نظریہ تھا کہ جو شخص اس درخت کو اکھاڑنا چاہے گا اس کی ٹانگیں ٹوٹ جائیں گی، وہ ہلاک ہو جائے گا۔ اہلحدیثوں کو اللہ نے یہ عقیدہ دیا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی کچھ نہیں کرسکتا، اللہ کے اذن اور حکم کے بغیر کوئی پتہ بھی حرکت نہیں کرسکتا۔

﴿وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ﴾.

[انعام:۵۹]

"اور غیب کی چابیاں تو اسی کے پاس ہیں جسے اس کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا۔ بحر و بر میں جو کچھ ہے اسے وہ جانتا ہے اور کوئی پتہ تک نہیں گرتا جسے وہ جانتا نہ ہو، نہ ہی زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ ہے جس سے وہ باخبر نہ ہو۔ اور تر اور خشک جو کچھ بھی ہو۔ سب کتاب مبین میں موجود ہے۔"

اہلحدیثوں نے وہ درخت جڑ سے اکھاڑ دیا اور کسی کو کچھ بھی نہ ہوا۔

جب مجاور نے امیہ کو جا کر بتایا کہ تیرے معبود کا بہت برا حشر ہوا ہے تو وہ غصے میں آ گیا اور بلال کو طلب کیا، بلال کو پوچھنے لگا: اے بلال! یہ تو نے کیا ہے؟ کہا ہاں میں نے کیا ہے، بلال رضی اللہ عنہ نے پوری جرأت سے کہا: ہاں! میں نے کیا ہے، بلال رضی اللہ عنہ نے انکار نہیں کیا۔ جب سینہ میں توحید ہو تو پھر کسی کا ڈر خوف نکل جاتا ہے، اللہ کی قسم۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پہلے بھی کہتا تھا اب بھی کہتا ہوں جس کے پاس توحید کی دولت آ جائے وہ اپنی جان کی پرواہ نہیں کرتا وہ اپنے مال کی پرواہ نہیں کرتا۔

دعوت توحید

میں آپ کو کھل کر توحید کی دعوت دے رہا ہوں مجھے کسی سے کوئی مفاد نہیں اور نہ یہ میرا پیشہ ہے کہ میں یہاں سے کھاتا ہوں، یہ میرا کاروبار نہیں یہ میری عبادت ہے میں اسے عبادت سمجھتا ہوں۔ ان شاء اللہ جب تک زندہ ہوں اللہ کی توحید کا پرچم بلند کرتا رہوں گا ان شاء اللہ، اللہ کی توفیق سے، اور میں آپ کے سامنے وہی مسئلہ، وہی بات بیان کروں گا جو حق پر مبنی ہے جو قرآن کی بات ہے اور جو مصطفیٰ کی بات ہے۔

بلال رضی اللہ عنہ کی استقامت

امیہ نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو نے یہ کام کیوں کیا؟ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے سنا ہے الہٰ ایک ہے، اللہ احد، لا الہ الا اللہ، الہ صرف ایک اللہ ہے، وہی معبود ہے، اس کے سوا باقی سب جھوٹے اور غلط ہیں، یہ گونگے بہرے بت نہ کچھ سنتے ہیں اور نہ یہ کچھ کر سکتے ہیں۔ امیہ نے جب یہ باتیں بلال سے سنیں تو اس نے بلال کے منہ کان اور آنکھ میں گرم ریت ڈال دی، ہاتھوں کو باندھ دیا پاؤں پر سنگل لگا دیے اور عرب کی گرم ریت پر لٹا کر گھسیٹا گیا، سینے پر بھاری پتھر رکھ کر گھسیٹا گیا۔ دوستو! بلال رضی اللہ عنہ نے کوئی قتل نہیں کیا تھا، بلال کا کوئی قصور نہیں تھا بلال رضی اللہ عنہ نے صرف وہی بات کہی تھی جو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر کہتے رہے، وہی بات کہی تھی جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی تھی۔ آج ہم بھی وہی بات کہتے ہیں: اور یہی دعوت سچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت ہے اس دعوت میں کوئی شک نہیں۔ میری تو خواہش ہے کہ لوگ صرف اور صرف ایک اللہ کے در پر جھک جائیں اپنی ضرورتیں اسی سے پوری کروائیں، وہی حاجت روا ہے وہی ہمارا مشکل کشا ہے وہی بگڑی بنانے والا ہے وہی کام بنانے والا ہے وہی ضرورتیں پوری کرنے والا ہے وہی شفا دینے والا ہے وہی اولاد دینے والا ہے وہی کامیابیاں دینے والا ہے اور کوئی یہ کام نہیں کرسکتا لا الہ الا اللہ اس کلمے کا یہی مطلب ہے۔

بلال رضی اللہ عنہ کو اس کلمے کی وجہ سے گرم ریت پر لٹا کر گھسیٹا جاتا رہا ہے اور یاد رکھو عرب میں یہاں سے کئی گناہ زیادہ گرمی ہے، عرب کے صحرا میں جلتی ریت پر جب بلال رضی اللہ عنہ کو لٹایا جاتا تھا تو بلال رضی اللہ عنہ کی پشت کی چمڑی پگھل جاتی تھی اور بلال رضی اللہ عنہ اپنی زبان سے کہتے تھے احد احد۔

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کی خبر جلد ہی پھیل گئی، ان کے آقا امیہ کو پتہ چلا تو سخت ناراض ہوا۔ اس کے لیے یہ کوئی معمولی خبر نہ تھی کہ اس کا حبشی غلام اسلام قبول کر لے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے لگے۔ پھر ان پر ظلم وستم کی انتہا کر دی گئی۔ امیہ ان کی گردن میں رسی ڈال کر لڑکوں کو دے دیتا تھا اور وہ انھیں مکے کے پہاڑوں میں گھماتے پھرتے۔ یہ وحشیانہ عمل اس تسلسل سے کیا جاتا تھا کہ ان کی گردن پر رسی کا نشان پڑ جاتا تھا۔ خود امیہ بھی انھیں باندھ کر ڈنڈے مارتا تھا۔ چلچلاتی دھوپ میں جبراً بٹھائے رکھتا تھا۔ کھانا پینا بھی نہ دیتا تھا، بھوکا پیاسا رکھتا تھا۔ مکہ کی گرمی تو ویسے ہی بڑی شدید ہوتی ہے اور یہ ظالم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو عین اس وقت جب گرمی اپنے جوبن پر ہوتی اور زمین تپ جاتی، دہکتے ہوئے فرش پر لٹا دیتا اور سینے پر بھاری پتھر رکھ دیتا تھا۔ پھر وہ کہتا بلال! تم اسی حالت میں تڑپتے رہو گے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ تم مر جاؤ۔ اگر اس عذاب سے نجات پانا چاہتے ہو تو محمد ﷺ کے ساتھ کفر کرو اور اسلام سے دستبردار ہو جاؤ۔ مگر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی عزیمت کے کیا کہنے! وہ امیہ کی بات کو مسترد کر دیتے تھے اور زور زور سے احد احد کی صدا لگاتے تھے۔ یہ مقدس بول سن کر امیہ اور زیادہ طیش میں آ جاتا تھا۔ وہ ان پر زیادہ ظلم کرتا، ان کی بری طرح پٹائی کرتا۔ یہ ظلم وستم روزانہ ہوتا تھا۔ جیسے جیسے ظلم بڑھتا گیا بلال کا ایمان پختہ ہوتا چلا گیا۔

کئی لوگ ہر سائیڈ بچاتے ہیں، ادھر بھی چلے جاتے ہیں ادھر بھی آ جاتے ہیں یہ منافقت اور منافقت اللہ قبول نہیں کرتے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے جسم پر پتھر رکھ کر بھی احد احد کے نعرے لگائے۔ اور ہم آج اہلحدیثوں کے پاس بیٹھ کر توحید کی باتیں شروع کر دیتے ہیں اور ادھر سے اٹھتے ہی دوسروں کے پاس جا کر دوسری باتیں کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ آج ہمیں بلال رضی اللہ عنہ جیسی استقامت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کرایا

ایک دن سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ادھر سے گزر ہوا۔ انھوں نے دیکھا کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو بے رحمی سے مارا جا رہا ہے۔ وہ ظلم وستم کی چکی میں پس رہے ہیں۔ مگر زبان سے احد احد ہی کے ایمان پرور بول بلند کر رہے ہیں۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سوچا کہ بلال رضی اللہ عنہ کا قصور کیا ہے؟ صرف یہ کہ لا الہ الا اللہ کے داعی ہیں۔ انھوں نے امیہ سے کہا بلال رضی اللہ عنہ کو میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بلال کے بدلے میں اپنا غلام دے دیا۔ اور بعض نے کہا ہے کہ انھیں ایک اوقیہ (۴۰ درہم) کے بدلے میں خرید لیا گیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پانچ اوقیہ (سو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درہم) یعنی ۵۳۵ گرام چاندی یا سات اوقیے (دوسو درہم) یعنی ایک کلو سے زیادہ چاندی کے بدلے میں ان کو خریدا۔ امیہ کو بڑا تعجب ہو رہا تھا کہ ابو بکر کو اس کالے کلوٹے حبشی غلام میں ایسی کیا خوبی نظر آتی ہے جو وہ اسے اتنے مہنگے داموں خرید رہے ہیں۔ جب بیع مکمل ہوگئی تو امیہ نے طنز بھرے لہجے میں کہا: جاؤ ابو بکر اگر تم ایک اوقیہ میں بھی خریدنا چاہتے تو ہم اسے بیچ ڈالتے۔

سامعین کرام! اب ذرا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا جواب ملاحظہ فرمایئے۔ انھوں نے کہا: امیہ تم ایک اوقیہ کی بات کرتے ہو اگر تم بلال کی قیمت سو اوقیہ بھی لگاتے تب بھی میں انھیں خرید لیتا۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بلال رضی اللہ عنہ کو خریدنے کے بعد اللہ کی رضا کے لیے آزاد کر دیا، پھر اس آزاد کردہ غلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ عزت اور شان دی کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

«أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا، وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا . يَعْنِي بِلَالًا».

”ہمارے سردار ابو بکر نے ہمارے سردار بلال کو آزاد کر دیا۔“

(صحيح بخاري، باب مَنَاقِبُ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ: ٣٧٥٤)

ابو بکر رضی اللہ عنہ بلال رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور امیہ بلال کو سزائیں دے رہا تھا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے امیہ کو کہا اے امیہ یہ غلام مجھے فروخت کر دے۔ آج لوگ بلال کو جنتی مانتے ہیں اور جس نے بلال کو خریدا اس کو جہنمی کہتے ہیں: ، یہ بے وقوفی نہیں تو اور کیا ہے؟ اور یاد رکھو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سات غلام آزاد کرائے تھے۔

مستدرک حاکم میں ہے زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صدیق اکبر کی یہ عادت تھی کہ جس مسلمان کو کفار کے ہاتھ میں قیدی دیکھتے اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرید کر آزاد کر دیتے تھے اور یہ لوگ عموماً ضعفاء ہوتے تھے، صدیق اکبر کے والد ابوقحافہ نے ان سے فرمایا کہ جب تم غلاموں کو آزاد ہی کرتے ہو تو اتنا کام کر لو کہ ایسے غلاموں کو آزاد کیا کرو جو قوی و بہادر ہیں تا کہ وہ کل تمہارے دشمنوں کا مقابلہ اور تمہاری حفاظت کر سکیں۔ صدیق اکبر نے فرمایا کہ میرا مقصد ان آزاد کردہ حضرات سے کوئی فائدہ اٹھانا نہیں بلکہ میں تو صرف اللہ تعالیٰ رضا جوئی کے لئے ان کو آزاد کرتا ہوں۔ (تفسیر مظہری)

صدیق رضی اللہ عنہ کی نگاہ میں بلال رضی اللہ عنہ کا مقام

بلال رضی اللہ عنہ کا رنگ کالا تھا لیکن دل ان کا سفید تھا، نقش بلال کے عجیب تھے ہونٹ موٹے تھے رنگ سیاہ تھا، سیاہ فام غلام کو کون پوچھتا ہے لیکن یہ اسلام ہے جس نے بلال رضی اللہ عنہ کو عزت دی عظمت دی، مقام دیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں خریدا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قیمت غلام کی نہیں ایمان کی دی۔ اس لیے تو رب کا قرآن کہتا ہے:

﴿ٱلَّذِى يُؤْتِى مَالَهُۥ يَتَزَكَّىٰ ۞ وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُۥ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَىٰٓ ۞ إِلَّا ٱبْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ ٱلْأَعْلَىٰ ۞ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ﴾.

[اللیل: ۱۸ تا ۲۱]

"جو اپنا مال (اس لیے) دیتا ہے کہ پاک ہو جائے۔ حالانکہ اس کے ہاں کسی کا کوئی احسان نہیں ہے کہ اس کا بدلہ دیا جائے۔ مگر (وہ تو صرف) اپنے اس رب کا چہرہ طلب کرنے کے لیے (دیتا ہے) جو سب سے بلند ہے۔ اور یقیناً عنقریب وہ راضی ہو جائے گا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلال رضی اللہ عنہ کے جوتوں کی آواز

اس کائنات میں سب سے زیادہ سچی بات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، آپ نے فرمایا: میں نے معراج کی رات جنت دیکھی اور اپنے آگے ایک آواز سنی میں نے پوچھا جبریل یہ آواز کس کی ہے؟ تو جبریل نے مجھے بتایا یہ آواز بلال رضی اللہ عنہ کی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلاً أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ دَفَّ نَعْلَيْكَ يَعْنِي تَحْرِيكَ.

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے فجر کی نماز کے وقت فرمایا: اے بلال تم مجھے امید کا کام بتا جو تم نے حالت اسلام میں کیا ہو، اس لئے کہ میں نے تمہارے جوتوں کی آواز جنت میں سنی ہے، بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے امید کا کام جو کیا وہ یہ ہے کہ رات یا دن کسی بھی ساعت میں میں نے پاکی حاصل کی، وضو کیا، تو اس وضو سے میں نے جس قدر میرے مقدر میں تھا، نماز پڑھی، ابوعبداللہ نے کہا دف نعلیك سے مراد بلانا ہے۔"

(صحیح بخاری، باب فَضْلِ الطُّهُورِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَفَضْلِ الصَّلَاةِ . . . : ۱۱۴۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلال رضی اللہ عنہ کو یہ مقام عمل کی وجہ سے ملا ہے، اور یقیناً عمل ہی کی وجہ سے مقام و مرتبہ ملتا ہے، کھوکھلے نعروں سے کچھ نہیں بنتا۔

مؤذن رسول

آؤ! اب میں آپ کو بتلاؤں بلال مؤذن رسول بھی ہے، بلال کو یہ مقام اور شرف اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہی دے دیا، وہ امیہ کے غلام تھے تب بھی اللہ کی کبریائی کا نعرہ بلند کرتے رہے اور جب میرے آقا کے پاس آئے تو بھی بلال رضی اللہ عنہ کی یہی ڈیوٹی لگا دی کہ پانچ وقت اللہ کی کبریائی کے نعرے لگاؤ، پانچ وقت اذان کہا کرو۔

اذان کی ابتداء:

آؤ! ذرا اس کی طرف بھی توجہ فرماؤ جو اذان بلال کہتے تھے وہی اذان آج صرف اہلحدیث کہتے ہیں:، بلال کی اذان اہلحدیثوں کے سوا کوئی نہیں کہتا۔ بلال کی اذان اللہ اکبر سے شروع ہوتی تھی اور لا الہ الا اللہ پر ختم ہوتی تھی اور اہلحدیث کی اذان بھی اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے۔ آج کسی کی اذان کے شروع میں اضافہ ہے اور کسی کے اذان کے اندر اضافہ ہے، کسی نے دین کے شروع میں اضافہ کیا اور کسی نے دین کے اندر اضافہ کیا۔ اہلحدیث نے نہ دین کے شروع میں اضافہ کیا اور نہ دین کے اندر اضافہ کیا ہے، خالص دین آج صرف اہلحدیثوں کے پاس ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ۔ ذَكَرُوا۔ أَنْ يَعْلَمُوا وَقْتَ الصَّلَاةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُونَهُ، فَذَكَرُوا أَنْ يُورُوا نَارًا أَوْ يَضْرِبُوا نَاقُوسًا، فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کے اعلان کیلئے لوگوں نے آگ اور ناقوس تجویز کیا پھر یہود ونصاری کی طرف ذہن منتقل ہو گیا کہ یہ باتیں وہ لوگ کرتے ہیں، (تمام تجاویز کو رد کرنے کے بعد اذان کا انتخاب ہوا)، تب بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت کے ایک ایک مرتبہ۔

(صحیح بخاری، حدیث:باب الأذانُ مَثنی مَثنی .٦٠٦)

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لیے جمع کرنے کی خاطر ناقوس بنانے کا حکم دیا تو میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ میں ناقوس تھا میں نے اس سے پوچھا اے بندہ خدا تو اسے بیچے گا؟ اس نے کہا تو اس کا کیا کرے گا؟ میں نے کہا ہم اس کے ذریعہ لوگوں کو نماز کے لیے بلایا کریں گے اس نے کہا تو کیا میں تم کو وہ طریقہ نہ بتادوں جو اس سے بہتر ہے میں نے کہا کیوں نہیں اس نے کہا کہو:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

پھر اس نے مجھے کہا جب آپ اقامت کہیں تو اس طرح کہیں:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ .

پس جب صبح ہوئی تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو خواب میں نے دیکھا تھا بیان کر دیا آپ ﷺ نے فرمایا بلا شبہ یہ خواب سچا ہے انشا اللہ تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور جو تم نے خواب میں دیکھا اور سنا ہے وہ بتاتے جاؤ بلال اذان دیں گے کیونکہ ان کی آواز تم سے زیادہ بلند ہے پس میں بلال کے ساتھ کھڑا ہو گیا میں ان کو بتاتا جاتا تھا اور وہ اذان دیتے جاتے تھے راوی کا بیان ہے کہ جب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یہ اذان سنی تو وہ اپنے گھر میں تھے وہ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے گھر سے باہر نکلے کہ یا رسول اللہ ﷺ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو سچا پیغمبر ﷺ بنا کر مبعوث فرمایا ہے میں نے بھی خواب میں ایسا ہی دیکھا ہے یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ (سنن ابی داؤد، حدیث: ۴۹۹)

امت کے تمام مؤذنین جتنا ثواب بلال رضی اللہ عنہ کو

مسجدوں میں اذان کہنے والو! جتنا ثواب اور اجر تمھیں ہوتا ہے اتنا ہی اجر و ثواب بلال رضی اللہ عنہ کو بھی ہوتا ہے، اذان کی ابتدا بلال رضی اللہ عنہ سے ہوئی ہے سب سے پہلے اذان بلال رضی اللہ عنہ نے کہی ہے۔ ہماری اس مسجد میں بھی اذان کہنے والا بلال ہے ہماری اس مسجد میں جمعہ کی اذان کے مؤذن بلال صاحب ہیں، دعا کرو اللہ تعالیٰ اس نوجوان کی زندگی میں برکت پیدا کرے، اس کے ساتھ اور بھی نوجوان ساتھی تعاون کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی جوانیوں کو قبول فرمائے۔ آپ حضرات تو بعد میں آتے ہیں اور یہ نوجوان دس گیارہ بجے آ کر ہی مسجد کی صفائی کر رہے ہوتے ہیں، کوئی قناتیں لگا رہا ہے، کوئی جھاڑو دے رہا، کوئی سپیکر صحیح کر رہا ہے، یہ نوجوان اسلام کے سرمایہ ہیں اللہ تعالیٰ انھیں قیامت کے روز کبھی مایوس نہیں کرے گا، اللہ ان کی محنتوں کو قبول فرمائے۔ آمین

مؤذن کی فضیلت:

اذان کہنے والو خوش ہو جاؤ، تم قیامت کے روز سب سے بلند ہوں گے۔

عَنْ أَبِي صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْمَازِنِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

"عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری، مازنی روایت کرتے ہیں کہ ان سے ابوسعید خدری نے کہا: میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو تو میری ایک نصیحت کو یاد رکھو کہ جب تم اپنی بکریوں کے گلہ میں یا اپنے جنگل میں ہو اور نماز کے لئے اذان کہو تو اذان دیتے وقت اپنی آواز کو بلند کرو، کیونکہ مؤذن کی آواز کو جو کوئی جن یا انس یا اور کوئی سنے گا تو وہ اس کے لئے قیامت کے دن گواہی دے گا، ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔

(صحيح بخاری، باب رَفْعِ الصَّوْتِ بِالنِّدَاءِ. ٦٠٩)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

"ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان اور صف اول میں شامل ہونے کا کتنا ثواب ہے پھر قرعہ ڈالنے کے بغیر نہ حاصل ہو تو ضرور قرعہ ڈالیں اور اگر یہ معلوم ہو جائے کہ اول وقت نماز پڑھنے میں کیا ثواب ہے تو بڑی کوشش سے آئیں اور اگر جان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیں کہ عشا اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے میں کیا ثواب ہے تو ضرور ان دونوں کی جماعت میں آئیں خواہ گھٹنوں کے بل چل کر ہی آنا پڑے۔“

(صحیح بخاری، باب الاستہام فی الأذان. ٦١٥)

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمِّهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

”طلحہ بن یحییٰ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں معاویہ بن ابی سفیان کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک مؤذن آیا جو آپ کو نماز کی طرف بلا رہا تھا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے: مؤذن قیامت کے دن لمبی گردنوں والے ہوں گے۔

(صحیح مسلم، حدیث:باب فضل الأذان وهرب الشيطان عند سماعه ٣٨٧)

جنت میں بلال رضی اللہ عنہ ایک اونٹنی پر سوار ہوں گے اس اونٹنی کی مہاریں سونے کی ہوں گی اور وہ بہت اونچی اونٹنی ہوگی جس پر بلال رضی اللہ عنہ سوار ہوں گے اور ان کے پیچھے ساری امت کے مؤذن ہوں گے بلال ان کے سردار ہوں گے۔

بلال رضی اللہ عنہ کی خاطر رب کا حکم

ایک دفعہ مکہ کے چوہدری سردار، قریش اللہ کے رسول کو کہنے لگے ہم آپ کے پاس بیٹھیں، آپ کے پاس آتے ہیں، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس غلام قسم کے لوگ بیٹھتے ہیں نچلے طبقے کے لوگ بیٹھتے ہیں بلال، صہیب، عبداللہ بن ام مکتوم جیسے لوگ بیٹھتے ہیں انھیں اپنی مجلس سے بھگا دو، اٹھا دو پھر ہم آپ کی مجلس میں شریک ہوں گے، جب اس بات کا پتہ بلال رضی اللہ عنہ کو چلا تو بلال رضی اللہ عنہ پریشان ہو گئے کہ اب ہمیں دھتکار دیا جائے گا، اب ہمیں چھوڑ دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت اپنے پیغمبر پر قرآن نازل فرما دیا

﴿وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾.

[انعام:۵۲]

”اور ان لوگوں کو دور نہ ہٹا جو اپنے رب کو پہلے اور پچھلے پہر پکارتے ہیں، اس کا چہرہ چاہتے ہیں، تجھ پر ان کے حساب میں سے کچھ نہیں اور نہ تیرے حساب میں سے ان پر کچھ ہے کہ تو انھیں دور ہٹا دے، پس تو ظالموں میں سے ہو جائے۔“

کچھ معززین قریش، آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہمارا آپ کی مجلس میں آنے کو جی تو چاہتا ہے مگر آپ کے گرد یہ کچھ حقیر قسم کے لوگ بیٹھے ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہم جھجک محسوس کرتے ہیں۔ البتہ اگر آپ انھیں اپنی مجلس سے نکال دیں تو ہم آپ کے پاس آنے کو تیار ہیں آپ چونکہ ان بڑے بڑے قریشیوں کے ایمان لانے پر بڑے حریص تھے لہٰذا دل میں کوئی ایسی ترکیب سوچ ہی رہے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم چھ آدمی آپ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس بیٹھے تھے۔ مشرکین نے آپ سے کہا ان لوگوں کو اپنی مجلس سے نکال دیجئے تاکہ یہ ہم پر جرأت نہ کریں۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی فضل سعد بن ابی وقاص)

ابن ماجہ کی روایت کے مطابق یہ چھ آدمی درج ذیل تھے: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، صہیب رومی رضی اللہ عنہ، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ اور بلال بن رباح رضی اللہ عنہ (حبشی)۔

اقرع اور عیینہ نے تنہائی میں آپ سے کہا کہ ہمیں ان غلاموں کے ساتھ بیٹھنے میں شرم محسوس ہوتی ہے۔ لہٰذا جب ہم آپ کے پاس آئیں تو انھیں اٹھا دیا کیجئے۔

تب یہ آیت نازل ہوئی۔

﴿وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾.

[انعام:۵۲]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا صحابہ کی بہت تعریف بیان فرمائی اور فرما دیا کہ ان کو ہٹانے کی بات ہرگز نہ سوچئے۔ یہ انتہائی بے انصافی ہے کہ سچے مومنوں کو اس طمع سے اٹھایا جائے کہ دوسرے لوگ آ کر بیٹھیں جن کا ایمان لانا بھی یقینی نہ ہو۔

اسلام نے بلال رضی اللہ عنہ کو عظمت دی

بلال رضی اللہ عنہ غلام تھے، مکہ میں بلال کا باپ نہیں تھا، یہاں نہ اس کی ماں تھی نہ اس کا خاندان تھا، غلام تھے تنہا تھے اسلام نے بلال کو وہ مقام دیا وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزت دی وہ عظمت دی جو باپ اپنے بیٹے کو نہیں دے سکتا ماں اپنے بیٹے کو نہیں دی سکتی، یہ اسلام کی عظمت ہے۔

بلال رضی اللہ عنہ کو ایک در پر اطمینان ملا

آج کئی لوگ گوجرانوالہ سے لاہور جاتے ہیں وہاں علی ہجویری کی قبر پر دیگ چڑھاتے ہیں، نذر و نیاز دیتے ہیں وہاں جا کر منتیں مانگتے ہیں اور لاہور والے ملتان جاتے ہیں وہ ملتان جا کر دیگیں چڑھاتے ہیں، چادر چڑھاتے ہیں وہاں درباروں کا مقابلہ ہو رہا ہوتا ہے، کوئی کہتا ہے کہ لاہور والا دربار زیادہ خوبصورت ہے، کوئی کہتا ہے: ملتان والا دربار زیادہ خوبصورت ہے ملتان والے نے لاہور والے کو زیادہ اچھا سمجھا۔ میں کہتا ہوں: دنیا کے درباروں کا تم مقابلہ کر رہے ہو تم اسی طرح ذلیل و خوار ہوتے رہو گے، ایک دربار پر تمھاری مراد پوری ہو سکتی ہی نہیں، ایک دربار پر تمھیں اطمینان آ سکتا ہی نہیں، اگر سکون چاہتے ہو تو پھر بلال رضی اللہ عنہ کی طرح بتوں کو توڑ کر صرف ایک دربار میں آنا پڑے گا وہ دربار مسجد میں ملتا ہے، سجدہ کر کے ملتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کا در ہے وہ در وہی ہے جس کو بلال رضی اللہ عنہ نے ڈھونڈا۔ اگر آدمی ایک اللہ کے در پر ٹھہرا رہے تو اسے سکون بھی ملے گا اطمینان بھی ملے گا اور دنیا و آخرت کی کامیابیاں بھی ملے گیں۔

یاد رکھو جنت میں مومن اور موحد ہی جائے گا کوئی کافر اور مشرک جنت میں داخل نہیں ہوئے گا، مشرک پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے۔

﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾. [مائدہ:۱۴۳]

"بلا شبہ یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنھوں نے کہا بے شک اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح ابن مریم ہی ہے، اور مسیح نے کہا اے بنی اسرائیل! اللہ کی عبادت کرو، جو میرا رب اور تمھارا رب ہے۔ بے شک حقیقت یہ ہے کہ جو بھی اللہ کے ساتھ شریک بنائے سو یقیناً اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا آگ ہے اور ظالموں کے لیے کوئی مدد کرنے والے نہیں۔"

بلال رضی اللہ عنہ کی سیرت سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ اپنا جسم چھلنی کروا لوں، اپنا جسم زخمی کروا لوں لیکن اللہ کی توحید نہ چھوڑو، غیر اللہ کے دربار نہ جاؤ، احد احد کا عقیدہ نہ چھوڑو، اللہ ہمیں موت دے تو اسی عقیدہ پر دے زندہ رکھے تو اسی عقیدہ پر رکھے۔

نیکی کا اجر توحید کے بعد

توحید والوں کی یہ قیمت پڑتی ہے، توحید کی وجہ سے یہ مقام ملے گا اگر توحید نہیں تو پھر ہزار سال بھی اذانیں دیتا رہے کوئی قیمت نہیں پڑے گی۔ توحید کے بغیر نہ نماز قبول ہے نہ حج قبول ہے نہ تسبیح قبول ہے نہ نفل قبول ہے نہ صدقہ وخیرات قبول ہے۔ آج توبہ کر لو آئندہ کے بعد درباروں پر نہیں جانا، گیارھویں بارھویں نہیں دینی، غیر اللہ کے نام کی کوئی چیز نہیں دینی۔

ہر چیز اللہ کے نام کی دینی ہے، کیونکہ زمین اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے، پھل اس نے پیدا کیے ہیں، نباتات اس نے اگائی ہیں، سبزی اس نے پیدا کی ہے بکری اللہ نے پیدا کی ہے، گائیں اللہ نے پیدا کی ہیں، ہمارا جسم بھی اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ حق رکھتے ہیں ہم اس کی عطا کردہ چیزیں اس کی پیدا کردہ چیزیں اس کے نام پر ہی دیں اور اس کے لیے دیں، قیام اس کو کریں سجدہ اس کو کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ہمیں ایسی توفیق اور ہمت ہی نہ دے کہ ہماری پیشانی غیراللہ کے سامنے جھکے، اس پیشانی اور چہرے پر لعنت ہے جو اللہ کے علاوہ کسی اور کے سامنے جھکتی ہے۔ آپ دیکھ لیں آج کس طرح غیراللہ کے درباروں پر لوگ پیشانیاں رگڑتے ہیں، اپنے ماتھے ٹیک دیتے ہیں ایسے لوگوں کو اپنی قدر و قیمت کا ہی پتہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اس کے چہرے کو اونچا رکھا ہے دوسرے جانوروں کا چہرہ نیچے ہے اس کا چہرہ اونچا ہے اس کا حق تو یہ تھا کہ یہ صرف اور صرف اللہ کے دربار میں جھکتا لیکن جب اس نے اپنا چہرہ غیروں کے آگے جھکا دیا تو ذلیل وخوار ہو گیا۔ اللہ کا قرآن کہتا ہے

﴿وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ﴾۔ [حج: ۳۱]

”اور جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا، پھر اسے پرندے اچک لیتے ہیں، یا اسے ہوا کسی دور جگہ میں گرا دیتی ہے۔“

بلال کی سیرت سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ اپنا جسم چھلنی کروا لوں، اپنا جسم زخمی کروا لوں لیکن اللہ کی توحید نہ چھوڑو، غیراللہ کے دربار نہ جاؤ، احد احد کا عقیدہ نہ چھوڑو، اللہ ہمیں موت دے تو اسی عقیدہ پر دے زندہ رکھے تو اسی عقیدہ پر رکھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ایک جسد کی مانند ہیں

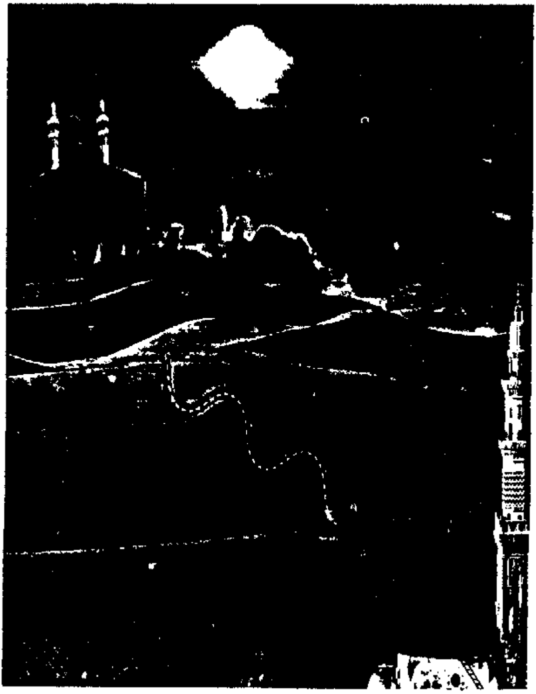

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

أعوذ باللّٰه من الشيطٰن الرجيم.

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم.

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾. [الحجرات:10]

''مومن تو بھائی ہی ہیں، پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرا اور اللہ سے ڈرو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود وسلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

محترم سامعین حضرات!

اللہ تعالیٰ کی بابرکت، عظیم اور مقدس کتاب کے چھبیسویں پارے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الحجرات سے ایک آیت آپ کے سامنے تلاوت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مقام ذیشان میں اس بات کا اعلان کیا کہ ایمان والے آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں، مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ کلمہ گو مسلمان اللہ کی زمین کے کسی بھی خطے میں، کسی بھی ملک میں، کسی بھی شہر میں رہتا ہو وہ سب ایک جسد ایک جسم کی مانند ہیں۔ خواہ وہ امریکہ میں رہ رہا ہے یا انڈیا میں رہنے والا ہے یا یورپ کے کسی ملک میں رہنے والا ہے۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى .

”نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ نے فرمایا تو، مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے سے رحم کا معاملہ کرنے ایک دوسرے سے محبت و تعلق رکھنے اور ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی و معاونت کا سلوک کرنے میں ایسا پائے گا جیسا کہ بدن کا حال ہے کہ جب بدن کا کوئی عضو دکھتا ہے تو بدن کے باقی اعضا اس ایک عضو کی وجہ سے ایک دوسرے کو پکارتے ہیں اور بیداری و بخار کے تعب و درد میں سارا جسم شریک رہتا ہے۔“

(صحیح بخاری، حدیث:٦٠١١)

رسول اللہ ﷺ نے مومن کی صفت اتحاد و یگانگت کو بیان فرمایا ہے کہ اگر کوئی جذبہ تعلق ایسا ہوسکتا ہے جو دنیا کے تمام انسانوں کو رنگ و نسل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور زبان و کلچر کے اختلاف و تفاوت اور ذات قبائل، علاقہ کی تفرقہ بازی سے نجات دلا کر ایک انسانی برداری اور اتحاد و یگانگت ایک لڑی میں پرو سکتا ہے تو وہ صرف ایمان و اسلام کا تعلق ہے چنانچہ اہل ایمان جہاں بھی ہوں جس رنگ و نسل سے بھی تعلق رکھتے ہوں ان کے درمیان کوئی انسانی اونچ نیچ نہیں ہے اور کسی برتری و کمتری کی نفرت و حقارت نہیں ہے وہ جس عقیدے کے حامل اور جس نظریہ حیات کو ماننے والے ہیں اس کی روشنی میں اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ تمام انسان ایک باپ کی اولاد ہیں تمام مسلمان ایک زنجیر کی کڑیاں ہیں، اگر وہ کڑیاں الگ الگ ہو جائیں تو زنجیر ٹوٹ کر رہ جائے گی اسی طرح اگر مسلمان تفرقہ بازی کا شکار ہو جائیں اور رنگ و نسل زبان و کلچر اور ذات پات کے دائروں میں سمٹ جائیں تو ان کے ملی وجود اور ان کی اجتماعی طاقت کو انتشار و اضمحلال کا گھن لگ جائے گا۔

اور جب ان کی اجتماعی حیثیت مجروح ہو کر غیر موثر ہو گی تو ان کا شخصی و انفرادی وجود بھی نہ صرف بے معنی ہو جائے گا بلکہ ہر شخص مختلف آفات کا شکار ہوگا اور چونکہ ملی وجود اور اجتماعی طاقت کا سرچشمہ افراد کا آپس میں محبت و موانست اور اشخاص کا باہمی ربط و تعلق ہے اس لیے ہر مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی سے اس طرح ربط و تعلق رکھتا ہے کہ جس طرح دو حقیقی بھائی ہوتے ہیں کہ آپس میں سلام و دعا کرتے ہیں باہمی میل جول اور ملاقات کرتے ہیں ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں باہمی معاملات و تعلقات کو محبت و موانست اور رحم دلی کی بنیاد پر استوار کرتے ہیں، ہدایا و تحائف کا تبادلہ کرتے ہیں ایک دوسرے کی مدد و اعانت کرتے ہیں اور ہر مسلمان دوسرے مسلمان کے حالات رعایت اور اس کے طور طریقوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس داری کرتا ہے چنانچہ جب شخصی اور انفرادی سطح پر یہ ربط و تعلق ایک دوسرے کو جوڑنے کا ذریعہ بن جاتا ہے تو سارے مسلمان ایک مضبوط اجتماعی حثییت اور عظیم طاقت بن جاتے ہیں۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے تمام مسلمانوں کو ایک بدن کے ساتھ تشبیہ دی ہے، جس طرح جب بدن کا کوئی ایک عضو دکھتا ہے تو سارا بدن دکھتا ہے اور محض ایک عضو میں تکلیف ہونے سے پورا جسم تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے اسی طرح مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ ایک تن بن جائیں اور پوری ملت اسلامیہ ایک جسم کی مانند ہو جائے کہ اگر کسی ایک بھی مسلمان کو کوئی گزند پہنچے یا وہ کسی آفت میں گرفتار ہو تو سارے مسلمان اس کے دکھ و رنج میں شریک ہوں اور سب مل کر اس کی تکلیف و مصیبت کو دور کرنے کی تدبیر کریں۔

اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بھی اعلان کر دیا ہے ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ لیکن آج مسلمانوں کی حالت پر افسوس ہوتا ہے، ان کے دل آپس میں جدا ہیں، بھائی بھائی سے نہیں بول رہا، ہمسایہ ہمسائے سے لڑا ہوا ہے، محلے دار ایک دوسرے کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ ظاہری دوست اندر سے ایک دوسرے کی دشمنی کا سوچ رہے ہیں۔ ہم نے اللہ کے قرآن کو سمجھا ہے نہ نبی ﷺ کے فرمان کو سمجھا ہے۔ ہم ایک دوسرے سے لڑتے ہیں، ایک دوسرے کی عزت اچھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دوسرے کو ذلیل کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ اسلام جو معاشرہ چاہتا ہے ہمارے ہاں اس کا کوئی تصور ہی نہیں۔

بھائیوں میں صلح کرا دو

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ [الحجرات:10]

''مومن تو بھائی ہی ہیں، پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کراؤ، اور اللہ سے ڈرو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

دو بھائی آپس میں لڑ پڑیں تو ان کی صلح کروایا کرو، ان کو آپس میں ملا دیا کرو۔ لیکن ہم ایک دوسرے کو لڑاتے ہیں، ایک کی بات دوسرے کو جا کر بتائی، اس نے کوئی بات نہیں بھی کہی تو اپنی طرف سے بنا کر اسے کہہ دی۔ دونوں طرف سے باتیں اپنی طرف سے بڑھائیں اور ان کی لڑائی کو ہوا دی۔ آج کل ہمارا یہ مشغلہ بن چکا ہے، اسی لیے تو ہم پر اللہ کی رحمت نہیں ہو رہی۔ قدم قدم پر اللہ کے قرآن کی مخالفت کر رہے ہیں، اپنے بھائیوں کی غیبت چغلی کرنا تو ہمارا مشغلہ بن چکا ہے۔ ایک دوسرے کو مذاق کرتے رہتے ہیں، ایک کی بات کو غلط رنگ دے کر، غلط مفہوم نکال کر دوسرے تک پہنچاتے ہیں تاکہ وہ اس کے خلاف بھڑکے، جبکہ ہمیں تو تعلیم یہ دی گئی تھی کہ صلح کی خاطر جھوٹ بھی بولنا پڑے تو جھوٹ بول لو اور صلح کرادو، ہمیں تو اللہ کے رسول ﷺ کے فرامین کا پتا ہی نہیں۔

صلح کی غرض سے جھوٹ بولنا

صلح کروانے کے لیے جھوٹ بولنے کی بھی اجازت ہے۔ اپنی طرف سے کوئی اچھی بات کہہ کر دوسرے کے دل میں بھائی کی محبت پیدا کرو۔ اس کے دل میں اگر کوئی بات ہے تو اس کے دل کو بھائی کے متعلق صاف کر دو، لیکن افسوس ہے اس معاشرہ پر یہ تو لڑائی کے لیے جھوٹ بولیں گے، ڈبل گناہ کے مرتکب بنتے ہیں۔ اللہ کی رحمت اس معاشرے پر کیسے ہو؟

عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقُولُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، فَيَنْمِي خَيْرًا، أَوْ يَقُولُ خَيْرًا.

"ام کلثوم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح وصفائی کراتا ہے بھلائی کی بات کہتا ہے اور ایک دوسرے سے اچھی باتیں پہنچاتا ہے۔ (اگرچہ وہ صلح وصفائی کرانے اور اس بات کے کہنے اور پہنچانے میں جھوٹ سے کام لے)۔

(صحیح بخاری، حدیث:۲۶۹۲)

مسلمانوں کے باہمی نزاع اور فتنہ وفساد کو ختم کرانے کے لیے اگر کوئی شخص ایسی بات کہے جو واقعہ کے اعتبار سے صحیح نہ ہو بلکہ جھوٹ ہو تو اس شخص کو جھوٹا نہیں کہیں گے اور اس پر جھوٹ کا گناہ نہیں ہوگا لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ بات ایسی ہو جو خیر و بھلائی ہی پر مشتمل ہو۔ دو مسلمان اگر آپس میں کوئی مخاصمت رکھتے ہوں یا ان دونوں کے درمیان کوئی فتنہ وفساد پا گیا تو اس صورت میں اگر کوئی تیسرا شخص یہ چاہے کہ ان دونوں کے درمیان باہمی مخاصمت ختم ہو جائے اور ان کے درمیان صلح وصفائی ہو جائے اور اس مقصد کے لیے وہ دونوں میں سے ہر ایک کے پاس جا کر یوں کہے کہ اس دوسرے نے تمہیں سلام کہا ہے وہ تمہاری تعریف کر رہا تھا اور تمہارے بارے میں کہہ رہا تھا کہ میں اس کو اپنا دوست سمجھتا ہوں اور حقیقت میں نہ تو اس نے سلام کہا ہو نہ اس کی تعریف کی ہو اور نہ یہ کہا ہو کہ میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔

بھائی کو خوش کرلیں

آج اگر ہمارا کوئی بھائی ناراض ہے تو اسے خوش کر لیں، اسے راضی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرلیں اور دوسروں کو بھی چاہیے کہ وہ دو بھائیوں کی آپس میں صلح کروائیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ سُلَامَى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ، يُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ يُحَامِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ، وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَدَلُّ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ.

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کے بدن کے جوڑ پر طلوع آفتاب کے ساتھ ایک صدقہ واجب ہوجاتا ہے دو آدمیوں میں انصاف وعدل کرا دینا صدقہ ہے، کسی آدمی کو اس کے سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کی سواری پر اس کا مال واسباب لاد دینا صدقہ ہے، کسی سے اچھی بات کہنا صدقہ ہے، اور ہر وہ قدم جو نماز کے لئے اٹھے صدقہ ہے، اور تکلیف دینے والی چیز کو راستہ سے ہٹا دینا صدقہ ہے۔''

(صحيح بخارى، باب فَضْلِ مَنْ حَمَلَ مَتَاعَ صَاحِبِهِ فِي السَّفَرِ . ٢٨٩١)

پیار اور محبت کی فضیلت

ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ . قَالُوا بَلَى. قَالَ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ الْحَالِقَةُ .

''کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو روزے نماز اور صدقے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے افضل ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں محبت اور میل جول اس لیے کہ آپس کا بغض تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس کی پھوٹ مونڈ دیتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سر کو مونڈ دیتی ہے بلکہ یہ تو دین کو مونڈ دیتی ہے۔ (یعنی انسان کو تباہی کی طرف لے جاتی ہے)

(سنن ابی داؤد، حدیث:٤٩٢١)

محبت پیدا کرنے کے سنہرے اصول

آج میں آپ کو وہ اعمال بتاتا ہوں جن سے ہماری آپس میں محبت پیدا ہوگی، ہمارا معاشرہ اسلامی معاشرہ بن جائے گا، دل صاف ہو جائیں گے، ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں گے۔ ان میں سے ایک عمل ہے السلام علیکم کہنا۔

۱۔ السلام علیکم کہنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مجمع میں فرمایا: میں آپ کو ایک بات بتاؤں جس کی وجہ سے تمہار آپس میں پیار اور محبت بڑھ جائے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا آپ ہمیں وہ عمل بتائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: السلام علیکم کو عام کردو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم جب تک کہ ایمان نہ لا جنت میں داخل نہیں ہوسکو گے اور تمہارا ایمان اس وقت کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ تم اللہ کی رضا خوشنودی کے لیے آپس میں محبت قائم نہ کرو۔ پھر آپ نے فرمایا اور کیا میں تمہیں ایک ایسا ذریعہ نہ بتادوں جس کو تم اختیار کرو تو آپس میں محبت کا تعلق قائم ہو جائے اور وہ ذریعہ یہ ہے کہ تم آپس میں سلام کا چلن عام کرو (یعنی آشنا و نا آشنا سب کو سلام کرو۔)''

(صحیح مسلم، حدیث:بَاب بَيَانِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ وَأَنَّ مَحَبَّةَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْإِيمَانِ وَأَنَّ إِفْشَاءَ السَّلَامِ سَبَبًا لِحُصُولِهَا، ۸۱)

کتنا پیارا وہ ماحول ہوگا جب رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وعظ کررہے ہوں گے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے پاس بیٹھ کر آپ ﷺ کا وعظ سن رہے ہوں گے، ہم وعظ سنیں تو اکتا جاتے ہیں، مولوی صاحب تھوڑا سا وعظ لمبا کر دیں تو ہم پریشان ہو جاتے ہیں، لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو نبی ﷺ کا وعظ سن کر خوش ہوا کرتے تھے، ان کی تو خواہش ہوتی تھی کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ گفتگو کرتے رہیں اور ہم سنتے رہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أفشوا السلام».

''السلام علیکم کو عام کردو''

السلام علیکم کہنے سے آپس میں محبت بڑھتی ہے، حسد، کینہ، بغض ختم ہو جاتا ہے، عاجزی وانکساری پیدا ہوتی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَقِيلَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.

''عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا چنانچہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور کو دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ چہرہ اقدس کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد جو سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ یہ تھا کہ لوگو! سلام کو ظاہر کرو۔ (یعنی السلام علیکم بآواز بلند کہو تا کہ جس کو سلام کیا جا رہا ہے وہ سن لے نیز یہ کہ ہر ایک سے سلام کرو چاہے وہ آشنا ہو یا بے گانہ) اور (بھوکوں کو) کھانا کھلاو۔ رشتہ داروں سے حسن سلوک کرو، نیز رات میں اس وقت تہجد کی نماز پڑھو جب کہ لوگ سوتے ہو (اگر یہ کرو گے) تو جنت میں سلامتی کے ساتھ (یعنی بغیر عذاب کے) داخل ہو گے۔''

(جامع ترمذی، حدیث:٢٤٨٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بازار اور منڈی میں السلام علیکم

ایک دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک صحابی کو ساتھ لے کر صبح صبح منڈی چلے گئے۔ اور بغیر خرید وفروخت کے واپس آگئے، ساتھی کہنے لگا آپ منڈی گئے ہیں اور بغیر خرید وفروخت کے واپس آگئے ہیں۔ لوگ منڈی جاتے ہیں نفع کے لیے جاتے ہیں، خرید وفروخت کے لیے جاتے ہیں۔ آپ چکر لگا کر واپس آگئے ہیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ساتھی کو کہتے ہیں: دنیا میں کوئی بھی کام کریں نفع بھی ہوتا ہے اور نقصان بھی ہوتا ہے۔ کپڑے کا کام کریں نفع بھی ہوتا ہے اور نقصان بھی ہوتا ہے۔ لوہے کا کام کریں نفع بھی ہوتا ہے اور نقصان بھی ہوتا ہے۔ اے میرے ساتھی میں صبح منڈی گیا ہوں اتنا نفع کما کر لایا ہوں جس میں نقصان کا کوئی اندیشہ نہیں وہ صحابی بڑے تجسس سے پوچھتے ہیں آپ نے نہ کچھ خریدا ہے نہ کچھ فروخت کیا ہے۔ منافع کیسے ہو گیا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے جب میں منڈی گیا تو تو نے دیکھا میں نے ہر ایک کو سلام کیا۔ السلام علیکم کثرت سے کہا میری نیکیاں کل سے بڑھ گئی۔ بس یہی میری تجارت تھی جس کا اجر وثواب مجھے روز قیامت ملے گا جس میں نقصان کا کوئی اندیشہ نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلام کو عام کرو، ہر آتے جاتے گزرتے ہوئے کو سلام کرو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ».

”عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا رحمٰن کی عبادت کرو کھانا کھلاؤ اور سلام کو رواج دو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔"

(جامع الترمذی، کتاب الأطعمة (١٨٥٥)]

اس نیکی کو حاصل کرنے میں نہ کوئی مشقت اٹھانی پڑتی ہے نہ کہیں جانا پڑتا ہے۔ اپنے معاشرہ میں اپنے گھر میں السلام علیکم کو عام کرو۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے:

﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾.

[النور:61]

"جب تم گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے لوگوں (گھر والوں) کو سلام کہا کرو۔ یہ اللہ کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ تحفہ ہے۔ اسی طرح اللہ تعالی اپنی آیات تمہارے لئے کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ تم سمجھ سے کام لو۔"

۲۔ ایک دوسرے کو تحائف دینا

دوسری بات، اور دوسرا عمل جس کی وجہ سے آپس میں محبت قائم ہوتی ہے، ایک دوسرے سے محبت بڑھتی ہے، وہ عمل ہے تحفہ دینا۔ مسلمان بھائی کو اگر وہ تحفہ دیا جائے جس کو وہ پسند کرتا ہے تو اس سے محبت دوگنی ہو جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ کو خوشبو بہت پسند تھی۔ خوشبو کا تحفہ دیا کرو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو خوشبودار پھول تحفہ کے طور پر دیا جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ اول تو وہ سبکسار (یعنی بہت ہلکا احسان ہے) اور دوسرے یہ کہ وہ ایک اچھی خوشبو ہے۔

(صحيح مسلم، حديث:بَاب اسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَأَنَّهُ أَطْيَبُ الطِّيبِ وَكَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ وَالطِّيبِ:٢٢٥٣)

آپ نے فرمایا خوشبو کو واپس نہ کیا جائے، یہ حکم ہر اس تحفہ کا ہے جو بظاہر کم تر ہونے کی وجہ سے زیادہ احسان نہ رکھتا ہو مگر نفع وخوشگواری کے اعتبار سے بہت مفید اور نافع ہوتا کہ جس شخص نے وہ تحفہ دیا ہے اس کی دل شکنی نہ ہو۔

آپس میں تحفہ کے لین دین سے باہمی بغض وعداوت کے جذبات ختم ہو جاتے ہیں اور اس کے بجائے آپس کی الفت ومحبت پیدا ہو جاتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ.

"ابو ہریرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں تحفہ دیا لیا کرو کیونہ تحفہ سینے کی کدورت کو دور کرتا ہے اور یاد رکھو کوئی ہمسایہ اپنے دوسرے ہمسایہ کے واسطے کسی کمتر چیز کے تحفہ کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ بکری کے کھر کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔"

(صحيح بخاري، حديث:٥٢٥٦، جامع ترمذي، حديث:٢١٣٠)

کوئی اپنے ہمسایہ کو کسی کمتر اور تھوڑی سی چیز کے بطور تحفہ بھیجنے کو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمسایہ کے حق میں حقیر نہ سمجھے بلکہ جو بھیجنا چاہے اسے بھیج دے خوہ وہ کتنی ہی کمتر اور تھوڑی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح جس ہمسایہ کو تحفہ بھیجا گیا ہو اس کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اپنے ہمسایہ کے کسی تحفہ کو حقیر سمجھے بلکہ اس کے پاس جو بھی تحفہ آئے اسے رغبت وبشاشت کے ساتھ قبول کرلے اگرچہ وہ کتنی ہی تھوڑی اور کیسی ہی خراب کیوں نہ ہو۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاثٌ لا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ الدُّهْنُ يَعْنِي بِهِ الطِّيبَ.

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول کریم ﷺ نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں قبول کرنے سے انکار نہ کرنا چاہئے (۱) تکیہ (۲) تیل (۳) دودھ۔ کہا جاتا ہے کہ تیل سے آپ ﷺ کی مراد خوشبو تھی۔

(جامع ترمذی، حدیث:۲۷۹۰)

اگر کوئی شخص اپنے مہمان کو تواضع کے طور پر تکیہ دے یا تیل دے اور یا پینے کے لئے دودھ دے تو اس مہمان کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ اسے قبول کرنے سے انکار کردے۔

رسول اللہ ﷺ خوشبو کے تحفے کو قبول فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لا يَرُدُّ الطِّيبَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لا يَرُدُّ الطِّيبَ.

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ خوشبو کے تحفے کو واپس نہیں کیا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری، حدیث:۲۵۷۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو ہمارے دین کا نہیں اس سے محبت کیوں؟

آج ہماری محبت غیروں کے لیے ہے، ہم تحفے تحائف غیروں کو دیتے ہیں، اپنوں کے لیے ہم سخت ہیں، دوسروں کے لیے ہم نرم بنے ہوئے ہیں۔ انڈیا کے لیے ہم بڑے نرم بنے ہوئے ہیں ہمارے حکمران انڈیا جا جا کر ان کو سلامی پیش کرتے ہیں اور ادھر آ کر اپنے مسلمان بھائیوں کو آنکھیں دکھاتے ہیں۔ ان سے تجارت کے لیے ہاتھ بڑھاتے ہیں اور اپنے مسلمان بھائیوں کی تجارت اور ان کے کاروبار کو بند کرنے کی سکیمیں سوچ رہے ہیں۔ کہیں ان پر ٹیکس لگائے جا رہے ہیں، کہیں انھیں بجلی نہیں دی جا رہی اور انڈیا والوں کے ساتھ تجارت کی باتیں کر رہے ہیں۔ یاد رکھو! انڈیا والے پاکستان کے دشمن ہیں، اسلام کے دشمن ہیں۔ کبھی بھی ہمارے دوست نہیں ہو سکتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا﴾.

[نساء:١٤٤]

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست مت بناؤ، کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کے لیے اپنے خلاف ایک واضح حجت بنا لو۔“

﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾. [مائدہ:٥٧]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان لوگوں کو جنھوں نے تمھارے دین کو مذاق اور کھیل بنا لیا، ان لوگوں میں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے اور کفار کو دوست نہ بنا اور اللہ سے ڈرو، اگر تم ایمان والے ہو۔''

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾. [توبہ: ۲۳]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے باپوں اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بنا، اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر سے محبت رکھیں اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا سو وہی لوگ ظالم ہیں۔''

ہمارا تو عقیدہ ہی ان کے خلاف ہے، ہم ایک اللہ کو پوجنے والے ہیں اور وہ گائے کو پوجنے والے ہیں، ہم گائے کو ذبح کرتے ہیں وہ گائے کو معبود سمجھتے ہیں۔ اور جاؤ تاریخ کا مطالعہ کرو ہندوستان میں جتنی بھی لڑائیاں ہوئیں سبھی گائے کی وجہ سے ہوئیں ہیں۔ انڈیا والے جتنی بھی مصنوعات بناتے ہیں اس میں گائیں کا گوبر اور گائیں کا پیشاب ملاتے ہیں۔ اس کے گوبر اور پیشاب کو تو وہ اس طرح متبرک سمجھتے ہیں جس طرح ہم زم زم کے پانی کو متبرک سمجھتے ہیں۔ ہماری ان سے صلح کیسے ہو سکتی ہے، ہمارا ان کے ساتھ کیا تعلق ہے، لیکن دیکھو حکمران ان سے دوستی کے ہاتھ بڑھا رہے ہیں، ان سے بھیک مانگ رہے ہیں اور اپنے مسلمان بھائی اور عوام سے کتنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

براسلوک کرتے ہیں۔ انھوں نے کیا حکومت کرنی ہے یہ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اخلاق اور سوچ سے ہی بہت دور ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حال تو یہ تھا۔

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾.

[الفتح:٢٦]

”محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں، تو انھیں اس حال میں دیکھے گا کہ رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا ڈھونڈتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں (موجود) ہے، سجدے کرنے کے اثر سے۔ یہ ان کا وصف تورات میں ہے اور انجیل میں، ان کا وصف اس کھیتی کی طرح ہے جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اسے مضبوط کیا، پھر وہ موٹی ہوئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی، کاشت کرنے والوں کو خوش کرتی ہے، تاکہ وہ ان کے ذریعے کافروں کو غصہ دلائے، اللہ نے ان لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے بڑی بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ آپس میں رحم دل اور نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ ان کی آپس میں ہمدردی اور غمگساری، تواضع اور خاطر و مدارت سے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے وہ آپس میں حقیقی بھائی ہیں۔ بھلا جن لوگوں کو اللہ تعالی نے خود اپنی مہربانی سے آپس میں بھائی بنادیا ہو ان کی اخوت اور ایثار و مروت میں کیا شک ہوسکتا ہے؟ وہی قتل و غارت اور لوٹ مار کے رسیا لوگ جب اسلام لائے تو اسلام نے ان کی ایسی اخلاقی تربیت کی کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں جہاں گرم ہونے کی ضرورت ہوتی فوراً گرم ہوجاتے اور جہاں نرم ہونے کی ضرورت ہوتی نرم پڑ جاتے تھے۔ ان کی باہمی محبت اور ایثار کے واقعات اتنے زیادہ ہیں کہ یہاں یہ بحث چھیڑنا ممکن نہیں۔

آپس میں مہربان اور ایثار پیشہ ہونا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس وقت خصوصیت سے ظاہر ہوا جب مہاجرین و انصار میں مواخات ہوئی اور انصار نے اپنی سب چیزوں میں مہاجرین کو شریک کرنے کی دعوت دی۔ قرآن نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس وصف کو مقدم بیان فرمایا کیونکہ درحقیقت اس کا حاصل یہ ہے کہ ان کی دوستی اور دشمنی، محبت یا عداوت کوئی چیز اپنے نفس کے لئے نہیں بلکہ سب اللہ تعالی اور اس کے رسول کے لئے ہوتی ہے اور یہی وہ چیز ہے جو ایمان کامل کا اعلی مقام ہے صحیح بخاری کی حدیث میں ہے کہ من احب للہ و ابغض للہ فقد استکمل ایمانہ یعنی جو شخص اپنی محبت اور بغض و عداوت دونوں کو اللہ کی مرضی کے تابع کردے اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔

مؤمنین کی مثال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں آپس کی محبت اور نرم دلی میں مومنوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال ایک جسم کی طرح ہے کہ اگر کسی ایک عضو میں درد ہو تو سارا جسم بیقرار ہو جاتا ہے کبھی بخار چڑھ آتا ہے کبھی نیند اچاٹ ہو جاتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں مومن مومن کے لئے مثل دیوار کے ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو تقویت پہنچاتا ہے اور مضبوط کرتا ہے، پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسری میں ملا کر بتائیں پھر ان کا اور وصف بیان فرمایا: نیکیاں بکثرت کرتے ہیں خصوصا نماز جو تمام نیکیوں سے افضل و اعلی ہے پھر ان کی نیکیوں میں چار چاند لگانے والی چیز کا بیان یعنی ان کے خلوص اور اللہ طلبی کا کہ یہ اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے متلاشی ہیں۔ یہ اپنے اعمال کا بدلہ اللہ تعالی سے چاہتے ہیں جو جنت ہے اور اللہ کے فضل سے انھیں ملے گی اور اللہ تعالی اپنی رضامندی بھی انھیں عطا فرمائے گا جو بہت بڑی چیز ہے:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾. [التوبہ:72]

اللہ تعالی کی ذراسی رضا بھی سب سے بڑی چیز ہے۔

صحابہ کرام آپس میں نرم دل تھے، رحم دل تھے، ایک دوسرے کے لیے رحمت کی تصویر تھے اور دشمنوں کے لیے سخت تھے، لیکن آج ہمارا حال بالکل اس کے الٹ ہے۔

بددیانت اور چوروں، ڈاکوؤں پر رحمت نہیں ہوتی

نبی ﷺ نے فرمایا ہے: مومن کی مثال تو ایک جسم کی طرح ہے، ایک انگلی کو تکلیف ہو تو سارا جسم ہی بے چین ہوتا ہے۔ ایک مسلمان مومن بھائی کو تکلیف ہو تو سارے مومن اور مسلمان پریشان ہو جانے چاہئیں کہ ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائی کو تکلیف کیوں ہے؟ لیکن آج کسی کی تکلیف میں اس کا معاون بننے کی بجائے ہم اس کے مال کو غصب کرنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں، ہمسایہ ہمسائے کا حق مار رہا ہے، دوست دوست کا حق مار رہا ہے، امانتیں ھڑپ کی جارہی ہیں، ہم تو اسلام ے بہت دور نکل چکے ہیں۔ آؤ! میں تمھیں صحیح بخاری کا ایک واقعہ سناؤں!

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا تذکرہ کیا کہ اس نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی سے ہزار دینار قرض مانگا، تو اس نے کہا کوئی گواہ لا تا کہ میں ان کو گواہ مقرر کروں اس نے کہا اللہ تعالی کی گواہی کافی ہے، پھر اس نے کہا کوئی ضامن لا، تو اسنے کہا: اللہ کی ضمانت کافی ہے، پھر اس نے کہا کوئی ضامن لا، تو اس نے کہا اللہ کی ضمانت کافی ہے، اسنے کہا تم سچ کہتے ہو، چنانچہ اسے دینار ایک مدت مقررہ کے وعدے پر دیدیئے، قرض لینے والا بحری سفر کو روانہ ہوا اور اپنی ضرورت پوری کی، پھر سواری تلاش کی تا کہ قرض دینے والے کے پاس اس مدت کے اندر ہی پہنچ جائے جو اس سے مقرر کی تھی، لیکن کوئی سواری نہ ملی تو اسنے ایک لکڑی لی اور اس کو کھود کر اس میں سو دینار اور ایک خط قرض دینے والے کے نام لکھ کر رکھا، پھر اس کا منہ بند کیا اور سمندر کے کنارے آیا اور کہا:

اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعلَمُ أَنِّي كُنتُ تَسَلَّفتُ فُلَانًا أَلفَ دِينَارٍ فَسَأَلَنِي كَفِيلًا فَقُلتُ كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا فَرَضِيَ بِكَ وَسَأَلَنِي شَهِيدًا فَقُلتُ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا فَرَضِيَ بِكَ وَأَنِّي جَهَدتُ أَن أَجِدَ مَركَبًا أَبعَثُ إِلَيهِ الَّذِي لَهُ فَلَم أَقدِر وَإِنِّي أَستَودِعُكَهَا .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے میرے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار قرض مانگا تو اس نے مجھ سے ضامن طلب کیا، میں نے تجھ کو ضمانت میں پیش کیا تو وہ اس پر راضی ہوگیا، اس نے مجھ سے گواہ مانگا تو میں نے کہا اللہ کی گواہی کافی ہے وہ اس پر رضا مند ہوگیا (اور قرض دیدیا) میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی سواری مل جائے تو میں اس کا قرض بھیج دوں، لیکن نہ مل سکی، اس لئے میں اس کو تیرے سپرد کرتا ہوں (یہ کہہ کر) اس نے اس لکڑی کو سمندر میں پھینک دیا، یہاں تک کہ وہ لکڑی ڈوب گئی اور وہ واپس ہوگیا اور اس اثنا میں وہ اپنے شہر جانے کے لئے سواری تلاش کرتا رہا، ادھر جس شخص نے اس کو قرض دیا تھا۔ ایک دن یہ دیکھنے کے لئے باہر نکلا کہ شاید کوئی جہاز اس کا مال لے کر آیا ہو اس کی نظر اس لکڑی پر پڑی جس میں دینار تھے، گھر کے لئے ایندھن کی خاطر اس کو لے کر گیا، جب اس کو چیرا تو وہ مال اور خط اس کو ملا بعد ازاں جس شخص کو قرض دیا تھا وہ بھی آ گیا اور سو دینار لے کر آیا اور کہا خدا کی قسم میں سواری کی تلاش میں سرگرم رہا تاکہ میں تمہارے پاس تمہارا مال لے کر آتا، لیکن جس جہاز سے میں آیا اس سے پہلے کوئی جہاز مجھے نہ ملا، تو اس نے کہا کہ تو نے میرے پاس کوئی چیز بھیجی تھی؟ تو قرض لینے والے نے کہا میں تو کہہ رہا ہوں کہ جس جہاز میں آیا ہوں، اس سے پہلے کوئی جہاز مجھ کو نہیں ملا، قرض دینے والے نے کہا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَدَّى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ.

اللہ نے تیری وہ چیز مجھے پہنچا دی جو لکڑی تو نے مجھے بھیجی تھی،

چنانچہ وہ اپنی ہزار اشرفیاں لے کر خوش خوش واپس ہوا۔

(صحیح بخاری، حدیث:۲۲۱۹)

جب کسی کے پیسے دینے ہوں اور ارادہ ٹھیک ہو تو سبب اللہ تعالیٰ پیدا کر دیتے ہیں، اسباب اللہ تعالیٰ مسخر کر دیتے ہیں، اسے کرامت کہتے ہیں:۔ دیکھو اس نے کس طرح پیسے اس کی طرف بھیجے ہیں، اس نے کہا اللہ میں نے تجھے گواہ بنایا تھا اور کوئی گواہ نہیں اب میں تجھے ہی گواہ بنا کر یہ پیسے اس کی طرف بھیجتا ہوں۔

یہاں کسی نے دوسرے کے پیسے دینے ہو تو وہ وعدہ کے وقت ویسے ہی گھر سے بھاگ جاتا ہے، موبائل بند کر دیتا ہے، نمبر بدل کر دوسرا نمبر استعمال کر لیتا ہے۔ ہمارا تو حال اب یہ بن چکا ہے کسی سے پیسے لے کر واپس یہ نہیں کرتے، جب تک قرض خواہ نہ مانگے تب تک تو ٹھیک ہے اگر مانگ لے تو پھر اس سے دشمنی شروع ہو جاتی ہے۔ اگر یہی ہمارا حال رہا تو پھر اللہ کے عذاب کا ہی انتظار کرنا۔ یہ جو ہم پر مصیبتیں نازل ہوتی ہیں، کبھی کوئی بیماری تو کبھی کوئی تکلیف آتی ہے، یہ اسی بات کا نتیجہ ہوتا ہے جو ہم نے اپنے ہی مسلمان بھائی کا مال غصب کیا ہوتا ہے۔

آج کوئی ایسی مثال پیش کر سکتا ہے؟ ہزاروں میں سے کوئی شاید ایک ہو جو کسی کی امانت ہی واپس کر دے، چہ جائیکہ اس کا مال یا اس کا حق واپس کرے۔ ہم ہر معاملہ میں بے ایمانی اور جھوٹ بولنے کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ ہر کوئی دوسرے کے مال کو لوٹنے کی سوچ میں لگا ہوا ہے۔ آسمان سے برکت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیسے نازل ہو، جس معاشرہ میں چور، ڈاکو، زانی، لٹیرے ہوں وہاں اللہ کی رحمت نازل نہیں ہوتی۔

ایک عادل جج کے فرائض

ہمارے وکیل اور جج سب سے بڑے لٹیرے بنے ہوئے ہیں، وکیل بھی لوٹنے کی سوچ رہا ہے اور جج بھی لوٹنے کی سوچ لے کر بیٹھا ہوا ہے۔ چور بھی وکیل کر رہا ہے، ڈاکو بھی وکیل کر رہا ہے، قاتل بھی وکیل کر رہا ہے اور وکیل سب سے پیسے لے کر مال لے کران کی وکالت کر رہا ہے۔ آج ایسے وکیل اور جج کی ضرورت ہے جو انصاف سے فیصلہ کرے، جو عدل کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک عادل جج کا واقعہ سنایا، ابوہریرہ فرماتے ہیں:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ، فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي، إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الأَرْضَ، وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ. وَقَالَ الَّذِي لَهُ الأَرْضُ إِنَّمَا بِعْتُكَ الأَرْضَ وَمَا فِيهَا، فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ، فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلاَمٌ. وَقَالَ الآخَرُ لِي جَارِيَةٌ. قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلاَمَ الْجَارِيَةَ، وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ، وَتَصَدَّقَا.

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلے زمانہ میں ایک شخص نے کسی آدمی سے کچھ زمین خریدی اور اس خریدی ہوئی زمین میں خریدار نے سونے سے بھرا ہوا ایک گھڑا پایا پھر بائع (بیچنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا) زمین سے کہا کہ تم اپنا سونا مجھ سے لے لو کیونکہ میں نے تجھ سے صرف زمین خریدی تھی سونا مول نہیں لیا تھا، بائع (بیچنے والا) نے کہا کہ میں نے تو زمین اور جو کچھ اس زمین میں تھا سب فروخت کر دیا تھا پھر ان دونوں نے کسی شخص کو قاضی بنایا اس قاضی نے مقدمہ کی روئیداد سن کر دریافت کیا کہ کیا تم دونوں کی اولاد ہے؟ ایک نے کہا میرے ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا میری لڑکی ہے قاضی نے کہا اس لڑکے کا نکاح اس لڑکی کے ساتھ کر دو اور اس روپیہ کو ان کے کار خیر میں صرف کرو۔"

(صحیح بخاری، حدیث:۳٤٧٢)

دیکھو! اس شخص نے کیسا انصاف والا فیصلہ کیا، دونوں کے گھر آباد کر دیے، دونوں کو رشتے دار بنا دیا اور یہ رشتہ امانت داری کی بنیاد پر ہوا، یہ رشتہ صداقت کی بنیاد پر ہوا دونوں سچے تھے، دونوں امانت دار تھے۔ اللہ تعالیٰ کیوں نہ ایسے گھرانے پر اپنی رحمت کرے۔ یہاں تو بیٹی اس کو دی جاتی ہے جو سب سے زیادہ کرپٹ اور کرپشن کا تجربہ رکھتا ہو، پھر اللہ کیسے ایسے گھرانے پر رحمت کرے، حرام کھانے والوں کے گھر میں اللہ کی رحمت اور برکت نہیں ہوتی۔ حرام خور کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ اس کے پیسے بھی کسی حرام اور غلط جگہ پر ہی لگیں گے۔ حرام خور کے پیسے کبھی کسی نیکی کے کام پر نہیں لگتے، مسجد میں نہیں لگتے، دینی کام پر نہیں لگتے اور اگر لگ بھی جائیں تو اللہ اسے قبول ہی نہیں کرتے۔

حرام خور کی دعا قبول نہیں ہوتی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّهَا النَّاسُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ ﴿يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ﴾ وَقَالَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ﴾ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ.

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! اللہ تعالی پاک ہے اور پاکیزہ چیز ہی کو قبول کرتا ہے اور اللہ تعالی نے ایمان والوں کو بھی اسی چیز کا حکم دیا ہے جس کا اپنے رسولوں کو دیا، اس نے فرمایا: يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (اے پیغمبرو! تم پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو اس لئے کہ میں تمہارے اعمال کے متعلق جانتا ہوں) پھر مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ (اے ایمان والو! ہماری عطا کی ہوئی چیزوں میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ) راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے پریشان ہے اور اس کے بال خاک آلود ہو رہے ہیں وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر کہتا ہے۔ اے رب۔ اے رب حالانکہ اس کا کھانا پینا، پہننا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب حرام چیزوں سے ہے اسے حرام ہی سے خوراک دی گئی
پھر اس کی دعا کیسے قبول ہو۔"

(صحیح مسلم، حدیث:۱۰۱۵)

آپ غور کریں! اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ایک لقمہ کی بات کی ہے۔ یہاں تو ہمارا سب کا سب ہی حرام ہوتا ہے، ہمیں تو کوئی پرواہ ہی نہیں ہوتی۔

۳۔ بیمار پرسی کرنا

تیسری بات اور تیسرا عمل جس کی وجہ سے محبت اور پیار آپس میں بڑھتا ہے وہ ہے اپنے بھائی کی بیمار پرسی کرنا۔ اگر ہمارا کوئی بھائی بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کریں۔ اس سے اس کے دل میں محبت پیدا ہوگی، وہ آپ سے خوش ہوگا اور اگر پہلے کوئی ناراضگی تھی تو وہ آپ کے جانے سے ختم ہو جائے گی، ایسے موقع پر ضرور جانا چاہیے، سستی نہیں کرنی چاہیے۔ کئی لوگ ایسے وقت پر بھی انا کا مسئلہ بنا کر بیٹھ جاتے ہیں، میں نے اس کے گھر میں نہیں جانا جب مر جائے گا تو جنازہ پڑھ آوں گا۔ بھائی اس طرح جنازہ پڑھنے کا کیا فائدہ؟ اس کو زندگی میں ہی خوش کر لے، زندگی میں اسے معاف کر دے یا اس سے معافی مانگ لے۔ اللہ بھی خوش ہو جائے گا اور دونوں کی آخرت بھی بہتر بن ہو جائے گی۔ نبی کریم ﷺ نے تیمارداری کا ثواب بہت زیادہ بیان فرمایا ہے۔

ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ .

بیمار آدمی کی عیادت کرنے والا جنت کے میوہ زار میں ہوتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ وہ لوٹ آئے۔

(صحیح مسلم، حدیث:٦٧١٦)

۴۔ بھائی کو فوقیت دینا

چوتھی بات اور چوتھی چیز جس کی وجہ سے بھائی چارہ قائم ہوتا ہے، آپس میں محبت ہوتی ہے۔ وہ ہے اپنے بھائی کو ترجیح دینا، ایثار کرنا، نبی کریم ﷺ جب مدینہ آئے تو مہاجرین کو انصار کا بھائی بنا دیا، ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنایا۔ انصار نے بھی کمال ایثار پیش کیا۔ انھوں نے مکہ سے آئے ہوئے مہاجرین کو اپنے گھر میں جگہ دی، اپنے کاروبار میں شامل کیا، اپنی کمائی سے انھیں کھلایا۔ ایسے لوگوں کے بارے میں ہی اللہ تعالیٰ کا فرمان نازل ہوا:

﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوْتُوا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَّمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾.[حشر:٩] .

"اور (ان کے لیے) جنھوں نے ان سے پہلے اس گھر میں اور ایمان میں جگہ بنا لی ہے، وہ ان سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کی طرف آئیں اور وہ اپنے سینوں میں اس چیز کی کوئی خواہش نہیں پاتے جو ان (مہاجرین) کو دی جائے اور اپنے آپ پر ترجیح دیتے ہیں، خواہ انھیں سخت حاجت ہو اور جو کوئی اپنے نفس کی حرص سے بچا لیا گیا تو وہی لوگ ہیں جو کامیاب ہیں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصار اور مہاجرین کے پیار اور محبت کی ایسی مثالیں قائم ہوئیں جن کو بعد میں ڈھونڈنا مشکل ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے ان کی کمال فضیلت بیان فرمائی جو مسلمانوں کے ہجرت کر کے مدینہ آنے سے پیشتر بیعت عقبہ کی رو سے ایمان لا چکے تھے اور انہوں نے مہاجر مسلمانوں کو آتے ہی اپنے گلے سے لگا لیا تھا۔ اور مہاجرین کی آباد کاری کے سلسلہ میں وہ مثال قائم کی جس کی مثال پیش کرنے سے پوری دنیا کی تاریخ قاصر ہے۔ ان اولین انصار نے مہاجرین کو اپنی جائیداد، گھر بار اور نخلستانوں میں شریک کر لیا۔ چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت انصار مدینہ نے آپ سے عرض کیا: ہم میں اور ہمارے مہاجر بھائیوں میں کھجور کے درخت تقسیم کر دیجئے تو آپ نے فرمایا: ایسا نہیں ہوسکتا (جائیداد تمہاری ہی رہے گی) تب انصار مہاجرین سے کہنے لگے۔ اچھا ایسا کرو۔ درختوں کی خدمت تم کرو۔ ہم پیداوار میں تمہیں شریک بنا لیتے ہیں۔ تب مہاجر کہنے لگے بہت خوب! ہم نے سنا اور مان لیا۔

(صحیح بخاری، کتاب الشروط۔ باب الشروط فی المعامل)

اس سے اگلا ایثار یہ تھا کہ رسول اللہ نے فرمایا: مہاجرین تو کھیتی باڑی نہیں جانتے۔ تو انصار نے اس معاملہ میں بھی اپنے مہاجر بھائیوں کی مدد کی۔ تاہم نصف پیداوار انھیں دینا قبول کر لیا۔ اور اب جب بنونضیر کے اموال فے تقسیم کرنے کی باری آئی تو انصار نے ازخود یہ کہہ دیا کہ یہ اموال مہاجرین میں تقسیم کر دیجئے۔ اور ہمارے پہلے نخلستان ہی ہمارے پاس رہنے دیجئے۔ (یعنی اب ان میں مہاجرین شریک نہ ہوں گے) بلکہ اگر آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناسب سمجھیں تو ہم ان میں سے بھی دینے کو تیار ہیں۔ یہ تھا وہ ایثار جس کی بنا پر ان کا درجہ بہت بلند ہوگیا تھا۔ اور اللہ نے بطور خاص ان انصار کی تعریف فرمائی۔ اللہ تعالی نے بطور حق یہ ارشاد فرمایا: ایسے ایثار کرنے والے انصار کا بھی اموال فئے میں خاص طور پر خیال رکھا جائے۔ لیکن وہ از راہ ایثار اپنے اس حق سے اپنے مہاجر بھائیوں کے حق میں دستبردار ہوگئے اس ایثار نے مہاجرین کے دل میں جو مقام حاصل کیا تھا وہ درج ذیل حدیث سے واضح ہے:

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے (دنیا سے جاتے وقت) وصیت کی: میرے بعد جو خلیفہ ہو وہ مہاجرین کا حق پہچانے اور انصار کا بھی حق پہچانے۔ جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے مدینہ میں جگہ پکڑی اور ایمان کو سنبھالا۔ خلیفہ کو لازم ہے کہ ان میں سے جو نیک ہوں اس کی قدر کرے اور برے کی برائی سے درگزر کرے۔

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر)

اور مہاجرین کی آمد پر جس قدر خوشی انصار کو ہوتی تھی، اس کے متعلق بھی احادیث سماعت فرمائیں:

مہاجرین کی آمد پر انصار کی خوشی:

سیدنا برا ابن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: (مدینہ میں) آپ کے اصحاب میں سے سب سے پہلے مصعب بن عمیر اور عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہما ہمارے پاس آئے۔ وہ دونوں ہمیں قرآن پڑھاتے رہے۔

پھر عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، بلال رضی اللہ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ آئے پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیس آدمی اپنے ساتھ لیے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے۔ پھر ان کے بعد آپ تشریف لائے۔ مدینہ والے اتنے خوش کبھی بھی نہ ہوئے تھے جتنے خوش آپ کی تشریف آوری سے ہوئے۔ بچے بچیاں تک یوں کہہ رہے تھے۔ دیکھو! یہ اللہ کے رسول تشریف لائے ہیں۔ برا بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں آپ کی آمد سے پہلے ہی سورہ اعلیٰ اور اس جیسی کئی سورتیں پڑھ چکا تھا۔

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر۔ سور الاعلی)

انصار کے ایثار کا ایک منفرد قصہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک شخص (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میں بہت بھوکا ہوں آپ نے اپنی بیویوں کے ہاں سے پتہ کرایا لیکن وہاں کچھ نہ نکلا۔ پھر آپ نے صحابہ کو کہا: کوئی ہے جو اس رات اس شخص کی مہمانی کرے۔ اللہ اس پر رحم کرے ایک انصاری (ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: یارسول اللہ! میں اس کی مہمانی کروں گا اور اس شخص (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) کو اپنے گھر لے گیا اور اپنی بیوی (ام سلیم) سے کہا: یہ شخص رسول اللہ کا (بھیجا ہوا) مہمان ہے لہٰذا جو چیز بھی موجود ہو اسے کھلا وہ کہنے لگی: اللہ کی قسم! میرے پاس تو بمشکل بچوں کا کھانا ہے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا یوں کرو۔ بچے جب کھانا مانگنے لگیں تو انھیں سلا دو۔ اور جب ہم دونوں (میں اور مہمان) کھانا کھانے لگیں تو چراغ گل کر دینا۔ اس طرح ہم دونوں آج رات کچھ نہیں کھائیں گے (اور مہمان کھا لے گا) چنانچہ ام سلیم نے ایسا ہی کیا۔ صبح جب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: فلاں مرد (ابوطلحہ) اور فلاں عورت (ام سلیم رضی اللہ عنہا) پر اللہ عزوجل بہت خوش ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مسکرائے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [الحشر: 9]

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر)

سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کا ایثار

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ آئے تو رسول اللہ نے میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ کر دیا، سعد بن ربیع نے کہا میں انصار میں زیادہ مالدار ہوں اس لئے میں اپنا آدھا مال تجھ کو دیتا ہوں اور دیکھ لو میری جو بیوی تمہیں پسند آئے میں اس کو تمہارے لئے چھوڑ دوں، جب وہ عدت سے فارغ ہو جائے تو تم اس سے نکاح کر لو، عبدالرحمٰن نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں یہاں کوئی بازار ہے جہاں تجارت ہوتی ہے، انہوں نے کہا قینقاع کا بازار ہے چنانچہ عبدالرحمٰن وہاں گئے اور پنیر و گھی لے کر آئے پھر برابر صبح کو جانے لگے کچھ دن ہی گزرے، تو عبدالرحمٰن اس حال میں آئے کہ ان پر زردی کا اثر تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم نے شادی کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں! آپ نے پوچھا کس سے؟ کہا کہ ایک انصاری عورت سے، آپ نے پوچھا، مہر کتنا دیا، کہا کہ گٹھلی کے برابر سونا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولیمہ کرو، اگرچہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔"

اگر ہم یہ سمجھ لیں کہ ہم مسلمان ہیں، ایک دوسرے کے بھائی ہیں، ایک دوسرے کو ترجیح دیں تو پھر آسمان سے اللہ تعالیٰ بھی برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائے، لیکن ہم میں ایثار اور قربانی کا جذبہ ہی ختم ہو چکا ہے۔

مسلمان بھائی کی عزت، ایثار اور قربانی سے ہی حاصل ہوتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کینہ اور حسد سے پاک ہونا جنتی ہونے کی علامت ہے:

معاشرے کو تباہ و برباد کرنے والی ایک بہت بڑی بیماری حسد اور کینہ ہے، اگر ہم امن و امان کا معاشرہ چاہتے ہیں تو پھر ہمیں اپنے بھائیوں کے متعلق دل پاک وصاف رکھنا ہوگا۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: ابھی تمہارے سامنے ایک شخص آنے والا ہے جو اہل جنت میں سے ہے، چنانچہ ایک صاحب انصار میں سے آئے جن کی ڈاڑھی سے تازہ وضو کے قطرات ٹپک رہے تھے اور بائیں ہاتھ میں اپنے نعلین لئے ہوئے تھے، دوسرے دن بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا اور یہی شخص اسی حالت کے ساتھ سامنے آیا، تیسرے روز پھر یہی واقعہ پیش آیا اور یہی شخص اپنی مذکورہ حالت میں داخل ہوا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجلس سے اٹھ گئے تو عبداللہ بن عمرو بن العاص اس شخص کے پیچھے چل پڑے (تاکہ اس کے اہل جنت ہونے کا راز معلوم کریں) اور ان سے کہا کہ میں نے کسی جھگڑے میں قسم کھا لی ہے کہ میں تین روز تک اپنے گھر نہ جاؤں گا، اگر آپ مناسب سمجھیں تو تین روز مجھے اپنے یہاں رہنے کی جگہ دیدیں، انہوں نے منظور فرما لیا، عبداللہ بن عمرو نے یہ تین راتیں ان کے ساتھ گزاریں، تو دیکھا کہ رات کو تہجد کے لئے نہیں اٹھتے البتہ جب سونے کے لئے بستر پر جاتے تو کچھ اللہ کا ذکر کرتے تھے پھر صبح کی نماز کے لئے اٹھ جاتے تھے، البتہ اس پورے عرصہ میں میں نے ان کی زبان سے بجز کلمہ خیر کے کوئی کلمہ نہیں سنا جب تین راتیں گزر گئیں اور قریب تھا کہ میرے دل میں ان کے عمل کی حقارت آ جائے تو میں نے ان پر اپنا راز کھول دیا کہ ہمارے گھر کوئی جھگڑا نہیں تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن میں رسول اللہ ﷺ سے تین روز تک یہ سنتا رہا کہ تمہارے پاس ایک ایسا شخص آنے والا ہے جو اہل جنت میں سے ہے اور اس کے بعد تینوں دن آپ ہی آئے، اس لئے میں نے چاہا کہ میں آپ کے ساتھ رہ کر دیکھوں کہ آپ کا وہ کیا عمل ہے جس کے سبب یہ فضیلت آپ کو حاصل ہوئی، مگر عجیب بات ہے کہ میں نے آپ کو کوئی بڑا عمل کرتے نہیں دیکھا، تو وہ کیا چیز ہے جس نے آپ کو اس درجہ پر پہنچایا، انہوں نے کہا میرے پاس تو بجز اس کے کوئی عمل نہیں جو آپ نے دیکھا ہے، میں یہ سن کر واپس آنے لگا تو مجھے بلا کر کہا کہ ہاں ایک بات ہے کہ میں اپنے دل میں کسی مسلمان کی طرف سے کینہ اور برائی نہیں پاتا اور کسی پر حسد نہیں کرتا جس کو اللہ نے کوئی خیر کی چیز عطا فرمائی ہو، عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ بس یہی وہ صفت ہے جس نے آپ کو یہ بلند مقام عطا کیا ہے۔

(ابن کثیر نے اس کو نقل کر کے فرمایا: اس کو نسائی نے بھی عمل الیوم واللیلہ میں نقل کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح علی شرط الشیخین ہے۔)

اپنا عمل ٹھیک کرو

میں ایک اور گزارش کرتا جاؤں دوستو! دوسروں کی طرف دیکھ کر اپنے اعمال برے نہ بناؤ کہ معاشرہ برا ہے تو میں بھی اسی طرح کا ہو جاؤں، حکمران برے ہیں تو میں بھی برا بن جاؤں، یہ لوٹ رہے ہیں تو میں بھی لوٹ لوں۔ یاد رکھو ہر ایک نے اپنی قبر میں جانا ہے، وہاں کوئی معاشرہ کسی کے کام نہیں آئے گا، کوئی زرداری، کیانی، گیلانی کسی کے کام نہیں آئیں گے۔ بلکہ ان کو اپنی ہوش نہیں ہونی۔ اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے۔

کئی لوگوں کا خیال ہوتا کہ ساری دنیا ہی اسی طرف لگی ہوئی ہے اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھی اس طرح کرلوں تو کیا ہوگا؟ دوستو! یہ معاملہ بڑا نازک ہے، ہر شخص نے اپنی قبر میں جانا ہے وہاں معاشرہ نہیں ہوگا۔ اس لیے معاشرہ نہ دیکھا کرو، بلکہ خود اپنے اعمال صحیح کرو، اعمال ایسے بناؤ کے جو قبر میں کام آئیں۔ معاشرے سے الگ ہو کر نیکیاں کرو، معاشرہ نماز نہیں پڑھتا تم نمازیں پڑھو، معاشرہ روزے نہیں رکھتا تم روزے رکھو، معاشرہ صدقہ اور خیرات نہیں کرتا تو تم کرو، معاشرہ برائیوں میں لگا ہوا ہے تم ان سے پرہیز کرو۔ کل قیامت کے دن دیکھ لینا اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ جب معاشرہ دوسری طرف جائے گا تو یہ اللہ کا بندہ معاشرے کے اندر رہنے والا جنت میں جا رہا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتے، اس کو اس کے عملوں کے مطابق جزا دیں گے۔ یہ ان لوگوں کی غلط باتیں ہیں جو کہتے ہیں: دیکھ لیں گے جو کل ہوگا، اگر یہ جنت میں جائیں گیں تو ہم بھی جنت میں جائیں گیں۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ برے لوگوں کو نیک مسلمان اور اچھے اعمال کرنے والوں کے برابر اجر و ثواب نہیں دیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ﴾۔ [القلم: ٣٥]

"تو کیا ہم فرماں برداروں کو جرم کرنے والوں کی طرح کر دیں گے؟"

محبت کی دعا

اور آخری بڑی اہم بات یہ ہے کہ آپس میں محبت اور پیار پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کیا کرو، دعا مسلمان کا بہت بڑا ہتھیار ہے، دعا سے اللہ تعالیٰ مسلمان کے کام بھی ٹھیک کر دیتے ہیں۔ دوسرا بھائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ناراض ہے تو آپ کی دعا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو آپ کی طرف پھیر دیں گے۔ دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے جس طرف چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ پھیر دیتے ہیں۔ ویسے بھی صلح کی کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کیا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے چہرہ مطیع کر دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِينُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ .

﴿بَلٰى مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾. [بقرہ:۱۱۲]

’’کیوں نہیں، جس نے اپنا چہرہ اللہ کے تابع کر دیا اور وہ نیکی کرنے والا ہو تو اس کے لیے اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور نہ ان پر کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔‘‘

﴿وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرٰهِيمَ حَنِيفًا وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرٰهِيمَ خَلِيلًا﴾. [بقرہ:۱۲۵]

’’اور اس سے بہتر کس کا دین جس نے اپنا چہرہ اللہ کے لیے تابع کر دیا، جب کہ وہ نیکی کرنے والا ہو اور اس نے ابراہیم کی ملت کی پیروی کی، جو ایک (اللہ کی) طرف ہو جانے والا تھا اور اللہ نے ابراہیم کو خاص دوست بنا لیا۔‘‘

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود و سلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

افضل المخلوقات

دوستو! اسلام کے سب مضمون اعلیٰ و افضل ہیں۔ لیکن آج کے خطبہ جمعہ کا موضوع بہت اہم ہے۔

آپ جانتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بے شمار مخلوقات پیدا فرمائی ہیں، کوئی کسی رنگ کی ہے کوئی کسی ڈھنگ کی ہے، لیکن انسان سب سے افضل مخلوق ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے وہ جسے چاہے جیسے چاہے پیدا کر دے، اس نے انسان کو بڑے اچھے اور اعلیٰ ڈھانچے میں پیدا کیا ہے۔

﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۞ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۞ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۞ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ﴾ [التين]

”قسم ہے انجیر کی، اور زیتون کی، اور طور سینین کی، اور اس امن والے شہر کی، بلاشبہ یقیناً ہم نے انسان کو سب سے اچھی بناوٹ میں پیدا کیا ہے۔“

احسن تقویم سے مراد یہ ہے کہ اس کی جبلت و فطرت کو بھی دوسری مخلوقت کے اعتبار سے احسن بنایا اور اس کی جسمانی ہیئت اور شکل وصورت کو بھی دنیا کے سب جانداروں سے بہتر اور حسین بنایا۔

آدم کو مسجود ملائکہ بنایا گیا۔ زمین اور اس میں موجود اشیا کو اس کے لیے مسخر کر دیا گیا۔ انبیا اسی نوع سے مبعوث ہوئے جو اللہ کے ہاں افضل الخلائق ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں انسان سے احسن نہیں کیونکہ اس کو اللہ تعالی نے حیات کیساتھ عالم، قادر، متکلم، سمیع، بصیر، مدبر اور حکیم بنایا ہے۔

اور انسان کو دوسری مخلوقات پر فضیلت عطا کی ہے۔

﴿وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا﴾

[الاسرا:۷۰]

''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے آدم کی اولاد کو بہت عزت بخشی اور انھیں خشکی اور سمندر میں سوار کیا اور انھیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور ہم نے جو مخلوق پیدا کی اس میں سے بہت سوں پر انھیں فضیلت دی، بڑی فضیلت دینا۔''

انسان اشرف المخلوقات کیسے ہے؟ انسان کی دوسری تمام مخلوق پر فضیلت اور تکریم یہ ہے کہ اللہ نے انسان کو احسن تقویم پر پیدا کیا جو سیدھا کھڑا ہو کر چلتا ہے پھر جس قدر توازن و اعتدال انسانی جسم میں ہے اور جس قدر اس کے اعضا جسم کثیر المقاصد ہیں اتنے کسی دوسری کے نہیں۔ مخلوق میں سب سے برتر اللہ کے فرشتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے بھی آدم علیہ السلام کو سجدہ کروایا اور اس طرح سب مخلوق پر واضح کر دیا کہ انسان ہی اشرف المخلوقات ہے۔ پھر انسان کا بچہ جو باقی تمام جانوروں کے بچوں سے کمزور پیدا ہوتا ہے اسے اتنی عقل عطا کی کہ وہ دنیا جہاں کی چیزوں کو اپنے کام میں لائے۔ بڑے بڑے جسیم اور طاقتور جانوروں کو رام کر کے ان پر سواری کرے۔ دریاں اور سمندروں میں کشتیاں اور جہاز چلا کر سمندر کی پیٹھ پر سوار ہو۔ تمام مخلوق کے مقابلہ میں کھانے کے لیے اعلیٰ سے اعلیٰ، لذیذ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لذیذ اور صاف ستھرے کھانے اپنی خوراک کے لیے تیار کرے۔ اعلی سے اعلی لباس اور رہائش کے لیے مکان تعمیر کرے۔ یعنی جتنا اقتدار و اختیار اللہ تعالی نے انسان کو عطا کیا ہے اتنا دوسری کسی مخلوق کو عطا نہیں کیا گیا اور یہ سب کچھ یقیناً اللہ ہی کی بخشش اور اس کا کرم ہے، پھر اس سے بڑھ کر حماقت اور ضلالت اور کیا ہو سکتی ہے کہ انسان دوسری مخلوقات کے مقابلہ میں ایسے بلند مرتبہ پر فائز ہو کر اللہ کے سوا اس کی دوسری مخلوق کے سامنے سر جھکانے لگے؟ یا اپنے ہی جیسے کسی محتاج بندے کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنے لگے؟

خالق سب کا ایک ہے، خالق سب کا اللہ ہے، رازق بھی سب کا ایک ہے، زندگی اور موت کا بھی خالق ایک ہے، موت بھی اس کی مخلوق ہے، موت کو بھی اس نے پیدا کیا ہے۔

﴿الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیَاةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَّهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ﴾ [الملك:٢]

''وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا، تاکہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں زیادہ اچھا ہے اور وہی سب پر غالب، بے حد بخشنے والا ہے۔''

انسانی چہرے کی عظمت

جو آیت میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے چہرے کا ذکر کیا ہے۔ چہرہ تمام اعضاء میں سب سے اعلیٰ و افضل ہے۔ جب یہ مطیع ہو جائے تو پھر سارے اعضاء مطیع ہو جاتے ہیں، اسی لیے تو نبی کریم ﷺ نے چہرے پر مارنے سے منع کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ.

"ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی سے لڑے تو وہ چہرے پر مارنے سے بچے۔"

(صحیح بخاری، بَاب إِذَ ضَرَبَ الْعَبْدُ فَلْيَجْتَنِبْ الْوَجْهَ، و صحیح مسلم:النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ:۲۵۶۰)

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جن کے چہرے اللہ کے لیے مطیع ہیں، جن کا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے، جو اللہ تعالیٰ کی بات مانتے ہیں۔ اللہ اکبر کی آواز سن کر مسجد کی طرف چلتے ہیں، اللہ کا حکم سن کر اطاعت کرتے ہیں۔ آج ہمارے چہرے آوارگی کی طرف مڑے ہوئے ہیں، ادا کار اور آرٹسٹوں کی طرف ہیں، ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور نکل چکے ہیں۔

آؤ! ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف لے چلیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿بَلَى مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾. [بقرہ:۱۱۲]

"کیوں نہیں، جس نے اپنا چہرہ اللہ کے تابع کر دیا اور وہ نیکی کرنے والا ہو تو اس کے لیے اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور نہ ان پر کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

جس نے اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی طرف کر لیا، اللہ تعالیٰ کی عبادت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف کر لیا، اللہ تعالیٰ کے بندے بن کر رہے، ان پر دنیا آخرت میں کوئی غم نہ ہوگا ان پر خوف نہیں ہوگا۔ ہم نے چہرہ اللہ تعالیٰ کے لیے مطیع کیسے کرنا ہے؟ میں آپ کو قرآن سے بتاتا ہوں اور یاد رکھو! ہم نے جو بات آپ کو بتانی ہے وہ اللہ کے قرآن ہوگی یا مصطفیٰ ﷺ کے فرمان کی ہوگی۔ ہم نے اپنی یا اپنے بڑوں کی بات آپ کو نہیں بتانی، ہم نے تو سیکھا ہی رب کا قرآن یا مصطفیٰ ﷺ کا فرمان ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾. [الاعراف:۳]

”(لوگو) جو کچھ تمہاری طرف تمہارے پروردگار سے نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو۔ اس کے علاوہ دوسرے سرپرستوں کی پیروی نہ کرو۔ تھوڑے ہی تم نصیحت مانتے ہو۔“

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا جس کا رنگ گورا ہوگا اس پر کوئی ڈر غم نہیں ہو گا یا جس کا چہرہ خوبصورت ہوگا اس پر غم ڈر نہیں ہوگا، یہ نہیں کہا جو اہلحدیث نام رکھے گا اس پر غم ڈر نہیں ہوگا، یہ نہیں کہا جو اہلسنت نام رکھے گا اس پر غم ڈر نہیں ہوگا، اللہ تعالیٰ نے تو یہ کہا:

﴿بَلٰى مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾. [البقرہ:۱۱۲]

”کیوں نہیں، جس نے اپنا چہرہ اللہ کے تابع کر دیا اور وہ نیکی کرنے والا ہو تو اس کے لیے اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور نہ ان پر کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہرہ داڑھی رکھنے سے مطیع ہوتا

جس نے چہرہ اللہ تعالیٰ کے لیے مطیع کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے چہرے کو مطیع کرنے کی بات کی ہے: ﴿بَلٰى مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ﴾

چہرے پر داڑھی ہوتی ہے، یہ داڑھی رکھ لو، سب سے پہلے داڑھی رکھو، پھر چہرہ مطیع ہوتا ہے اور اس میں اختلاف نہیں۔ اہلحدیث بھی کہتا ہے داڑھی رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے، اہل سنت بھی کہتا ہے داڑھی رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے، دیوبندی بھی کہتا ہے داڑھی اللہ کے رسول ﷺ کی سنت ہے، یہ بات تو سب کہتے ہیں:۔ داڑھی رکھو گے تو اللہ تعالیٰ کے مطیع ہو گے ورنہ تم اس کے نافرمان ہی رہو گے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

﴿وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾. [الاحزاب:۳۶]

''اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور انھیں ماننے سے تکبر کیا، وہی آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

کسی پیغمبر نے داڑھی نہیں کٹائی

اور پھر یہ بات بھی سن لو! آدم علیہ السلام دنیا میں آئے انھوں نے داڑھی نہیں کٹائی، جناب نوح علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے ساڑھے نو سو سال تبلیغ کی داڑھی نہیں منڈوائی، جناب ابراہیم خلیل علیہ السلام آئے داڑھی نہیں منڈوائی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب اسماعیل علیہ السلام اور اسحٰق علیہ السلام آئے داڑھی نہیں منڈوائی، جناب یعقوب علیہ السلام آئے داڑھی نہیں منڈوائی، جناب لوط علیہ السلام نے داڑھی نہیں منڈوائی، موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام آئے داڑھی نہیں منڈوائی، شعیب علیہ السلام اور زکریا علیہ السلام آئے داڑھی نہیں منڈوائی، ہارون علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام آئے داڑھی نہیں منڈوائی۔ ان سب کے سردار آمنہ کے لال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ایک بال بھی نہیں منڈوایا، کوئی مائی کا لال ثابت کر کے دکھائے کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بال بھی داڑھی کا اتارا، کٹایا یا منڈایا ہو۔ کوئی پروفیسر ثابت نہیں کر سکتا، کوئی شیخ الحدیث ثابت نہیں کر سکتا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے چلے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے داڑھی نہیں منڈائی۔

داڑھی اور خلفاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفا نے بھی داڑھی رکھی، مسلمانوں کے حکمران باریش تھے سب کی داڑھی تھی۔ اسلام میں یہ تصور ہی نہیں تھا کہ مسلمانوں کا خلیفہ داڑھی کے بغیر ہوگا، کیوں کہ انھوں نے نمازیں پڑھانا ہوتی تھیں، ادھر ہمارے حکمرانوں کو نماز آتی نہیں، ﴿قل ھو اللہ﴾ نہیں آتی، انھوں نے نماز کیا پڑھانی ہے؟ تو عرض میں یہ کر رہا تھا کہ اسلام میں داڑھی کے بغیر خلیفہ کا تصور نہیں ہے، جس طرح داڑھی کے بغیر نماز پڑھانے کا تصور نہیں اس طرح داڑھی کے بغیر خلیفہ کا تصور نہیں۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی داڑھی تھی، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے چہرے پر داڑھی سجائی تھی، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی داڑھی تھی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی داڑھی تھی، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی داڑھی تھی، کوئی ایک صحابی ایسا نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا جس نے داڑھی منڈائی ہو۔

چہرہ داڑھی سے خوبصورت بنتا ہے

یہ پیروکار میرے اور آپ کی طرح کے نہیں تھے کہ سوچتے رہیں اور مشورے کرتے رہیں کہ یہ کام کریں یا نہ کریں۔ آج کا نوجوان سوچ میں ہی زندگی گزار دیتا ہے، شادی کے بعد داڑھی رکھوں گا۔ میں کہتا ہوں کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ داڑھی رکھ کر شکل اچھی نہیں لگتی، اس لیے نہیں رکھتے۔ کئی لوگ بڑا اپ ڈیٹ بن کر رہنا چاہتے ہیں، او نوجوان سن لیں! تیری شکل دنیا والوں کو اچھی نہ لگے، اللہ تعالیٰ کو تو اچھی لگتی ہے نا؟ تیری داڑھی اللہ تعالیٰ کو اچھی لگتی ہے۔ اور یاد رکھو! جو چیز اللہ تعالیٰ کو اچھی لگے اس کے رکھنے سے دنیا بھی کامیاب اور آخرت بھی کامیاب ہے۔

﴿وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا﴾.

[الاحزاب:۷۱]

''اور جو بھی خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ عظیم کامیابی کے درجہ پر فائز ہوگا''

کئی آدمی کہتے ہیں: داڑھی کو خوبصورت کرنے کے لیے، چہرے کو خوبصورت رکھنے کے لیے داڑھی کٹانا، بنانا، سنوارنا چاہیے۔ میں کہتا ہوں: پھر تو یہ خواہش پر عمل ہوا، سیرت و سنت پر عمل تو نہ ہوا، یہ اپنی شکل خوبصورت بنانے کے چکر میں ہے۔

داڑھی کے متعلق احادیث

یہ کتاب میرے پاس ہے اس میں احادیث لکھی ہوئی ہیں جن میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داڑھی رکھنے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے حکم موجود ہیں۔ داڑھی رکھنا رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انهَكُوا الشَّوَارِبَ، وَأَعْفُوا اللِّحَى .

”عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی مونچھیں کتراؤں اور داڑھیاں بڑھاؤں۔“

(صحیح بخاری، حدیث:۵۸۹۳)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ .

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں مونچھوں کو جڑ سے کاٹنے اور داڑھی کو بڑھانے کا حکم دیا۔

(صحیح مسلم، حدیث:۲۵۹)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَوْفُوا اللِّحَى » .

”عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشرکوں کی مخالفت کیا کرو مونچھیں کتروا کر اور داڑھی کو بڑھا کر۔“

(صحیح مسلم، حدیث:۲۵۹)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَأَرْخُوا اللِّحَى خَالِفُوا الْمَجُوسَ » .

”ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو کترا اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ، لٹکاؤ اور مجوس یعنی آتش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرستوں کی مخالفت کرو۔"

(صحیح مسلم، حدیث:٢٦٠)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّاءُ قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ.

"عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دس چیزیں سنت ہیں مونچھیں کتروانا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخنوں کا کاٹنا، جوڑ دھونا، بغل کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال صاف کرنا، پانی سے استنجا کرنا مصعب راوی بیان کرتے ہیں کہ دسویں چیز میں بھول گیا شاید وہ کلی کرنا ہو۔"

(صحیح مسلم، حدیث:بَاب خِصَالِ الْفِطْرَةِ :٢٦١)

اس حدیث میں جن دس چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے یہ تمام چیزیں پچھلے تمام انبیا علیہم السلام کی شریعت میں سنت تھیں اور رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت یعنی دین اسلام میں بھی سنت ہیں چنانچہ اکثر علما کرام کے نزدیک فطرت کے یہی معنی ہیں،

داڑھی اسلام کی وردی ہے

آپ مجھے بتائیں جب فوج کی پریڈ ہوتی ہے پولیس کی پریڈ ہوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کیا کسی کو بغیر وردی کے بغیر یونیفارم میں شامل ہونے دیا جاتا ہے، سلامی دینے والا دستہ فوج کا، پولیس کا، وہ بھی وردی کے بغیر نہیں ہوتا۔

قبر پر سلامی

سلامی سے مجھے بات یاد آئی کہ لوگ قبروں پر سلامی دیتے ہیں ان کی مت ماری ہوئی ہے۔

شاہ فیصل پاکستان آئے تو انھیں قائد اعظم کے مزار پر لے گئے پہلے انھیں بتایا تھا۔ وہاں فوجی کھڑے تھے شاہ فیصل نے پوچھا یہاں مجھے کیوں لائے ہو، ادھر کیا کرنا ہے؟ تو بھٹو صاحب نے کہا یہ قائد اعظم کی قبر ہے ادھر چادر چڑھانی ہے، پھولوں کا گلدستہ پیش کرنا ہے۔ ترجمان نے شاہ فیصل کو بتایا کہ یہ کہہ رہے ہیں ادھر چادر چڑھانی ہے اور جو بھی حکمران پاکستان آتا ہے وہ سب سے پہلے ادھر چادر چڑھاتا ہے۔ تو شاہ فیصل نے کہا تھا یہ کام شریعت میں جائز نہیں۔ اس نے کہا مجھے یہاں لانے والو سن لو! میرے پاس ایسی ہستی کی قبر ہے جس طرح کی ہستی پوری کائنات میں نہیں، اگر یہ کام جائز ہوتے تو ہم اس قبر کو سونے کا بنا دیتے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو سمجھ عطا فرمائے یہ تو ادھر رہ کر بھی نہیں سمجھتے۔ اگر آج مسلمانوں کی بھی یہی آواز ہو جائے اور انھیں اس بات کی سمجھ آ جائے کہ کسی مردہ کی قبر پر جا کر چادر نہیں چڑھانی، کسی مردے کے مزار پر نہیں جانا تو میں رب کعبہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں یہ دنیا میں ذلیل نہ ہو۔ آج مسلمان ذلیل ہی قبر پرستی کی وجہ سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شرک کی وجہ سے قوموں کو ذلیل و خوار کرتے ہیں ان کے دلوں میں ڈر اور خوف پیدا کر دیتے ہیں۔

رب کا قرآن کہتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ وَ بِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ﴾.

[آل عمران: ۱۵۱]

"ہم عنقریب ان لوگوں کے دلوں میں جنھوں نے کفر کیا، رعب ڈال دیں گے، اس لیے کہ انھوں نے اللہ کے ساتھ اس کو شریک بنایا جس کی اس نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور ان کا ٹھکانا آگ ہے اور وہ ظالموں کا برا ٹھکانا ہے۔"

آج مسلمان پوری دنیا میں ذلیل ہو رہا ہے، ہمارے دشمن ہمارے پیغمبر ﷺ کے خاکے بنا رہا ہے اور ان میں یہ جرأت صرف اس وجہ سے ہوئی کہ انھیں پتہ ہے مسلمان اندر سے مر چکے ہیں، کمزور ہو چکے ہیں، آج دشمن کے دلوں میں ہمارا وقار اور رعب نہیں رہا، اور واقعی ہم مر چکے ہیں۔

چہرے کو مطیع کر لو

تو میں عرض کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے چہرے کو مطیع کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور سنو! اللہ تعالیٰ نے چہرے کو مطیع کرنے کا حکم اپنے پیغمبر ﷺ کو بھی دیا ہے، اے میرے نبی چہرہ میری طرف سیدھا رکھنا

﴿فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾.[الروم: ۳۰]

"پس تو ایک طرف کا ہو کر اپنا چہرہ دین کے لیے سیدھا رکھ، اللہ کی اس فطرت کے مطابق، جس پر اس نے سب لوگوں کو پیدا کیا، اللہ کی پیدائش کو کسی طرح بدلنا (جائز) نہیں، یہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدھا دین ہے اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

اور یہاں یہ مسئلہ بھی سن لو جب مردے کو قبر میں رکھنا ہے تو اس وقت بھی اس کا چہرہ اللہ تعالیٰ کی طرف کرنا ہے، یعنی قبلہ رخ کرنا ہے۔ اور جو بھی جانور آپ نے ذبح کرنا ہے اس کا چہرہ بھی قبلہ رخ کرنا ہے۔

بھائی ایک آدمی کو پتہ ہے کہ نماز رفع الیدین سے پڑھنی ہے یہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کی سنت ہے یہ سنت تو وہ ضرور پوری کرے گا، لیکن جب داڑھی کی بات آئے تو اسے نظر انداز کر دے۔ اس کا مطلب ہوا کہ یہ رب کے دین کو نہیں مانتا بلکہ اپنے دل کی مانتا ہے، جس پر دل چاہا مان لیا اور جس پر دل نہ چاہا نہ مانا۔ حالانکہ داڑھی ایک متفقہ مسئلہ ہے اس پر تمام مکاتب فکر کے لوگوں کا اتفاق ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ نے تمھیں قبول نہ کیا تو

آپ نے دیکھا ہوگا جو شخص سکول کالج میں وردی یونیفارم کے بغیر آئے اسے گھر بھیج دیتے ہیں کہ جاؤ تم اس حالت میں ادھر نہیں آ سکتے یہ چوکیدار بھی اگر وردی کے بغیر آئے تو انھیں بھی کام نہیں کرنے دیتے۔ یہ گارڈ پرائیویٹ کمپنیوں کے گارڈ جو بینک اور بڑی فیکٹریوں میں پہرہ دیتے ہیں انھیں بھی بغیر وردی کے کھڑا ہونے کی اجازت نہیں ہوتی یہ بھی وردی پہن کر کھڑے ہوتے ہیں۔ بلو رنگ کی پینٹ شرٹ پہنی ہوتی ہے، بیج انھوں نے لگایا ہوتا ہے اور اپنی ڈیوٹی دیتے ہیں، اس یونفارم کے بغیر انھیں قبول نہیں کیا جاتا۔ تو میرے بھائیو! سوچو! اگر کل قیامت کے روز اللہ تعالیٰ نے تمھیں قبول نہ کیا تو پھر کیا کرو گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داڑھی منڈانے والے کا وضو

جو شخص گھر سے نکلتا ہے، وضو کرتا ہے اور اپنا رخ مسجد کی طرف کرتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے بندے پر خوش ہو جاتے ہیں۔ وہ گھر سے نکلتے وقت ہی اللہ کے ہاں نمازی لکھا جاتا ہے۔ بندہ جب نماز کے لیے وضو کرتا ہے، اپنا چہرہ دھوتا ہے، داڑھی کا خلال کرتا ہے اس کی داڑھی سے وجو کے قطرے گرتے ہیں تو کتنے خوبصورت لگتے ہیں۔ یہ داڑھی کا خلال کرنا وضو کا حصہ ہے، رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے تو جس شخص کی داڑھی نہیں اس نے وضو کا حصہ چھوڑ دیا ہے وہ ایک سنت سے محروم ہو گیا۔

داڑھی منڈے سے رسول اللہ ﷺ کو نفرت:

نبی کریم ﷺ کو داڑھی منڈا شخص پسند ہی نہیں تھا، آپ ﷺ اس شخص کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس کسریٰ کے دو قاصد آئے جو یمن کے گورنر باذان نے بھیجے تھے، یہ آپ ﷺ کو گرفتار کر کے کسریٰ کے پاس پہنچانا چاہتے تھے، اللہ تعالیٰ نے کسریٰ کو ہی مار دیا، اس کے بیٹے نے اسے قتل کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اپنے بادشاہ کا پتہ کرو وہ قتل ہو چکا ہے۔ یہ دو شخص جب مدینہ آئے تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے جب بیٹھے تو آپ ﷺ نے انھیں دیکھ کر اپنا چہرہ دوسری جانب پھیر لیا، یہ دوسری طرف سے آپ کے سامنے آئے تو آپ ﷺ نے چہرہ دوسری جانب پھیر لیا۔ وہ کہنے لگے آپ ﷺ ہم سے گفتگو کریں، ہم سے ہمکلام تو ہو۔ آپ ﷺ نے انھیں کہا تم نے یہ داڑھی کیوں منڈائی ہے؟ تو وہ کہنے لگے ہمیں ہمارے بادشاہ نے حکم دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''امرني ربي''

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے میرے رب نے داڑھی رکھنے کا حکم دیا ہے۔

میں آپ سے کیا چاہتا ہوں

دوستو! میں آپ سے اپنی بات نہیں منوانا چاہتا، مجھے آپ سے کوئی مفاد نہیں، مجھے صرف مفاد یہ ہے کہ آپ کی اصلاح ہو جائے اور آخرت میں کامیاب ہو جائیں، رب کی جنت کے حق دار بن جائیں، مجھے مفاد یہ ہے کہ آپ نمازی بن جائیں، آپ گناہوں سے بچ جائیں، شراب جوئے سے بچ جائیں، آپ حرام کاری اور حرام خوری سے بچ جائیں اور جب آپ نیک بن جائیں گے تو جتنا اجر آپ کو ملے گا اللہ تعالیٰ اتنا اجر مجھے بھی عطا فرمائیں گے، اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں۔ میں یہ لالچ کرتا ہوں اور یہ لالچ آپ سب کو کرنی چاہیے۔ ہمیں اخلاص پیدا کرنا چاہیے اگر ہم میں اخلاص ہو گا تو پھر اللہ ہمیں اجر سے کبھی محروم نہیں کریں گے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اخلاص اور ان کے چہرے:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اخلاص تھا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ٻ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۾ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾.

[الفتح:۲۶]

”محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں، تو انھیں اس حال میں دیکھے گا کہ رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا ڈھونڈتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں (موجود) ہے، سجدے کرنے کے اثر سے۔ یہ ان کا وصف تورات میں ہے اور انجیل میں ان کا وصف اس کھیتی کی طرح ہے جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اسے مضبوط کیا، پھر وہ موٹی ہوئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی، کاشت کرنے والوں کو خوش کرتی ہے، تاکہ وہ ان کے ذریعے کافروں کو غصہ دلائے، اللہ نے ان لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے بڑی بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔''

صحابہ کرام میں اخلاص بھی تھا اور جذبہ اطاعت بھی، جو ان کے چہروں سے عیاں تھا:

﴿سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم﴾.

اس سے مراد خدا ترسی، کریم النفسی، شرافت اور حسن اخلاق کے وہ آثار ہیں جو خدا کے آگے جھکنے کی وجہ سے فطرآ آدمی کے چہرے پر نمایاں ہو جاتے ہیں۔ انسان کا چہرہ ایک کھلی کتاب ہوتا ہے جس کے صفحات پر آدمی کے نفس کی کیفیات بآسانی دیکھی جاسکتی ہیں۔ ایک متکبر انسان کا چہرہ ایک متواضع اور منکسر المزاج آدمی کے چہرے سے مختلف ہوتا ہے۔ ایک بد اخلاق آدمی کا چہرہ ایک نیک نفس اور خوش خلق آدمی کے چہرے سے الگ پہچانا جاتا ہے۔ ایک لفنگے اور بدکار آدمی کی صورت اور ایک شریف پاک باز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی کی سورت میں نمایاں فرق ہوتا ہے۔ اللہ تعالی کے ارشاد کا منشا یہ ہے کہ محمد ﷺ کے یہ ساتھی تو ایسے ہیں کہ ان کو دیکھتے ہی ایک آدمی بیک نظر یہ معلوم کر سکتا ہے کہ یہ خیر الخلائق ہیں، کیونکہ خدا پرستی کا نور ان کے چہروں پر چمک رہا ہے۔ یہ وہی چیز ہے جس کے متعلق امام مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فوجیں شام کی سرزمین میں داخل ہوئیں تو شام کے عیسائی کہتے تھے کہ مسیح کے حواریوں کی جو شان ہم سنتے تھے یہ تو اسی شان کے لوگ نظر آتے ہیں۔

دوسرے مقام پر ان کے اخلاص کا اظہار یوں فرمایا:

﴿إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَى مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَى وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [المزمل:٢٠]

"بلاشبہ تیرا رب جانتا ہے کہ یقیناً تو رات کے دو تہائی کے قریب اور اس کا نصف اور اس کا تیسرا حصہ قیام کرتا ہے اور ان لوگوں کی ایک جماعت بھی جو تیرے ساتھ ہیں اور اللہ رات اور دن کا اندازہ رکھتا ہے۔ اس نے جان لیا کہ تم ہرگز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی طاقت نہیں رکھو گے، سو اس نے تم پر مہربانی فرمائی تو قرآن میں سے جو میسر ہو پڑھو۔ اس نے جان لیا کہ یقیناً تم میں سے کچھ بیمار ہوں گے اور کچھ دوسرے زمین میں سفر کریں گے، اللہ کا فضل تلاش کریں گے اور کچھ دوسرے اللہ کی راہ میں لڑیں گے، پس اس میں سے جو میسر ہو پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکو دو اور اللہ کو قرض دو، اچھا قرض دینا اور جو نیکی بھی تم اپنی جانوں کے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں پا گے کہ وہ بہتر اور ثواب میں کہیں بڑی ہے اور اللہ سے بخشش مانگو، بلاشبہ اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

یہ اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے متلاشی ہیں۔ یہ اپنے اعمال کا بدلہ اللہ تعالی سے چاہتے ہیں جو جنت ہے اور اللہ کے فضل سے انھیں ملے گی اور اللہ تعالی اپنی رضامندی بھی انھیں عطا فرمائے گا جو بہت بڑی چیز ہے

﴿وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾.

[التوبہ:72]

''اللہ تعالی کی ذرا سی رضا بھی سب سے بڑی چیز ہے۔''

خطبہ جمعہ سن کر تبلیغ کرو:

ساتھیو! میرے نزدیک خطبہ جمعہ ہمارے اندر کی میل نکالنے کے لیے ہے یہ ایک خالص روحانی درس ہے، اللہ تعالی نے اسے اس لیے ہفتے بعد رکھا ہے تاکہ ہم قرآن سنیں احادیث سنیں اور اپنے دلوں کے زنگ اتاریں، قرآن سنیں گے دلوں پر اثر ہوگا۔ بھائیو! جمعہ سن کر خاموش نہ رہا کرو اس پر عمل کیا کرو اور دوسروں کو بھی دعوت دیا کرو تبلیغ کیا کرو۔ جنوں نے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفعہ نبی کریم ﷺ سے قرآن سنا تھا تو انھوں نے جا کر دوسروں کو بھی سنایا تھا۔ اللہ کا قرآن گواہی دیتا ہے۔

﴿وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ ۞ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ۞ يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۞ وَمَن لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءُ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾

[الاحقاف ۲۹ تا ۳۲، آیت]

''اور جب ہم نے جنوں کے ایک گروہ کو تیری طرف پھیرا، جو قرآن غور سے سنتے تھے تو جب وہ اس کے پاس پہنچے تو انھوں نے کہا خاموش ہو جا، پھر جب وہ پورا کیا گیا تو اپنی قوم کی طرف ڈرانے والے بن کر واپس لوٹے۔ انھوں نے کہا اے ہماری قوم! بے شک ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے، اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے ہے، وہ حق کی طرف اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرو اور اس پر ایمان لے آ، وہ تمھیں تمھارے گناہ معاف کر دے گا اور تمھیں دردناک عذاب سے پناہ دے گا۔ اور جو اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول نہ کرے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو نہ وہ زمین میں کسی طرح عاجز کرنے والا ہے اور نہ ہی اس کے سوا اس کے کوئی مددگار ہوں گے، یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔"

جامع مسجد حسن بن علی میں حفظ کا شعبہ

محترم سامعین حضرات!

میری دلی خواہش پوری ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اپنے گھر کا کام لیا ہے، یہ مسجد اس نے اپنی توفیق سے بنوائی ہے، پھر میری خواہش تھی کہ اس مسجد میں حفظ کا شعبہ جاری ہو، میری خواہش تھی سارا دن مسجد کھلی رہے، بچے یہاں حفظ کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کی ہے اور یہاں دس بچے قرآن حفظ کر رہے ہیں۔ چار بچے دن رات ادھر ہی رہتے ہیں ان کے طعام و قیام کا انتظام ادھر ہی ہے، کسی سے کوئی چیز نہیں مانگی جاتی۔ آپ سے صرف اتنی گزارش ہے کہ آپ اپنے بچے ادھر بھیجیں، وہ قرآن حفظ کریں ہم ہر قسم کی سہولت بھی مہیا کریں گے اور ان شاء اللہ تعلیم بھی اچھی ہوگی، ان کی ضروریات بھی پوری کی جائیں گی۔ صابن، تیل، تولیہ اور کھانے پینے کے انتظامات بھی ان شاء اللہ پورے کیے جائیں گے۔ آپ سے صرف یہی اپیل ہے کہ آپ اپنے بچوں کو ادھر بھیجیں وہ قرآن حفظ کریں جو آپ کے اور ہمارے لیے بھی صدقہ جاریہ ہوگا۔

[اس خطاب کے وقت یہ شعبہ قائم تھا، اب فی الحال بند ہے، دوبارہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جلد شروع ہوگا، ان شاء اللہ۔]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی بندگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ [الذاریات:٥٦]

"اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔"

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود و سلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

زندگی برف کی طرح پگھل رہی ہے

محترم سامعین حضرات!

جو زندگی اللہ تعالیٰ نے مجھے اور آپ کو عطا کی ہے اس کی مثال برف کی ہے جو مسلسل پگھلتی رہتی ہے، اسے استعمال کرو یا نہ کرو وہ پگھلتی رہتی ہے۔ اگر اسے استعمال کر لیں تو فائدہ ہو جاتا ہے۔ پیسے ضائع نہیں ہوتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر استعمال کرنے کے بغیر وہ ختم ہو جائیں تو پھر افسوس ہوتا ہے غصہ آتا ہے پریشانی ہوتی ہے اسی طرح جو انسان اپنی زندگی سے فائدہ اٹھاتا ہے اور نیکیاں کرتا ہے وہ تو خوش ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے، اپنی زندگی کی قدر کرتا ہے اور جو شخص نیکیاں نہیں کرتا، برائیاں کرتا ہے صبح و شام برائیوں میں مصروف رہتا ہے وہ پچھتاتا ہے اسے پشیمانی ہوتی ہے۔ ہر روز انسان قبر کے قریب ہوتا ہے، روزانہ ایک دن مزید موت کے قریب ہوتا ہے اور روزانہ انسان کی زندگی کا ایک دن کم ہو رہا ہے، بالآخر اپنا وقت پورا کر کے وہ اس دنیا سے چلا جائے گا۔

نیک و بد کا انجام

کوئی نیک ہے یا بد ہے، مرد ہے یا عورت ہے، جو وقت مقرر ہے اس وقت پر اس نے دنیا سے چلے جانا ہے۔ انسان اگر اچھے کام کرتے اس دنیا سے جائے تو کامیاب ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرے گا، جنت اس کا مقدر بنے گی اور اگر گناہوں میں ملوث رہا نفس اس کا گندہ رہا تو پھر جہنم کا ایندھن بنے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ فرمائے۔

﴿اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۞ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ۞ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا﴾. [الدھر: ۳، ۴، ۵]

"بے شک ہم نے اسے (حق و باطل میں تمیز کرنے کے لئے شعور و بصیرت کی) راہ بھی دکھا دی، (اب) خواہ وہ شکر گزار ہو جائے یا ناشکر گزار رہے۔ بیشک ہم نے کافروں کے لئے (پاؤں کی) زنجیریں اور (گردن کے) طوق اور (دوزخ کی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔ بیشک مخلص اطاعت گزار (شراب طہور کے) ایسے جام پئیں گے جس میں (خوشبو، رنگت اور لذت بڑھانے کے لئے) کافور کی آمیزش ہوگی۔"

آج پاکستان میں مسلمان مسلمان کو مار رہا ہے قتل کر رہا ہے، ہر طرف قتل و غارت ہو رہی ہے، اس کی وجہ یہ ہے ہم نے وہ مقصد چھوڑ دیا ہے وہ مقصد بھول گئے ہیں جس مقصد کی خاطر اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا تھا، ہمارا مقصد تو یہ تھا کہ اللہ کی عبادت کریں ہم نے عبادت چھوڑ کر فساد اور جنگ و جدال شروع کر لی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾.

[الذاريات:٥٦]

"اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں"

توحید اور نماز

انسان جب کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے تو وہ اسلام کے دائرہ میں داخل ہو جاتا ہے، وہ مسلمان بن جاتا ہے اب اس پر پانچ وقت کی نماز فرض ہو جاتی ہے، یہ نمازی بنتا ہے اور اگر یہ نماز نہ پڑھے تو سمجھو اس کے مسلمان بننے کا کوئی فائدہ نہیں، یہ جس طرح مسلمان بننے سے پہلے تھا اسی طرح اب بھی ہے۔ نمازی آدمی توحید کا حق ادا کرتا ہے نمازی آدمی اللہ کی تسبیح ادا کرنے والا ہوتا ہے اگر کوئی نمازی نہیں تو وہ جتنی مرضی تسبیحیں پڑھ لیں کوئی فائدہ نہیں کیوں کہ جو چیزیں اس پر فرض تھیں وہ اس نے ادا نہیں کی تو اس کے نفل کیسے قبول ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز اور فاتحہ

نمازی آدمی جب نماز شروع کرتا ہے تو کہتا ہے ﴿الحمدلله رب العالمین﴾ یہ جب اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندے سے بڑے خوش ہوتے ہیں اس کی ایک ایک بات کا اللہ تعالیٰ بھی جواب دیتے ہیں۔ اس لیے ہم کہتے ہیں: نماز میں سورہ فاتحہ فرض ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس نے نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن نہ پڑھی اس کی نماز ناقص، ناقص، ناقص اور ناتمام ہے۔
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: ابو ہریرہ! کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں؟ وہ کہنے لگے: فارسی کے بیٹے دل میں (چپکے چپکے) پڑھ لو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا: میں نے نماز (سورہ فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کردیا ہے۔ آدھی میرے لیے ہے اور آدھی میرے بندے کے لیے جو کچھ وہ سوال کرے۔ میرا بندہ (نماز میں) کھڑا ہوتا اور کہتا ہے ﴿الحمد للهِ ربِ العالمِین﴾ تو اللہ تعالی فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی۔ پھر وہ کہتا ہے: ﴿الرحمنِ الرحِیمِ﴾ تو اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری ثنا بیان کی۔ پھر وہ کہتا ہے ﴿مالك یومِ الدِین﴾ تو اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور ﴿إیاك نعبد وإیاك نستعِین﴾ میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے اور سورت کا باقی حصہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کو وہ کچھ ملے گا جو اس نے مانگا۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب وجوب قراۃ الفاتحۃ فی کلِّ رکعۃ۔ وجامع ترمذی: بواب التفسیر، سور الفاتحۃ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز اللہ سے ملاقی ہے

بندہ جب رکوع کرتا ہے تو کہتا ہے [سبحان ربی العظیم] کتنی اچھی عبادت ہے، کبھی قیام میں اللہ تعالیٰ کی تعریفیں، کبھی رکوع میں اس کی تسبیح ادا کرتا ہے اور پھر جب سجدہ کرتا ہے تو کہتا ہے [سبحان ربی الاعلیٰ] اور پھر تشہد بیٹھتا ہے تو کہتا ہے:

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ.

ساری نماز ہی اللہ تعالیٰ کی تسبیح پر مشتمل ہے۔ نماز ہی بندے کو اللہ تعالیٰ سے ملاقی ہے جو شخص نماز نہیں پڑھتا اس نے اللہ کو کیا راضی کرنا ہے اور کس طرح راضی کرنا ہے وہ لاکھ کہے میں اللہ کو خوش کرتا ہوں، اللہ مجھ پر راضی ہے، اگر وہ نماز نہیں پڑھتا تو یہ اس کی بھول ہے اللہ تعالیٰ اس پر کبھی

فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم نے فرمایا: «لا صلوة لِمن لم یقرا بفاتِحۃِ الکِتاب» . (صحیح بخاری :کتاب الاذان) اور امام بخاری نے تو باب کا نام ہی ان الفاظ سے قائم کیا ہے۔ (وجوب القراۃ للامام والماموم فی الصلو کلھا فی الحضر والسفر وما یجھر فیھا وما یخافت) اس باب کے الفاظ کے عموم سے ہی یہ بات واضح ہے کہ خواہ کوئی اکیلا نماز پڑھ رہا ہو یا مقتدی ہو یا امام ہو، نماز خواہ سری ہو یا جہری ہو ہر صورت میں اور ہر رکعت میں سور فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

اور ترمذی، ابوداود، احمد اور ابن حبان کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ہم سے پوچھا: 'تم لوگ امام کے پیچھے کچھ پڑھتے رہتے ہو؟' ہم نے کہا: 'ہاں' آپ نے فرمایا: فاتحہ الکتاب کے سوا اور کچھ نہ پڑھا کرو۔ کیونکہ جو شخص فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

(سبل السلام۔ کتاب الصلوۃ۔ باب صفۃ الصلوۃ حدیث نمبر ۳۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راضی نہیں ہو سکتے۔ نماز پڑھنے کے بعد مومن بندہ کہتا ہے اللہ اکبر استغفراللہ، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہے یا اللہ تیرا حکم مانا ہے تیری عبادت کی ہے اگر اس میں کوئی غلطی کوتاہی ہے تو معاف کر دینا، وہ استغفراللہ کہتا ہے۔

کتنا پیارا وظیفہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ہمیں بتایا ہے۔ کئی لوگ اپنی طرف سے اور وظیفے شروع کر دیتے ہیں، ایسے لوگوں کو سوچنا چاہیے کلمہ تو ہم محمد رسول اللہ ﷺ کا پڑھتے ہیں اور بات ہم دوسروں کی مانتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ [محمد:۳۳]

"اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے عملوں کو ضائع نہ کرلو۔"

صرف نماز ہی نہیں بلکہ...

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، یہ ہماری ہر معاملہ میں رہنمائی کرتا ہے، مسلمان اپنی ساری زندگی اسلام کے مطابق بسر کرتا ہے، یہ نہیں کہ وہ صرف نماز ہی پڑھتا ہے بلکہ وہ نماز بھی پڑھتا ہے اور زکاۃ بھی ادا کرتا ہے، وہ اسلام کے سارے ارکان ادا کرتا ہے۔

کئی لوگ صرف نماز پڑھتے ہیں اور کوئی نیکی نہیں کرتے وہ سمجھتے ہیں ہم نماز پڑھ کر بخشے ہوئے ہو گئے ہیں۔ یہ تو قیامت کے روز پتہ چلے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ.

"ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ آدمی ہے کہ جس کے پاس مال اسباب نہ ہو آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میری امت کا مفلس وہ آدمی ہوگا کہ جو نماز روزے زکوۃ وغیرہ سب کچھ لے کر آئے گا لیکن اس آدمی نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی اور کسی کا مال کھایا ہوگا اور کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا تو ان سب لوگوں کو اس آدمی کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور اگر اس کی نیکیاں ان کے حقوق کی ادائیگی سے پہلے ہی ختم ہو گئیں تو ان لوگوں کے گناہ اس آدمی پر ڈال دیئے جائیں گے پھر اس آدمی کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔"

(صحیح مسلم، حدیث:۲۵۸۱)

نماز بھی ادا کرو، زکاۃ بھی ادا کرو، روزے بھی رکھو، حج بھی کرو اور سب مسلمان کے حقوق بھی ادا کرو۔ کسی سے ظلم و زیادتی نہ کرو، جو شخص مسلمانوں کے حقوق بھی ادا کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرتا ہو تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی جنت کا حقدار ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانَةَ يُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِي جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ فُلَانَةَ يُذْكَرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا وَإِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ وَلَا تُؤْذِي جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ .

"ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن مجلس نبوی میں کسی شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ فلاں عورت کا زیادہ نماز، روزے اور کثرت صدقہ وخیرات کی وجہ سے بڑا چرچا ہے یعنی لوگ کہتے ہیں کہ وہ عورت بہت زیادہ عبادت کرتی ہے اور کثرت سے صدقہ وخیرات کرتی رہتی ہے لیکن وہ اپنی زبان کے ذریعہ اپنے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ وہ دوزخ میں جائے گی۔ یعنی وہ عورت چونکہ اپنی زبان اور گالم گلوچ کے ذریعہ اپنے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتی ہے اس لیے وہ شوزخ میں ڈالی جائے گی اور باوجودیکہ نماز روزہ اور صدقہ وخیرات افضل ترین عبادات میں سے ہیں لیکن اس کی یہ عبادتیں بھی اس کے گناہ کا کفارہ نہیں ہوں گی اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں عورت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ بہت کم روزے رکھتی ہے بہت کم صدقہ دیتی ہے اور بہت کم نماز پڑھتی ہے اور حقیقت میں اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدقہ و خیرات قروط کے چند ٹکڑوں سے آگے نہیں بڑھتا لیکن وہ اپنی زبان کے ذریعہ اپنے ہمسائیوں کو تکلیف نہیں پہنچاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ عورت جنت میں جائے گی۔"

(مسند احمد، حدیث:۹۶۷۵)

عبادت عاجزی سکھاتی ہے

ہم نماز پڑھ کر بڑی بہادری سمجھتے ہیں کہ ہم نے بڑا کارنامہ سرانجام دے دیا ہے۔ نماز پڑھ کر اتنے اترایا نہ کرو کہ ہم نے کوئی بڑا فخریہ کام کرلیا ہے بلکہ نماز پڑھ کر عاجزی و انکساری کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ * أُولَئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَ هُمْ لَهَا سَابِقُونَ﴾. [المؤمنون: ٦٠، ٦١]

"اور جو لوگ (اللہ کی راہ میں اتنا کچھ) دیتے ہیں جتنا وہ دے سکتے ہیں اور (اس کے باوجود) ان کے دل خائف رہتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں (کہیں یہ نامقبول نہ ہو جائے) یہی لوگ بھلائیوں (کے سمیٹنے میں) جلدی کر رہے ہیں اور وہی اس میں آگے نکل جانے والے ہیں۔"

ان میں نیک کام کرتے رہنے کے باوجود ان میں نیکی کا غرور اور گھمنڈ پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اس بات سے اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں کہ ان کے یہ اعمال شاید اللہ کی بارگاہ میں قبول ہونے کے لائق تھے یا نہیں یا ان میں کچھ تقصیر تو نہیں ہوگئی۔ دوسری صفت یہ ہے کہ وہ منزل من اللہ آیات پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی ایمان لاتے ہیں اور کائنات میں ہر طرف اللہ کی بکھری ہوئی آیات میں غور کر کے ان سے معرفت حاصل کرتے ہیں جن سے ان دلوں میں اللہ کی عظمت اور جلال کا سکہ بیٹھتا ہے تیسری صفت یہ ہے کہ وہ شرک کی ہر چھوٹی بڑی قسم سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں اور چوتھی صفت یہ کہ اپنے اموال اور دوسری اللہ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے صدقہ و خیرات وغیرہ ادا کرنے کے باوجود اللہ کے حضور اعمال کی باز پرس سے ڈرتے بھی رہتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اس آیت کے متعلق نبی اکرم سے پوچھا کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں دیتے ہیں، انھیں کس بات کا ڈرا لگا رہتا ہے؟ کیا وہ شراب پیتے ہیں یا چوری کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے صدیق کی بیٹی! یہ بات نہیں بلکہ وہ لوگ روزہ رکھتے، نماز پڑھتے اور صدقہ دیتے ہیں۔ اس کے باوجود وہ ڈرتے ہیں شاید ان کا قبول نہ ہو۔ یہی لوگ ہیں جو نیکیوں کی طرف لپکتے اور آگے نکل جانے والے ہیں۔

(جامع ترمذی، حدیث:٣١٧٥)

نمازی اپنی اصلاح فرمائیں

جو لوگ مسجد میں آتے ہیں کم از کم ان لوگوں کو اپنی اصلاح کرنی چاہیے، یہ اپنے معاملات صحیح رکھیں، ان کے اخلاق کردار دوسروں سے اچھے ہونے چاہیے، ان کے دل نرم ہونے چاہیے، کیوں کہ مسجد میں آنے والا نمازی پانچ وقت اللہ کے سامنے کھڑا ہوتا اور جو اللہ کے سامنے کھڑا ہو اس کا دل نرم ہوتا ہے اس کے دل میں خوف اور خشیت ہوتی ہے۔

اسلام میں مکمل داخل ہونا

زندگی میں کوئی ایک کام نیکی کا کر کے ہم سمجھتے ہیں ہم نے ساری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی کا حق ادا کر دیا ہے، اب ہمیں کبھی کوئی نیکی کرنا ہی نہیں، یہ انتہائی گھٹیاسوچ ہے۔ اسلام میں پورے کے پورے ہم تب ہی داخل ہو سکتے ہیں اگر ہم ساری زندگی اللہ تعالیٰ کے حکم مانتے رہیں گے، اس کے احکام پر عمل پیرا رہیں گے اور اگر ہم نے اس کے کسی بھی حکم سے انحراف کیا تو پھر ہم اسلام میں پورے کے پورے داخل نہیں ہوئے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾۔[بقرہ: ۲۰۸]

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے مت چلو، یقیناً وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔"

تمہارے عقائد، تمہارے خیالات، تمہارے نظریات، تمہارے علوم، تمہارے طور طریقے تمہارے رسم و رواج اور تمہاری کاروباری زندگی سب کچھ ہی اسلام کے تابع ہونا چاہیے۔ یہ نہ ہونا چاہیے کہ دعویٰ تو اسلام کا کرو اور اپنا معاشی نظام روس سے مستعار لے لو اور سیاسی نظام انگریز سے۔ یا مسجد میں تو تم اللہ کو یاد کرو اور کاروبار کرتے وقت اللہ یاد ہی نہ رہے۔ اور ناجائز طریقوں سے کمائی کرنا شروع کر دو یا ڈھنڈورا تو اطاعت رسول ﷺ کا پیٹتے جاؤ اور سب بدعات میں حصے دار بنتے رہو۔ یا لا الہ الا اللہ کا ورد بھی کرتے رہو اور پیروں اور بزرگوں سے استمداد بھی طلب کرتے رہو۔ غرض یہ ہے کہ تمہاری زندگی کا ہر ہر پہلو اسلام کے تابع اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں گزرنا چاہیے اور اگر اپنے آپ کو پورے کا پورا اسلام کے تابع نہیں بناؤ گے تو اسی کا نام شیطان کے قدموں کی پیروی ہے جو ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت تمہارے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے، تمہیں غلط اور گمراہ کن عقائد میں مبتلا اور برے کاموں کو خوشنما بنا کر ان پر آمادہ کرنے کے لیے مستعد رہتا ہے۔

نماز اللہ کی یاد کے لیے

کئی نمازی ایسے ہوتے ہیں کہ جو سلام پھیرتے ہی فوراً دوڑ لگا دیتے ہیں، ان کی تشہد میں بیٹھتے وقت یہ نیت ہوتی ہے کہ مولوی سلام کہے اور ہم دوڑ لگائیں۔ کیا فائدہ ان کی نماز کا؟ نماز کے اندر ہی خیال گھماتے پھرتے ہیں، اور بعد میں نہ ذکر نہ تسبیح۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ برا حال ہے ان نمازیوں کا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی نمازوں سے محفوظ فرمائے۔ دوستو! نماز تو ہوتی ہے اللہ کی یاد کے لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّنِيْٓ أَنَا اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنَا فَاعْبُدْنِيْ وَ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ﴾

"بلاشبہ میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی الٰہ نہیں لہٰذا میری ہی عبادت کرو اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔"

اگر نماز میں اللہ تعالیٰ کی یاد نہیں آتی تو پھر میری نماز ہی بے روح ہے۔

اللہ تعالیٰ کا قرب

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾.

"سجدہ کر اور قریب ہو جا۔"

عَنْ مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ أَوْ قَالَ قُلْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَى اللَّهِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذَٰلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً. قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ.

''معدان بن ابوطلحہ یعمری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان سے ملاقات کی اور پوچھا مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس کے کرنے سے مجھے اللہ جنت میں داخل کر دے یا میں نے کہا کہ مجھے اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل کے بارے میں خبر دیں وہ خاموش رہے میں نے پھر پوچھا تو وہ خاموش رہے پھر میں نے تیسری مرتبہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تجھ پر اللہ کی رضا کے لئے سجدوں کی کثرت لازم ہے تو جب بھی کوئی سجدہ کرتا ہے تو اللہ اس سجدہ کے سبب سے تیرا ایک درجہ بڑھا دیتے ہیں اور اس کے ذریعہ تیری ایک خطا مٹا دیتے ہیں، معدان کہتے ہیں: پھر میں ابودردا رضی اللہ عنہ سے ملا تو ان سے پوچھا تو انہوں نے بھی مجھے ثوبان کی طرح بتایا۔''

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ . .

''ربیعہ رضی اللہ عنہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استنجا اور وضو کے لئے پانی لایا کرتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا مانگ۔ تو میں نے عرض کیا میں جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے علاوہ اور کچھ، میں نے عرض کیا بس یہی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنے معاملہ میں سجود کی کثرت کے ساتھ میری مدد کر۔''

(صحیح مسلم، حدیث: بَاب فَضْلِ السُّجُودِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ)

ہم کہتے ہیں: اگر قبروں کو سجدہ کریں گے تو تب اللہ تعالیٰ کے قریب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: اے میرے محبوب مجھے سجدہ کرو اور میرے قریب ہو جاؤ۔ ہم نے سمجھ لیا اگر گیارہویں دیں گے، کونڈیں بھریں گے، تیجا ساتواں کریں گے، پھر کل چالیسواں اور برسی بھی کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے قریب ہوں گے۔ یہ تو آپ کو قیامت والے دن پتہ چلے گا کہ کون اللہ کے قریب ہوا ہے۔

﴿اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ﴾ [یونس:۹۳]

''بے شک تیرا رب ان کے درمیان قیامت کے دن اس کے بارے میں فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز میں توجہ سیدھی رکھو

اور میں یہ بات بھی آپ کو بتا دوں نماز میں دھیان سیدھا رکھا کرو، ادھر ادھر توجہ کرنے سے یا دیکھنے سے نبی کریم ﷺ نے منع کیا ہے اور بڑی سختی سے منع کیا ہے۔ کئی نمازی نماز میں ادھر ادھر دیکھتے ہیں کئی لوگ نماز میں گھڑی کی طرف دیکھتے ہیں، یہ ان نمازیوں کا حال ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ الالْتِفَاتِ فِي الصَّلاةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلاةِ الْعَبْدِ.

"عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کی بابت پوچھا، تو آپ نے فرمایا: یہ ایک قسم کی چوری ہے کہ شیطان بندے کی نماز میں سے کر لیتا ہے۔

(صحیح بخاری، حدیث:۷۵۱)

اللہ تعالیٰ کی سب سے پسندیدہ جگہ

آج ہمارا دل مسجد میں نہیں لگتا، اللہ تعالیٰ کے گھروں سے دل نہیں لگتا باہر گلی کوچوں میں بیٹھ کر فضول وقت ضائع کریں گے، لوگوں سے گالیاں سنیں اور گالیاں نکالیں گے لیکن مسجد میں آ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کریں گے، حالانکہ اس دنیا میں سب سے اعلیٰ اور افضل جگہ اللہ کی مسجدیں ہیں، اللہ تعالیٰ کو اپنے گھر سب سے پیارے لگتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَحَبُّ الْبِلادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلادِ إِلَى اللّٰهِ أَسْوَاقُهَا.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔"

(صحیح مسلم، حدیث:بَاب فَضْلِ الْجُلُوسِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ.

"عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے انھیں صاف ستھرا رکھنے اور ان میں خوشبو کا حکم دیا"

(سنن أبی داوٗد، حدیث:٤٥٥)

مسجد کا تنکا باہر پھینکنا

ہم اگر مسجد سے پیار کریں، مسجد سے تعلق قائم کریں اور مخلص ہو کر مسجد کی خدمت کریں تو اللہ تعالیٰ ہماری عزت بڑھا دیں، ہمارا مقام اونچا ہو جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک تنکا بھی مسجد سے اٹھا کر باہر پھینکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بھی قدر کرتے ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا.

"انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت کے ثواب میرے سامنے پیش کیے گئے۔ یہاں تک کہ اس کوڑے اور خاک کا ثواب بھی (پیش کیا گیا) جسے کسی آدمی نے مسجد سے (جھاڑو دے کر) نکالا ہو، نیز میرے سامنے میری امت کے گناہ بھی پیش کیے گئے۔ ان گناہوں میں مجھ کو اس سے بڑا کوئی گناہ نظر نہیں آیا کہ کسی کو قرآن کی کوئی سورت یا آیت یاد ہو پھر اس نے اس کو بھلا دیا ہو۔"

(جامع ترمذی، سنن ابوداد، حدیث:٤٦١)

مسجد کی صفائی

ہم سمجھتے ہیں کہ کام صرف اتنا ہی کرنا ہے جتنا کہ ہماری ڈیوٹی ہے، کئی مولوی حضرات بھی اتنا ہی کام کریں گے جتنی وہ تنخواہ لیں گے، اور ہم نے بھی مسجد میں آکر صفائی نہیں کی، یہ ہم سب کا قصور ہے۔ ہمیں بھی مخلص ہو کر مسجد کی خدمت کرنا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ ایک دفعہ ایک مسجد میں گئے وہاں دیکھا کسی نے تھوک دیا ہے آپ ﷺ نے ایک لکڑی لے کر خود اپنے ہاتھ سے اسے صاف کیا اسے کھرچ دیا۔

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَكَّهَا فَقَالَ إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلاَ عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى.

"ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ مسجد کی دیوار میں کچھ بلغم دیکھا تو آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کنکریاں لے کر اسے رگڑ دیا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص بلغم تھوکے تو نہ اپنے منہ کے سامنے تھوکے نہ اپنی داہنی جانب، بلکہ بائیں جانب یا اپنے بائیں قدم کے نیچے تھوکے۔"

(صحیح بخاری ، بیاب حَكِّ الْمُخَاطِ بِالْحَصَى مِنَ الْمَسْجِدِ. ٤٠٩)

جب اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ مسجد کی صفائی خود کرتے ہیں تو پھر ہم کیوں نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ نے مسجد کی صفائی کی ڈیوٹی اپنے جلیل القدر پیغمبر کی لگائی جناب ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا طواف کرنے والے، رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے میرے گھر کی صفائی تم کرو۔

﴿وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ﴾۔[بقرہ:۱۲۵]

"اور جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لیے لوٹ کر آنے کی جگہ اور سراسر امن بنایا، اور تم ابراہیم کی جائے قیام کو نماز کی جگہ بناؤ۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکیدی حکم دیا کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھو۔"

مسجد کی صفائی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کرتے ہیں تو آج ہم کیوں نہیں کرتے۔ ہمیں مسجد کا خیال رکھنا چاہیے، مسجد کی صفائی ہمیں خود کرنی چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدقہ وخیرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَنفِقُواْ مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الأَرْضِ وَلاَ تَيَمَّمُواْ الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلاَّ أَن تُغْمِضُواْ فِيهِ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ﴾. [بقرہ:۲٦٧]

”اے ایمان والو! ان پاکیزہ کمائیوں میں سے اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا کرو اور اس میں سے گندے مال کو (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے کا ارادہ مت کرو کہ (اگر وہی تمہیں دیا جائے تو) تم خود اسے ہرگز نہ لو سوائے اس کے کہ تم اس میں چشم پوشی کر لو، اور جان لو کہ بیشک اللہ بے نیاز لائق ہر حمد ہے“

﴿الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاء وَاللّهُ يَعِدُكُم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴾ [البقرة:٢٦٨]

''شیطان تمہیں (اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے روکنے کے لیے) تنگدستی کا خوف دلاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے، اور اللہ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ فرماتا ہے، اور اللہ بہت وسعت والا خوب جاننے والا ہے''

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود وسلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

شیطان غربت کا ڈر پیدا کرتا ہے

محترم سامعین حضرات!

اس دنیا میں اگر اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے تو پھر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اس کے رستے میں خرچ کرنا چاہیے، اگر اللہ کے رستے میں خرچ نہ کیا جائے تو پھر یہ دنیا کا مال یہ دولت یہ بنگلے یہ فیکٹریاں قیامت کے دن اس کے لے وبال جان بن جائیں گی اور یہ چیزیں جہنم میں لے جائیں گیں۔

آج لوگ شادیوں پر بے تحاشا خرچ کرتے ہیں، بھانڈ میراثیوں کو بے حساب دیں گے، ڈھول پیٹنے والوں کو کھلے دل دیں گے۔ لیکن یہی حاجی صاحب سے جب دین کے لیے مسجد کے لیے پیسے مانگے جاتے ہیں تو جیب میں ہاتھ نہیں پڑتا اور اگر جیب میں ہاتھ پڑ جائے تو پچاس پیسے کا سکہ مل گیا تو ٹھیک ہے ورنہ یہ کہہ دیا کہ ٹوٹے پیسے پاس نہیں، معاف کرو۔ دین کے ساتھ یہ حال ہے اور دنیاداری میں جہاں شیطان خوش ہوتا ہے وہاں کبھی بھی یہ نہیں سوچا گھر کا خرچ کیسے چلاؤں گا، اللہ کے قرآن نے سچ کہا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ وَاللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾. [بقرة:۲۶۸]

''شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور تمہیں شرمناک کام کرنے کا حکم دیتا ہے، جبکہ اللہ تعالی تمہیں اپنے فضل اور مغفرت کی امید دلاتا ہے اور اللہ بڑا وسعت والا اور جاننے والا ہے۔''

اللہ کے رستے میں بغیر گننے کے دو

دین کے لیے اللہ کے راستے میں بغیر گننے کے دینا چاہیے، جبکہ ہم شیطانی اور بے حیائی کے کاموں میں کھلم کھلا اور بے دریغ خرچ کرتے ہیں۔

''اسما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا کہ میرے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں سوائے اس کے جو زبیر گھر میں لاتے ہیں، نبی علیہ السلام نے فرمایا خرچ کیا کر۔

وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ.

''گن گن کر نہ رکھا کرو کہ تمہیں بھی گن گن کر دیا جائے۔''

(صحيح بخاری، حدیث:۱٤۳۳)

نکمی اور ردی چیز نہ دو

اور پھر ہمارا حال یہ ہے کہ ہم اپنی سب سے نکمی اور ردی چیز اللہ کی راہ میں دیں گے، گھر میں عورتیں بھی یہی کرتی ہیں جو کپڑے مرد نہیں پہنتے، اس کے پہننے کے قابل نہیں ہوتے وہ غریبوں کے دیں گیں، جو جرابیں پہننے کے قابل نہیں ہوتیں وہ غریبوں کو دے آؤ اور جو صحیح چیز ہوتی ہے اسے سنبھال سنبھال کے رکھتیں ہیں۔ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا یہ کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ﴾.[بقرة:٢٦٧]

"اے ایمان والو! جو کچھ تم نے کمایا ہے اور جو کچھ ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا ہے اس میں سے اچھی چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ کوئی ردی چیز خرچ کرنے کا قصد نہ کرو۔ حالانکہ وہی چیز اگر کوئی شخص تمہیں دے تو ہرگز قبول نہ کرو الا یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے کائنات کی سب چیزیں اس کی تعریف کر رہی ہیں۔"

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے باغ ہی دے دیا

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سب سے زیادہ پسندیدہ چیز کے خرچ کرنے کا حکم دیا ہے:

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾.[آل عمران:٩٢]

"تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکو گے جب تک تم (اللہ کی راہ میں) اپنی محبوب چیزوں میں سے خرچ نہ کرو، اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو بیشک اللہ اسے خوب جاننے والا ہے"

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے سب سے زیادہ باغ تھے۔ ان میں سے بیرحا کا باغ آپ کو سب سے زیادہ محبوب تھا۔ یہ مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس باغ میں جایا کرتے تھے اور وہاں عمدہ اور شیریں پانی پیتے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم سے عرض کیا: میری کل جائداد سے بیرحا کا باغ مجھے بہت پیارا ہے۔ میں اس باغ کو اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں اور اس سے ثواب اور اللہ کے ہاں ذخیرہ کی امید رکھتا ہوں، آپ جہاں مناسب سمجھیں اسے استعمال کریں آپ نے فرمایا: بہت خوب! یہ مال تو بالآخر فنا ہونے والا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ مال تو بہت نفع دینے والا ہے)اب تم ایسا کرو کہ اپنے غریب رشتہ داروں میں بانٹ دو۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: بہت خوب! یارسول اللہ ﷺ میں ایسے ہی کرتا ہوں۔ چنانچہ یہ باغ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اقارب اور چچازاد بھائیوں میں بانٹ دیا۔

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر)

دیکھو! ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنی سب سے پیاری چیز اللہ کے راستے میں خرچ کر رہے ہیں۔ قرآن کی آیت سن کر اس پر عمل کر کے دکھا دیا۔ ہمیں اگر اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا پڑے تو ہم ہزار بار سوچتے ہیں۔ بھائیو! دوستو! اللہ کے راستے میں خرچ کرتے وقت نہ سوچا کرو۔ کوئی غریب ہے تو وہ بھی اللہ کے راستے میں دے، جتنی جس کے پاس گنجائش ہے اتنا ہی وہ خرچ کرے۔ اللہ تعالیٰ اخلاص دیکھتے ہیں ہو سکتا ہے غریب کا ایک روپیہ خرچ کیا ہوا امیر کے لاکھ روپے خرچ کیے ہوئے سے وزنی ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق فرمایا: میرے صحابہ مٹھی بھر جو خرچ کریں بعد میں آنے والے سونا احد پہاڑ کے برابر بھی خرچ کریں تو ان کے اجر و ثواب کو نہیں پہنچ سکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدقہ وخیرات کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا طریقہ

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا سب سے خوبصورت اور پیارا باغ اللہ کے راستے میں خرچ کر دیا، اس کی چابیاں اللہ کے رسول ﷺ کو پکڑا دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے باغ لے کر خود نہیں رکھا یہ نہیں کہا ٹھیک ہے تو نے دیا ہے تو میں نے لے لیا ہے، یہ باغ بھی مجھے ہی دے دے۔ خدا کی قسم! ایسا امیر، کائنات میں نہیں ہو سکتا۔ آج کا کوئی امیر ہوتا تو وہ سارا باغ اپنے نام ہی لکھوا لیتا۔ سبحان اللہ میں قربان جاؤں ایسے سچے امیر، مرشد پر آپ ﷺ نے فرمایا: ابوطلحہ یہ باغ جو تو اللہ کے راستے میں خرچ کرنا چاہتا ہے اس کے سب سے زیادہ مستحق تیرے رشتہ دار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ باغ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے صحیح مصرف بھی بتا دیا کیوں کہ قرآن کہتا ہے جو بھی تم خرچ کرو اس کے حقدار سب سے پہلے تمھارے رشتہ دار ہیں۔

﴿يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ [بقرة: ۲۱۵]

''آپ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں، فرما دیں جس قدر بھی مال خرچ کرو (درست ہے)، مگر اس کے حق دار تمہارے ماں باپ ہیں اور قریبی رشتہ دار ہیں اور یتیم ہیں اور محتاج ہیں اور مسافر ہیں، اور جو نیکی بھی تم کرتے ہو بیشک اللہ اسے خوب جاننے والا ہے''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خیبر کی زمین دے دی

بخاری ومسلم میں ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی خدمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے تمام مال میں سب سے زیادہ مرغوب مال خیبر کی زمین کا حصہ ہے میں اسے راہ اللہ دینا چاہتا ہوں فرمایئے کیا کروں؟ آپ نے فرمایا اسے وقف کر دو اصل روک لو اور پھل وغیرہ راہ اللہ کر دو۔ ان کے بیٹے عبداللہ بھی اسی سوچ کے مالک تھے ان عمل بھی یہی تھا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس آیت کی تلاوت کر کے سوچا تو مجھے کوئی چیز ایک کنیز سے زیادہ پیاری نہ تھی۔ میں نے اس لونڈی کو راہ للہ آزاد کر دیا، اب تک بھی میرے دل میں اس کی ایسی محبت ہے کہ اگر کسی چیز کو اللہ تعالی کے نام پر دے کر پھر لوٹا لینا جائز ہوتو میں کم ازکم اس سے نکاح کر لیتا۔ (مسند بزار)

ابراہیم علیہ السلام اپنی سب سے محبوب چیز قربان کرنے کو تیار ہو گئے

یہاں مجھے ابراہیم علیہ السلام یاد آئے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان سے بیٹے کی قربانی مانگی، خواب میں اشارہ کیا کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں، تو بیدار ہو کر سیدھا اپنے بیٹے کے پاس گئے اور اس سے کہا میں تجھے ذبح کر رہا ہوں میں نے خواب دیکھا ہے، تو بیٹا بھی نبی خلیل اللہ کا تھا، اس نے کہا: ابا جان! جو آپ کو حکم ملا ہے وہ جلد کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام سے سب سے محبوب چیز مانگی، ابراہیم علیہ السلام اس کی قربانی کے لیے تیار ہو گئے۔ یہ ہے نیک لوگوں کا ایمان، نیک لوگ اللہ تعالیٰ کا حکم دیکھتے ہیں وہ دنیا کی فکر نہیں کرتے وہ اپنی آخرت کی فکر کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی سخاوت

ایک دفعہ عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں شفا عطا فرما دی۔ جب انھیں دوبارہ شفا ملی تو کچھ کھانے کو دل چاہا، آدمی جب بیمار ہو کر تندرست ہوتا ہے تو پھر کھٹی میٹھی چیزوں پر دل کرتا ہے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی بیوی کو بلا کر کہنے لگے میرا مچھلی کھانے کو دل کرتا ہے، گھر والی نے ملازم کو بھیجا جا مچھلی لے کر آ، ملازم واپس آیا اور اس نے کہا کہ مچھلی نہیں ملی، انھوں نے کچھ عرصہ بعد پھر فرمائش کی کہ مچھلی کی خواہش ہے بیگم نے دوبارہ غلام کو بھیجا جا مچھلی لے کر آ جب غلام دوسری مرتبہ مچھلی لینے گیا تو اس دوران بیگم نے کہا آپ اتنی دیر بیمار رہے ہیں آپ کا اگر دل کرتا تھا تو اس وقت ہی کہہ دینا تھا، کہنے لگے میں جب بیمار تھا تب تو میری خدمت کر رہی تھی میرا دل نہیں چاہتا تھا کہ میں تجھے نئی فرمائش کروں، اب میں صحت یاب ہو گیا ہوں تو اب تو مجھے مچھلی کھلا، ادھر غلام مچھلی لے آیا بیگم نے مچھلی تیار کی، ساتھ پراٹھا تیار کیا دسترخوان پر ہر چیز رکھی، ابھی لقمہ نہیں اٹھایا کہ ایک فقیر آ گیا اور اس نے صدا لگائی مجھے اللہ کے لیے کھانا دو، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وہ ساری مچھلی اس فقیر کو دے دی۔

دوستو! اللہ کے رستے میں دینے سے اللہ تعالیٰ دوگنا چوگنا دیں گے، اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے، اللہ کا وعدہ غلط نہیں ہو سکتا۔ ہمارے گھروں میں روٹی موجود ہو، خشک ہو جائے ہم باہر پھینک دیں گے کسی غریب فقیر کو نہیں دیں گے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب مچھلی اور پراٹھا فقیر کو دے دیا تو بیگم صاحبہ نے کہا آپ نے فقیر کو پیسے دے دینے تھے، مچھلی بڑی مشقت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل کی تھی اور آپ کا دل بھی چاہ رہا تھا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسی وقت وہی جواب دیا جو قرآن کہتا ہے:

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾.[آل عمران:۹۲]

"تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکو گے جب تک تم (اللہ کی راہ میں) اپنی محبوب چیزوں میں سے خرچ نہ کرو، اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو بیشک اللہ اسے خوب جاننے والا ہے"

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اے میری اہلیہ جب فقیر نے مانگا اس وقت مجھے سب سے زیادہ محبوب یہ مچھلی ہی لگی تھی اور قرآن کہتا ہے: نیکی تب ہی ملے گی جب اپنی محبوب چیز اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔ یہ ہیں نیک لوگ جنھوں نے اللہ سے اجر لینا ہے۔ اور کئی دوسرے لوگ جو دنیا میں تو خرچ کرتے ہیں لیکن کسی غریب فقیر کو نہیں دیتے ان کے دل میں غریب کی کوئی محبت نہیں ہوتی، نیکی کے کام میں کرچ کرتے وقت ان کے دل میں گھٹن پیدا ہو جاتی ہے۔

خرچ کرتے وقت شیطانی خیال

شیطان برائی کے رستے میں خرچ کرائے گا اور نیکی کے رستے میں خرچ کرتے وقت کئی چیزیں یاد کروائے گا۔

﴿اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ وَاللّٰهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلاً وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾.[بقرہ:۲۶۸]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور تمہیں شرمناک کام کرنے کا حکم دیتا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے فضل اور مغفرت کی امید دلاتا ہے اور اللہ بڑا وسعت والا اور جاننے والا ہے۔''

ہمارے معاشرے میں بے شمار ایسے لوگ ہیں جو زکوٰۃ نہیں دیتے، فرض زکوٰۃ نہیں دیتے، اس وجہ سے کہ کہیں ہمارے مال سے کم نہ ہو جائے۔ ان لوگوں کو پتہ ہی نہیں جو سنبھال کر رکھتا ہے، اللہ کے رستے میں خرچ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اسے کم کرتے ہیں۔

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ۔ رضی الله عنه۔ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیهِ إِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُولُ أَحَدُهُمَا اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَیَقُولُ الآخَرُ اللَّهُمَّ أَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا.

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ نے فرمایا: بندوں پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس دن صبح دو فرشتے نازل نہ ہوں۔ ان میں ایک یوں دعا کرتا ہے یا اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدل دے اور دوسرا یوں دعا کرتا ہے یا اللہ بخیل کا مال تباہ کردے۔

(صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب قوله فاما من اعطی واتقی)

خرچ کرنے میں نیت

اور یاد رکھو!

جو انسان حسن نیت سے اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی نیت کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں تبھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَمَا أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ﴾. [بقرہ: ۲۷۰]

''جو کچھ بھی تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو یا کوئی نذر مانو تو اللہ اسے خوب جانتا ہے اور ظالموں (اللہ کے حکم کے خلاف خرچ کرنے والوں) کا کوئی مددگار نہیں۔''

اس لیے خرچ کرتے وقت اللہ تعالیٰ سے تعلق صحیح رکھا کرو اپنی نیت صحیح رکھا کرو۔

سائل سے نرمی برتنا

اگر ہم نے اللہ کے راستے میں نہیں دینا ہوتا تو مانگنے والے کو کبھی نہ ڈانٹیں، اسے برا بھلا نہ کہیں، اگر ہم اسے کچھ نہیں دے سکتے تو اس کے لیے خیر و برکت کی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے:

﴿قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ﴾. [البقرہ:۲۶۳]

''(سائل سے) نرمی کے ساتھ گفتگو کرنا اور درگزر کرنا اس صدقہ سے کہیں بہتر ہے جس کے بعد (اس کی) دل آزاری ہو، اور اللہ بے نیاز بڑا حلم والا ہے''

سب خسارے والے ہیں

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قُلْتُ مَا شَأْنِي أَيُرَى فِيَّ شَيْءٌ مَا شَأْنِي

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ ، فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَسْكُتَ ، وَتَغَشَّانِي مَا شَاءَ اللَّهُ ، فَقُلْتُ مَنْ هُمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الأَكْثَرُونَ أَمْوَالاً ، إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا .

''ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں آپ کی خدمت میں پہنچا، اس وقت آپ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے فرمارہے تھے کہ وہ لوگ گھاٹے میں ہیں قسم ہے کعبہ کے رب کی، وہ لوگ گھاٹے میں ہیں، میں نے عرض کیا کہ میری کیا حالت ہے؟ کیا مجھ سے کوئی بات نظر آئی ہے؟ کیا بات ہے؟ چنانچہ میں آپ کے پاس بیٹھ گیا اور آپ یہ فرماتے جاتے تھے، میں خاموش نہ کرسکا اور جب تک اللہ نے چاہا مجھ پر غم کی کیفیت طاری رہی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ لوگ جو زیادہ مال والے ہیں مگر وہ جو اس طرح اور اس طرح (خرچ کرتے ہیں)

(صحیح بخاری، حدیث:باب كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ ﷺ ٦٦٣)

قبر میں صرف ایک ہی چیز

ہم سب نے قبر میں داخل ہونا ہے، کسی کو موت سے مفر نہیں، قبر میں صرف تین چیزیں ہوتی ہیں، قبر، کفن اور جسم۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا آپ میت کو کندھا دے کر قبرستان لے جاتے ہیں اور پھر اسے قبر میں اتارتے ہیں، کبھی دیکھا ہے کسی نے ساتھ روپیہ پیسہ رکھا ہو، کبھی کسی نے جائیداد کی رجسٹریاں رکھی ہوں، وہاں انسان کے صرف اعمال ہی کام آتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهُ ﷺ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ، فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ، يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقَى عَمَلُهُ.

”انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے فرمایا میت کے ساتھ (قبر تک) تین چیزیں جاتی ہیں، ان میں سے دو چیزیں تو (اس کو اکیلا چھوڑ کر) واپس آجاتی ہیں اور ایک چیز اس کے ساتھ رہ جاتی ہے، چنانچہ اس کے متعلقین (جیسے اولاد، عزیز واقارب، دوست واحباب اور جان پہچان کے لوگ) اور اس کے اموال (جیسے نوکر چاکر، پلنگ، جانور، گاڑی وغیرہ اور اسی طرح کے اسباب) اور اس کے اعمال اس کے ساتھ جاتے ہیں۔ ان تینوں میں سے متعلقین اور مال تو (اس کو تنہا چھوڑ کر) واپس آجاتے ہیں اور اس کے اعمال اس کے ساتھ رہتے ہیں۔“

(صحیح بخاری، باب سَكَرَاتِ الْمَوْتِ. ٦٥١٤)

انسان جب اس دنیا سے رخصت ہو کر آخرت کی پہلی منزل (قبر) میں پہنچتا ہے تو وہاں سے وہ مرحلہ شروع ہو جاتا ہے جہاں سے عزیز واقارب، دوست، احباب، مال ودولت اور جاہ وحشم سب ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اور صرف وہ اعمال اس کے ساتھ رہ جاتے ہیں جو اس نے دنیا میں کیے تھے۔

خرچ کرنے والے کی نیت کو اللہ جانتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَا أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ﴾. [البقرۃ: ٢٧٠]

”جو کچھ بھی تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو یا کوئی نذر مانو تو اللہ اسے خوب جانتا ہے اور ظالموں (اللہ کے حکم کے خلاف خرچ کرنے والوں) کا کوئی مددگار نہیں۔“

کوئی ایک روپیہ خرچ کرتا ہے، کوئی دس روپے خرچ کرتا ہے، کوئی پچاس روپے خرچ کرتا ہے، کوئی سو روپیہ خرچ کرتا ہے، کوئی ہزار خرچ کرتا ہے اور کوئی لاکھ خرچ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کوئی جتنا بھی خرچ کرتا ہے میں سب کو جانتا ہوں، تمھیں اپنی پارسائی بتانے کی کوئی ضرورت نہیں

﴿وَمَا أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ﴾. [بقرہ: ٢٧٠]

جو جس نیت سے خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں۔ اخلاص ہو تو پھر صدقہ اعلانیہ کرے یا پوشیدہ خرچ کرے کوئی بات نہیں اور اگر ریا کاری ہے تو پھر اجر و ثواب ملنے کی بجائے گناہ ہی ہوگا۔ مخفی اور پوشیدہ صدقے میں ریا کاری کم ہوتی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کو پوشیدہ صدقہ زیادہ پسند ہے۔

﴿إِن تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾. [بقرہ: ٢٧١]

”اگر تم صدقے ظاہر کرو تو یہ اچھی بات ہے اور اگر انھیں چھپاؤ اور انھیں محتاجوں کو دے دو تو یہ تمھارے لیے زیادہ اچھا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تم سے تمھارے کچھ گناہ دور کرے گا اور اللہ اس سے جو تم کر رہے ہو، پوری طرح باخبر ہے۔"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تمھیں نیکی کا بدلہ پورا پورا عطا کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں پورا پورا اجر جو ملتا ہے وہ کم از کم ایک نیکی کا دس گناہ ہے اور پھر جتنا اخلاص زیادہ ہوگا اتنا ہی اجر زیادہ ملتا رہے گا۔

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّئَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾.[بقرہ:۲۶۱]

"ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، ایک دانے کی مثال کی طرح ہے جس نے سات خوشے اگائے، ہر خوشے میں سو دانے ہیں اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے اور اللہ وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔"

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔ رضی الله عنه۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ۔ وَلاَ يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ۔ وَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ.

"ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے پاکیزہ مال سے، کیونکہ اللہ تعالی صرف پاک مال ہی قبول کرتا ہے، کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ میں لے لیتا ہے اور اس کی یوں نشو ونما کرتا ہے جیسے تم اپنے بچھڑے کی نشو ونما کرتے ہو حتی کہ وہ کھجور پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔

(صحیح بخاری، باب الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ ١٤١٠)

عثمان رضی اللہ عنہ کی فیاضی

نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما تھے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کہا اللہ کے راستے میں مال چاہیے، تو عثمان رضی اللہ عنہ نے ہزار دینار آپ کے سامنے رکھ دیے۔

عبدالرحمٰن ابن سمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس وقت جب کہ جیش عسر یعنی لشکر تبوک کا سامان جہاد تیار اور فراہم کیا جا رہا تھا، عثمان ایک ہزار دینار اپنے کرتہ کی آستین میں بھر کر نبی کریم ﷺ کے پاس لائے اور ان کو آپ ﷺ کی گود میں بکھیر دیا، میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ ان دیناروں کو اپنی گود میں الٹ پلٹ کر دیکھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے۔ آج کے اس مالی ایثار کے بعد عثمان سے اگر کوئی گناہ بھی سرزد ہو جائے تو ان کا کچھ نہیں بگڑے گا، یہ الفاظ آپ ﷺ نے دو مرتبہ ارشاد فرمائے۔ (مسند احمد)

غریب صحابہ کی سخاوت

رسول اللہ کے اسی پچاسی فیصد صحابی محنت مزدوری کرنے والے غریب آدمی تھے اور کچھ صحابہ مال دار تھے اور جو صحابہ غریب تھے وہ بھی اللہ کے راستے میں مال خرچ کرتے تھے وہ بھی محنت مزدوری کرتے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالصَّدَقَةِ فَمَا يَجِدُ أَحَدُنَا شَيْئًا يَتَصَدَّقُ بِهِ حَتَّى يَنْطَلِقَ إِلَى السُّوقِ فَيَحْمِلَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَجِيءَ بِالْمُدِّ فَيُعْطِيَهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ الْيَوْمَ رَجُلًا لَهُ مِائَةُ أَلْفٍ مَا كَانَ لَهُ يَوْمَئِذٍ دِرْهَمٌ.

"ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم فرماتے تھے اور ہم لوگوں کے پاس کچھ موجود نہیں ہوتا تھا جو ہم صدقہ ادا کریں تو ہم میں سے کوئی شخص بازار میں جاتا تھا اور وزن برداشت کرتا تھا۔ پھر ایک مد کھانا لاتا (محنت مزدوری کر کے) اور وہ کھانا خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرتا۔ ابومسعود رضی اللہ نے فرمایا: میں ایک آدمی سے واقف ہوں کہ جس کے پاس اب ایک لاکھ درہم موجود ہیں اور اس وقت اس کے پاس ایک درہم موجود نہ تھا۔"

(نسائی: جُهْدُ الْمُقِلّ:۲۵۲۹)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا صدقہ خیرات افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مال والا (غریب) محنت کر کے ادا کرے۔"

بڑا صدقہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم- رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلاَ تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلاَنٍ كَذَا وَلِفُلاَنٍ كَذَا أَلاَ وَقَدْ كَانَ لِفُلاَنٍ.

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو صدقہ کرے اس حال میں کہ تو تندرست اور حریص ہو اور محتاجی کا خوف کرتا ہو اور مالداری کا امیدوار ہو اور تو دیر نہ کر یہاں تک کہ سانس گلے میں آ جائے تو اس وقت کہے فلاں کو اتنا اور فلاں کے لیے اس طرح، آگاہ رہو کہ وہ تو فلاں کے لیے ہو ہی چکا۔''

(صحیح مسلم، حدیث:٢٤٢٩)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا اس بات پر توجہ کرو، ہم اس حالت میں کبھی مال خرچ نہیں کرتے اور بالکل مرنے کے قریب ہوتے ہیں تو کہتے ہیں: میرا یہ مال اللہ کے راستے میں خرچ کر دینا، یہ مال اس کے راستے میں دے دینا، مدرسے کو دے دینا۔ مرنے کے قریب صدقہ وخیرات کرنے کا کیا فائدہ؟ صدقہ خیرات کرو جوانی میں، اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر، ایسا نہ ہو وقت آ جائے اور پچھتاوے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہو۔

﴿وَأَنْفِقُوا مِنْ مَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلاَ أَخَّرْتَنِي فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلاَ أَخَّرْتَنِي إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ﴾.[المنافقون: ١٠]

''اور اس میں سے خرچ کرو جو ہم نے تمھیں دیا ہے، اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے، پھر وہ کہے اے میرے رب! تو نے مجھے قریب مدت تک مہلت کیوں نہ دی کہ میں صدقہ کرتا اور نیک لوگوں میں سے ہو جاتا۔“

خرچ کرنے میں اخلاص

غریب ایک روپیہ دیتا ہے، پانچ روپے دیتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کو ویسے ہی پسند ہے جیسے امیر آدمی ایک لاکھ روپیہ دیتا ہے، کیوں کہ اس کے پاس ہے ہی پانچ روپے یہ پانچ ہی اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کر رہا ہے

اللہ کے نزدیک امیر غریب کا کوئی فرق نہیں، سفید کالے کو کوئی فرق نہیں، اللہ تعالیٰ تو اخلاص دیکھتے ہیں، مال اولاد اور رنگ روپ نہیں دیکھتے۔

عَنْ أَبِی سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لاَ تَسُبُّوا أَصْحَابِی ، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلاَ نَصِيفَهُ .

”ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم میرے صحابہ کو برا نہ کہو، حقیقت یہ ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص احد کے پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اس کا ثواب میرے صحابہ کے ایک مد یا آدھے مد کے ثواب کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔“

(صحیح بخاری، حدیث:٣٦٧٣)

صحابہ کے کمال اخلاص وللّٰہیت کی بنا پر ان کا چھوٹا سا نیک عمل اپنے بعد والوں کے اسی طرح کے بڑے سے بڑے نیک عمل پر بھاری ہے، مثلاً اگر ان صحابہ میں سے کوئی شخص سیر بھر یا آدھ سیر جو وغیرہ اللہ کی راہ میں خرچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے تو اس عمل پر ان کو جتنا ثواب ملتا ہے اتنا ثواب ان کے بعد والوں کو اس صورت میں بھی نہیں مل سکتا کہ اگر وہ اللہ کے راہ میں احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کردیں، اور یہ اس وجہ ہے کہ اخلاص وصدق نیت اور جذبہ ایثار وللّٰہیت کا جو کمال ان کے اندر تھا وہ بعد والوں کو نصیب نہیں ہوسکتا، دوسرے یہ کہ ان کا مال خالص طیب وپاکیزہ ہوتا تھا، اوران کی اپنی حاجتیں وضرورتیں اس بات کا تقاضا کرتی تھیں کہ ان کے پاس جو کچھ ہے اپنے ذاتی مصارف میں خرچ کریں لیکن اس کے باوجود اپنی استطاعت کے مطابق وہ اللہ کی راہ میں خوش دلی کے ساتھ خرچ کرتے اور اپنی تمام ضرورتوں کو پس پشت ڈال دیتے، یہ تو ان کے اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کے اجر وثواب کا ذکر ہے۔ اب آپ یہ بھی سوچیں! کہ انہوں نے انتہائی سخت حالات میں اللہ کے دین کا جھنڈا بلند کرنے اور اللہ کے رسول کا پیغام پہنچانے کے لئے ریاضت وجاہدہ کے جن سخت ترین مراحل کو طے کیا۔ یہاں تک کہ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اس کی بنا پر ان کو کیا اجروثواب ملا ہوگا اور ان کے درجات ومراتب کس قدر بلند ہوئے ہوں گے۔

نیکی کے کاموں میں آگے بڑھو

نیکیوں میں آگے بڑھنے کا شوق اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے، اللہ تعالیٰ اسی بات کا حکم دیتے ہیں۔

﴿سَابِقُوْا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾. [الحدید: ۲۱]

''اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف ایک دوسرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آگے بڑھو جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کی چوڑائی کی طرح ہے، وہ ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ یہ اللہ کا فضل ہے، وہ اسے اس کو دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔''

﴿وَ سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ لا اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴾.[آل عمران:۱۳۳]

''اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دوڑو اپنے رب کی جانب سے بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین (کے برابر) ہے، ڈرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔''

آج ہم دنیا کے مال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی سوچتے ہیں، کسی نے موٹر سائیکل لے لی ہے تو ہم اس کی طرف دیکھ کر جلنا شروع کر دیتے ہیں، کسی نے گاڑی لے لی تو ہم اس کی طرف حسد کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ کے بندوں دنیا کے مال میں حسد نہ کیا کرو، نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کیا کرو۔

﴿وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُواْ الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُواْ يَأْتِ بِكُمُ اللّهُ جَمِيعاً إِنَّ اللّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾

[بقرہ:۱٤۸]

''اور ہر ایک کے لیے ایک سمت ہے، جس کی طرف وہ منہ پھیرنے والا ہے، سو نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو، تم جہاں کہیں ہو گے اللہ تمھیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔''

نیکی کے کاموں میں آگے بڑھا کرو یہ دیکھا کرو کہ فلاں کا بیٹا نماز پڑھتا ہے میں نے بھی نماز پڑھنی ہے، فلاں کا بیٹا حافظ ہے مجھے بھی اپنا بیٹا حافظ بنانا چاہیے۔

نیکیوں میں سکون ہے، نیکیوں میں لطف ہے، نیکی کرنے والا خوش رہتا ہے وہ اپنی طبیعت میں فرحت محسوس کرتا ہے اور برائی کرنے والا ہر وقت سہارہتا ہے، ہر وقت ڈرتا رہتا ہے، اس پر خوف طاری رہتا ہے یہ دنیا میں بھی ڈرتا رہتا ہے اور آخرت میں بھی ڈرتا ہی رہے گا۔ اللہ تعالیٰ سچ فرماتے ہیں:

ابو بکر رضی اللہ عنہ پھر آگے بڑھ گئے

عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے آگے نکلنے کی کوشش کی تھی لیکن نہیں نکل سکے، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہر معاملہ میں آگے ہی تھے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذَلِكَ عِنْدِي مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهُ وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا.

''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم دیا۔ اتفاق سے ان دنوں میرے پاس مال بھی تھا۔ میں سوچنے لگا کہ آج میں ابوبکر سے سبقت لے گیا تو لے گیا۔ چنانچہ میں اپنا آدھا مال لے کر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ عرض کیا اتنا ہی جتنا ساتھ لایا ہوں۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو سب کچھ لے کر حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ عرض کیا ان کے لئے اللہ اور اس کا رسول (عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اس پر میں نے کہا میں کبھی ان (ابوبکر رضی اللہ عنہ) پر سبقت حاصل نہیں کرسکتا۔''

(جامع ترمذی، حدیث:۳۶۷۵)

عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے آج پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھ گئے ہیں یہ وہ شخصیتیں ہیں جن کا احترام اللہ کے رسول ﷺ نے بھی کیا ہے۔ طبقات ابن سعد میں سولہ سترہ صفحات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے متعلق ہیں جو انھوں نے اپنے گھر کا سارا سامان اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں لا کر پیش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

محنت کر کے صدقہ کرنے والے

اللہ کے رسول ﷺ کے ایک صحابی تھے انھوں نے اپنی بیگم سے مشورہ کیا کہ لوگ اللہ کے رسول کے پاس صدقہ و خیرات لے کر آ رہے ہیں ہمارے پاس کچھ نہیں ہم کیا کریں؟ بیوی نے کہا آپ صبح جائیں اور محنت مزدوری کریں جو مزدوری آپ کو ملے گی وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جانا اور آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرنا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس طرح کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ وہ محنت مزدوری کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس صدقہ و خیرات جمع کراتے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر کیوں نہ خوش ہو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب محنت مزدوری کر کے صدقہ و خیرات کرتے تو منافق ان غریب صحابہ کو طعن کرتے، ملامت کرتے۔

﴿اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقٰتِ وَ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَیَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾. [التوبہ:۷۹]

''یہ (منافقین) ایسے ہیں کہ نفل صدقہ دینے والے مسلمان پر صدقات کے بارے میں طعن کرتے ہیں اور (خصوص) ان لوگوں پر (اور زیادہ) جن کو بجز محنت و مزدوری کے اور کچھ میسر نہیں ہوتا یعنی ان سے تمسخر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس تمسخر کا (تو خاص) بدلہ دے گا اور (مطلق طعن کا یہ بدلہ ملے ہی گا کہ) ان کے لیے دردناک (آخرت میں) سزا ہوگی۔''

غزوہ تبوک کے موقعہ پر قحط سالی بھی تھی۔ ابھی فصلیں بھی نہیں پکی تھیں۔ سفر بھی دور دراز کا تھا۔ مقابلہ بھی رومیوں سے تھا اور اسلحہ اور سواری کی بھی خاصی قلت تھی۔ لہٰذا آپ نے جہاد فنڈ کے لیے پرزور اپیل کی جس کے نتیجہ میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اتنا چندہ دیا کہ آپ خوش ہو گئے۔ سیدنا عمر اپنے گھر کا آدھا اثاثہ بانٹ کر جہاد فنڈ کے لیے لے آئے اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سارا ہی اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے اور ہر مسلمان نے اس فنڈ میں حسب توفیق حصہ لیا۔ نادار لوگوں نے اپنی حیثیت کے مطابق اور اغنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی حیثیت اور رغبت کے مطابق۔ ایک صحابی ابوعقیل نے رات بھر مزدوری کی جس کی اجرت ایک صاع کھجور تھی۔ ان میں سے آدھا صاع گھر لے گیا اور آدھا صاع لا کر آپ کی خدمت میں حاضر کر دیا۔

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر۔ بَاب قَوْلِهِ :اَلَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ :٤٦٦٨)

آپ کو اس آدھے صاع سے اتنی خوشی ہوئی کہ آپ نے وہ کھجوریں ڈھیر کے اوپر پھیلا دیں۔ یہ دراصل آدھا صاع کھجور کی قدر و قیمت نہ تھی بلکہ اس نیت، شوق اور رغبت کی تھی جس کی بنا پر اس نے اہل وعیال کا پیٹ کاٹ کر آدھا صاع حاضر کر دیا تھا۔

اس موقعہ پر منافقوں کو پھبتیاں کسنے کا خوب موقع ملا۔ اگر کسی نے جی کھول کر چندہ دیا ہوتا تو کہتے کہ یہ سب کچھ دکھلاوا اور ریاکاری ہے۔ اور اگر کوئی تھوڑا دیتا تو کہتے کہ اتنے مال سے کونسی جنگی ضرورت پوری ہوسکتی ہے یہ لوگ تو لہو لگا کے شہیدوں میں اپنا نام لکھوانا چاہتے ہیں۔ اور اللہ کو اس کی کیا پروا تھی۔ غرض ان کی طعن و ملامت سے کوئی بھی نہ بچتا تھا۔ یہی پس منظر اس آیت کا شان نزول ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث سے واضح ہے:

ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب ہمیں صدقہ کا حکم دیا گیا ہم اس وقت مزدوری پر بوجھ اٹھایا کرتے تھے۔ ابوعقیل (اسی مزدوری سے) آدھا صاع کھجور لے کر آئے تو منافق کہنے لگے:

إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا.

ابوعقیل کی خیرات کی بھلا اللہ کو کیا پروا تھی۔ ایک اور آدمی (عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) بہت سا مال لائے تو منافق کہنے لگے کہ اس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریا (ناموری) کے لیے اتنا مال خیرات کیا ہے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر۔ بَاب قَوْلِهِ :اَلَّذِینَ یَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِینَ مِنَ الْمُؤْمِنِینَ فِی الصَّدَقَاتِ :٤٦٦٨۔ و مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب الحمل باجر یتصدق بھا: ١٠١٨)

یہاں سے آپ کو خالص چیز ملے گی

ہم اپنی مسجد کے لیے چندہ نہیں مانگتے آپ سے بھی کچھ نہیں مانگتے، آپ یہاں آیا کریں، تشریف لایا کریں، ساتھیوں کو ساتھ لایا کریں، یہاں سے آپ کو خالص چیز ہی ملے گی، کتاب وسنت ہی ملے گا، ہمارے پاس ہے ہی دو چیزیں ایک اللہ کا قرآن دوسرا اس کے رسول کا فرمان، اور جس کے پاس یہ دو چیزیں ہوں وہ صراط مستقیم پر ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدقہ وخیرات کی فضیلت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ .

﴿قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ﴾

[سبا:۳۹]

”فرما دیجئے! بیشک میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ فرما دیتا ہے اور جس کے لئے (چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے، اور تم (اللہ کی راہ میں) جو کچھ بھی خرچ کرو گے تو وہ اس کے بدلہ میں اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔“

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود و سلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا

محترم سامعین حضرات!

جو آیت میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ یہ بات ہمیں بتانا چاہتے ہیں کہ تم میرے رستے میں خرچ کرتے وقت تنگی اور افلاس سے نہ ڈرنا۔ خرچ کرنے سے رزق کم نہیں ہو جاتا جو مقدر ہے پہنچ کر رہے گا۔ اللہ اپنی حکمت سے جس کو جتنا دینا چاہے اس میں تمہارے خرچ کرنے نہ کرنے سے فرق نہیں پڑتا بلکہ خیر کے کاموں میں خرچ کرنے سے برکت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا عوض دیتے ہیں، خواہ مال کی صورت میں یا قناعت وغنائے قلبی کی شکل میں اور آخرت میں بدلہ ملنا تو یقینی ہے۔ غرض اس کے ہاں کچھ کمی نہیں۔ مسلمان کو چاہیے کہ اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھے اور اس کی مرضی کے سامنے فقر و فاقہ کا اندیشہ دل میں نہ لائے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ ان کے نزدیک کھجوروں کا ڈھیر پڑا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ بلال! یہ کیا ہے؟ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ چیز ہے جسے میں نے کل (یعنی آئندہ پیش آنے والی اپنی ضرورت) کے لیے جمع کیا ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أما تخشى أن ترى له غدا بخارا في نار جهنم يوم القيامة أنفق بلال ولا تخش من ذي العرش إقلالا .

”کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ کل قیامت کے دن دوزخ کی آگ میں تم اس کا بخار دیکھو (پھر فرمایا) بلال! اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذخیرہ کو (خدا کی راہ) میں خرچ کر دو اور صاحب عرش سے فقر و افلاس کا خوف نہ کرو۔" (مشکوٰۃ:۱۸۸۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال کو یہ حکم بطور تعلیم دیا کہ مقام کمال حاصل کرو جو توکل اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل اعتماد ہے ورنہ تو جہاں تک مسئلے کا تعلق ہے علماء لکھتے ہیں کہ اپنی اور اپنے اہل وعیال کی ضروریات زندگی کے بقدر ذخیرہ کرنا جائز ہے۔

کامل اعتماد یہ ہے کہ آدمی ذخیرہ اندوزی نہ کرے۔ بلکہ جو جمع کیا ہے اسے خدا کے نام پر خرچ کر ڈالو، فقر و افلاس کا خوف نہ کرو بلکہ خدا پر اعتماد اور بھروسہ رکھ کیونکہ جس قادر مطلق نے عرش عظیم کو پیدا کیا ہے اور تمہاری تخلیق کی ہے وہی تمہیں روزی بھی پہنچائے گا۔

کچھ تو صدقہ کرو

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قُلْتُ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَعْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تُعِينُ ضَايِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ قَالَ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ.

"ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا میں نے پوچھا کس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسم کا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بہت زیادہ بیش قیمت ہو اور اس کے مالکوں کو بہت پسند ہو میں نے پوچھا اگر میں یہ نہ کرسکوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی کاریگر کی مدد کرو یا کسی بے ہنر کے لیے کام کردو انہوں نے پوچھا اگر میں یہ بھی نہ کرسکوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھ (یعنی ان کے ساتھ برائی کرنے سے باز آ) اس لیے کہ وہ بھی ایک صدقہ ہے جو تو اپنے آپ پر کرتا ہے۔"

(صحیح بخاری ، حدیث:۲۵۱۸)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيُمْسِكْ عَنْ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ .

"ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کے پاس مال نہ ہو، آپ نے فرمایا اپنے ہاتھ سے کام کرے اور خود بھی نفع اٹھائے اور خیرات کرے، لوگوں نے کہا اگر یہ بھی میسر نہ ہو۔ تو آپ نے فرمایا حاجت مند مظلوم کی امداد کرے۔ لوگوں نے کہا اگر اس کی طاقت نہ ہو۔ تو آپ نے فرمایا اچھی باتوں پر عمل کرے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برائیوں سے رکے اس کے لئے یہی صدقہ ہے۔"

(صحیح بخاری، حدیث:١٤٤٥)

خندہ پیشانی سے ملنا بھی صدقہ ہے

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْقِرَنَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ أَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلِيقٍ وَإِنِ اشْتَرَيْتَ لَحْمًا أَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَأَكْثِرْ مَرَقَتَهُ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ .

"ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی نیک کام کو حقیر نہ سمجھے اور اگر کوئی نیک کام نظر نہ آئے تو اپنے بھائی سے ہی خندہ پیشانی سے مل لیا کرو اور جب گوشت خریدو یا ہنڈیا پکاؤ تو شوربہ زیادہ کر لیا کرو۔"

(جامع ترمذی)

سائل کی تائید کرو

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ .

"ابوموسی (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی سائل آتا، آپ کے سامنے کوئی حاجت پیش کرتا تو ہمیں فرماتے کہ سفارش کرو، تم بھی اجر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیئے جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبان سے جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔“

(صحیح بخاری، حدیث:١٤٣٢)

کسی کی سفارش کرنا گویا اس کے ساتھ ہمدردی کرنا اور اس کی مدد کرنا ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ تم لوگوں کی سفارش کرتے رہا کرو خواہ تمہاری سفارش قبول کی جائے یا نہ کی جائے کیونکہ کسی کا کام ہونا یا نہ ہونا تقدیر الٰہی اور حکم خداوندی کے مطابق ہے لہٰذا تم اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ شاید میری سفارش قبول نہ ہو، سفارش کرنے سے اجتناب نہ کرو اور اس کا ثواب ہاتھ سے نہ جانے دو۔

اور یہاں یہ بات یاد رکھنا!

سفارش کا حکم ان امور و معاملات سے متعلق ہے جو کسی ناجائز حرام مقصد پر مبنی نہ ہو نیز اگر کوئی شخص کسی ایسے معاملے میں ماخوذ ہو جو حد یعنی شریعت کی طرف سے متعین شدہ سزا کو لازم کرتا ہے تو اس صورت میں اس وقت سفارش کرنا جائز نہیں ہوگا، جب کہ وہ معاملہ امام وقت تک پہنچ چکا ہو۔

صدقہ کرکے آگ سے بچ جاؤ

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ وَالْآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى تَخْرُجَ الْعِيرُ إِلَى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ وَأَمَّا الْعَيْلَةُ فَإِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتَّى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ لا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ ثُمَّ لَيَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَلا تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ أَلَمْ أُوتِكَ مَالًا فَلَيَقُولَنَّ بَلَى ثُمَّ لَيَقُولَنَّ أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَلَيَقُولَنَّ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلا يَرَى إِلَّا النَّارَ ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلا يَرَى إِلَّا النَّارَ فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ.

عدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو آپ کے پاس دو شخص آئے ایک تو فقر و فاقہ کی شکایت کر رہا تھا دوسرا راہزنی اور راستے غیر محفوظ ہونے کا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک رہزنی کا تعلق ہے کچھ دنوں بعد تم پر ایسا زمانہ آئے گا جب قافلہ مکہ کی طرف بغیر کسی پاسبان اور محافظ کے روانہ ہوگا، باقی رہا فقر و فاقہ تو قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی کہ تم میں سے کوئی شخص صدقہ لے کر ادھر ادھر پھرے گا اور اس کو اس خیرات کا قبول کرنے والا نہ ملے گا پھر تم میں سے کوئی شخص اللہ کے سامنے اس طرح کھڑا ہوگا کہ اسکے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہ ہوگا اور نہ کوئی ترجمان ہوگا جو ترجمہ کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ میں نے تجھے مال دیا تھا وہ کہے گا ہاں، تو پھر فرمائے گا کہ کیا میں نے تمہارے پاس رسول نہیں بھیجا تھا؟ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہے گا ضرور۔ پھر اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو ادھر بھی اسے آگ ہی نظر آئے گی اس لئے تم میں سے ہر شخص آگ سے بچے، اگرچہ ایک کھجور کے ذریعے سے ہی، اگر ایک کھجور بھی میسر نہ ہو تو باتیں اچھی کہے۔"

خرچ کرنے والے کو اللہ زیادہ دیتا ہے

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے: اے بندے تو میرے رستے میں دے میں تجھے زیادہ دوں گا۔

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَدُ اللَّهِ مَلْأَى لا تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِی يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ .

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندے! تو مجھے دے تو میں تجھے دوں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا خزانہ بھرا ہوا ہے اگر رات دن خرچ کرتا رہے تب بھی خالی نہیں ہوتا کیا تم یہ نہیں دیکھتے ہو کہ جب سے زمین اور آسمان کو بنایا ہے کس قدر خرچ کر دیا ہے مگر پھر بھی اس کی کوئی نعمت کم نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ کا عرش (تخت) پانی پر ہے اس کے ہاتھ میں رزق کی ترازو ہے جس طرح چاہتا ہے جھکا دیتا ہے اور جس کے لئے وہ مناسب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیال کرتا ہے اٹھا دیتا ہے۔"
(صحیح بخاری ، حدیث:۱۴۰۸)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
﴿الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ وَاللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾۔ [بقرہ:۲۶۸]
"شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور تمہیں شرمناک کام کرنے کا حکم دیتا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے فضل اور مغفرت کی امید دلاتا ہے اور اللہ بڑا وسعت والا اور جاننے والا ہے۔"

صدقہ وخیرات کرنے والوں کے لئے انعامات

صدقہ وخیرات کرنے والے لوگوں کے لئے ایک عظیم خوشخبری ہے اور ایک ایسی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ اللہ کی راہ میں اور اللہ کی رضا کے لئے خلوص نیت کے ساتھ انسان جو کچھ بھی خرچ کرتا ہے۔ اللہ اس کی جگہ اس خرچ کئے ہوئے مال جتنا یا اس سے زیادہ دے دیتا ہے، وہ کسی بھی ذریعہ سے دیتا ہے۔ اس بارے میں آپ رسول اللہ کی احادیث سنیں اور اپنے ایمان کو تازہ کریں:

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ اللَّهُ أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ .
"ابوہریرہ فرماتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے آدم کے بیٹے! تو (دوسروں پر) خرچ کر۔ میں تجھ پر خرچ کروں گا۔"
(صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الصدق فیھا:۵۳۵۲)

۲۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضی الله عنهما أَنَّهَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَائَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لاَ تُوعِي فَيُوعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ، ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ.

''اسما بن ابی بکر ایک دفعہ آپ کے پاس آئیں تو آپ نے اسے ہدایت فرمائی کہ روپیہ پیسہ ہتھیلی میں بند کرکے مت رکھو ورنہ اللہ بھی تمہارا رزق بند کرکے رکھے گا۔ بلکہ جہاں تک ہوسکے خیرات کرتی رہو۔''

(صحيح بخاری، كتاب الزكوٰة، باب الصدقه فيمااستطاع:١٤٣٤)

٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلاَّ مَلَكَانِ يَنْزِلاَنِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُولُ الآخَرُ اللَّهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا.

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ نے فرمایا: بندوں پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس دن صبح دو فرشتے نازل نہ ہوں۔ ان میں ایک یوں دعا کرتا ہے یا اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدل دے اور دوسرا یوں دعا کرتا ہے یا اللہ بخیل کا مال تباہ کردے۔''

(صحيح بخاری، كتاب الزكوٰة، باب قوله فاما من اعطى واتقى:١٤٤٢)

٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.

''انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ نے فرمایا: جس شخص کو یہ بات اچھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگے کہ اس کا رزق کشادہ اور اس کی عمر دراز ہو وہ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرے“

(صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب من یحب البسط فی الرزق:۲۰۶۷)

بچیوں والے کو صدقہ دو

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَنْ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ.

”عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ مانگتے ہوئی آئی، اس نے میرے پاس سوائے ایک کھجور کے کچھ نہیں پایا، تو میں نے وہ کھجور اسے دیدی، اس عورت نے اس کھجور کو دونوں لڑکیوں میں بانٹ دیا اور خود کچھ نہیں کھایا، پھر کھڑی ہوئی اور چل دی، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا: جو کوئی ان لڑکیوں کے سبب سے آزمائش میں ڈالا جائے تو یہ لڑکیاں اس کے لئے آگ سے حجاب ہوں گی۔“

(صحیح بخاری، حدیث:۵۹۹۵)

اللہ تعالیٰ کے خزانے

اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں، ساری دنیا کے خزانے اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے ہی عطا کیے ہیں، پہلے انسان سے لے کر آخری انسان تک سارے ایک کھلے میدان میں اکٹھے ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ سے مانگیں اللہ سب کو دیں پھر بھی اس کے خزانوں میں کمی نہ آئے۔

ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے (ایک حدیث قدسی میں) فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا .

''اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام قرار دیا ہے یعنی میں ظلم سے پاک ہوں اور چونکہ ظلم میرے حق میں بھی ایسا ہے جیسے کہ تمہارے حق میں اس لئے میں نے تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام قرار دیا ہے پس تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔''

يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ .

''اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو، علاوہ اس شخص کے جس کو میں ہدایت بخشوں پس تم مجھ سے ہدایت چاہو، میں تمہیں ہدایت دوں گا، اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو (یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانے کے محتاج) علاوہ اس شخص کے جس کو میں کھلا دوں اور اسے رزق کی وسعت و فراخی بخشوں اور مستغنی بناؤں پس تم سب مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھلاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب ننگے (یعنی ستر پوش کے لئے کپڑے کے محتاج ہو) علاوہ اس شخص کے جس کو میں نے پہننے کے لئے دیا پس تم سب مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم اکثر دن رات خطائیں کرتے ہو اور میں تمہاری خطائیں بخشتا ہوں پس تم سب مجھ سے بخشش مانگو میں تمہیں بخشوں گا۔"

يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا» .

"اے میرے بندو! تم ہرگز میرے ضرر کو نہیں پہنچ سکو گے تاکہ مجھے نقصان پہنچا سکو اور ہرگز میرے نفع کو نہیں پہنچ سکو گے تاکہ مجھے فائدہ پہنچا سکو (یعنی گناہ کرنے سے بارگاہ صمدیت میں کوئی نقصان نہیں اور اطاعت کرنے سے کوئی فائدہ نہیں بلکہ دونوں کا نقصان و فائدہ صرف تمہیں ہی پہنچتا ہے چنانچہ آگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی تفصیل فرمائی کہ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور تمہارے پچھلے انسان اور جنات (غرض کہ سب کے سب مل کر بھی تم میں سے کسی ایک نہایت پرہیزگار دل کی مانند ہو جائیں تو اس سے میری مملکت میں کوئی زیادتی نہیں ہوگی (یعنی اگر تم سب کے سب اتنے ہی پرہیزگار اور اتنے ہی نیک بن جا جتنا کہ کوئی شخص پرہیزگار بن سکتا ہے مثلاً تم سب محمد ﷺ کی ہی طرح پرہیزگار بن جاؤ کہ روئے زمین پر کوئی بھی ایسا شخص باقی نہ رہے جس کی زندگی پر فسق وفجور اور گناہ معصیت کا ہلکا سا اثر بھی ہو تو اس سے میری سلطنت و میری ادنی سی بھی زیادتی نہیں ہوگی)۔"

يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَه.

"اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے، تمہارے پچھلے انسان اور جنات (غرضیکہ سب کے سب) مل کر تم میں سے کسی ایک نہایت بدکار دل کی مانند ہو جائیں (یعنی تم سب ملک کر شیطان کی مانند ہو جا) تو اس سے میری مملکت کی کسی ادنی سی چیز کو بھی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقصان پہنچے گا، اے میرے بندو! اگر تمہارے پچھلے انسان اور جنات (غرض کہ سب کے سب مل کر تم میں سے نہایت بدکار دل کی مانند ہو جائیں یعنی تم سب ملک کر شیطان کی مانند ہو جاؤ تو اس سے مملکت کی کسی ادنی سی چیز کو بھی نہیں نقصان پہنچے گا، اے میرے بندو! اگر تمہارے پچھلے انسان اور جنات (غرض کہ سب کے سب مل کر کسی جگہ کھڑے ہوں اور مجھ سے پھر مانگیں اور میں ہر ایک کو اس کے مانگنے کے مطابق (ایک ہی وقت میں اور ایک ہی جگہ) دوں تو میرا یہ دینا اس چیز سے جو میرے پاس ہے اتنا ہی کم کرتی ہے جتنا کہ ایک سوئی سمندر میں گر کر (اس کے پانی کو کم کرتی ہے) اے میرے بندو! جان لو میں تمہارے اعمال یاد رکھتا ہوں اور انھیں تمہارے لئے لکھتا ہوں، میں تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا، پس جو شخص بھلائی پائے (یعنی اسے اللہ تعالی کی نیک توفیق حاصل ہو اور عمل خیر کرے) تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جو شخص بھلائی کے علاوہ پائے یعنی اسے اللہ تعالی کی نیک توفیق حاصل ہو اور عمل خیر کرے تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ تعالی کی تعریف کرے اور جو شخص بھلائی کے علاوہ پائے یعنی اس سے کوئی گناہ سرزد ہو تو وہ اپنے نفس کو ملامت کرے کیونکہ اس سے گناہ کا سرزد ہونا نفس ہی کے تقاضہ سے ہوا۔“

صحیح مسلم، بَاب تَحْرِيمِ الظُّلْمِ:٢٥٧٧)

لمبے ہاتھ والی

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ اپنی بیگموں کے درمیان تشریف فرما تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے قیامت کے دن میرے زیادہ قریب، میرے ساتھ سب سے پہلے وہ ملے گی جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔ ازواج مطہرات نے ایک دوسرے کے بازو ماپنے شروع کر دیے۔

عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا قَالَ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا. فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا، فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا.

''ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے بعض نے آپ ﷺ سے کہا کہ ہم میں کون سی بیوی آپ ﷺ سے جلد ملاقات کرے گی یعنی آپ کی وفات کے بعد ہم میں سب سے پہلے کس بیوی کا انتقال ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہوں گے۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کا یہ ارشاد سن کر) آپ ﷺ کی ازواج مطہرات نے بانس یا سرکنڈے کا ایک ٹکڑا لے کر اپنے ہاتھ ناپنے شروع کیے ان سب میں سودہ کے ہاتھ جو آپ ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ تھیں سب سے لمبے تھے۔''

فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ، وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ.

مگر پھر بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ ہاتھ کی لمبائی سے مراد صدقہ تھا اور ہم میں سے جس نے سب سے پہلے آپ ﷺ سے یعنی سب سے پہلے جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا انتقال ہوا وہ زینب تھیں اور وہ صدقہ و خیرات کرنے کو بہت پسند کرتی تھیں۔

(صحیح بخاری، حدیث:۱۴۲۰)

اور مسلم کی ایک روایت میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ازواج مطہرات کے سوال کے جواب میں فرمایا: تم میں میں سے مجھ سے جلد ملنے والی وہ ہوگی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ .

"یہ سن کر آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن آپس میں ہاتھوں کی لمبائی ناپتی تھیں کہ ان میں سے کون سی لمبے ہاتھوں والی ہے، چنانچہ ہم میں سب سے لمبے ہاتھ والی زینب تھیں کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے سب کام کرتی تھیں اور صدقہ وخیرات کیا کرتی تھیں۔"

(صحیح مسلم، بَاب مِنْ فَضَائِلِ زَيْنَبَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:۲۴۵۲)

ازواج مطہرات میں سب سے پہلے جب زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ ہاتھ کی لمبائی سے مراد صدقہ وخیرات کی کثرت تھی گویا آپ ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ تھا کہ تم میں سب سے لمبے ہاتھ والی وہ ہے جو سب سے زیادہ صدقہ وخیرات کرتی ہے۔

زینب رضی اللہ عنہا کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے چمڑے کی دباغت کا کام انجام دیتی تھیں پھر اس کو فروخت کرتی اور جو قیمت ملتی اسے اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کے لیے اس کی راہ میں خرچ کرتی تھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افضل ترین صدقہ وہ ہے جو اپنی ضروریات کے علی الرغم کیا جائے:

بخیل آدمی ساری عمر پیسہ جوڑنے میں گزار دیتا ہے۔ کسی وقت بھی مال کی محبت اس کے دل سے جدا نہیں ہوتی بلکہ بڑھاپے میں اور زیادہ بڑھنے لگتی ہے۔ پھر جب موت سر پر کھڑی ہوتی ہے اور اسے یہ یقین ہوجاتا ہے کہ اب مجھے یہ مال و دولت چھوڑ چھاڑ کر خالی ہاتھ جانا پڑیگا اس وقت البتہ اس کا جی چاہتا ہے کہ صدقہ کر کے اپنے مال سے جتنا زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکے اٹھا لوں۔ اس وقت بھی اس کا اصل مقصد کسی محتاج کی احتیاج دور کرنا نہیں ہوتا۔ بلکہ بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی کے مصداق وہ جبرا جدا ہونے والے مال سے صدقہ کر کے ثواب حاصل کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ اس وقت صدقہ کرنے کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

ایک دفعہ ایک آدمی نے آپ سے پوچھا: أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَم یارسول اللہ !اجر کے لحاظ سے کون سا صدقہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا:

أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأمُلُ الْغِنَى وَلاَ تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلاَنَ كَذَا وَلِفُلاَنَ كَذَا أَلاَ وَقَدْ كَانَ لِفُلاَنَ .

جو تو تندرستی کی حالت میں کرے، حرص رکھتا ہو، فقر سے ڈرتا ہو اور دولت کی امید رکھتا ہو لہٰذا صدقہ کرنے میں جلدی کر۔ ایسا نہ ہو کہ جان لبوں پر آجائے تو کہنے لگے کہ اتنا مال فلاں کو دے دو۔ اور اتنا فلاں کو۔ حالانکہ اس وقت یہ مال اس کا نہیں بلکہ اس کے وارثوں کا ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم، حدیث:کتاب الزکوٰۃ، باب ان افضل الصدقۃ حدیث:٢٤٢٩)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فکر آخرت (۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ .

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ [آل عمران:١٨٥]

”ہر جان موت کو چکھنے والی ہے اور تمھیں تمھارے اجر قیامت کے دن ہی پورے دیے جائیں گے، پھر جو شخص آگ سے دور کر دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو یقیناً وہ کامیاب ہوگیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کے سامان کے سوا کچھ نہیں۔“

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود و سلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

موت ایک اٹل حقیقت ہے

محترم سامعین حضرات!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ پاک کی محترم مقدس کتاب کے چوتھے پارے کی ایک آیت مقدسہ تلاوت کی ہے۔

اس آیت میں ایک اٹل حقیقت کا بیان ہے کہ موت سے مفر نہیں۔ دوسرا یہ کہ دنیا میں جس نے اچھا یا برا جو کچھ کیا اس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، تیسرا کامیابی کا معیار بتایا گیا کہ کامیاب اصل میں وہ ہے جس نے دنیا میں رہ کر اپنے رب کو راضی کر لیا جس کے نتیجے میں جہنم سے دور اور جنت میں داخل کر دیا گیا، چوتھا یہ کہ دنیا کی زندگی سامان فریب ہے، جو اس سے دامن بچا کر نکل گیا، وہ خوش نصیب ہے اور جو اس کے فریب میں پھنس گیا وہ ناکام اور نامراد ہے۔

آپ سب جانتے ہیں کہ ہر شخص کو موت کا ذائقہ چکھنا پڑے گا، یہاں کوئی نیک ہے یا کوئی بد ہے خواہ کوئی بھی ہے اسے موت سے ہمکنار ہونا ہی پڑے گا۔

ذرا غور فرمائیں!

اللہ تعالیٰ نے موت کا جو وقت لکھا ہے جس تاریخ جس جگہ پر موت لکھی ہے اس جگہ اور اس وقت پر موت آ کر رہنی ہے۔

﴿وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ﴾ [اعراف: ۳۴]

''اور ہر امت کے لیے ایک وقت ہے، پھر جب ان کا وقت آ جاتا ہے تو وہ ایک گھڑی نہ پیچھے ہوتے ہیں اور نہ آگے ہوتے ہیں۔

﴿وَ لَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ﴾. [النحل: ٦١]

''اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم کی وجہ سے پکڑے تو اس کے اوپر کوئی چلنے والا نہ چھوڑے اور لیکن وہ انھیں ایک مقرر وقت تک ڈھیل دیتا ہے، پھر جب ان کا وقت آجاتا ہے تو ایک گھڑی نہ پیچھے رہتے ہیں اور نہ آگے بڑھتے ہیں۔''

رب کی ملاقات کا یقین ہو تو عمل نیک کریں

ہمیں موت کی فکر ہونی چاہیے، موت کی تیاری ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا یقین ہونا چاہیے، اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونے کا ڈر رہنا چاہیے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ مرنے کے بعد والی زندگی کو بہتر بنایا جائے اس کے لیے محنت اور کوشش کی جائے، نیک اعمال کیے جائیں، نمازیں پڑھیں جائیں، روزے رکھے جائیں، صدقہ و خیرات کیا جائے، بیت اللہ کا حج وعمرہ کیا جائے، رشتے داروں سے حسن سلوک کیا جائے، ماں باپ کی خدمت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا﴾. [الکھف: ١١٠]

''پس جو شخص اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہو تو لازم ہے کہ وہ عمل کرے نیک عمل، اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔''

دین بچا لیا، دنیا چھوڑ دی

آؤ! ذرا ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں کا مطالعہ کریں۔ وہ کس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکیوں میں سبقت کرتے، ایک دوسرے سے آگے بڑھتے۔ وہ دنیا کے لیے نہیں آخرت کے لیے محنت کرتے تھے۔ اللہ کی قسم انھوں نے زندگی سے پیار ہی نہیں کیا۔ ہم تو زندگی کو ہی اصل حقیقت سمجھ بیٹھے ہیں۔ انھوں نے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے پیار کیا تھا۔ اس مشن کے لیے ان کو سارا مال چھوڑنا پڑا ہے تو انھوں نے چھوڑ دیا ہے۔ اگر ان کو اولادیں چھوڑنا پڑیں ہیں تو وہ بھی چھوڑ دیں ہیں، لیکن دین نہیں چھوڑا، دین بچا لیا ہے، دنیا چھوڑ دی ہے۔

صہیب ابن سنان رومی مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے مشرکین قریش کی ایک جماعت نے آپ کا تعاقب کیا تو آپ سواری سے اترے اور ترکش سے تیر نکال کر فرمانے لگے کہ اے قریش! تم میں سے کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک کہ میں تیر مارتے مارتے تمام ترکش خالی نہ کردوں اور پھر جب تک تلوار میرے ہاتھ میں رہے اس سے ماروں اس وقت تک تمہاری جماعت کا کھیت ہوجائے گا، اگر تم میرا مال چاہو جو مکہ مکرمہ میں مدفون ہے تو میں تمہیں اس کا پتا بتادوں، تم مجھ سے تعرض نہ کرو اپنا سارا مال تمہیں اس شرط پر دینے کو تیار ہوں کہ تم میری راہ نہ روکو اور مجھے مدینہ جانے دو۔ انہوں نے اس شرط پر آپ کو چھوڑ دیا اور صہیب رومی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ ایسے ہی مخلص مومنوں کی تعریف میں یہ آیت نازل ہوئی۔

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ﴾ [بقرہ:۲۰۷]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”اور لوگوں میں سے بعض وہ ہے جو اللہ کی رضا مندی تلاش کرنے کے لیے اپنی جان بیچ دیتا ہے اور اللہ بندوں پر بے حد نرمی کرنے والا ہے۔“

یہ مخلص لوگ تھے، رسول اللہ ﷺ ان بہت زیادہ عزت وتکریم کرتے تھے، ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے صہیب رضی اللہ عنہ، بلال رضی اللہ عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ کے متعلق ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا۔ اگر تم نے ان کو ناراض کر دیا تو اپنے رب کو ناراض کر دیا۔

عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللَّهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللَّهِ مَأْخَذَهَا قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَقُولُونَ هَذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَأَتَاهُمْ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا إِخْوَتَاهْ أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَخِي.

”عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوسفیان، سیدنا سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کے پاس آئے کچھ لوگ بھی ان کے پاس موجود تھے تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم! اللہ کی تلواریں اللہ کے دشمن کی گردنوں میں اپنی جگہ پر نہیں پہنچی ہیں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم قریش کے اس شیخ اور ان کے سردار کے بارے میں ایسے کہتے ہو؟ پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو اس بات کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر شاید تو نے ان کو ناراض کر دیا ہو اگر تو نے انھیں ناراض کر دیا؟ تو تیرا رب تجھ پر ناراض ہو جائے گا پھر ابوبکر ان کے پاس آئے تو کہا اے میرے بھائیوں میں نے تمہیں ناراض کر دیا ؟انہوں نے کہا نہیں، اے میرے بھائی !اللہ آپ کی مغفرت فرمائے۔"

[صحيح مسلم: بَاب مِنْ فَضَائِلِ سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ:4559)]

ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اسلام کی شرط لگا دی

نبی ﷺ کے صحابہ میں ایسی عورتیں بھی تھیں جنھوں نے ہر محاظ پر اسلام کو غالب رکھا ہے، اور ہر معاملہ میں اسلام کو ترجیح دی ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَبَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا مِثْلُكَ يَا أَبَا طَلْحَةَ يُرَدُّ وَلَكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ وَأَنَا امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَكَ فَإِنْ تُسْلِمْ فَذَاكَ مَهْرِي وَمَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَأَسْلَمَ فَكَانَ ذَلِكَ مَهْرَهَا قَالَ ثَابِتٌ فَمَا سَمِعْتُ بِامْرَأَةٍ قَطُّ كَانَتْ أَكْرَمَ مَهْرًا مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ الْإِسْلَامَ فَدَخَلَ بِهَا فَوَلَدَتْ لَهُ..

"انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ کی قسم ابوطلحہ رضی اللہ تم رد کرنے کے لائق نہیں ہو (یعنی تمہاری گزارش منظور ہو گی) مگر اس وجہ سے کہ تم کافر ہو اور میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ہوں میرے واسطے حلال اور جائز نہیں ہے کہ میں تم سے نکاح کروں البتہ اگر تم اسلام قبول کر لو۔ پس تمہارا اسلام قبول کرنا تمہارا مہر ہوگا۔ یعنی میں مہر کسی دوسری چیز کا مقرر نہیں کرتی صرف تمہارا اسلام قبول کرنا ہی مہر ہے اور میں تم سے کچھ اور نہیں مانگتی۔ پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا اور مہر وہی رہا۔

ثابت رضی اللہ عنہ جو کہ انس رضی اللہ عنہ کے بعد حدیث کے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسی عورت نہیں سنی کہ جس کا مہر ام سلیم رضی اللہ عنہا سے زیادہ باعزت ہو اس لیے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا مہر اسلام تھا اور اسلام سے زیادہ باعزت کونسی شئ ہو سکتی ہے؟ اور ابوطلحہ نے ان سے صحبت کی اور ام سلیم سے بچے بھی پیدا ہوئے۔"

(سنن نسائی، حدیث:۳۳٤۱)

جو کوئی آیا چلا گیا

آؤ! ذرا غور کرو اس دنیا میں آدم علیہ السلام آئے، انھوں نے لوگوں کو اللہ کی باتیں بتائیں پھر اپنے وقت پر چلے گئے۔ نوح علیہ السلام آئے انھوں نے اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال وعظ کیا ہے، قوم میں ٹھہرے رہے، پھر ان کا وقت بھی ختم ہو گیا اللہ کے پاس چلے گئے۔

﴿وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَ هُمْ ظٰلِمُوْنَ﴾.

[عنکبوت:١٤]

"اور بلا شبہ یقیناً ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں بچاس کم ہزار برس رہا، پھر انھیں طوفان نے پکڑ لیا، اس حال میں کہ وہ ظالم تھے۔"

ابراہیم علیہ السلام آئے انھوں نے اپنی قوم کو اور والد کو وعظ کیا، اللہ کے راستے میں ہجرت کی اور اپنا وقت گزار کر چلے گئے۔

موسیٰ علیہ السلام کی وفات

موسیٰ علیہ السلام آئے اور اپنا وقت پورا کر کے وہ بھی چلے گئے، ان کی موت کا واقعہ بھی بڑا عجیب ہے

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى۔ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔ فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِی إِلَى عَبْدٍ لاَ يُرِيدُ الْمَوْتَ . فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ، فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ. قَالَ أَیْ رَبِّ، ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ. قَالَ فَالآنَ. فَسَأَلَ اللَّهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ. قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الأَحْمَرِ.

"ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ملک الموت کو موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا جب وہ ان کے پاس آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے ان کے ایک گھونسہ مارا تو وہ اللہ تعالیٰ کے پاس واپس گئے اور کہنے لگے کہ تو نے ایسے بندہ کے پاس مجھے بھیجا ہے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت نہیں چاہتا اللہ تعالی نے کہا کہ تم واپس جا کر اس سے کہو
کہ تم کسی بیل کی پشت پر اپنا ہاتھ رکھو پس جتنے بال ان کے
ہاتھ کے نیچے آ جائیں گے تو ہر بال کے بدلے میں ایک سال
کی عمر ملے گی، موسی علیہ السلام نے کہا کہ اے پروردگار پھر کیا ہوگا؟
اللہ نے کہا پھر موت آئے گی موسی نے کہا تو ابھی آ جائے،
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، موسی علیہ السلام نے درخواست کی
انھیں ارض مقدس سے ایک پتھر پھینکنے کے فاصلہ تک قریب کر
دے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں
وہاں ہوتا تو تمہیں ان کی قبر راستہ کے کنارے سرخ ٹیلے کے
نیچے دکھا دیتا۔

(صحیح بخاری، حدیث:۱۳۳۹)

موسیٰ علیہ السلام کو غصہ اس لیے آیا کہ ایک انسان کس طرح مجھ سے کہہ سکتا ہے کہ میں تیری موت لینے آیا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام کو علم نہیں تھا کہ میری موت کا وقت آ چکا ہے اور یہ آنے والا اللہ کا مقرر کردہ فرشتہ ہے۔ یہاں سے پتہ چلا کہ پیغمبروں کو بھی غیب کا علم نہیں تھا۔ اس واقعہ سے اس بات کا بھی علم ہو گیا کہ موت آ کر ہی رہتی ہے، اس سے کسی کو بھی مفر نہیں۔ موت پیغمبر کی توہین نہیں، جیسا کہ لوگ سمجھتے ہیں۔ موت اللہ تعالیٰ کی توہین ہے، یعنی یہ کہنا کہ اللہ کو موت آئے گی، یہ کفر ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک. اس سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ یہ صرف اللہ کا خاصہ ہے کہ اسے موت نہیں آئے گی

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ﴾.

”اللہ، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہمیشہ زندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہنے والا ہے (سارے عالم کو اپنی تدبیر سے) قائم رکھنے والا ہے، نہ اس کو اُونگھ آتی ہے اور نہ نیند''

تو موسیٰ علیہ السلام کو جب فرشتے نے دوبارہ آ کر کہا کہ موت تو آنی ہی آنی ہے اگر آپ فی الحال موت پسند نہیں فرماتے تو بیل کی پشت پر ہاتھ رکھ لو اور جتنے بال اس کے آپ کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے اتنے سال مزید آپ کی عمر کے بڑھا دیے جائیں گے۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اگر موت پھر بھی آنی ہے تو ابھی بہتر ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے زندگی کو پسند نہیں کیا۔ موت کے لیے وہ اس لیے تیار تھے کہ انھوں نے موت کی تیاری کی ہوئی تھی، ہماری طرح غافل نہیں تھے۔ ہمیں تو مرنا یاد ہی نہیں اور وہ موت کو کبھی بھولے نہیں، ان کو آخرت کی فکر ہوتی تھی۔

پیغمبر آئے اور چلے گئے

ایک لاکھ چوبیس ہزار کے قریب پیغمبر اس دنیا میں آئے اور چلے گئے، سب کو موت آئی۔

﴿مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَ اُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ﴾ [مائدہ:۷۵]

''مسیح بن مریم نہیں مگر ایک رسول، اس سے پہلے بہت رسول ہو گزرے اور اس کی ماں صدیقہ ہے دونوں کھانا کھاتے تھے، دیکھو تو ہم کیسی صاف نشانیاں ان کے لئے بیان کرتے ہیں پھر دیکھو وہ کیسے اوندھے جاتے ہیں۔''

لیکن عیسیٰ علیہ السلام کو ابھی تک موت نہیں آئی، وہ قرب قیامت دوبارہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمان سے نازل ہوں گے، پھر یہاں ٹھہریں گے اور فوت ہوں گے، موت سے انھیں بھی ہمکنار ہونا پڑے گا۔ اس سے کسی کو بھی استثنا حاصل نہیں ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔ رضی الله عنه۔ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ.

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عنقریب تم میں ابن مریم اتریں گے، وہ منصف حاکم ہوں گے، صلیب توڑ دیں گے، اور سور کو مار ڈالیں گے، اور جزیہ موقوف کر دیں گے، اور مال کی اس قدر کثرت ہوگی کہ کوئی لینے والا نہ ہوگا۔

(صحيح بخاري، حديث:۲۲۲۲)

اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو بہت سے معجزات عطا کیے تھے، مردوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ کرتے تھے، مٹی کے پرندے بنا کر ان میں پھونک مارتے تو وہ زندہ ہو جاتے اور اڑنے لگ جاتے، لیکن اس کے باوجود جب یہودیوں نے آپ کا گھیراؤ کیا، ایک کمرہ میں بند کر دیا اور آپ کو سولی پر لٹکانے کا پروگرام بنایا تو اس وقت عیسیٰ علیہ السلام بے بس تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں اپنی قدرت کاملہ سے عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا اور یہودیوں کو شبہ ڈال دیا۔ آپ دوبارہ قرب قیامت دنیا میں تشریف لائیں گیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور شریعت محمدیہ کو نافذ کریں گیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ يَعْنِي عِيسَى وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ

(ابوداؤد:بَاب خُرُوجِ الدَّجَّالِ:٤٣٢٤)

"ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا اور بیشک وہ اتریں گے پس جب تم انھیں دیکھو تو انھیں پہچان لو کہ وہ سرخ وسفید رنگ کے درمیانی رنگ کے مرد ہیں درمیانے قدوقامت کے ہیں گویا کہ ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا اگرچہ وہ تر نہیں ہوگا پس وہ لوگوں سے اسلام پر قتال کریں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کردیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں تمام اقوام مذاہب کو ہلاک کردیں گے سوائے اسلام (اور مسلمانوں) کے اور مسیح دجال کو بھی ہلاک کردیں گے پھر دنیا میں چالیس برس تک رہیں گے پھر انتقال کر جائیں گے اور مسلمان ان پر نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنازہ پڑھیں گے۔"

رسول اللہ ﷺ کی وفات

ساری باتیں چھوڑ دیں، خود رسول اللہ ﷺ کو بھی موت آئی ہے۔ کئی لوگ اس بات سے بہت پریشان ہوتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کو بھی موت آئی ہے؟ وہ سمجھتے ہیں یہ نہیں ہوسکتا، ان کا عقیدہ ہے آپ ﷺ کو موت نہیں آئی۔ ایسے لوگوں سے میری درخواست ہے کہ وہ قرآن پڑھیں، اپنی سوچ اور عقل کے پیچھے نہ دوڑتے پھریں، کسی مولوی کی عقل اور باتوں میں نہ آئیں، بلکہ اللہ کے قرآن کا مطالعہ کریں۔ اللہ کا قرآن کہتا ہے:

﴿اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ﴾. [زمر: ۳۰]

"بیشک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے"

آپ بشر تھے، اور بشر کو موت آنی ہی آنی ہے، کوئی بشر موت سے مستثنیٰ نہیں۔ خود رسول اللہ ﷺ کی زبانی اللہ تعالیٰ نے اعلان کروایا ہے کہ اے میرے محبوب اعلان کر دو:

﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا﴾. [کہف: ۱۱۰]

"آپ ان سے کہہ دیجئے: میں تو تم جیسا ایک بشر ہی ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، پس جو شخص اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہو تو لازم ہے کہ وہ عمل کرے نیک عمل اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں ’’بشر‘‘ کا لفظ رسول اللہ ﷺ نے خود اپنے لیے بولا ہے اور اللہ کے حکم سے بولا ہے۔ اب بھی اگر کوئی نہیں مانتا تو وہ اللہ کا قرآن نہیں مانتا، وہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان نہیں مانتا۔ اور اگر وہ آپ پر ایمان رکھتا ہے تو پھر وہ آپ کا فرمان مانے جو اللہ کے قرآن میں ہے۔ دوستو! میں آپ سے خیر خواہی کر رہا ہوں، آپ کو سیدھے رستے کی طرف دعوت دے رہا ہوں، وہ طریقہ وہ رستہ بتا رہا ہوں جو رب کے قرآن نے بتایا ہے، محمد ﷺ کے فرمان نے بتایا ہے۔ ادھر ادھر کی باتیں چھوڑو صراط مستقیم پر آؤ، پیروفقیروں کی باتیں چھوڑو سچے پیر محمد مصطفی ﷺ کی باتیں مانوں۔

رسول اللہ ﷺ ایک جنازے سے واپس آئے، تو آپ کو بخار ہوگیا، رسول اللہ ﷺ کو بڑا تیز بخار ہوتا تھا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا قَالَ أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قُلْتُ ذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا .

’’عبداللہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ تیز بخار میں مبتلا تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو تیز بخار ہے، آپ نے فرمایا ہاں، مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بخار ہے، میں نے عرض کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ اس سبب سے کہ آپ کو اجر دوہرا ملے گا، آپ نے فرمایا: یہی بات ہے، جس مسلمان کو کانٹا چبھنے کی یا اس سے زیادہ کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح درخت پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔''

(صحیح بخاری، حدیث:٥٦٤٨)

قرآن رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی نہیں کرتا ہے، بلکہ آپ ﷺ کی شان بیان کرتا ہے۔ اگر قرآن نے توہین کرنی ہے تو پھر دنیا کی کوئی کتاب میرے پیغمبر ﷺ کی شان بیان نہیں کر سکتی۔ اہلحدیث قرآن مانتا ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان مانتا ہے، یہی شان مصطفیٰ ہے، یہی عظمت مصطفیٰ ہے۔ یہ کوئی عظمت نہیں کہ آپ ایک بات کہیں اور ہم اسے تسلیم ہی نہ کریں، یہ آپ ﷺ کی تکذیب ہے، یہ آپ ﷺ کی توہین ہے، گستاخی ہے۔

اگر آپ ﷺ کو موت نہ آنی ہوتی تو قرآن کبھی یہ اعلان نہ کرتا۔

﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَ مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَ سَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴾

[آل عمران:١٤٤]

''اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تو) رسول ہی ہیں (نہ کہ خدا)، آپ سے پہلے بھی کئی پیغمبر (مصائب اور تکلیفیں جھیلتے ہوئے اس دنیا سے) گزر چکے ہیں، پھر اگر وہ وفات فرما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنے (پچھلے مذہب کی طرف) الٹے پاؤں پھر جا گے (یعنی کیا ان کی وفات یا شہادت کو معاذ اللہ دین اسلام کے حق نہ ہونے پر یا ان کے سچے رسول نہ ہونے پر محمول کرو گے)، اور جو کوئی اپنے الٹے پاؤں پھرے گا تو وہ اللہ کا ہرگز کچھ نہیں بگاڑے گا، اور اللہ عنقریب (مصائب پر ثابت قدم رہ کر) شکر کرنے والوں کو جزا عطا فرمائے گا''

(یہ ترجمہ مولانا احمد رضا خاں صاحب کا ہے)

اس آیت کے نزول کے ساڑھے سات سال بعد جب فی الواقعہ آپ کی وفات ہوگئی تو اس وقت مسلمانوں کو اتنا صدمہ ہوا کہ ان کے اوسان خطا ہوگئے۔ دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا کیا ذکر، عمر رضی اللہ عنہ جیسے فقیہ اور مدبر صحابی کھڑے ہو کر تقریر کر رہے تھے کہ جو شخص یہ کہے گا کہ محمد ﷺ فوت ہوگئے ہیں میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ اتنے میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور عمر رضی اللہ عنہ کو بیٹھ جانے کو کہا۔ لیکن جوش خطابت میں انہوں نے اس بات پر کان ہی نہ دھرا۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ الگ کھڑے ہو کر تقریر کرنے لگے تو لوگ ادھر متوجہ ہوگئے۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

مَنْ كَانَ مِنكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا ﷺ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ مِنكُمْ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لاَ يَمُوتُ، قَالَ اللَّهُ ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿الشَّاكِرِينَ﴾.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم میں سے جو شخص محمد ﷺ کو پوجتا تھا تو وہ سمجھ لے کہ بلاشبہ محمد ﷺ وفات پا گئے اور جو شخص اللہ کو پوجتا تھا تو اللہ ہمیشہ زندہ ہے اور کبھی مرنے والا نہیں۔ پھر آپ نے یہی آیت پڑھی:

﴿ وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَ مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَ سَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴾. [آل عمران:١٤٤]

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ هٰذِهِ الآيَةَ حَتَّى تَلاهَا أَبُو بَكْرٍ، فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا. فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلاهَا فَعَقِرْتُ حَتَّى مَا تُقِلُّنِي رِجْلَايَ، وَحَتَّى أَهْوَيْتُ إِلَى الأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلاهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ مَاتَ.

"ایسا معلوم ہوتا تھا گویا لوگوں کو پتا نہیں تھا کہ اللہ نے یہ آیت بھی نازل فرمائی ہے۔ جب تک ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت نہ پڑھی پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے یہ آیت سیکھی۔ پھر جسے دیکھو وہ یہی آیت پڑھ رہا تھا اور خود عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔ اللہ کی قسم! مجھے یوں معلوم ہوا کہ میں نے یہ آیت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تلاوت کرنے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے سنی ہی نہ تھی اور جب سنی تو سہم گیا۔ دہشت کے مارے میرے پاؤں نہیں اٹھ رہے تھے میں زمین پر گر گیا اور جب میں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ آیت پڑھتے سنا تب معلوم ہوا کہ واقعی رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی۔

(صحيح بخاري، كتاب المغازي، باب مرض النبي)

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی وفات پر ام ایمن رضی اللہ عنہا رونے لگیں، کسی نے پوچھا کہ تم نبی ﷺ پر کیوں رو رہی ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں جانتی ہوں کہ نبی ﷺ دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں، میں تو اس وحی پر رو رہی ہوں جو منقطع ہوگئی۔

رسول اللہ ﷺ کی وفات کی تفصیل

احادیث میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کا اور آپ کی مرض کی تفصیل موجود ہے:

"عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب نبی ﷺ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بیمار ہوئے۔"

وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ وَهُوَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلاهُ فِي الأَرْضِ.

"اور مرض نے شدت اختیار کرلی تو آپ ﷺ نے دوسری سب بیویوں سے اس بات کی اجازت چاہی کہ آپ ﷺ میرے گھر میں رہیں تو سب نے اجازت دے دی۔ تب نبی ﷺ (میرے گھر آنے کے لئے دو آدمیوں کے درمیان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(سہارا لے کر) نکلے، دونوں پیر (مبارک) آپ ﷺ کے زمین میں گھسٹتے ہوئے جاتے تھے۔"

(صحیح بخاری)

عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ بیان کرتی ہیں:

"أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِي وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ قَالَ هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ.

"میرے گھر میں آ کر آن ﷺ کی تکلیف اور بڑھ گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: سات مشکیزے پانی کے بھرے ہوئے لا کر میرے اوپر بہاؤ، شاید میں اس قابل ہو جاؤں کچھ وصیت کرسکوں۔"

"عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے حفصہ رضی اللہ عنہا زوج نبی ﷺ کے ایک برتن میں آپ ﷺ کو بٹھایا اور آپ ﷺ پر مشکیزے سے پانی ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا تو ہم رک گئے۔"

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کی بیماری میں آپ ﷺ میرے سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر ایک ہاتھ میں ہری مسواک لئے داخل ہوئے۔

فَأَبَدَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَصَرَهُ، فَأَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَصَمْتُهُ وَنَفَضْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ، ثُمَّ دَفَعْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَنَّ بِهِ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَنَّ اسْتِنَانًا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ، فَمَا عَدَا أَنْ فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَفَعَ يَدَهُ أَوْ إِصْبَعَهُ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى. ثَلاثًا ثُمَّ قَضَى.

"تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو میں نے ان سے لے کر دانتوں سے نرم کرکے دھو کر رسول اللہ ﷺ کو دے دی آپ ﷺ نے اچھی طرح مسواک کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے اچھی مسواک کرتے پہلے نہیں دیکھا تھا پھر جب رسول اللہ ﷺ اس سے فارغ ہوئے تو آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اللھم فِی الرفِیقِ الاعلیٰ یہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا اور آپ ﷺ کی موت واقع ہوگئی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس وقت آپ ﷺ کا سر مبارک میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے قریب ٹکا ہوا تھا۔"

(صحیح بخاری، حدیث: ٤٤٣٨)

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ صَحِيحٌ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحَيَّا أَوْ يُخَيَّرَ. فَلَمَّا اشْتَكَى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِ عَائِشَةَ غُشِيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا أَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ.

"رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ تندرستی کی حالت میں فرمایا تھا کہ کوئی نبی اس وقت تک انتقال نہیں کرتا جب تک کہ جنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس کی جگہ اسے نہیں دکھائی جاتی پھر اس کو اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ چاہے تو دنیا میں رہے اور چاہے تو آخرت کو پسند فرمائے، رسول اللہ جب بیمار ہوئے اور وقت قریب آیا تو آپ کہنے لگے: اَللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى .

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں کہنے لگی اب آپ ﷺ ہم میں رہنا گوارا نہیں فرما رہے ہیں اور معلوم ہو گیا کہ آپ نے جو بات تندرستی کے زمانہ میں فرمائی تھی وہ پوری ہو رہی ہے۔

(صحیح بخاری، حدیث:٤٤٣٧)

أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رضی الله عنهم قَالاَ لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ كَذَلِكَ يَقُولُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ. يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا.

"عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اپنی مرض میں بار بار چادر اپنے ہر چہرے پر کرتے، اسی دوران آپ نے فرماتے: یہود اور نصاری پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا آپ ﷺ لوگوں کو اس بری حرکت سے منع فرماتے تھے۔"

(صحیح بخاری، حدیث:٤٤٤٤)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَإِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي، فَلاَ أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آن ﷺ نے جب وفات پائی تو آپ ﷺ کا سر مبارک میرے سینہ سے لگا ہوا تھا اور جب سے میں نے آپ ﷺ کی نزع کو دیکھا ہے، کسی کے لئے موت کی سختی کو برا خیال نہیں کرتی ہوں۔"

(صحيح بخاری، حديث:٤٤٤٦)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی فضیلت

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ ان کا قد چھوٹا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ایک دفعہ ہم بیٹھے ہوئے تھے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ درخت پر چڑھے اور مسواک اتار رہے تھے، اس حالت میں ان کی پنڈلیاں ظاہر ہو گئیں۔ چھوٹی چھوٹی پنڈلیاں دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسکرائے تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ناراض ہو گئے کہ میرا مذاق اڑایا گیا ہے۔ سیدھا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ سنایا، میری پنڈلیاں دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسکرائے ہیں مجھے اچھا نہیں لگا۔ نبی کریم ﷺ نے یہ بات سن کر فرمایا: اے ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان کو تیری عظمت اور شان کا کیا پتہ؟

علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو وہ درخت پر چڑھ گئے، نبی ﷺ نے انہیں کچھ لانے کا حکم دیا تھا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو درخت پر چڑھتے ہوئے دیکھا تو ان کی پنڈلی پر بھی نظر پڑی، وہ ان کی تپلی تپلی پنڈلیاں دیکھ کر ہنس پڑے، نبی ﷺ نے فرمایا کیوں ہنس رہے ہو؟ یقیناً عبداللہ کا ایک پاؤں قیامت کے دن میزان عمل میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وزنی ہوگا۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کیوں پریشان ہوے؟

میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ ایک دفعہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو وقت کا حکمران عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ان کی تیمارداری کے لیے تشریف لائے تو ان کا دایاں ہاتھ پکڑ کر کہنے لگے کیا ہوا کیسے بیمار ہوئے؟ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے مجھے یہ بیماری کسی چیز کے کھانے سے نہیں لگی، بلکہ یہ بیماری مجھے میرے گناہوں کی وجہ سے لگی ہے۔ غور کرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فکر کسی چیز کی تھی۔ یہ جواب سن کر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ رونے لگ گئے ان کی آنکھوں سے زار و قطار آنسو بہنے شروع ہو گئے۔ دوستو! ذرا غور کرو عثمان رضی اللہ عنہ بھی جنتی، ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی جنتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مرتبہ عثمان رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت سنائی ہے۔ اس کے باوجود حالت یہ ہے کہ آخرت کا نام سن کر رونا شروع کر دیا۔ عثمان رضی اللہ عنہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کہتے ہیں: آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے تو مجھے بتاؤ میں آپ کی ضرورت پوری کرتا ہوں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے جس چیز کی ضرورت ہے وہ آپ پوری نہیں کر سکتے۔ عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے بتاؤ تو سہی آپ کو ضرورت کیا ہے؟ کس چیز کی ضرورت ہے؟ بتاؤ تو سہی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے امیر المومنین مجھے دنیا کی کوئی چیز نہیں چاہیے، مجھے دنیا کا کوئی مال نہیں چاہیے، اگر تیرے اختیار میں ہے تو مجھے اللہ کی رحمت ...

ہم میں سے کوئی ہوتا تو کہتا کہ آپ لاکھوں مربع میل کے حکمران ہیں اور ہمارے گھر کی خبر ہی نہیں، کوئی راشن لا دو، کوئی پیسے دے دو، لیکن انھوں نے دنیا کو پسند نہیں کیا تھا، انھوں نے آخرت کو پسند کیا تھا اور ہم نے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا کو پسند کیا ہے، آخرت تو بھول چکے ہیں۔ تبھی تو ہماری یہ حالت ہے۔ ان کو فکر تھی کہ ہم جہنم کی آگ سے بچ جائیں اور جنت میں داخل ہو جائیں تو ہم کامیاب ہیں ورنہ ہماری کوئی زندگی نہیں۔ یہی بات اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾. [آل عمران:۱۸۵]

"ہر جان موت کو چکھنے والی ہے اور تمھیں تمھارے اجر قیامت کے دن ہی پورے دیے جائیں گے، پھر جو شخص آگ سے دور کر دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو یقیناً وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کے سامان کے سوا کچھ نہیں۔"

اگر آخرت کی فکر ہو

جب آخرت کی فکر ہو تو پھر انسان گناہ کرتا ہی نہیں اور اگر گناہ ہو جائے تو پھر فوراً اس سے توبہ کرتا ہے اور اگر ایسا گناہ ہو جائے کہ جس کی سزا پر کوڑے لگنے ہیں یا رجم ہونا ہے تو وہ خود کو رجم کروانے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔

عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَزَنَيْتُ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَرَدَّهُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ أَتَعْلَمُونَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِعَقْلِهِ بَأْسًا تُنْكِرُونَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالُوا مَا نَعْلَمُهُ إِلَّا وَفِيَّ الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِينَا فِيمَا نُرَى فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَيْضًا فَسَأَلَ عَنْهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَا بِعَقْلِهِ فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ حَفَرَ لَهُ حُفْرَةً ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ قَالَ فَجَاءَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِي وَإِنَّهُ رَدَّهَا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَرُدُّنِي لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزًا فَوَاللَّهِ إِنِّي لَحُبْلَى قَالَ إِمَّا لَا فَاذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي خِرْقَةٍ قَالَتْ هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ قَالَ اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ هَذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ سَبَّهُ إِيَّاهَا فَقَالَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ.

''عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کی اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور زنا کیا اور میں ارادہ کرتا ہوں کہ آپ ﷺ مجھے پاک کر دیں آپ ﷺ نے اسے لوٹا دیا (واپس کر دیا) اگلی صبح وہ پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ تحقیق میں نے زنا کیا آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ بھی واپس کر دیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی قوم کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا کیا تم اس کی عقل میں کوئی خرابی جانتے ہو اور تم نے اس میں کوئی غیر پسندیدہ بات دیکھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم تو اسے اپنے برگزیدہ لوگوں میں سے کامل العقل جانتے ہیں ماعز آپ ﷺ کے پاس تیسری مرتبہ آیا تو آپ ﷺ نے ان کی قوم کے پاس پیغام بھجوایا اور اس نے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خبر دی کہ اسے کوئی بیماری نہ ہے اور نہ ہی عقل میں خرابی ہے جب چوتھی بار ہوئی تو اس کے لئے گڑھا کھودا گیا پھر آپ ﷺ نے حکم دیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔"

راوی کہتے ہیں: پھر غامدیہ عورت آئی اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول تحقیق میں نے زنا کیا پس آپ ﷺ مجھے پاک کر دیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسے واپس کر دیا جب اگلی صبح ہوئی تو اسے نے کہا اے اللہ کے رسول آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے کیوں واپس کرتے ہیں شاید کہ آپ ﷺ مجھے اسی طرح واپس کرتے ہیں جیسا کہ آپ نے ماعز کو واپس کیا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی قسم میں تو البتہ حاملہ ہوں آپ ﷺ نے فرمایا اچھا اگر تو واپس نہیں جانا چاہتی تو جا یہاں تک کہ بچہ جن لے۔ جب اس نے بچہ جن لیا تو وہ بچہ کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر لے آئی اور عرض کیا یہ میں نے بچہ جن دیا ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جا اور اسے دودھ پلا یہاں تک کہ یہ کھانے کے قابل ہوجائے یعنی دودھ چھڑا دے پس جب اس نے اس کا دودھ چھڑایا تو وہ بچہ لے کر حاضر ہوئی اس حال میں کہ بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا اور عرض کی اے اللہ کے نبی میں نے اس کو دودھ چھڑا دیا ہے اور یہ کھانا کھاتا ہے، آپ ﷺ نے وہ بچہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی انصاری کے سپرد کیا، پھر حکم دیا تو اس کے سینے تک گڑھا کھودا گیا اور لوگوں کو حکم دیا تو انہوں نے اسے سنگسار کر دیا پس خالد بن ولید متوجہ ہوئے اور اس کے سر پر ایک پتھر مارا تو خون کی دھار خالد رضی اللہ عنہ کے چہرے پر آپڑی اور انہوں نے اسے برا بھلا کہا اللہ کے نبی ﷺ نے ان کی اس بری بات کو سنا تو روکتے ہوئے فرمایا اے خالد اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تحقیق اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ناجائز ٹیکس وصول کرنے والا بھی ایسی توبہ کرتا تو اسے معاف کردیا جاتا، پھر آپ ﷺ نے حکم دیا اور اس کا جنازہ ادا کیا گیا اور دفن کیا گیا''۔

(سنن ابی داؤد، حدیث: ٤٤٤٢)

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ نَبِيَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللَّهِ ﷺ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزِّنَى فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَلِيَّهَا فَقَالَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِي بِهَا فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ تَعَالَى .

"عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت جہنیہ قبیلہ کی اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس حال میں کہ وہ زنا سے حاملہ تھی اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میں حد کے جرم کو پہنچی ہوں پس آپ ﷺ مجھ پر (حد) قائم کریں تو اللہ کے نبی ﷺ نے اس کے ولی کو بلایا اور فرمایا: اسے اچھی طرح رکھنا۔ جب حمل وضع ہو جائے تو اسے میرے پاس لے آنا۔ پس اس نے ایسا ہی کیا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے عورت کے بارے میں حکم دیا تو اس پر اس کے کپڑے مضبوطی سے باندھ دیئے گئے پھر آپ ﷺ نے حکم دیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھایا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا اے اللہ کے نبی! آپ ﷺ اس کا جنازہ پڑھاتے ہیں حالانکہ اس نے زنا کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تحقیق! اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ والوں میں ستر آدمیوں کے درمیان تقسیم کی جائے تو انھیں کافی ہو جائے اور کیا تم نے اس سے افضل توبہ پائی ہے کہ اس نے اپنے آپ کو اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے پیش کر دیا ہے۔"

(صحیح مسلم، حدیث:۱۶۹۶)

اس سے بڑھ کر اور آخرت کی کیا فکر ہو سکتی ہے؟ اللہ کے عذاب کا ڈر ہے، دنیا میں سزا مل جائے لیکن آخرت میں سزا نہ ملے۔ وہ سزا کسی سے برداشت نہیں ہوگی، اللہ ہمیں بھی آخرت کی سزا سے محفوظ فرمائے۔ ادھر کوئی زنا کر لے پھر مانتا ہی نہیں۔ کئی تو ایسے بدبخت ہیں جو ایسے برے کاموں پر فخر کرتے ہیں اور دندناتے پھرتے ہیں، انھیں آخرت کی کوئی فکر نہیں۔ ایسے لوگوں کو قیامت کے دن پتہ چلے گا کہ دنیا میں کیسے بدمعاشیاں اور عیاشیاں کرتے ہیں۔ جنہیں آخرت کی فکر تھی انھیں بس یہی خیال تھا کہ ہماری آخرت بہتر بن جائے دنیا خراب ہوتی ہے تو ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ سے راضی

اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہنا چاہیے، اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے اے اللہ! تو ہم سے راضی ہو جا، اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہوں گے، تبھی ہمارا کام بنے گا اور اللہ تعالیٰ سے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی باتیں مانیں اور وہ ہماری اس اطاعت گزاری پر ہمیں انعامات سے نوازے۔

"ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ کہے رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا "میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور آپ ﷺ کے رسول ہونے پر" وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔

(سنن ابی داؤد، حدیث::بَاب فِي الِاسْتِغْفَار:۱۵۲۹)

آخرت والی سورتوں نے بوڑھا کردیا ہے

نبی اکرم ﷺ کو آخرت کی کتنی فکر تھی، آپ ﷺ کے سر کے بال اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے تو فرمایا کرتے تھے: مجھے سورۂ ہود، واقعہ، مرسلات وغیرہ نے بوڑھا کر دیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ .

"عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ بوڑھے ہوگئے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے سورت ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتسائلون اور اِذا الشمس کوِرت نے بوڑھا کر دیا ہے۔"

(جامع ترمذی، حدیث:۳۲۹۷)

ہمیں دنیا کا فکر ہے، دنیا کے غموں نے ہمیں بوڑھا کر دیا ہے، پریشان کر دیا ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ کو سورۂ ھود اور سورۂ مرسلات نے بوڑھا کر دیا ہے۔ جسے آخرت کی فکر ہو وہ آخرت کے غم اور قیامت کی ہولنا کیوں کو سن کر بوڑھا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا﴾

[المزمل:۷]

”پھر تم کیسے بچو گے اگر تم نے کفر کیا، اس دن سے جو بچوں کو بوڑھے کر دے گا۔“

بیڈ پر سونے کی سزا

ابراہیم بن ادہم ایک بادشاہ گزرا ہے۔ ایک دفعہ شکار کھیلنے گیا، خادمہ نے اس کا بستر سیدھا کیا اور خود اس پر لیٹ گئی، لیٹنے میں اس کی آنکھ لگ گئی، بادشاہ جب واپس آیا تو اس نے دیکھا کہ میرے بستر پر میری خادمہ سو گئی ہے، اسے بڑا غصہ آیا، اس نے جلاد کو بلایا اور حکم دیا کہ اسے کوڑے مارے جائیں، جلاد نے کوڑے مارنے شروع کر دیے، جب کوڑے لگے تو رونے لگ گئی، پھر تھوڑی دیر بعد ہنسنے لگی۔ بادشاہ بڑا حیران اور پریشان ہوا اور پوچھنے لگا کہ ہنسی کس بات پر آئی ہے؟ خادمہ کہنے لگی اے بادشاہ! ذرا میری بات توجہ سے سن! میں تھوڑی دیر تیرے بیڈ پر لیٹی ہوں تو اس کی سزا مجھے یہ ملی ہے کہ کوڑے لگے ہیں اور تو بھی ذرا یہ سوچ کر سویا کر کہ تو بھی اس بستر پر سوتا ہے تجھے کتنے کوڑے لگیں گے؟

اس بات نے بادشاہ کو دھچکا لگا دیا، سوچنے پر مجبور کر دیا کہ اگر اس بستر پر سونے کی سزا ہے تو پھر مجھے بھی اس سزا کا منتظر رہنا چاہیے۔ اس کی سیرت میں لکھا ہے کہ اس کے بعد اس نے بیڈ پر سونا چھوڑ دیا، ساری عمر زمین پر سویا کرتا تھا۔

ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں

ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے، رات کو اٹھ کر اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت کرنی چاہیے، رات کے وقت اس سے استغفار کرنا چاہیے، قبر کے عذاب سے پناہ مانگنی چاہیے، حشر کی ہولناکیوں سے پناہ مانگنی چاہیے، آخرت کی فکر کرنی چاہیے۔ جنہیں آخرت کی فکر ہوتی ہے پھر ان کے پہلوں، ان کے جسم بستر پر نہیں لگتے۔

﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾.[السجدة :١٦]

''ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں، وہ اپنے رب کو ڈرتے ہوئے اور طمع کرتے ہوئے پکارتے ہیں اور ہم نے انھیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

صحابہ کرام کو یہی فکر لاحق رہتی تھی کہ آخرت بہتر ہو جائے، وہ رسول اللہ سے مسئلے بھی آخرت کے متعلق پوچھتے تھے:

''معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا۔ ایک روز میں دوران سفر میں صبح کے وقت آپ کے قریب ہوا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کرے اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ نے فرمایا: تم نے ایک بڑی چیز کا سوال کیا مگر جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان کر دے اس کو وہ آسان ہو جاتی ہے۔ اور فرمایا: وہ عمل یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کیساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اور نماز قائم کرو اور زکو ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔ اور پھر فرمایا: لو اب میں تمھیں خیر یعنی نیکی کے ابواب بتلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتا ہوں (وہ یہ ہیں کہ) روزہ ڈھال ہے (جو عذاب سے بچاتا ہے) اور صدقہ آدمی کے گناہوں کی آگ بجھا دیتا ہے، اسی طرح آدمی کی نماز درمیان شب میں۔ اور یہ فرما کر قرآن مجید کی آیت مذکورہ تلاوت فرمائی:

﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ [السجدہ:۱۶]

معبود پر پردہ ڈال کر برائی کرلو

یہاں مجھے یوسف علیہ السلام کا واقعہ یاد آیا جب عزیز مصر کی بیوی نے انھیں کمرے میں لے جا کر دروازے بند کر کے دعوت برائی دی تو یوسف علیہ السلام نے کہا: معاذ اللہ اللہ کی پناہ، اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے تو اس بی بی نے اپنے بت پر جو کمرے میں رکھا تھا کپڑا ڈال دیا اور کہنے لگی اب معبود نہیں دیکھ رہا۔ جب میں نے یہ واقعہ پڑھا تو مجھے ہنسی آ گئی، دیکھو! وہ کیسا معبود ہے جس کو خود اندھا کیا جا سکتا ہے، اس پر کپڑا ڈالا جا سکتا ہے، جسے اپنی مرضی کے مطابق بنایا جا سکتا ہے۔ برائی کے وقت اس پر کپڑا ڈال کر برائی کی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ عطا فرمائے، ہمارا بھی یہی حال بنا ہوا ہے۔ ان غیر اللہ کے اڈوں، مزاروں، آستانوں کے پردوں کے پیچھے ان کے حجروں میں آپ کو مجرے نظر آئیں گے۔ اور جاؤ جا کر دیکھو مشاہدہ کرو، پھر بات کرنا۔ لاہور کے سب سے بڑے مزار کے اردگرد، اس کے قرب و جوار میں چھوٹے چھوٹے کتنے سینما گھر کھلے ہوئے ہیں، جہاں دن رات فلمیں چلتی ہیں۔ یہ سب لوگ اسی دربار کا لنگر کھانے والے ہیں۔ دراصل ان لوگوں کو بھی پتہ ہے بزرگ صاحب ہمیں نہیں دیکھ رہے یہ تو صرف دھوکہ دہی ہے۔ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں سمجھ عطا فرمائے۔

قبرستان جانے کا مقصد

قبرستان جانے سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے، قبروں پر جانا درحقیقت انسان کے دل دماغ میں دنیا اور دنیا کی چیزوں سے بے رغبتی کا احساس پیدا کرتا ہے کہ جب انجام کار یہی ہے تو دنیا میں دل لگانا اور اپنی زندگی پر گھمنڈ کرنا بے کار ہے چنانچہ بڑے بڑے انسان اس دنیا میں پیدا ہوئے کسی نے اپنی سلطنت وحکومت کا سہارا لے کر خدائی کا دعوی کیا، کسی نے طاقت و دولت کے نشہ میں اپنی برتری وسطوت کا مظاہر کیا، کسی نے سائنس وایجادات کے فریب میں قدرت سے مقابلہ کی ٹھانی اور کسی نے جاہ اقتدار کے بل بوتہ پر امن وسکون کے لالہ زاروں کو دہکتی ہوئی جہنم اور بہتے ہوئے خون کے دریا میں تبدیل کر دیا، مگر انجام کیا ہوا کہ جب انھیں مٹی کے تو دوں میں دبایا گیا تو کوئی نام لیوا نہ رہا، جب ان کی لاشوں کو دریا کی آغوش میں ڈال دیا گیا تو موجوں کے ایک ہی تھپیڑے نے غرور نخوت کے مجسمہ کو دریائی جانوروں کے منہ میں پہنچا دیا۔

قبروں پر جانے کی دوسری وجہ یہ بیان فرمائی گئی کہ آخرت کی یاد دلاتا ہے، یعنی قبروں پر پہنچ کر یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ اس عالم کے علاوہ ایک عالم اور ہے جہاں جانا ہے اور وہاں جا کر اس عالم کے ایک ایک عمل کا حساب دینا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ قبرستان پہنچ کر قبروں کو عبرت کی نظروں سے دیکھا جائے اور موت کو یاد کیا جائے کہ موت کی یاد ہی درحقیقت دنیاوی لذتوں کے فریب کا پردہ چاک کرنے والی اور گناہوں و معصیت کی ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کدورت کو صاف کرنے والی ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ قبرستان جانا صرف اس صورت میں جائز ہے اگر وہاں جا کر قبر والے سے معافی مانگی جائے، قبر والے کے لیے استغفار کریں، قبرستان میں داخل ہونے کی دعا پڑھیں۔

میں یہاں آپ سے ایک بات کہتا ہوں: آپ قبرستان میں داخل ہونے کی دعا کے ترجمہ پر غور کریں۔ مولویوں کے پیچھے ہی نہ لگے رہو، خود بھی کچھ پڑھو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان میں جانے کی دعا سکھلائی ہے۔

قبرستان میں داخل ہونے کی دعا

بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو سکھایا کرتے تھے کہ وہ جب قبرستان جائیں تو وہاں یہ کہیں:

السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ وَفِي رِوَايَةِ زُهَيرٍ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَلاحِقُونَ أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ .

”سلامتی ہو تم پر اے گھر والے مومنین و مسلمین سے! یقیناً ہم بھی اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تم سے ضرور ملیں گے، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے عافیت یعنی مکروہات سے نجات مانگتے ہیں۔

صحیح مسلم میں ہی دوسری روایت میں یہ دعا بھی ہے:

السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلاحِقُونَ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"سلام ہے ایماندار گھر والوں پر اور مسلمانوں پر اللہ ہم سے آگے جانے والوں پر رحمت فرمائے اور پیچھے جانے والوں پر، ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔"

(صحیح مسلم، بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ دُخُولِ الْقُبُورِ وَالدُّعَاءِ لِأَهْلِهَا: ۹۷۴)

رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو گھر اس لیے فرمایا ہے کہ جس طرح زندہ انسان اپنے اپنے گھروں میں رہتے ہیں اسی طرح مردے اپنی اپنی قبروں میں رہتے ہیں۔

قبریں برابر کردو

قبروں کو اس انداز سے نہ بناؤ کہ آخرت کی بجائے دنیا کی بلڈنگیں یاد آتی رہیں، آج کل تو قبروں کے مقابلے ہوتے ہیں، ایک دوسرے سے بڑھ کر عمارتیں بنائیں جاتیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو محکمہ اوقاف کا وزیر مقرر کیا، مذہبی امور کا وفاقی وزیر بنا کر انھیں روانہ کیا، اور کہا: جاؤ جتنی قبریں زمین سے اونچی ہیں سب کو برابر کردو۔

عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ.

"ابوالہیاج اسدی (تابعی) کہتے ہیں: علی کرم اللہ وجہہ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمھیں اس کام پر معمور نہ کروں جس کام پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے معمور کیا تھا؟ اور وہ کام یہ ہے کہ تم جو بھی تصویر دیکھو اسے چھوڑو نہیں بلکہ اسے مٹا دو اور جس قبر کو بلند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھو اسے برابر کر دو۔'' (صحیح مسلم، حدیث:۶۹۶)

قبر اگر زیادہ اونچی اور بلند بنائی گئی ہو تو اسے اتنی نیچی کر دو کہ زمین کی سطح سے قریب ہو جائے صرف اس کا نشان باقی رہے جس کی مقدار ایک بالشت ہے کیونکہ مسنون یہی ہے اور ہم قبروں پر عرس کرتے ہیں، قبروں پر دیے جلاتے ہیں، قبروں پر چادریں چڑھاتے ہیں، قبروں سے حاجتیں مانگتیں ہیں، قبروں سے امیدیں رکھتے ہیں۔ ایسے لوگوں نے اسلام کا حلیہ بگاڑ دیا ہے۔ اسلام نے تو قبر پرستی سے منع کیا تھا۔ شروع اسلام میں نبی کریم ﷺ نے قبرستان میں جانے سے منع کر دیا تھا۔ پھر بعد میں آپ نے آخرت کی یاد کے لیے اس کی اجازت دی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ .

''ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قبروں کی زیارت کرو کیونکہ یہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔''

''عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے پہلے تمہیں قبروں پر جانے سے منع کیا تھا مگر اب تم قبروں پر جایا کرو کیونکہ قبروں پر جانا دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتا ہے اور آخرت کی یاد دلاتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ:۱۵۱۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فکرآخرت (۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

﴿كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾. [بقرة:۲۸]

(لوگو!) تم اللہ کا انکار کیسے کرتے ہو۔ حالانکہ تم مردہ (معدوم) تھے تو اس نے تمہیں زندہ کیا۔ پھر وہی تمہیں موت دے گا، پھر زندہ کر دے گا۔ پھر اسی کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے“

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود وسلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

زندگی اور موت کے چار مراحل

محترم سامعین حضرات!

جو آیت میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس آیت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان پر وارد ہونے والی چار کیفیات کا ذکر ہے۔ پہلے موت، پھر زندگی، پھر موت، پھر زندگی۔ روح اور جسم کے اتصال کا نام زندگی اور ان کے انفصال کا نام موت ہے۔ پہلی حالت موت ہے یعنی جملہ انسانوں کی ارواح تو پیدا ہو چکی تھیں۔ لیکن جسم اپنے اپنے وقت پر عطا ہوئے۔ دوسری حالت انسان کی پیدائش سے لے کر اس کے مرنے تک ہے، جس میں وہ اچھے یا برے اعمال کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ تیسری حالت موت سے لے کر حشر تک اور چوتھی اور آخری حالت دوبارہ جی اٹھنے (حشر) کے بعد لامتناہی زندگی ہے۔

دنیا آزمائش کے لیے ہیں

انسان کی چار حالتوں میں سے دوسری حالت کو اللہ تعالیٰ نے اس کیلیے آزمائش بنایا ہے، یہ زندگی اس کے لیے امتحان گاہ ہے، اس کی اس زنگی کے مطابق اسے جزا سزا ملے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَّہُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ﴾. [الملك:۲]

''وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا، تاکہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں زیادہ اچھا ہے اور وہی سب پر غالب، بے حد بخشنے والا ہے۔''

ہم تو یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اچھے اعمال کون کرتا ہے؟ آج اچھے اعمال کرنے کی بجائے اچھی بلڈنگیں بنانے کی فکر ہے، اچھی دوکانیں اور اچھے پلازے بنانے کے چکر میں ہیں، حلال وحرام کی تمیز ہم سے ختم ہو چکی ہے، ہمارے اعمال انتہائی برے ہیں اور ہم اچھی عمارتیں بنانے کے چکر میں ہیں۔ ایسے لوگوں نے اللہ کا قرآن نہیں پڑھا، ایسے لوگوں نے دنیا میں آنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مقصد کو نہیں سمجھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴾. [الذاریات]

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے
کہ وہ میری عبادت کریں''

دنیا میں امتحان اور آخرت میں نتائج

اللہ تعالیٰ نے کائنات کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ اس کی بندگی کی جائے، اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق سے پہلے ہی انسان کی بنیادی ضروریات زندگی کا سامان مہیا کر دیا ہے۔ پھر انسان کو پیدا کیا اور اس کی موت و حیات کا سلسلہ قائم کیا اسے قوتِ ارادہ و اختیار اور عقل و تمیز عطا کی کہ دیکھا جائے کہ کون کائنات کی دوسری اشیاء کی طرح اللہ کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہے اور کون نہیں کرتا۔ اگر سرِ تسلیم خم کر لے تو یہی اس کے لیے بہتر روش ہے، اور اس کے اعمال اچھے ہوں گے اور انکار کی صورت میں اس کے اعمال بھی برے اور بدلہ بھی برا ملے گا۔ گویا یہ دنیا ہر انسان کے لیے دارالامتحان ہے اور اس امتحان کا وقت انسان کی موت تک ہے۔ موت سے لے کر بعث بعدالموت تک کا عرصہ امتحان کے نتائج کے انتظار کا عرصہ ہے۔ تاہم ہر ایک کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس امتحان میں فیل ہونے والا ہے یا پاس اور اسی کے مطابق اسے اس عرصہ میں کوفت یا راحت بھی پہنچتی رہتی ہے اور قیامت کو اس امتحان کے نتائج کا باقاعدہ اعلان ہوگا۔ نمبر نہایت انصاف کے ساتھ دیئے جائیں گے۔ پھر ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق جزا و سزا بھی ملے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں یقین ہو یا نہ ہو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے سامنے کھڑا کر لینا ہے۔

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ﴾. [الزمر:٦٨]

"اور صور میں پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمانوں میں اور جو زمین میں ہوں گے، مر کر گر جائیں گے مگر جسے اللہ نے چاہا، پھر اس میں دوسری دفعہ پھونکا جائے گا تو اچانک وہ کھڑے دیکھ رہے ہوں گے۔"

قبر کا گڑھا

سامعین حضرات!

آپ ذرا توجہ فرمائیں۔

گکھڑ کے قریب ہماری پھوپھی رہتی تھی وہ کل فوت ہوگئیں ہیں، میں کل وہاں گیا بڑی دیر بعد کسی گاؤں میں جنازہ پڑھنے کا اتفاق ہوا، وہاں انھوں نے قبر پر بہت زیادہ مٹی ڈالی ہم یہاں عام طور پر جتنی مٹی ڈالتے ہیں اس سے دس گناہ زیادہ مٹی انھوں نے ڈالی، بڑی گہری قبر انھوں نے کھودی، آدھا پونا گھنٹا اس پر مٹی ڈالتے رہے ہیں میں تو یہ دیکھ کر سوچتا رہا یہ ہے بندے کی حیثیت اور اس کا مقام ہے۔

مر کر دوبارہ اٹھنا

ہر چیز ختم ہو جائے گی، فنا ہو جائے گی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات باقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے گی۔

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۞ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ﴾. [الرحمان:۲۷]

”ہر کوئی جو بھی زمین پر ہے فنا ہو جانے والا ہے۔ اور آپ کے رب ہی کی ذات باقی رہے گی جو صاحب عظمت و جلال اور صاحب انعام و اکرام ہے۔“

کسی کی عمر سو سے بھی تجاوز کر جائے بالآخر اس نے قبر میں جانا ہی ہے اور اس کی بھی قبر بننی ہے، پھر ہماری قبر سے لوگ اس طرح گزریں گے جس طرح آج ہم اپنے سے پہلے فوت شدہ کی قبروں سے گزرتے ہیں۔ کوئی کار پر گزر رہا ہو گا اور کوئی رکشہ پے اور کوئی موٹر سائیکل پر، آج جس طرح ہم گز رہے ہیں۔ اگر انسان کو صرف یہی یقین ہو جائے کہ میں نے قبر میں پڑنا ہے، میری قبر بننی ہے پھر میں نے دوبارہ زندہ ہونا ہے، اللہ کے سامنے کھڑا ہونا ہے، تو انسان بہترین انسان بن سکتا ہے۔ آخرت کے دن ساری کائنات اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑی ہو گی:

﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ﴾. [المطففین:٦]

”جس دن لوگ رب العالمین کے لیے کھڑے ہوں گے۔“

وہاں آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک آنے والے انسان سب کھڑے ہوں گے کوئی شخص بھاگ نہیں سکے گا، انسان اس دن کہے گا میں کہیں بھاگ جاؤں، لیکن وہ کہیں بھاگ نہیں سکے گا۔

﴿يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ﴾. [القیامۃ:١٠]

”اس دن انسان کہے گا کہاں بھاگ کر جاؤں؟“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں سپریم کورٹ میں جس کی حاضری ہو وہ کانپنے لگ جاتا ہے، یہاں تو زرداری صاحب کی بھی ٹانگیں کانپ جاتی ہیں، یہ تو پھر دنیا کی عدالت ہے، قیامت کی عدالت رب العالمین کی عدالت میں کسی کو بھاگنے کی، پناہ کی کوئی جگہ نہیں ملے گی، وہاں اول سے آخر سب کانپ رہے ہوں گے۔

منکرین قیامت کو جواب

رسول اللہ ﷺ کے سامنے کئی لوگوں نے قیامت کا انکار کیا اللہ تعالیٰ نے آیات نازل فرما دیں:

﴿زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ﴾. [التغابن:٧]

"وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا انھوں نے گمان کیا کہ وہ ہرگز اٹھائے نہیں جائیں گے۔ کہہ دے کیوں نہیں؟ میرے رب کی قسم! تم ضرور بالضرور اٹھائے جاؤ گے، پھر تمھیں ضرور بالضرور بتایا جائے گا جو تم نے کیا اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔"

وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے اور اس کی صفت فعال لما یرید کی صفت ہے کہ وہ قادر مطلق جس چیز کا بھی ارادہ فرمائے اس کو بہرحال اور بلا کسی دشواری اور مشکل کے اور اپنے ارادے کے مطابق کر کے رہتا ہے اور اس وحدہ لاشریک کی عظمت شان اور اس کی قدرت بےپایاں کا عالم تو یہ ہے کہ دنیا جہاں کے سب لوگوں کو پیدا کرنا اور ان کو دوبارہ اٹھا کھڑا کرنا اس کے لئے ایسے ہی ہے جیسے ایک جان کو پیدا کرنا، اور دوبارہ اٹھا کھڑا کرنا۔

جیسا کہ دوسرے مقام پر اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت سے بیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا ہے:

﴿مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ﴾.[لقمان:28]

”نہیں ہے تمھارا پیدا کرنا اور نہ تمھارا اٹھانا مگر ایک جان کی طرح۔ بے شک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔“

اور پھر مرنے کے بعد لوگوں کو دوبارہ اٹھانے کے سلسلے میں اس کو نہ کسی طرح کی تیاری کی ضرورت ہوگی، اور نہ ہی کسی طرح کے اسباب و وسائل کی کہ وہ ایسی ہر حاجت وضرورت سے پاک ہے اور اس کی شان اس طرح کے جملہ تصورات سے اعلیٰ وبالا ہے سبحانہ وتعالیٰ بلکہ یہ سب کچھ محض اسکے ایک حکم و ارشاد اور ارادہ اشارہ کا منتظر ہوگا، ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ﴾.

[الزمر:٦٨]

”اور صور میں پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمانوں میں اور جو زمین میں ہوں گے، مر کر گر جائیں گے مگر جسے اللہ نے چاہا، پھر اس میں دوسری دفعہ پھونکا جائے گا تو اچانک وہ کھڑے دیکھ رہے ہوں گے۔“

جونہی صور میں دوسری مرتبہ پھونک ماری جائے گی یہ سب کے سب یکا یک کھڑے دیکھ رہے ہونگے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ۞ فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ﴾.
[النازعات:13-14]

''وہ تو صرف ایک ڈانٹ ہوگی۔ اور یکایک یہ کھلے میدان میں موجود ہوں گے۔''

وہ تو محض ایک ڈانٹ اور جھڑکی ہوگی جسکے نتیجے میں یہ سب کے سب حشر کے اس میدان عظیم میں آ موجود ہونگے۔ سو یہ انسان کی بڑی بدبختی اور محرومی ہے کہ وہ اس قادرِ مطلق خالق کل کی قدرت کو اپنے اوپر قیاس کر کے بعث بعد الموت انکار کرے اور اسکے نتیجے میں وہ ہمیشہ کے اس انتہائی ہولناک خسارے اور دائمی عذاب مبتلا ہو جائے جو کہ خساروں کا خسارہ، اور محرومیوں کی محرومی ہے۔

آج یہاں بھی کئی لوگ کہتے ہیں: بڑی دیر کے سن رہے ہیں قیامت آئے گی پتہ نہیں کب آنی ہے، ابھی تک تو نہیں آئی۔ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیے قیامت برے لوگوں پر آئے گی۔ اور اللہ کے عذاب کو جلدی مانگنا نہیں چاہیے یہ جلدی اتنی دیر تک ہی ہوتی ہے جب تک عذاب نہیں آجاتا، پھر مہلت کا وقت ختم ہو جاتا ہے، پھر کوئی بچانے والا نہیں ہوتا۔

ہر چیز ظاہر ہو جائے گی

اللہ تعالیٰ حساب لیں گے اور جب اللہ تعالیٰ حساب لیں گے تو پھر کوئی چیز مخفی نہیں ہوگی، کوئی چیز نہیں چھپے گی۔

﴿وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَ يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰهَا وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا وَ لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا﴾. [الکھف:۴۹]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور کتاب رکھی جائے گی، پس تو مجرموں کو دیکھے گا کہ اس سے ڈرنے والے ہوں گے جو اس میں ہوگا اور کہیں گے ہائے ہماری بربادی! اس کتاب کو کیا ہے، نہ کوئی چھوٹی بات چھوڑتی ہے اور نہ بڑی مگر اس نے اسے ضبط کر رکھا ہے، اور انھوں نے جو کچھ کیا اسے موجود پائینگے اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔''

جتنا کوئی نیک آدمی ہوگا وہ اتنا ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا وہ قدم قدم سوچ کر رکھتا ہے اسے فکر ہوتی ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے۔

قیامت کی ہولناکیاں

قیامت کے دن بڑے بڑے حکمرانوں اور بڑے چوہدریوں کے دل لرز رہے ہوں گے، اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے:

﴿يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ وَ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا﴾. [طہ:۱۰۸]

''اس دن وہ پکارنے والے کے پیچھے چلے آئیں گے، جس کے لیے کوئی کجی نہ ہوگی اور سب آوازیں رحمان کے لیے پست ہو جائیں گی، سو تو ایک نہایت آہستہ آواز کے سوا کچھ نہیں سنے گا۔''

اللہ تعالیٰ نے حشر کا ذکر کیا ہے، قیامت کے دن آسمان لپیٹ لیا جائے گا ستارے جھڑ پڑیں گے سورج چاند مٹ جائے گا آواز دینے والے کی آواز پر سب چل کھڑے ہوں گے۔ اس ایک میدان میں ساری مخلوق جمع ہوگی مگر اس غضب کا سناٹا ہوگا کہ آداب الٰہی کی وجہ سے ایک آواز نہ اٹھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی۔ بالکل سکون وسکوت ہوگا صرف پیروں کی چاپ ہوگی اور کانا پھوسی۔ چل کر جا رہے ہوں گے تو پیروں کی چاپ تو لامحالہ ہونی ہی ہے اور باجازت الٰہی کبھی کبھی کسی کسی حال میں بولیں گے بھی۔ لیکن چلنا بھی باادب اور بولنا بھی باادب۔

﴿يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَ سَعِيدٌ﴾.[هود:۱۰۵]

''جس دن وہ (وقت) آئے گا، کوئی شخص اس کی اجازت کے سوا بات نہیں کرے گا، پھر ان میں سے کوئی بد بخت ہوگا اور کوئی خوش۔''

﴿وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا﴾.

[طه:۱۱۱]

اور (سب) چہرے اس ہمیشہ زندہ (اور) قائم رہنے والے (رب) کے حضور جھک جائیں گے، اور بیشک وہ شخص نامراد ہوگا جس نے ظلم کا بوجھ اٹھا لیا۔

﴿يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا﴾.

[طه:۱۰۲]

''جس دن صور پھونکا جائے گا اور اس دن ہم مجرموں کو یوں جمع کریں گے کہ ان کے جسم اور آنکھیں (شدتِ خوف اور اندھے پن کے باعث) نیلگوں ہوں گی۔''

ان کی خوف زدہ آنکھیں، گھبرائے ہوئے اور اترے ہوئے چہرے، دبی ہوئی آوازیں اور انھیں چھوٹتے ہوئے پسینے اس بات کی پہچان کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافی ہوں گے کہ یہ مجرم ہیں خواہ وہ جن ہوں یا انسان۔ ہر شخص ان کے چہرے پر مایوسی کے آثار اور چھائی ہوئی مردنی سے انھیں شناخت کرلے گا فرشتے ان کی پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ کر انھیں گھسیٹتے ہوئے جہنم میں جا پھینکیں گے۔

فرشتے ان کی پیشانی اور قدموں کو اس طرح چلا دیں گے کہ ان کی ہڈی پسلی چور چور ہو جائے گی۔

جو دنیا میں غریب لوگوں کو، اپنے مخالفوں کو کچھ سمجھتے نہیں تھے انھیں اٹھا کر آگ کی بھٹی میں پھینک دیتے تھے، آگ جلا کر انھیں پھینک دیتے، آج آگ ان کے سامنے ہوگی اور یہ ڈر رہے ہوں گے۔

پسینے میں شرابور

محشر کے میدان میں ہر کوئی پسینہ میں شرابور ہوگا ہر کوئی اپنے اعمال کے حساب سے پسینہ میں ڈوبا ہوگا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ۔ رضی الله عنهما۔ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ.

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا نبی ﷺ نے فرمایا: جس دن لوگ جہانوں کے پروردگار کے سامنے کھڑے ہوں گے تو ان میں ایک شخص اپنے پسینے میں کانوں کی لو تک غرق ہو جائے گا۔

(صحیح بخاری، حدیث:۴۹۳۸)

مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہوئے سنا ہے قیامت کے دن سورج بندوں کے اتنا قریب کر دیا جائے گا کہ وہ ایک دو میل کے فاصلے پر رہ جائے گا، گرمی کی شدت سے وہ لوگ اپنے اپنے اعمال کے بقدر پسینے میں ڈوبے ہوں گے کسی کا پسینہ اس کی ایڑیوں تک ہوگا، کسی کا پسینہ اس کے گھٹنوں تک ہوگا کسی کا پسینہ اس کی پسلیوں تک ہوگا اور کسی کا پسینہ اس کے منہ میں لگام کی طرح ہوگا۔

﴿يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ﴾.

[الرحمان:٤١]

”مجرم اپنے چہرے کے نشانوں سے پہچان لئے جائیں گے تو ان کی پیشانی کے بالوں اور قدموں کو پکڑ لیا جائے۔“

یہ لوگ بڑے پھنے خاں بنے ہوتے ہیں، میں انھیں کہتا ہوں اگر تم یہ سوچ لو کہ تم اپنے سے طاقتور سے نہیں لڑ سکتے تو پھر اپنے سے نیچے والوں پر ظلم نہ کرو تمھارے اوپر بھی کوئی طاقتور ہے اور کوئی سمجھتا ہے کہ میں سب سے زیادہ طاقتور ہوں جس طرح فرعون سمجھتا تھا تو پھر اسے یہ سوچ لینا چاہیے کہ تیرے اوپر وہ طاقتور ہے جس نے فرعون کو سمندر میں غرق کیا تھا، جس نے ثمودیوں کو ہلاک کیا تھا، جس نے عادیوں کو سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل تیز ہوا کی آندھی کے ذریعے تباہ و برباد کر دیا تھا، جس نے دنیا کے بڑے بڑے متکبروں کو ذلیل و خوار کر دیا تھا، آج کوئی بھی ان میں سے نظر نہیں آتا۔

﴿كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ❁ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ❁ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ❁ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيهَا صَرْعَى كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ * فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ * وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ * فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَابِيَةً﴾ [الحاقه: ٤ تا ١٠]

''ثمود اور عاد نے اس اچانک ٹوٹ پڑنے والی آفت کو جھٹلایا۔ تو ثمود ایک سخت حادثہ سے ہلاک کیے گئے۔ اور عاد ایک بڑی شدید طوفانی آندھی سے تباہ کر دیے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو مسلسل سات رات اور آٹھ دن ان پر مسلط رکھا۔ تم وہاں ہوتے تو دیکھتے کہ وہاں اس طرح پچھڑے پڑے ہیں جیسے وہ کھجور کے بوسیدہ تنے ہوں۔ اب کیا ان میں سے کوئی تمہیں باقی بچا نظر آتا ہے؟''

قوم ثمود، یہ لوگ بڑے مضبوط جسم والے، طاقتور اور طویل القامت تھے۔ جب ان کو ہود علیہ السلام نے اللہ کے عذاب سے ڈرایا تو کہنے لگے:

قوم ثمود پر کس قسم کا عذاب آیا تھا؟ اس کے لیے مختلف مقامات پر مختلف الفاظ آئے ہیں۔ سورہ اعراف آیت ۷۸ میں اس کو الرجفة (زبردست زلزلہ) کہا گیا ہے۔ سورہ ہود کی آیت نمبر ۶۷ میں الصیحة (زبردست دھماکہ یا ہیبت ناک چیخ) کا لفظ آیا ہے اور سورہ حم السجدہ کی آیت نمبر ۱۷ میں (صاعِقة العذاب) (یعنی گرنے والی بجلی کا عذاب) کا لفظ آیا ہے اور یہاں الطاغیة کا لفظ آیا ہے۔ جس سے عذاب میں سخت سرکشی کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ یہ ایک ہی واقعہ کی مختلف کیفیتوں کا بیان ہے۔ اور وہ عذاب یہ تھا کہ ارضی اور سماوی دونوں قسم کے عذاب قوم ثمود پر یک دم آتے تھے۔

﴿مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً﴾ (فصلت:15)

(ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے؟) لیکن جب ہم نے ان پر ہوا کو چھوڑ دیا تو یہ لوگ اس کا بھی مقابلہ نہ کر سکے۔ تند و تیز ہوا نے ان کو یوں چاروں شانے چت گرا دیا کہ طویل القامت ہونے کی وجہ سے ان کے سر گرتے ہی تن سے جدا ہو جاتے تھے۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ کھجوروں کے بے جان اور کھوکھلے تنے پڑے ہوئے ہیں۔ قوم عاد نے تو یہ نعرہ لگایا تھا کہ ﴿من أشد منا -

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کمزور کو ڈراتا ہے اور خود طاقتور سے ڈرتا ہے اس سے بڑا بھی کوئی بیوقوف ہے؟

اللہ کے گھر سب کے سر جھک جاتے ہیں

یہاں لوگوں کی یہ حالت بنی ہوئی ہے کہ ادھر مسجد میں یا گلی میں بڑا چوہدری اور متکبر بنا ہوتا ہے اور جب یہ مکہ اور مدینہ جاتا ہے تو ادھر ایسے ہوتا ہے کہ جیسے اسے کوئی پہچانتا ہی نہیں، یہ لوگ ادھر ایسے رہتے ہیں جیسے گیدڑ رہتا ہے اور وہاں ایسا رہنا پڑتا ہے وہاں کوئی مسجد میں لیٹا ہوتا ہے تو شرطے اسے اٹھاتے ہیں اگر وہ ایک مرتبہ اٹھانے سے نہ اٹھے تو پھر اسے پاؤں سے ٹھوکر لگاتے ہیں اور کہتے ہیں: ادھر سے اٹھو، اگر پھر وہ کوئی بات کرے یا کچھ بولنے کی جرات کرے تو وہ کہتے ہیں: پاسپورٹ دو پھر ان کی ٹانگیں کانپ رہی ہوتی ہیں۔ آج دنیا میں چوکیدار اور اور پہرے دار رکھنے والے باڈی گارڈ محافظ رکھنے والے قیامت کے روز تنہا ہوں گے اور ڈر رہے ہوں گے ان کے پاس آنے والا کوئی نہیں ہوگا، ان کا حال پوچھنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

نافرمان کی موت کا منظر

جب اللہ تعالیٰ کے نافرمان کو موت آتی ہے تو اسے اتنی تکلیف ہوتی

- قوة﴾.[فصلت:15]اور فرعون وہ تھا جس نے ﴿أنا ربكم الأعلى﴾.[النازعات:24] کا نعرہ لگایا تھا۔ فرعون اور آل فرعون کو اللہ نے سمندر میں ڈبو دیا تو اس وقت اسے معلوم ہوگیا تھا کہ وہ اپنے خدائی کے دعوے میں کس حد تک سچا تھا اور آج کس قدر مجبور ہے۔ فرعون کی قوم کے علاوہ بھی کئی قوموں نے آخرت کے عقیدہ سے انکار کیا۔ پھر سرکشی کی راہ اختیار کی تو نتیجتاً انھیں بھی تباہ و برباد کر دیا گیا۔ ان سب قوموں میں سے کوئی ایک شخص بھی زندہ نہ بچا۔ سب کے سب ہلاک کر دیے گئے۔ اور ان سب کا سب سے بڑا گناہ جو ان میں قدر مشترک کے طور پر پایا جاتا تھا، یہ تھا کہ انھوں نے سرے سے رسولوں کو اور اللہ کی آیات کو جھٹلا دیا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس کی انتہا نہیں، ہم صرف پڑھ سکتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے وہ موت بڑی سخت موت ہے وہ تکلیف بڑی سخت تکلیف ہے۔

کافر کی موت کا منظر اللہ کے رسول ﷺ نے ایک حدیث میں بیان کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيبِ رِيحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكِ وَعَلَى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِينَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُولُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ قَالَ فَيُقَالُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى أَنْفِهِ هَكَذَا.

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کسی مومن کی روح نکلتی ہے تو دو فرشتے اسے لے کر اوپر چڑھتے ہیں تو آسمان والے کہتے ہیں: پاکیزہ روح زمین کی طرف سے آئی ہے اللہ تعالی تجھ پر اور اس جسم پر کہ جسے تو آباد رکھتی تھی رحمت نازل فرمائے پھر اس روح کو اللہ عزوجل کی طرف لے جایا جاتا ہے پھر اللہ فرماتا ہے کہ تم اسے آخری وقت کے لئے (یعنی سدرالمنتہی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے چلو آپ ﷺ نے فرمایا کافر کی روح جب نکلتی ہے تو آسمان والے کہتے ہیں: خبیث روح زمین کی طرف سے آئی ہے پھر اسے کہا جاتا ہے کہ تم اسے آخری وقت کے لئے سجین کی طرف لے چلو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے اپنی چادر اپنی ناک مبارک پر اس طرح لگائی تھی (کافر کی روح کی بدبو ظاہر کرنے کے لیے آپ ﷺ نے ایسا فرمایا)۔

(صحیح مسلم، بَاب عَرْضِ مَقْعَدِ الْمَيِّتِ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ النَّارِ عَلَيْهِ وَإِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ:۲۸۷۲)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ انصاری کے جنازے میں نکلے ہم قبر کے قریب پہنچے تو ابھی لحد تیار نہیں ہوئی تھی اس لئے نبی کریم ﷺ بیٹھ گئے ہم بھی آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھ گئے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں نبی کریم ﷺ کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ ﷺ زمین کو کرید رہے تھے پھر سر اٹھا کر فرمایا اللہ سے عذاب قبر سے بچنے کے لئے پناہ مانگو، دو تین مرتبہ فرمایا۔ پھر فرمایا: بندہ مؤمن جب دنیا سے رخصتی اور سفر آخرت پر جانے کے قریب ہوتا ہے تو اس کے آس پاس سے روشن چہروں والے ہوتے ہیں آتے ہیں ان کے پاس جنت کا کفن اور جنت کی حنوط ہوتی ہے تا حد نگاہ وہ بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آ کر اس کے سرہانے بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں: اے نفس مطمئنہ! اللہ کی مغفرت اور خوشنودی کی طرف چلو چنانچہ اس کی روح اس طرح بہہ کر نکل جاتی ہے جیسے مشکیزے کے منہ سے پانی کا قطرہ بہہ جاتا ہے ملک الموت اسے پکڑ لیتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور دوسرے فرشتے پلک جھپکنے کی مقدار بھی اس کی روح کو ملک الموت کے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے بلکہ ان سے لے کر اسے اس کفن میں لپیٹ کر اس پر اپنی لائی ہوئی حنوط مل دیتے ہیں اور اس کے جسم سے ایسی خوشبو آتی ہے جیسے مشک کا ایک خوشگوار جھونکا جو زمین پر محسوس ہو سکے۔ پھر فرشتے اس روح کو لے کر اوپر چڑھ جاتے ہیں اور فرشتوں کے جس گروہ پر بھی ان کا گذر ہوتا ہے وہ گروہ پوچھتا ہے کہ یہ پاکیزہ روح کون ہے؟ وہ جواب میں اس کا وہ بہترین نام بتاتے ہیں جس سے دنیا میں لوگ اسے پکارتے تھے حتی کہ وہ اسے لے کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں اور دروازے کھلواتے ہیں جب دروازہ کھلتا ہے تو ہر آسمان کے فرشتے اس کی مشایعت کرتے ہیں اگلے آسمان تک اسے چھوڑ کر آتے ہیں اور اس طرح وہ ساتویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کا نامہ اعمال علیین میں لکھ دو اور اسے واپس زمین کی طرف لے جا کیونکہ میں نے اپنے بندوں کو زمین کی مٹی ہی سے پیدا کیا ہے اسی میں لوٹاؤں گا اور اسی سے دوبارہ نکالوں گا۔ چنانچہ اس کی روح جسم میں واپس لوٹا دی جاتی ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں وہ اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے میرا رب اللہ ہے وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے وہ پوچھتے ہیں کہ یہ کون شخص ہے جو تمہاری طرف بھیجا گیا تھا؟ وہ جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ کے پیغمبر ﷺ ہیں وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا علم کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی، اس پر آسمان سے ایک منادی پکارتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا اس کے لئے جنت کا بستر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچھادو اسے جنت کا لباس پہنادو اور اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دو چنانچہ اسے جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی رہتیں ہیں اور تاحد نگاہ اس کی قبر وسیع کردی جاتی ہے اور اس کے پاس ایک خوبصورت لباس اور انتہائی عمدہ خوشبو والا ایک آدمی آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تمہیں خوشخبری مبارک ہو یہ وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا وہ اس سے پوچھتا ہے کہ تم کون ہو؟ کہ تمہارا چہرہ ہی خیر کا پتہ دیتا ہے وہ جواب دیتا ہے کہ میں تمہارا نیک عمل ہوں اس پر وہ کہتا ہے کہ پروردگار! قیامت ابھی قائم کردے تاکہ میں اپنے اہل خانہ اور مال میں واپس لوٹ جاؤں۔

اور جب کوئی کافر شخص دنیا سے رخصتی اور سفر آخرت پر جانے کے قریب ہوتا ہے تو اس کے پاس آسمان سے سیاہ چہروں والے فرشتے اتر کر آتے ہیں جن کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں وہ تاحد نگاہ بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آکر اس کے سرہانے بیٹھ جاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں: اے نفس خبیثہ! اللہ کی ناراضگی اور غصے کی طرف چل یہ سن کر اس کی روح جسم میں دوڑنے لگتی ہے اور ملک الموت اسے جسم سے اس طرح کھینچتے ہیں جیسے گیلی اون سے سیخ کھینچی جاتی ہے اور اسے پکڑ لیتے ہیں فرشتے ایک پلک جھپکنے کی مقدار بھی اسے ان کے ہاتھ میں نہیں چھوڑتے اور اس ٹاٹ میں لپیٹ لیتے ہیں اور اس سے مردار کی بدبو جیسا ایک ناخوشگوار اور بدبودار جھونکا آتا ہے۔
پھر وہ اسے لے کر اوپر چڑھتے ہیں فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے ان کا گزر ہوتا ہے وہی گروہ کہتا ہے کہ یہ کیسی خبیث روح ہے؟ وہ اس کا دنیا میں لیا جانے والا بدترین نام بتاتے ہیں یہاں تک کہ اسے لے کر آسمان دنیا میں پہنچ جاتے ہیں۔ دروازہ کھلواتے ہیں لیکن دروازہ نہیں کھولا جاتا پھر نبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ﴾. [الاعراف: ۴۰]

''ان کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ ہی وہ جنت میں داخل ہوں گے تاوقتیکہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کا نامہ اعمال سجین میں سے نچلی زمین میں لکھ دو چنانچہ اس کی روح کو پھینک دیا جاتا ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ﴾. [الحج: ۳۱]

''جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے وہ ایسے ہے جیسے آسمان سے گر پڑا پھر اسے پرندے اچک لیں یا ہوا اسے دور دراز کی جگہ میں لے جا ڈالے۔''

پھر اس کی روح جسم میں لوٹا دی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آ کر اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے ہائے افسوس! مجھے کچھ پتہ نہیں، وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ پھر وہی جواب دیتا ہے وہ پوچھتے ہیں کہ وہ کون شخص تھا جو تمہاری طرف بھیجا گیا تھا؟ وہ پھر وہی جواب دیتا ہے اور آسمان سے ایک منادی پکارتا ہے کہ یہ جھوٹ بولتا ہے، اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہنم کا ایک دروازہ اس کے لئے کھول دو چنانچہ وہاں کی گرمی اور لو اسے پہنچنے لگتی ہے اور اس پر قبر تنگ ہو جاتی ہے حتی کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں پھر اس کے پاس ایک بدصورت آدمی گندے کپڑے پہن کر آتا ہے جس سے بدبو آ رہی ہوتی ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تجھے خوشخبری مبارک ہو یہ وہی دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ پوچھتا ہے کہ تو کون ہے؟ کہ تیرے چہرے ہی سے شر کی خبر معلوم ہوتی ہے وہ جواب دیتا ہے کہ میں تیرا گندہ عمل ہوں وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب! قیامت قائم نہ کرنا۔

کافر کے منہ اور پشت پر فرشتے تھپڑ مارتے ہیں، وہ صرف ہمیں نظر نہیں آتے لیکن اس پر اسی وقت سختی کرتے ہیں۔

﴿وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ﴾

. [الانفال:٥٠]

”کاش! تم اس حالت کو دیکھ سکتے جب کہ فرشتے مقتول کافروں کی روحیں قبض کر رہے تھے! وہ ان کے چہروں اور ان کے کولھوں پر ضربیں لگائے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے لو اب جلنے کی سزا بھگتو۔“

﴿فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ﴾. [محمد:٢٧]

”پھر اس وقت کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روحیں قبض کریں گے اور ان کے منہ اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے انھیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے جائیں گے۔"

دنیا کی بجائے آخرت کی فکر ہونی چاہیے

دوستو!

جب مرنے کے بعد اس طرح کے حالات پیش آنے ہیں تو پھر ہمیں دنیا کی بجائے آخرت لکی فکر کرنی چاہیے، یہ دنیا کا مال ادھر ہی رہ جاتا ہے ہم اس کو جمع کر کیساتھ نہیں لے جا سکتے، دنیا کی دولت کو ہم کیا کریں گے۔ یہ ہمارے کام نہیں آئے گی۔ لیکن جوں جوں انسان موت کے قریب ہوتا جاتا ہے توں توں اسے مال کی حرص زیادہ ہوتی جاتی ہے، یہ مال سے زیادہ محبت کرتا ہے آپ دیکھ لیں آدمی جب جوان ہوتا ہے تو اس کی جیب میں پچاس ہزار بھی ہو تو یہ اسے جمع کرنے کی فکر نہیں کرتا اور جب بوڑھا ہو جاتا ہے تو پھر پیسے جمع کرنے کی فکر زیادہ ہو جاتی ہے، پھر اس کی جیب میں ستر روپے بھی ہوں تو سنبھال سنبھال کر رکھتا ہے۔ دولت سے اتنی محبت ہم کرتے ہیں حالانکہ جب بندہ آخری عمر کو پہنچ جائے تب اسے آخرت کی فکر ہونی چاہیے، لیکن اس وقت بھی انھیں دنیا کی فکر ہوتی ہے۔

عثمان رضی اللہ عنہ نے نیکیوں میں بڑا حصہ لیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود جب قبر کا ذکر ہوتا تو بڑا روتے رو رو کر اپنی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر کر لیتے، لوگ پوچھتے آپ کیوں روتے ہیں؟ تو فرماتے: قبر آخرت کے گڑھوں میں سے پہلا گڑھا ہے، اگر کوئی اس گڑھے سے کامیاب ہوگیا تو باقی گڑھوں سے بچ جائے گا، اگر اس گڑھے میں ناکام ہوگیا تو باقی گڑھوں میں بھی ناکا ہوجائے گا۔

قبر کا معاملہ واقعتاً ہے ہی بڑا حساس۔ آدمی اگر غور کرے تو اسے پتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چل جائے کہ کتنی چھوٹی سی جگہ میں اس نے لیٹنا ہے اور وہ گڑھا ہر طرف سے بالکل بند ہوگا، کسی طرف سے بھی روشنی اندر نہیں جائے گی، یقین کرو قبر کا عذاب بڑا سخت ہے، شاید ہی کوئی مسلمان ہو جو ڈرتا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قبر کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔

اکیلا جائے گا

قبر میں اکیلا رہنا ہے، آدمی جب اکیلا ہو تو بہت ڈر لگتا ہے آج آدمی تو اپنے گھر میں بھی اکیلا نہیں رہ سکتا، آدمی جب اکیلا گھر ہو تو اپنے آپ سے خوف آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ عُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا﴾. [الكهف:٤٨]

''اور وہ تیرے رب کے سامنے صفیں باندھے ہوئے پیش کیے جائیں گے، بلاشبہ یقیناً تم ہمارے پاس اسی طرح آئے ہو جیسے ہم نے تمھیں پہلی بار پیدا کیا تھا، بلکہ تم نے گمان کیا تھا کہ ہم تمھارے لیے کبھی وعدے کا کوئی وقت مقرر نہیں کریں گے۔''

یاد رکھو!

یہ دوست قیامت کے دن کچھ کام نہیں آئیں گیں۔

﴿وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا * يُّبَصَّرُوْنَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِىٕذٍۭ بِبَنِيْهِ * وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ * وَ فَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ * وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ * كَلَّا اِنَّهَا لَظٰى * نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى﴾ [المعارج]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس دن کوئی جگری دوست اپنے جگری دوست کو نہ پوچھے گا۔ حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دکھائے جائیں گے۔ مجرم یہ چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لیے اپنے بیٹوں کو فدیہ کے طور پر دے دے اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو۔ اور اپنے خاندان کو، جو اسے جگہ دیا کرتا تھا۔ اور جو کچھ بھی زمین میں ہے سب کچھ دے کر اپنے آپ کو بچا لے ایسا ہرگز نہ ہوگا، بیشک وہ شعلہ زن آگ ہے۔ منہ اور سر کی کھال کو اتار کھینچنے والی ہے۔''

دوست ایک دوسرے کو اس لیے دیکھائے جائیں گے کہ بھلا آج بھی وہ ایک دوسرے کو اپنی ہمدردیاں جتاتے ہیں یا نہیں؟ جیسا کہ دنیا میں جتایا کرتے تھے۔ مگر اس دن یہ دوست ایک دوسرے سے بات تک کرنے کے روا دار نہ ہونگے۔ ہر ایک کو اپنی ہی فکر دامنگیر ہوگی۔

اس دنیا میں بسا اوقات باپ بیٹے پر، بیٹا باپ پر، خاوند بیوی پر، بیوی خاوند پر، ماں بیٹے پر، بیٹا ماں پر، دوست دوست پر فدا ہوجاتا ہے۔ اگرچہ ایسی مثالیں کم ہیں تاہم مل ضرور جاتی ہیں۔ مگر اس دن یہ حال ہوگا کہ مجرم یہ سوچے گا کہ ماں، باپ اور اولاد تو درکنار میری طرف سے ساری دنیا جہنم میں جاتی ہے تو جائے، بس ایک میں جہنم کے عذاب سے بچ جاؤں۔ لیکن اس کی یہ آرزو کبھی پوری نہ ہوسکے گی۔

اس وقت ان مجرموں کی یہ تمنا ہرگز پوری نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس یوم حساب میں ایسا ہونا ممکن نہیں کہ کرے کوئی اور بھرے کوئی، کہ ایسا ہونا عدل و انصاف کے تقاضوں کے خلاف ہے، پس اس روز ہر کسی کو اپنے کئے کرائے کا بوجھ خود ہی اٹھانا ہوگا۔ کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾. [النجم:38]

اور دوسرے کا بوجھ اٹھانے کا کیا سوال، اور اس کا کیا موقع؟ دوزخ کی وہ دہکتی بھڑکتی اور ہولناک آگ تو ایسی ہوگی کہ دور ہی سے ان کو دیکھ کر بپھر جائیگی اور دھاڑنا شروع کر دیگی، اور وہ دیکھتے ہی مجرم کی چمڑی ادھیڑ کر رکھ دے گی، وہاں خواہشات نہیں چلے گیں۔

جزا وسزا کا قانون

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جزا وسزا کا قانون بیان فرمادیا ہے:

﴿لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَ لَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ وَ لَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا﴾.

[نسا:۱۲۳]

''انجام کار نہ تمہاری آرزوؤں پر موقوف ہے نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر۔ جو بھی برائی کرے گا اس کا پھل پائے گا اور اللہ کے مقابلہ میں اپنے لیے کوئی حامی و مددگار نہ پاسکے گا۔''

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جزا وسزا کے قانون بیان فرمائے ہیں:

(۱) ہر انسان کو صرف وہی کچھ ملے گا جو اس نے خود کمایا ہو، برے عمل کا بدلہ برا ہوگا اور اچھے عمل کا اچھا۔

(۲) جزا وسزا کے لحاظ سے مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں۔

(۳) اگر کسی نے چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی کی ہوگی تو بھی اس کا اسے ضرور بدلہ ملے گا اللہ کسی کی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی نظر انداز نہیں فرمائے گا۔ کسی کی ذرہ برابر بھی حق تلفی نہیں ہوگی۔

(۴) قیامت کے دن کوئی بھی شخص خواہ وہ اس کا پیر ہو یا کوئی قریبی رشتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دار ہو دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

(۵) یہ ناممکن ہے کہ بیٹے کے گناہ کا بار باپ کے سر ڈال دیا جائے۔

(۶) شفاعت کے مستحق صرف گناہگار موحدین ہوں گے وہ بھی ان شرائط کے ساتھ کہ اللہ جس کے حق میں خود سفارش چاہے گا اسی کے حق میں کی جا سکے گی اور جس شخص کو سفارش کرنے کی اجازت دے گا صرف وہی سفارش کر سکے گا۔

اس قانون کے علاوہ نجات کی جتنی راہیں انسان نے سوچ رکھی ہیں، وہ سب شیطان کی بتلائی ہوئی راہیں ہیں۔ ان کا کچھ فائدہ نہ ہوگا البتہ یہ نقصان ضرور ہوگا کہ انسان ایسی امیدوں کے سہارے دنیا میں گناہوں پر اور زیادہ دلیر ہو جاتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ وضاحت فرما دی کہ قیامت کے دن لوگوں کے ایسے من گھڑت سہارے کسی کام نہ آ سکیں گے جو اسے اللہ کے عذاب سے بچا سکیں۔

﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾. [بقرہ: ۲۸۱]

"اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے، پھر ہر شخص کو جو کچھ عمل اس نے کیا ہے اس کی پوری پوری جزا دی جائے گی اور ان پر ظلم نہیں ہوگا۔"

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود وسلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر عمل کی پوری پوری جزا وسزا ملے گی

محترم سامعین حضرات!

ہم میں سے ہر شخص نے مرنا ہے اور پھر دوبارہ زندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا ہے، اور وہاں پہنچ کر سب لوگوں نے اپنے زندگی بھر کے کیئے کرائے کا حساب دینا اور اس کا پھل پانا ہے۔ ہر کسی کو اس کے کیئے کرائے کا پورا پورا صلہ و بدلہ ملے گا۔ نہ کسی کی کوئی نیکی کم کی جائیگی، اور نہ کسی کے اعمال نامے میں کسی برائی کا اضافہ کیا جائے گا۔ کہ اس روز کمال عدل وانصاف کا ظہور ہوگا۔ جسکے بعد نیک بخت اور سعادت مند لوگ ابدی سعادت وسرخروئی اور ہمیشہ کی بادشاہی سے سرفراز وسرشار ہونگے۔ اور شقی اور بد بخت لوگوں کو ہمیشہ کے عذاب میں مبتلا ہونا ہوگا۔ اس یوم عظیم اور اس کے تقاضوں کو ہمیشہ اور ہر حال میں پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اعمال کا کچھ نہ کچھ بدلہ اگر چہ انسان کو اس دنیا میں بھی ملتا ہے لیکن پورا بدلہ آخرت ہی میں ملے گا ایک تو اس لئے کہ دنیا اپنی اصل اور طبیعت کے اعتبار سے دارُ الجزاء نہیں دارالعمل ہے۔ اور دوسرے اس لئے کہ دنیا کے اس ظرف محدود میں اس کی گنجائش ہی نہیں کہ اس میں انسان کو اس کے اعمال کا پورا بدلہ مل سکے اس لئے اعمال کا پورا بدلہ انسان کو آخرت ہی میں مل سکے گا جو کہ اس دنیا کے بعد آئے گا کہ وہی دار الجزاء ہے۔ اور جس کی وسعتوں کا کوئی کنارہ نہیں پس ہمیشہ اسی کے تقاضوں کو پیش نظر رکھنے، اور اسکے لئے عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

تنہائی کا گھر

عثمان رضی اللہ عنہ کی سیرت میں لکھا ہے: جب قبر کا ذکر ہوتا تو زارو قطار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روتے تھے۔

عثمان رضی اللہ عنہ جنتی تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مرتبہ انھیں جنت کی بشارت سنائی ہے۔ اس کے باوجود جب قبر کا ذکر ہوتا تو بڑا روتے رو رو کر اپنی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر کر لیتے، لوگ پوچھتے آپ کیوں روتے ہیں؟ تو فرماتے: قبر آخرت کے گڑھوں میں سے پہلا گڑھا ہے، اگر کوئی اس گڑھے سے کامیاب ہوگیا تو باقی گڑھوں سے بچ جائے گا، اگر اس گڑھے میں ناکام ہوگیا تو باقی گڑھوں میں بھی ناکا ہو جائے گا۔

قبر کا معاملہ واقعتاً ہے ہی بڑا حساس۔ آدمی اگر غور کرے تو اسے پتہ چل جائے کہ کتنی چھوٹی سی جگہ میں اس نے لیٹنا ہے اور وہ گڑھا ہر طرف سے بالکل بند ہوگا، کسی طرف سے بھی روشنی اندر نہیں جائے گی، یقین کرو قبر کا عذاب بڑا سخت ہے، شاید ہی کوئی مسلمان ہو جو ڈرتا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قبر کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔

دوستو! قبر ایک تاریک گڑھا ہے وہاں کوئی روشنی نہیں تنہائی کا گھر ہے وہاں جانے کے لیے روشنی کا بندوبست کرو۔

عذاب قبر سے پناہ کی دعا

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ.

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے عرض کیا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ .

''آپ ﷺ قرض سے بہت پناہ مانگتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟)''

آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ .

''جب آدمی قرض دار ہو جاتا ہے تو جب وہ بات کہتا ہے، جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے، تو وعدہ خلافی کرتا ہے''

(صحیح بخاری، حدیث:۸۳۳)

قبر کا معاملہ

دوستو!

قبر کا معاملہ سب سے زیادہ خطرناک ہے، رسول اللہ نے ہمارے لیے مؤمن اور کافر دونوں کی حالتوں کا ذکر فرمادیا ہے تاکہ ہم عبرت حاصل کریں اور اپنی اخروی زندگی بہتر بنائیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقْبِرَ الْمَيِّتُ أَوْ قَالَ أَحَدُكُمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَالْآخَرُ النَّكِيرُ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ مَا كَانَ يَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ نَمْ فَيَقُولُ أَرْجِعُ إِلَى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَهْلِي فَأُخْبِرُهُمْ فَيَقُولَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ الْتَئِمِي عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ فِيهَا أَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی میت یا فرمایا تم میں سے کسی ایک کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رنگ کے نیلی آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے وہ دونوں اس میت سے پوچھتے ہیں تو اس شخص (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا ہے وہ شخص وہی جواب دیتا ہے جو دنیا میں کہتا تھا کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر وہ فرشتے کہیں گے کہ ہم جانتے تھے تو یہی جواب دے گا پھر اس کی قبر ستر گز وسیع کر دی جاتی ہے اور اسے منور کر دیا جاتا ہے پھر اسے کہا جاتا ہے کہ سو جا۔ وہ کہتا ہے میں اپنے گھر والوں کے پاس جا کر ان کو بتا دوں، وہ کہتے ہیں: دلہن کی طرح سو جا جسے اس کے محبوب ترین شخص کے علاوہ کوئی نہیں جگاتا۔ اللہ اسے قیامت کے دن اس کی خواب گاہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اٹھائے گا اور اگر وہ منافق ہو تو یہ جواب دے گا میں لوگوں سے کچھ سنا کرتا تھا اور اسی طرح کہا کرتا تھا مجھے نہیں معلوم۔ فرشتے کہیں گے ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی جواب دے گا پھر زمین کو حکم دیا جاتا ہے کہ اسے دبوچ لے۔ وہ اسے اس طرح دبوچتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں پھر اسے اسی طرح عذاب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے اسی جگہ سے اٹھایا جائے گا۔

(جامع ترمذی، حدیث:۱۰۷۱)

دنیا میں انسان دوسرے انسانوں کو دیکھتا ہے، ان کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے۔ محشر کے میدان میں بھی دوسرے لوگ موجود ہوں گے، لیکن قبر میں انسان صرف اکیلا ہی ہوگا، کوئی اس کے ساتھ نہیں ہوگا، سب رشتے دار اسے قبر میں اتار کر واپس آ جاتے ہیں اب یہ جانے اور اس کے اعمال جانیں۔ آج اگر ہم دنیا میں ایک دوسرے سے محبت قائم کریں گے، رشتے داری جوڑیں گے تو یہ چیز ہمارے لیے قبر اور آخرت میں نجات کا ذریعہ ہی بنے گی۔

مردے سے کیا بیت رہی ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں قبر کے عذاب سے محفوظ فرمائے اور اگر اللہ تعالیٰ ہمیں قبر کا عذاب دنیا میں دکھا دے تو ہم اپنے مردے ہی نہ دفنائیں۔ آج ہم نے تو قبرستان کو میلہ بنا رکھا ہے تمھیں کیا پتہ اندر قبر میں تمھارے مردے سے کیا ہو رہا ہے۔

”زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر بنو نجار کے باغ میں جا رہے تھے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے کہ اچانک وہ گدھا بدک گیا قریب تھا کہ وہ آپ ﷺ کو نیچے گرا دے وہاں اس جگہ دیکھا کہ چھ یا پانچ یا چار قبریں ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْأَقْبُرِ .

کیا کوئی ان قبروالوں کو پہچانتا ہے تو ایک آدمی نے عرض کیا میں ان قبر والوں کو جانتا ہوں آپ نے فرمایا یہ لوگ کب مرے ہیں اس آدمی نے عرض کیا یہ لوگ شرک کی حالت میں مرے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُورِهَا فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ .

''اس جماعت کو ان قبروں میں عذاب ہو رہا ہے کاش کہ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ تم لوگ اپنے مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالی سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں بھی قبر کا عذاب سنا دے جسے میں سن رہا ہوں:

ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم لوگ دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں آپ نے فرمایا تم ہر قسم کے ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم ہر قسم کے ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ تعالی کی پناہ مانگتے ہیں آپ نے فرمایا تم دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم دجال کے فتنہ سے اللہ تعالی کی پناہ مانگتے ہیں۔

(صحيح مسلم، حديث:٢٨٦٧)

اعمال ہی کام آئیں گے

رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا تھا:

وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا.

"اے میری بیٹی! آج دنیا میں میرے مال سے جتنا چاہتی ہے لے لے، مانگ لے، قیامت کے دن میں تیرے کچھ کام نہیں آؤں گا۔"

اے جان پدر فاطمہ بنت محمد، میرے مال میں سے جو کچھ تو چاہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانگ لے میں دوں گا لیکن اللہ کے کسی عذاب سے میں تجھ کو بھی نہیں بچا سکتا۔"

وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ لاَ أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا .

"اے رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی صفیہ میں آپ سے بھی اللہ کے عذاب میں سے کچھ دور نہیں کر سکتا۔

(صحیح بخاری، حدیث:۲۷۵۳)

قیامت کے دن انسان کے اعمال ہی اس کے کام آئیں گے، کسی کا حسب نسب اس کے کچھ کام نہیں آئے گا۔

صحت اور فراغت کو غنیمت جانو

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنْ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ .

"ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے (ایک) تندرستی (دوسرے) خوش حالی۔"

(صحیح بخاری، حدیث:٤٦١٢)

بہت سے لوگ ان نعمتوں کی حقیقی قدر نہیں کرتے، وہ ان نعمتوں کے حاصل ہونے کے زمانہ میں ایسے کام نہیں کرتے جن کے آخرت میں وہ محتاج ہوں گے اور پھر وہاں نادم ہوں گے کہ ہم نے دنیا میں اپنی عمر کے بیش قیمت اوقات کو کس طرح ضائع کر دیا اور تندرستی و فراغت وقت کی جو نعمتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں میسر تھیں ان کے جاتے رہنے سے پہلے ان کی قدر نہیں کی، حالانکہ اس وقت ان کی یہ ندامت ان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخرت میں اہل جنت اگر کسی بات پر حسرت وافسوس کریں گے تو ان لمحات پر کریں گے جو انہوں نے دنیا میں اس طرح گزار دیئے ہوں گے کہ ان میں انہوں نے اللہ کو یاد نہیں کیا ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ کی غریبوں سے محبت

میں نے ایک دفعہ ایک بات سنائی تھی میرا دل چاہتا ہے پھر سناؤں اس بات میں بڑی لذت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کی کیا بات ہے، انھوں نے اپنا سب کچھ لٹا دیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کو اپنا رہبر و رہنما اور سچا مرشد بنا لیا تھا۔ یہ غریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھتے تو مشرک کہتے یہ اللہ کے چہیتے بنتے ہیں اگر یہ اللہ تعالیٰ کے چہیتے ہوتے تو اللہ انھیں کپڑے ہی اچھے پہنا دیتا، اللہ انھیں رزق ہی دے دیتا۔ سورۂ یٰسین کبھی پڑھ بھی لیا کرو صرف لٹکا ہی نہ رکھو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾ [یٰس:٤٧]

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے اس میں سے خرچ کرو جو تمھیں اللہ نے دیا ہے تو وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، ان سے کہتے ہیں: جو ایمان لائے، کیا ہم اسے کھلائیں جسے اگر اللہ چاہتا تو کھلا دیتا۔ نہیں ہو تم مگر واضح گمراہی میں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان بے وقوفوں کو کیا پتہ ہے کہ اللہ نے اپنے محبوب کو کہا تھا اگر آپ چاہتے ہیں تو میں احد پہاڑ سونے کا بنا دیتا ہوں، لیکن آپ ﷺ نے کہا: میں یہ نہیں چاہتا بلکہ آپ نے تو کہا تھا یا اللہ مجھے مسکین بنا، مساکین سے محبت کرنے والا بنا۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ.

"اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام کی توفیق مانگتا ہوں اور یہ کہ مجھے برے کام سے دور رکھ، مسکینوں کی محبت (میرے دل میں) پیدا فرما اور اگر تو اپنے بندوں کو کسی فتنے میں مبتلا کرے تو مجھے اس سے بچا کر اپنے پاس بلا لے"

اگر مسکینوں غریبوں کو پتہ چل جائے کہ قیامت کے روز اللہ نے ہمیں کیا انعامات عطا کرنے ہیں تو یہ دنیا میں غربت کو ہی پسند کریں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں: یا اللہ مجھے مسکین بنا، مساکین سے محبت کرنے والا بنا۔

غریب پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گیں

غریب آدمی اگر صابر شاکر ہو پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہو حرام نہ کھاتا ہو تو اس کے لیے خوشخبریاں ہی خوشخبریاں ہیں۔ غریب آدمی امیر آدمی سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائے گا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ فقرا جنت میں اغنیا سے پانچ سو سال پہلے داخل ہوں گے جو آدھے دن کے برابر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔"

دنیاوی لذتوں ونعمتوں سے بالکل بے نیاز اور زاہد فقیر دنیا دار غنی سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوگا۔

آدھے دن سے مراد قیامت کا آدھا دن ہے مطلب یہ ہے کہ وہ پانچ سو سال قیامت کے آدھے دن کے برابر ہوں گے۔ اور قیامت کے دن کی مدت، طوالت، دنیاوی شب و روز کے اعتبار سے ایک ہزار سال کے برابر ہوگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

﴿وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴾.

[الحج :٤٧]

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک اور جگہ یہ فرمایا ہے

﴿تَعْرُجُ الْمَلَٰئِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ﴾. [المعارج :٤]

قیامت کے دن چونکہ سختیوں اور شدت کا دن ہوگا اور جو شخص دنیا میں دین و ہدایت سے جتنا دور ہوگا اس کو اس دن کی سختیا اسی قدر زیادہ محسوس ہوگی اس لئے کفار کے حق میں اس دن کی سختیاں اس قدر زیادہ ہوں گی کہ اپنی درازی و سختی کے اعتبار سے وہ دن ان کو پچاس ہزار سال کے برابر معلوم ہوگا۔

﴿فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ * فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ * عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ﴾۔ [المدثر:٨تا١٠]

"پس جب صور میں پھونک ماری جائے گی، سو وہ دن (یعنی روز قیامت) بڑا ہی سخت دن ہوگا۔ کافروں پر ہرگز آسان نہ ہوگا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت میں فقرا کے پہلے داخل ہونے کی وجہ ہوگی اغنیا تو حساب کی طوالت کی وجہ سے میدان حشر میں رکے رہیں گے، جب کہ فقرا حساب کے بغیر جنت میں داخل ہو کر وہاں کی سعادتوں اور نعمتوں سے بہرہ مند ہونے لگیں گے۔

دنیا کا ساز وسامان کوئی معیار نہیں

ایک چیز پر غور کیا کرو دنیا کا مال اللہ تعالیٰ کافروں کو بھی دیتے ہیں اللہ پر ہمارا ایمان بس اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر ہمیں گاڑی دے دے تو ہم سمجھتے ہیں اللہ ہم پر بڑا راضی ہے، کوئی کوٹھی بنالیں تو سمجھتے ہیں یہ اللہ کا فضل ہے اور اس کوٹھی کے باہر ھذا من فضل ربی کی تختی لگا دیتے ہیں، حالانکہ یہ دنیا کا ملنا کوئی اللہ تعالیٰ کے فضل کی دلیل نہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ دنیا کافروں کو بھی دیتے ہیں بلکہ ہم سے اچھا انھیں دیتے ہیں۔ دیکھ لو امریکہ کافروں کا ملک ہے اور وہ ہم سے اچھا ملک ہے صاف ستھرا ہے مسائل کوئی نہیں لوڈشیڈنگ اور گیس کا کوئی مسئلہ نہیں عوام کو ہر قسم کی سہولت میسر ہے، ان کے پاس گاڑیاں بھی ہیں اور اولاد بھی ہے۔ اگر کسی نے یہ دیکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر راضی ہے یا ناراض ہے تو وہ یہ دیکھے کہ جو چیزیں کافروں کے پاس نہیں وہ اس کے پاس ہے تو سمجھ لے اللہ راضی ہے اور وہ چیز ہے ایمان، ایمان صرف مومن کے پاس ہے ہر چیز کافروں کے پاس ہے صرف ان کے پاس ایمان نہیں، ایمان صرف مومن کے پاس ہے اور کسی کے پاس ایمان نہیں۔ کافروں کے پاس ایمان نہیں ہے اور یاد رکھو اللہ تعالیٰ کے ہاں ایمان ہی اصل دولت ہے۔

﴿فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ۞ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَهَانَنِ﴿١٦﴾ [الفجر:۱۵، ۱۶]

''مگر انسان کا یہ حال ہے کہ جب اس کا پروردگار اسے آزمائش میں ڈالتا ہے اور اسے عزت اور نعمت دیتا ہے تو کہتا ہے: میرے پروردگار نے مجھے عزت بخشی۔ اور جب اسے آزمائش میں ڈال کر اس کا رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کر دیا۔''

اس کی نظر صرف دنیا کی زندگی اور حالت حاضرہ پر ہے پس دنیا کی موجودہ راحت و تکلیف ہی کو عزت و ذلت کا معیار سمجھتا ہے۔نہیں جانتا کہ دونوں حالتوں میں اس کی آزمائش ہے۔نعمت دے کر اس کی شکر گذاری اور سختی بھیج کر اس کے صبر و رضا کو جانچا جارہا ہے۔ نہ یہاں کا عارضی عیش وآرام اللہ کے ہاں مقبول و معزز ہونے کی دلیل ہے۔ نہ محض تنگی اور سختی مردود ہونے کی علامت ہے۔مگر انسان اپنے افعال واعمال پر نظر نہیں کرتا۔ اپنی بے عقلی یا بیحیائی سے رب پر الزام رکھتا ہے۔

مسلمان کو کافر کہنے کی سزا

نبی کریم ﷺ نے کسی کو جہنمی کہنے سے منع کر دیا ہے،کسی کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی کو جہنمی کہے۔

ہم میں سے کسی کو اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی کو جہنمی کہے۔ہمیں چاہیے کہ ہم ہر کسی کی خیر خواہی کا ہی سوچیں، اسکے لیے ہدایت کی دعا کریں۔ جب تک وہ بندہ زندہ ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ناامید نہ ہو، ہدایت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، وہ جب چاہے کسی کو ہدایت عطا فرما دے۔لیکن ہم نے کفر کی مشین لگائی ہوئی ہے، وہ بھی کافر وہ بھی کافر، ہر کسی کے کفر کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوچتے ہیں لیکن ہدایت کا نہیں سوچتے، اس کافر کو ہم مسلمان کرنے کی نہیں سوچتے، اسے اللہ کے قریب لانے کی نہیں سوچتے۔ دراصل ہم خود اللہ تعالیٰ سے مخلص نہیں ہوتے۔ اس لیے ہم دوسروں کو بھی اللہ کے قریب نہیں کرتے۔ ہر ایک پر تنقید اچھی نہیں ہوتی، ہمیں اپنی بھی اور دوسروں کی بھی اصلاح کی کوشش کرنے چاہیے۔ کسی کو کافر اور جہنمی کہنے کی روش سے بچنا چاہیے، یہ بڑا خطرناک کام ہے۔ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو کہا تجھے اللہ تعالیٰ نے معاف نہیں کرنا، اللہ تعالیٰ کو اس کی بات پسند نہ آئی، اللہ نے اسے معاف کر دیا اور کہنے والے کو سزا دے دی کہ تو کون ہوتا ہے میری رحمت کو قابو میں کرنے والا، میری رحمت کو دوسرے سے روکنے والا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔ رضی الله عنه۔ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا .

”عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی شخص جب اپنے بھائی کو اے کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے کسی ایک پر تو یہ چیز لازم ہو ہی جاتی ہے، جسے کافر کہا گیا ہے یا تو وہ کافر ہوتا ہے ورنہ کہنے والے پر اس کی بات پلٹ جاتی ہے۔“

(صحيح بخاری، حدیث:٦١٠٣)

اللہ تعالیٰ کی بخشش بڑی وسیع ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔ رضی الله عنه۔ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ ، فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ، ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ ، يَأْكُلُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلُ الَّذِى بَلَغَ بِى فَمَلأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، ثُمَّ رَقِىَ، فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنَّ لَنَا فِى الْبَهَائِمِ أَجْرًا قَالَ فِى كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ.

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی چل رہا تھا، اسی دوران میں اسے پیاس لگی وہ ایک کنویں میں اترا اور اس سے پانی پیا، کنویں سے باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے، اس نے کہا کہ اس کو بھی ویسی ہی پیاس لگی ہوگی جیسی مجھے لگی تھی، چنانچہ اس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا پھر اس کو منہ سے پکڑا پھر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا اللہ نے اس کی نیکی قبول کی، اور اس کو بخش دیا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا چوپائے میں بھی ہمارے لئے اجر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر تر جگر والے یعنی جاندار میں ثواب ہے۔''

(صحیح بخاری، حدیث: ۲۳۳۶)

اعتبار خاتمے کا ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے، جس عمل پر کسی کا خاتمہ ہوگا اسی عمل پر وہ اٹھے گا، اسی عمل پر اس کو جزا ملے گی۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِى بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، ثُمَّ يَكُونُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَأَجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ.

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور وہ صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش چالیس دن اس کی ماں کے پیٹ میں پوری کی جاتی ہے پھر چالیس دن میں نطفہ خون بستہ بن جاتا ہے پھر اتنی ہی مدت میں وہ مضغہ گوشت ہوتا ہے پھر اللہ ایک فرشتے کو چار باتوں کا حکم دے کر بھیجتا ہے پس وہ اس کا عمل، اس کی موت، اس کا رزق اور شقاوت یا سعادت لکھ دیتا ہے پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے اور ایک آدمی دوزخیوں جیسا عمل کرتا ہے حتی کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو فورا اس کا نوشتہ تقدیر آگے بڑھتا ہے اور وہ اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے اور جنت میں داخل ہوجاتا ہے اور ایک آدمی اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے حتی کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس کا نوشتہ الٰہی آگے بڑھتا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ دوزخیوں جیسے عمل کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں چلا جاتا“

(صحیح بخاری، حدیث:۳۲۰۸)

مجرموں کی صفیں

قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ حکم کریں گے، مجرم الگ ہو جائیں۔

﴿وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ﴾. [یٰس:۵۹]

”اور اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔“

یہاں دنیا میں کئی بچ جاتے ہیں سفارش کے ذریعے بچ جاتے ہیں اور اپنے عہدے اور مناصب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے چوریاں بھی کرتے ہیں اور فراڈ بھی لگاتے ہیں اور پھر ان پر کوئی کیس نہیں بنتا اگر بن جائے تو ان کے تعلقات بھی اتنے ہوتے ہیں پھر بچ جاتے ہیں۔ یہاں سب چور ملے ہوئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی نہیں بچے گا وہاں نہ سفارش کام آئے گی اور نہ کوئی دھوکہ دے سکے گا۔ یہاں ٹیلی ویژن کی سکرین پر آ کر ہر کوئی اپنی پارسائی کے دعوے شروع کر دیتا ہے۔ دنیا والوں کے سامنے پارسائی بیان کرلوگے قیامت کے دن تمہاری پارسائی کون بیان کرے گا، قیامت کے دن کی فکر کرو جس دن تمہارے تمام اعمال کھول کر پیش کیے جائیں گے اور تمھارا کوئی چھوٹا بڑا عمل بھی پوشیدہ نہیں ہوگا۔

﴿وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَ يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا وَ لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا﴾.

[الكهف:٤٩]

”اور (ہر ایک کے سامنے) اعمال نامہ رکھ دیا جائے گا سو آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجرموں کو دیکھیں گے (وہ) ان (گناہوں اور جرموں) سے خوفزدہ
ہوں گے جو اس (اعمال نامہ) میں درج ہوں گے اور کہیں گے:
ہائے ہلاکت! اس اعمال نامہ کو کیا ہوا ہے اس نے نہ کوئی چھوٹی
(بات) چھوڑی ہے اور نہ کوئی بڑی (بات)، مگر اس نے (ہر ہر
بات کو) شمار کر لیا ہے اور وہ جو کچھ کرتے رہے تھے (اپنے سامنے)
حاضر پائیں گے، اور آپ کا رب کسی پر ظلم نہ فرمائے گا۔"

نیک لوگوں کا ساتھ

اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو کہ ہمیں انبیاء صدیقین شہداء صالحین کا ساتھ نصیب فرمائے اور یاد رکھو ان کی صحبت حاصل تب ہی ہوگی اگر اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت وفرمانبراری کرو گے، اللہ کا قرآن کہتا ہے:

﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾. [نساء: ٦٩]

"اور جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرتا ہے تو ایسے لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ اور رفیق ہونے کے لحاظ سے یہ لوگ کتنے اچھے ہیں۔"

محشر دے دن جدوں دھپ نے ستانا
کوئی پیر تیرا نظر نہیں آنا
دربان جنت نے کنڈا نہیں لانا
جب تک محمدی اشارہ نہیں ہونا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یادِ الٰہی سے غفلت کے نقصانات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

﴿وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى﴾. [طٰهٰ:١٢٤]

”اور جس نے میرے ذکر (یعنی میری یاد اور نصیحت) سے روگردانی کی تو اس کے لئے دنیاوی معاش (بھی) تنگ کردیا جائے گا اور ہم اسے قیامت کے دن (بھی) اندھا اٹھائیں گے۔“

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود وسلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

محترم سامعین حضرات!

اللہ تعالیٰ کی برکت والی عظمت والی کتاب، قرآن مجید سے سولھویں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پارے سورۂ طٰہٰ کی آیات تلاوت فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مقام میں دنیا و جہان میں رہنے والے انسانوں کو دو باتوں سے آگاہ کیا ہے۔ جو لوگ میرا ذکر چھوڑ دیتے ہیں، مجھے بھلا دیتے ہیں میں ایسے لوگوں کو دو سزائیں دیتا ہوں۔ ایک سزا زندگی میں ملتی ہے اور ایک سزا قبر سے جب اٹھے گا اس وقت ملے گی۔ یہ سزائیں انھیں ملیں گی جنھوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا، اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کرتے رہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی سزاؤں سے محفوظ رکھے اور ہمیں اپنا ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى﴾. [طٰہٰ: ۱۲۴]

”اور جس نے میرے ذکر (یعنی میری یاد اور نصیحت) سے روگردانی کی تو اس کے لئے دنیاوی معاش (بھی) تنگ کر دیا جائے گا اور ہم اسے قیامت کے دن (بھی) اندھا اٹھائیں گے۔“

جو میرے ذکر سے منہ پھیرے گا، میرے احکام سے روگرادنی کرے گا، مجھ سے دور بھاگے گا تو میں اس کی گزارن تنگ کر دوں گا۔ دنیا بے شک جتنی مرضی اس کے پاس ہو لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنگی کی سزا مل جاتی ہے۔ پریشانیاں، بیماریاں، آفتیں، مصیبتیں انسان کو لاحق ہو جاتی ہیں، جو اللہ تعالیٰ سے منہ موڑنے کی سزا ہوتی ہے۔ فرمایا:

﴿وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى﴾. [طٰہٰ: ۱۲۴]

”اور ہم اسے قیامت کے دن (بھی) اندھا اٹھائیں گے۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو مسجد کو آباد کرنے کی بجائے سینما کو آباد کرتا رہا، جو ساری ساری رات ٹیلی ویژن میں مختلف فلمیں دیکھتا رہا، کاروبار اپنی مرضی سے کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کی بات ماننے سننے کے لیے کبھی وقت ہی نہیں نکالا، ایسے لوگوں کی گزارن اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنگ کر دی جاتی ہے اور روز قیامت قبر سے جب اٹھایا جائے گا تو اندھا کر کے اٹھایا جائے گا۔

﴿ وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴾. [طٰه : ١٢٤]

''اور ہم اسے قیامت کے دن (بھی) اندھا اٹھائیں گے۔''

پھر یہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے گا:

﴿قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا﴾.

[طٰه :١٢٥]

''کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو دیکھنے والا تھا۔''

دنیا میں تو ہر چیز دیکھتا تھا اپنی دوکان اپنا کاروبار دیکھتا تھا، رات کو فلمیں دن کو مجلسیں کیا کرتا تھا، ہر چیز دیکھتا تھا ان آنکھوں سے اپنے بیٹے بیٹیاں دکھتا تھا، اپنے رشتے داروں کو دکھتا تھا، اپنے دوستوں کو دکھتا تھا، آج مجھے کچھ نظر نہیں آرہا، تو نے مجھے اندھا کیوں کیا؟ اللہ تعالیٰ کہیں گے:

﴿قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى﴾.

[طٰه:١٢٦]

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس طرح ہماری آیات تمہارے پاس آئیں تو تو نے انھیں بھلا دیا تھا، اسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا۔

زندگی میں تجھے آنکھیں دیں تھیں، دنیا میں تجھے بینائی دی تھی، لیکن تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس بینائی سے میرا قرآن نہیں پڑھا، اس بینائی سے تو نے میری قدرت کا مشاہدہ نہیں کیا، اس بینائی سے تو نے فائدہ نہیں اٹھایا، آج میں نے تجھے اندھا کر دیا۔ کیا تجھے پتہ نہیں چلا تھا؟

﴿وَ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَ لَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَ اَبْقٰى﴾. [طه:١٢٧]

”اور اسی طرح ہم اس شخص کو جزا دیتے ہیں جو حد سے گزرے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے اور یقیناً آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔“

اس نے کبھی اس کی قدرتوں کا مشاہدہ ہی نہیں کیا تھا، اسے پتہ ہی نہیں تھا کہ میں نے اللہ کے احکامات ماننے ہیں اس اللہ کو رکوع کرنا ہے، سجدہ کرنا ہے، اس کے در پر جھکنا ہے۔ اس نے تو دنیا کو ایک کھیل تماشہ سمجھا اور اس میں زنا کاریاں، بدمعاشیاں کرتا رہا۔ کبھی نشے میں مدہوش ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے مال دیا تھا تو یہ اس کی نافرمانی میں ضائع کرتا رہا، فاحشہ عورتوں کے پاس جا کر مال ضائع کرتا رہا، لیکن غریب کا کبھی خیال نہیں کیا تھا، رشتے داروں کے حقوق کا کبھی خیال نہیں رکھا تھا، ماں باپ کے حقوق کا خیال نہیں رکھا تھا۔ ان آنکھوں سے جب اس نے خود کوئی فائدہ نہیں اٹھایا تو ہم اسے اب بینائی کیوں دیں، اب اس سے ہم نے بینائی چھین لی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَ لَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَ اَبْقٰى﴾. [طه:١٢٧]

”اور اسی طرح ہم اس شخص کو جزا دیتے ہیں جو حد سے گزرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے اور یقیناً آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔''

دنیا میں تو ہمیں بھول گیا، آج ہم تجھے بھول گئے۔ اللہ تعالیٰ نے صحت دی ہے، اللہ تعالیٰ نے تندرستی دی ہے۔ کبھی بیماروں کو بھی دیکھنا چاہیے، ان کی تیمارداری کرنی چاہیے۔ پھر پتہ چلتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں صحت دی ہے، ہمیں نعمت دی ہے ہم اس کی قدر کریں۔

قدرتیں دیکھ کر یادِ الٰہی میں مستغرق ہونے والے

جو اللہ تعالیٰ کی قدرتیں دیکھتے ہیں، اس کی طاقتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں تو وہ صرف اس کا ذکر کرتے ہیں، اسے یاد کرتے ہیں، ہر وقت اسے یاد رکھتے ہی، اس کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.[آل عمران:۱۹۱]

''وہ لوگ جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوں پر اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور وفکر کرتے ہیں، اے ہمارے رب! تو نے یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا، تو پاک ہے، سو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔''

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ عقلمند صرف وہ لوگ ہیں جو اس کارخانہ قدرت میں غور کرنے کے بعد اللہ کی بے پناہ قدرت و تصرف کی حقیقت تک پہنچ جاتے ہیں۔ پھر اس اعتراف حقیقت کے نتیجہ میں ان کے بدن کا رواں رواں محبت الٰہی میں سرشار ہو کر اس کی حمد و ثنا کرنے لگتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے اور اس کی عظمت کا اعتراف کرتے ہیں

اس کائنات کے نظام میں غور و فکر کرنے سے اہل عقل پر یہ حقیقت بھی منکشف ہو جاتی ہے کہ اس کائنات میں ایک انسان ہی ایسی مخلوق ہے جسے عقل اور تمیز عطا کی گئی ہے۔ اسے اللہ نے تصرف کے کچھ اختیارات بھی دیئے ہیں اور اخلاقی حس بھی پیدا کی ہے۔ لہٰذا یہ بات سراسر عقل اور حکمت کے خلاف ہے کہ اس سے اس کی دنیا کی زندگی کے بارے میں باز پرس نہ ہو اور اسے نیکی پر جزا اور بدی پر سزا نہ دی جائے، کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک انسان عمر بھر ظلم وستم کیے جاتا ہے۔ لوگوں کو پریشان بھی کرتا ہے۔ ان کے حقوق بھی غصب کرتا ہے۔ لیکن اسے اس دنیا میں کوئی سزا نہیں ملتی۔ اسی طرح بعض دفعہ ایک نیک طبع اور دیندار انسان کی ساری عمر سختیاں اور مصائب برداشت کرتے اور تنگی و تنگ دستی کے عالم میں گزر جاتی ہے اور اسے کبھی راحت میسر نہیں آتی اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے عدل کے خلاف ہے۔ اس سے ایک عقلمند انسان لازماً یہ سوچنے پر مجبور ہو جائے گا کہ اس دنیا کی زندگی کے بعد ایک اور زندگی ہونی چاہیے۔ جس میں ہر ایک کو اس کے کیے کا بدلہ دیا جا سکے۔ اس طرح انھیں اخروی زندگی کا یقین حاصل ہو جاتا ہے اور وہ اللہ کی گرفت سے پناہ مانگنے لگتے ہیں۔

باطل کا معنیٰ جھوٹ، جھوٹی بات، بہتان، عبث، بے کار، بے مقصد ہے۔ یہ کائنات بے مقصد پیدا نہیں کی گئی۔ پوری کائنات تو درکنار، کائنات کی کوئی چیز بھی بے کار پیدا نہیں کی گئی۔ بلکہ با مقصد طور پر پیدا کی گئی ہے۔ زمین اور اس کی تمام اشیا شمس و قمر اور ستارے سب انسان کی خدمت کے لیے بنائے گئے ہیں اور اس کی خدمت پر مامور ہیں۔ زمین سے انسان کی ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح کی جسمانی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ سورج اور اس کی گردش سے رات دن پیدا ہوتے، موسم بنتے اور فصلیں پکتی ہیں۔ چاند سے رات کو روشنی اور ٹھنڈک ملتی ہے اور پھلوں میں رس پیدا ہوتا ہے۔ ستاروں سے ہم رات کے اوقات کی تعیین کرتے، روشنی حاصل کرتے اور رہنمائی حاصل کرتے ہیں اور پھر یہ آسمان کی زینت بھی ہیں۔ یہی صورت ہواؤں اور بادلوں کی ہے۔ اب دیکھیے ان میں سے کوئی چیز بھی نہ ہو تو انسان کا جینا محال ہو جاتا ہے لیکن اگر کائنات میں انسان نہ ہو تو ان چیزوں کے استقلال میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اس بات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کائنات کا مقصد انسان کی خدمت ہے، اور اللہ تعالیٰ کبھی کوئی چیز بے مقصد پیدا نہیں فرماتا، اس کی ذات اس سے پاک ہے۔

یہ سب کچھ تو انسان کے لیے ہے تو پھر انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟ تو اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہ دیا۔

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴾

[الذاریات:٥٦]

یعنی میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا ہی اس لیے کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ اور عبادت کا مفہوم اس قدر وسیع اور جامع ہے کہ اس میں انسان کی زندگی کے سارے معمولات اور معاملات آ جاتے ہیں۔

ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، اس کی نشانیاں دیکھ کر اس کے سامنے جھک جاتے ہیں اور زبان سے اس کی تسبیح کرتے ہیں۔

یادِ الٰہی سے غافل لوگ

اللہ تعالیٰ کے بندے ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ تنگی ہو، خوشی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو، غمی ہو ہر حالت میں وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنی زبان سے ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے ہیں، جسم کمزور ہے، لاغر ہے چلنے پھرنے کی طاقت نہیں، ہاتھ پاؤں حرکت نہیں کرتے، بستر پر لیٹے ہیں، لیکن زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہے۔ نماز پڑھ رہے ہیں، اشاروں سے پڑھتے ہیں۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے ولی ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے دوست ہوتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق ٹوٹنے ہی نہیں دیتے۔

اور کئی ایسے بدبخت اور شقی ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں صحت بھی دی ہے، مال بھی دیا ہے، دنیا کی ہر نعمت ان کے پاس ہے، لیکن وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتے، نماز نہیں پڑھتے۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهُ قَرِيْنٌ﴾ [زخرف:٣٦]

''اور جو شخص رحمٰن کے ذکر سے آنکھیں بند کر لیتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔''

ایک شکر گزار بندہ

نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بڑے برگزیدہ بندے تھے، یہ ہر وقت اللہ

یعش (مادہ عشو) عشا کے بنیادی معنی اندھیرے کی وجہ سے چیزوں کا واضح نظر نہ آنا اور کبھی یہ لفظ محض اندھیرے کے وقت کے لیے آ جاتا ہے۔ اور بمعنی رات کو نظر نہ آنا، رتوندا ہونا، شب کوری اور یہاں یعش سے مراد عمداً کسی چیز کو دیکھنے کی کوشش نہ کرنا اور آنکھیں بند کر لینا ہے۔ یعنی جو شخص اللہ کی یاد سے یا اس کی طرف سے آئی ہوئی نصیحت سے یا قرآن سے عمداً بے نیاز رہنا چاہتا ہے اس پر ایک شیطان خصوصی طور پر مسلط کر دیا جاتا ہے جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا، اس کے دل میں وسوسے ڈالتا اور اللہ کی یاد سے غافل کیے رکھتا ہے حتی کہ اسے دوزخ تک پہنچا کے چھوڑتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے تھے، دن رات کی ہر گھڑی میں اللہ تعالیٰ کی یاد میں مصروف رہتے تھے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو قرآن مجید میں ''عبداً شکوراً'' کہا ہے۔

﴿ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا﴾.

[الاسرا:۳]

''بیشک نوح (علیہ السلام) بڑے شکر گزار بندے تھے''

نوح علیہ السلام ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے تھے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿اصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۞ إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ۞ وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً كُلٌّ لَهُ أَوَّابٌ﴾. [ص:۱۷، ۱۸، ۱۹]

''اس پر صبر کر جو وہ کہتے ہیں: اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کر، جو قوت والا تھا، یقیناً وہ بہت رجوع کرنے والا تھا۔ بے شک ہم نے پہاڑوں کو اس کے ہمراہ مسخر کر دیا، وہ دن کے پچھلے پہر اور سورج چڑھنے کے وقت تسبیح کرتے تھے۔ اور پرندوں کو بھی، جب کہ وہ اکٹھے کیے ہوتے، سب اس کے لیے رجوع کرنے والے تھے۔''

ان کے رجوع الی اللہ اور عبادت گزاری کا یہ حال تھا کہ آپ نے بادشاہی پر ہمیشہ فقیری کو ترجیح دی۔ آپ کی تعریف میں بہت سی صحیح احادیث وارد ہیں۔ آپ نے اپنے ذاتی اخراجات کا بار بیت المال پر نہیں ڈالا تھا بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے ہاتھ کی کمائی سے اپنا خرچ چلاتے تھے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے، دوسرے دن روزہ نہ رکھتے۔ زندگی بھر یہی دستور رہا۔ رات کا تہائی حصہ عبادت میں گزارتے تھے۔ آپ نے دن رات کے چوبیس گھنٹوں کو اپنے اور اپنے بال بچوں میں کچھ اس طرح تقسیم کر رکھا تھا کہ کوئی وقت ایسا نہ گزرے جس میں آل داود میں سے کوئی شخص اللہ کی عبادت میں مصروف و مشغول نہ ہو۔ آپ نے یہ التزام بھی کر رکھا تھا کہ ہر تین دنوں میں ایک دن اللہ کی عبادت کے لئے تھا۔ ایک دن لوگوں کے مقدمات کے فیصلہ کے لئے اور ایک دن امور سلطنت کے انتظام و انصرام میں صرف کرتے تھے۔

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام .

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نماز داؤد علیہ السلام کی ہے۔"

وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا .

"اور سب سے زیادہ پسندیدہ روزے داؤد (علیہ السلام) کے ہیں وہ آدھی رات سوتے، ایک تہائی رات عبادت کرتے اور پھر رات کے چھٹے حصہ میں سو جاتے تھے، اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے تھے۔"

اور جب دشمن سے ان کا مقابلہ ہو جاتا تو فرار اختیار نہ فرماتے تھے۔

اور بلاشبہ وہ اللہ کی طرف بہت رجوع کرنے والے تھے۔

(صحیح بخاری، بَاب مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ حدیث:۱۱۳۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ علیہ السلام کی خواہش

موسیٰ علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کو بکثرت یاد کرنے والے برگزیدہ پیغمبر تھے، ذکر کے شوق میں انھوں نے اللہ تعالیٰ کو کہا تھا کوئی وظیفہ بتاؤ جو میرے لیے خاص ہو۔ موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیغمبر تھے، دل چاہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا کوئی خاص وظیفہ کروں، اللہ تعالیٰ کا خاص مقرب بندہ بنوں اور زیادہ اس کے قریب ہو جاؤں۔ جو اللہ کے نبی ولی ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کی سوچتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتے ہیں، ان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق زیادہ ہوتا ہے۔

''ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موسی علیہ السلام نے عرض کیا کہ پروردگار! مجھے کوئی ایسی چیز سکھلا دے جس کے ذریعہ میں تجھے یاد کروں اور تجھ سے دعا مانگوں پروردگار نے فرمایا موسی لا الہ الا اللہ کہو! موسی نے عرض کیا میرے پروردگار! تیرے تمام بندے یعنی موحدین یہ کلمہ کہتے ہیں: میں تو کوئی ایسی چیز چاہتا ہوں جسے تو میرے ہی لئے مخصوص کر دے۔ جس میں میرا اور کوئی شریک نہ ہو۔ اللہ تعالی نے فرمایا: موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور میرے علاوہ ان کے سارے مکین یعنی تمام فرشتے اور ساتوں زمین ایک پلڑے میں رکھی جائیں اور لا الہ الا اللہ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو یقیناً ان چیزوں کے پلڑے سے لا الہ الا اللہ کا پلڑا جھک جائے۔ (شرح السنہ)

اللہ تعالی نے موسیٰ علیہ السلام کو یہ جواب دیا تاکہ اس عظیم تر کلمہ کی عظمت و فضیلت عوام و خواص کی نظروں میں ظاہر ہو اور وہ اس کو ہر وقت اور ہر حالت میں اپنا ورد بنا لیں اور اس پر مداومت کریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«لا إله إلا الله» کوئی عام کلمہ نہیں، بلکہ یہ بڑا وزنی کلمہ ہے۔ اگر کوئی شخص مخلص ہو کر اس کلمے کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت عطا فرمائیں گے، یعنی اس کلمے کی جزا اس کلمے کا انعام جنت کے سوا کچھ نہیں۔

قید سے رہائی کا وظیفہ

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے بیٹے کو یہودیوں نے گرفتار کر لیا ہے، وہ ان کی قید میں ہے، مجھے کوئی وظیفہ بتائیں، اللہ تعالیٰ اس پر آسانی کرے اور وہ ان کی قید سے رہا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عوف رضی اللہ عنہ تم پریشان نہ ہو، تم ''لا حول و لا قوۃ إلا باللہ'' کا ذکر کرو، اپنی اہلیہ کو بھی اس کے ذکر کا پابند کرو وہ بھی یہ ذکر کرے اور اپنے بیٹے کو بھی کہو وہ قید ہی میں ذکر پڑھے۔ اللہ تعالیٰ رہائی عطا فرما دیں گے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بات سنتے تھے اس پر یقین رکھتے تھے کہ یہ ایسے ہی ہوگا۔ ہمیں تو کوئی یقین نہیں، ہم ادھر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنتے ہیں اور دوسری طرف سے نکال دیتے ہیں۔ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں پر اگر یقین ہو تو پھر ہمارا معاشرہ اسلامی معاشرہ نظر آئے، پھر ہمارا گھر اسلامی گھر نظر آئے، ہمارا ماحول اسلامی ماحول بنے۔ لیکن ہم نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بات کو بھی اپنے ماحول میں نافذ نہیں کیا۔ نہ اپنی خوشیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو دیکھا نہ اپنی غموں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو نافذ کیا۔ اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اختیار کر لیں تو آپ دیکھ لیں کس طرح ہمارے معاشرے میں اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ اگر عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پریشانی ختم ہو سکتی ہے، ان کے بچے کو رہائی مل سکتی ہے تو پھر آج ہمیں بھی آپ ﷺ کی باتوں پر عمل کرنے کی وجہ سے ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات مل سکتی ہے۔ ذکر کرنے سے ہمیں اطمینان اور سکون مل سکتا ہے۔ مشکلات اللہ تعالیٰ آسان فرما دیں گے، اللہ تعالیٰ بیماریوں سے نجات عطا فرما کر صحت اور تندرستی بھی عطا فرمادیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی کام مشکل نہیں، سب کام آسان ہیں، وہ بڑے سے بڑے کام کو آسان کرنا جانتا ہے، وہ ہمارے قیدی بھائیوں کو دشمنوں کی جیل سے آزاد کرنا جانتا ہے۔ اس کے ہاں کوئی کمی نہیں، کمی تو ہماری طرف سے ہے، ہم اس کا ذکر نہیں کرتے اس کا شکر نہیں کرتے وہ پھر بھی ہمیں دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پہرے داروں کو اندھا کر کے بھی قید سے نجات عطا فرما سکتے ہیں۔ جب نبی کریم ﷺ ہجرت کے لیے اپنے گھر سے نکلے تھے، آپ ﷺ کو قتل کرنے کے لیے قریشیوں نے مختلف قبیلوں کے نوجوانوں کو کھڑا کیا تھا، ان کے ہاتھوں میں تلواریں تھیں، لیکن رسول اللہ ﷺ بڑے اطمینان کے ساتھ ان کے درمیان سے گزر گئے۔

تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے: ایک مرتبہ ابوجہل ملعون نے کہا کہ اگر میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھ لوں گا تو یوں کروں گا اور یوں کروں گا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمادیں۔ لوگ اسے کہتے تھے یہ ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لیکن اسے آپ دکھائی نہیں دیتے تھے اور پوچھتا تھا کہاں ہیں؟ کہاں ہیں؟ ایک مرتبہ اسی ملعون نے ایک مجمع میں کہا تھا کہ یہ دیکھو کہتا ہے کہ اگر تم اس کی تابعداری کرو گے تو تم بادشاہ بن جاؤ گے اور مرنے کے بعد خلد نشین ہو جاؤ گے اور اگر تم اس کا خلاف کرو گے تو یہاں ذلت کی موت مارے جاؤ گے اور وہاں عذابوں میں گرفتار ہو گے۔ پھر کہنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگے: آج آنے تو دو، اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کی مٹھی میں خاک تھی آپ ابتداء سورہ یٰسین سے لایبصرون تک پڑھتے ہوئے آ رہے تھے۔ اللہ نے ان سب کو اندھا کر دیا اور آپ ان کے سروں پر خاک ڈالتے ہوئے تشریف لے گئے۔ ان بدبختوں کا گروہ کا گروہ آپ کے گھر کو گھیرے ہوئے تھا اس کے بعد ایک آدمی آیا اس نے ان سے پوچھا کہ تم یہاں کیسے گھیرا ڈالے کھڑے ہو؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں آج اسے زندہ نہیں چھوڑیں گے اس نے کہا واہ واہ وہ تو گئے بھی اور تم سب کے سروں پر خاک ڈالتے ہوئے نکل گئے ہیں۔ یقین نہ ہو تو اپنے سر جھاڑو جب انھوں نے سر جھاڑے تو واقعی خاک نکلی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب ابوجہل کی یہ بات دوہرائی گئی تو آپ نے فرمایا اس نے ٹھیک کہا فی الواقع میری تابعداری ان کے لئے دونوں جہاں کی عزت کا باعث ہے اور میری نافرمانی ان کے لئے ذلت کا موجب ہے اور یہی ہوگا، ان پر مہر اللہ کی لگ چکی ہے یہ نیک بات کا اثر نہیں لیتے۔

جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے

نماز بھی اللہ کا ذکر ہے۔ مجھے کل ایک میسج آیا کیا ظہر کی بارہ رکعات پڑھنے سے جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے؟ میں نے اس کے متعلق ایک عالم دین سے پوچھا تو اس نے بتایا یہ صحیح حدیث ہے

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ
کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو آدمی ظہر (کی فرض نماز) سے
پہلے چار رکعت اور اس کے بعد چار رکعت کی محافظت کرتا ہے
(یعنی انھیں پابندی سے بلا ناغہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالی اس
پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔"

(جامع ترمذی، حدیث:٤٢٨)

میں نے کہا اللہ تیری کتنی رحمت ہے، تھوڑے عمل پر بھی تو کتنا عظیم اجر عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾. [الزلزلۃ:٧]

"تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔"

نفس مطمئنہ پر اللہ کا ذکر جاری ہوتا ہے

جب بندہ اللہ تعالیٰ سے ڈر جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا بندہ بن جاتا ہے، اس کے بندوں سے پیار کرتا ہے، اس کے دوستوں سے دوستی لگاتا ہے، اس کے گھروں سے محبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کے دل کو اطمینان اور سکون عطا فرما دیتے ہیں، اس کی زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾. [رعد:٢٨]

"جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے
مطمئن ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھو! دل اللہ کے ذکر سے ہی مطمئن
ہوتے ہیں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پریشانی کو ختم کرنے کا حل

دوستو! آپ ان بڑے بڑے حکمرانوں کی زندگیاں دیکھ لیں، ان کے حالات کا جائزہ لیں۔ آپ کو پتا چل جائے گا، آپ کو نظر آئے گا یہ لوگ کتنے پریشان ہیں۔ یہ صرف گناہوں میں رہنے کی وجہ سے کتنے پریشان ہیں، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے کتنے پریشان ہیں۔ آج گیلانی بھی پریشان ہے، کیانی بھی پریشان ہے، زرداری بھی پریشان ہے، میاں صاحب بھی پریشان ہیں، چوہدری صاحب بھی پریشان ہیں۔ وجہ صرف یہ ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا ہے، نہ ہمیں نماز یاد ہے، نہ ہمیں روزہ یاد ہے، نہ ہمیں غریب کے حقوق یاد ہیں۔

آج لوگ اپنی پریشانیوں کو ختم کرنے کے لیے فلمیں دیکھنا شروع کر دیتے ہیں، تین تین گھنٹوں کی فلمیں دیکھتے ہیں۔ اور کئی لوگ تاش کھیلنا شروع کر دیتے ہیں۔ ہماری پریشانی دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ رب کے قرآن کی تلاوت کی توفیق نہیں، اللہ کی طرف رجوع کرنے کی توفیق نہیں، جہاں سے اطمینان ملتا ہے، وہاں سے اطمینان نہیں لینا دوسری جگہوں پر بھاگنا ہے۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے کبھی دل کو چین اور سکون نصیب نہیں ہو سکتا۔ دل کا معاملہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ جب بندہ سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر پڑھتا ہے تو اللہ اس بندے کے دل کو سکون عطا فرما دیتے ہیں

﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ﴾ [رعد:۲۸]

"جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطمئن ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھو! دل اللہ کے ذکر سے ہی مطمئن ہوتے ہیں۔"

گناہوں کو مٹانے والے اعمال

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"آج رات خواب میں میرا رب میرے پاس اپنی بہترین صورت میں آیا اور پوچھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا تم جانتے ہو:

هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى.

مقرب فرشتے کس بات پر جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتی یا فرمایا ہنسلی میں محسوس کی چنانچہ میں جان گیا کہ آسمان و زمین میں کیا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے پوچھا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا تم جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس بات پر جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں کفارات کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں، اور کفارات یہ ہیں:

الْمَكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

"مسجد میں نماز کے بعد ٹھہرنا، جماعت کے لئے پیدل چلنا اور تکلیف میں بھی اچھی طرح وضو کرنا، جس نے یہ عمل کئے وہ خیر ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ زندہ رہا اور خیر کے ساتھ مرا، نیز وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوگا جیسے پیدائش کے وقت تھا۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تم نماز پڑھ چکو تو یہ دعا پڑھا کرو:!

للَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ.

''اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام کی توفیق مانگتا ہوں اور یہ کہ مجھے برے کام سے دور رکھ، مسکینوں کی محبت (میرے دل میں) پیدا فرما اور اگر تو اپنے بندوں کو کسی فتنے میں مبتلا کرے تو مجھے اس سے بچا کر اپنے پاس بلالے۔''

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اور درجات یہ ہیں:

«إِفْشَاءُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ».

سلام کو رواج دینا، لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو جب لوگ سو جائیں تو نمازیں پڑھنا۔''

(جامع ترمذی، حدیث:۳۲۳۳)

نوٹ! یہاں یہ بات یاد رکھنا، یہ خواب کی بات ہے، رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا ہے، حالت بیداری میں نہیں دیکھا، اس دنیا میں کوئی بھی اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتا۔

روح کی غذا کیا ہے؟

کئی لوگ کہتے ہیں: موسیقی روح کی غذا ہے، ایسے لوگوں کو شرم کرنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہیے۔ جو لوگ کہتے ہیں: موسیقی روح کی غذا ہے، دراصل ان کی اپنی روح ختم ہو چکی ہوتی ہے یا ان کی روح گندی ہو چکی ہوتی ہے، ایسی گندی روح والوں کے لیے موسیقی ہی روح کی غذا ہو سکتی ہے۔ لیکن ایمان والوں کے لیے رب کا قرآن یا مصطفیٰ ﷺ کی احادیث ہی غذا ہوتیں ہیں، ان کی غذا اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔

﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾. [رعد:۲۸]

''جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھو! دل اللہ کے ذکر سے ہی مطمئن ہوتے ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ

[جامع مسجد قدس اہلحدیث میں خطبہ جمعہ]

[حضرات! میرے محسن، میرے محترم بھائی مولانا ابرار ظہیر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی زیارت کروائی ہے، عمرہ کے لیے بیت اللہ گئے ہیں۔ آج صبح مجھے ان کا فون آیا تھا، اس وقت وہ مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بھی وہاں لے جائے۔ فون پر انھوں نے مجھے آج کے جمعہ کے متعلق تاکید کی تھی میاں صاحب آج آپ کا جمعہ ہماری مسجد میں ہے، میں ان کی دعوت پر آیا ہوں، ان ہی کے حکم سے آج یہاں خطبہ جمعہ پڑھانے آیا ہوں، اللہ تعالیٰ میرا یہاں آنا، جمعہ پڑھانا اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اور مولانا ابرار ظہیر صاحب کی محنتیں، ریاضتیں، عبادتیں قبول فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہماری سب کی عبادت قبول فرمائے۔ آمین]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ﴾ (بقرہ: ۲۰۸)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے مت چلو، یقیناً وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔“

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود وسلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

محترم سامعین حضرات!

اللہ پاک کی محترم مقدس بابرکت کتاب قرآن مجید کے دوسرے پارہ سورۃ البقرۃ کی ایک آیت تلاوت کی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ پہلی بات اور پہلا حکم یہ دیا ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً﴾.

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔"

۲۔ دوسری بات اور دوسرا حکم یہ دیا ہے۔

﴿وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ﴾.

"اور شیطان کے قدموں کے پیچھے مت چلو، یقیناً وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔"

۳۔ تیسری بات یہ ارشاد فرمائی:

﴿اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴾.

"یقیناً وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔"

اگر ہم یہ تینوں باتیں سمجھ لیں انھیں اچھی طرح جان لیں تو ہماری آخرت اور دنیا دونوں بہتر ہو سکتیں ہیں۔ آپ ذرا غور کریں کہ میں بھی مسلمان کہلانے والا ہوں آپ بھی مسلمان کہلانے والے ہیں، لیکن کیا ہم اسلام کے اندر پورے پورے داخل ہیں؟ کیا ہم اللہ کی نزدیک ایسے مسلمان ہیں کہ اللہ ہمیں جنت میں داخل کر دے اور جنت کا وارث بنا دے۔ آج ہم نے اس بات پر غور کرنا ہے۔

مدد سچے مسلمانوں پر آتی ہے

جب ہم پکے سچے مسلمان بن جائیں گے تو پھر یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمتیں بھی نازل ہوں گیں، برکتیں بھی نازل ہوں گیں، اور آسمان سے فرشتے بھی ہماری نصرت کو آئیں گیں۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھو ہمیں اس وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استقامت کی ضرورت ہے، اسلام پر قائم رہنے کی ضرورت ہے۔

آزمائش بحسب ایمان

جب ہم اسلام پر قائم رہیں گے تو پھر ہم پر مصیبتیں بھی آئیں گی، پریشانیاں بھی آئیں گی، تکلیفیں بھی آئیں گی، دکھ بھی سہنے پڑیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے خالص بندوں کو زیادہ آزماتے ہیں۔

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ فَيُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ دِينُهُ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ.

''مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کون لوگ زیادہ آزمائش میں مبتلا کیے جاتے ہیں فرمایا انبیاء پھر ان کے مثل اور پھر ان کے مثل پھر انسان اپنے دین کے مطابق آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر دین پر سختی سے کاربند ہو تو سخت آزمائش ہوتی ہے اور اگر دین میں نرم ہو تو آزمائش بھی اس کے مطابق ہوتی ہے پھر وہ آزمائش اسے اس وقت تک نہیں چھوڑتی جب تک وہ گناہوں سے پاک نہیں ہو جاتا۔''

(جامع ترمذی، حدیث:۲۳۹۸)

آزمائشیں پیغمبروں پر بھی آئیں ہیں، بلکہ پیغمبروں پر زیادہ آزمائشیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتی ہیں۔

آدم علیہ السلام کی آزمائش

آدم علیہ السلام پر بھی آزمائش آئی، آدم علیہ السلام نے اللہ کا در نہیں چھوڑا، بلکہ عرش والے کی طرف رجوع کیا۔ معافی مانگی اور معافی کے کلمات بھی اللہ تعالیٰ سے سیکھے

﴿فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾. [بقرة:۳۷]

”پھر آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے (عاجزی اور معافی کے) چند کلمات سیکھ لئے پس اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمالی، بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔“

وہ کلمات یہ تھے۔

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾.

”دونوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم ضرور خسارہ پانے والوں سے ہو جائیں گے۔“

جب آزمائش آ جائے تو پکا سچا مسلمان اللہ کا در نہیں چھوڑتا، عرش والے کے در کو نہیں چھوڑتا۔

یونس علیہ السلام پر آزمائش

یونس علیہ السلام پر آزمائش آئی، پریشانی آئی، انھوں نے اللہ تعالیٰ ہی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکارا۔

اللہ تعالیٰ نے یونس بن متی علیہ السلام کو موصل کے علاقے کی بستی نینوا کی طرف نبی بنا کر بھیجا تھا۔ آپ نے اللہ کی راہ کی دعوت دی لیکن قوم ایمان نہ لائی۔ آپ وہاں سے ناراض ہو کر چل دیے اور ان لوگوں سے کہنے لگے کہ تین دن میں تم پر عذاب الٰہی آ جائے گا جب انھیں اس بات کی تحقیق ہو گئی اور انہوں نے جان لیا کہ انبیا علیہم السلام جھوٹے نہیں ہوتے تو یہ سب کے سب چھوٹے بڑے مع اپنے جانوروں اور مویشیوں کے جنگل میں نکل کھڑے ہوئے بچوں کو ماں سے جدا کر دیا اور بلک بلک کر نہایت گریہ وزاری سے اللہ تعالیٰ سے فریاد شروع کر دی۔ ادھر ان کی آہ و بکا ادھر جانوروں کی بھیانک صدا، غرض اللہ کی رحمت متوجہ ہو گئی عذاب اٹھا لیا گیا۔

یونس علیہ السلام یہاں سے چل کر ایک کشتی میں سوار ہوئے آگے جا کر طوفان کے آثار نمودار ہوئے۔ قریب تھا کہ کشتی ڈوب جائے مشورہ یہ ہوا کہ کسی آدمی کو دریا میں ڈال دینا چاہیے کہ وزن کم ہو جائے۔ قرعہ یونس علیہ السلام کا نکلا لیکن کسی نے آپ کو دریا میں ڈالنا پسند نہ کیا۔ دوبارہ قرعہ اندازی ہوئی آپ ہی کا نام نکلا تیسری مرتبہ پھر قرعہ ڈالا اب کی مرتبہ بھی آپ ہی کا نام نکلا۔ اس قرعہ کے نتیجہ میں یونس علیہ السلام کو سمندر میں پھینک دیا۔ قرآن میں ہے:

﴿فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ﴾ [الصافات:١٤١]

”پھر وہ قرعہ میں شریک ہوا تو ہارنے والوں میں سے ہو گیا۔“

ایک مچھلی پانی کاٹتی ہوئی آئی اور آپ کو لقمہ کر گئی۔ لیکن اللہ کے حکم سے اس نے آپ کی ہڈی توڑی نہ جسم کو کچھ نقصان پہنچایا۔ آپ اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے غذا نہ تھے بلکہ اس کا پیٹ آپ کے لئے قید خانہ تھا، اس دوران آپ ہر وقت اللہ تسبیح اور اپنے گناہوں کے اعتراف پر مشغول رہے۔ وہاں سمندر کے نیچے کا اندھیرا پھر مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا پھر رات کا اندھیرا یہ اندھیرے سب جمع تھے۔

آخر اللہ تعالی نے آپ کو اس مشکل سے نجات دی۔ ان اندھیریوں میں پھنس کر اب یونس علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا۔

﴿فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾.

”پھر انہوں نے اندھیروں میں پکارا: تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو پاک ہے میں ہی قصور وار تھا۔“

اللہ سے التجا کی میرا ہی قصور ہے، میرا ہی گناہ ہے، میں نے ہی کوتاہی کی ہے تجھ پہ کوئی گلہ شکوہ نہیں، تو پاک ہے، اے اللہ! مجھے معاف کر دے۔ اللہ نے معاف کر دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۞ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ﴾. [صافات: ۱۴۳، ۱۴۴]

”اب اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے تو اس (مچھلی) کے پیٹ میں اس دن تک رہتے جب لوگ (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے۔“

ابراہیم علیہ السلام پر آزمائشیں

ابراہیم علیہ السلام پر آزمائشیں آئیں، اللہ کے اس پیغمبر پر جتنی آزمائشیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئیں ہیں کسی اور پر اتنی آزمائشیں نہیں آئیں، انھوں نے ہر آزمائش میں صبر کیا اور اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط رکھا، اللہ ہی کو پکارا، اللہ کا در نہیں چھوڑا۔

ابراہیم علیہ السلام کو تمام دنیا کی امامت ایسے ہی نہیں مل گئی تھی بلکہ آپ کی سن شعور سے لے کر مرنے تک پوری زندگی قربانی ہی قربانی تھی۔ دنیا میں انسان جن چیزوں سے محبت کرتا ہے ان میں کوئی چیز بھی ایسی نہ تھی جسے ابراہیم علیہ السلام نے حق کی خاطر قربان نہ کیا ہو اور ان کی خاطر مصائب نہ جھیلے ہوں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

۱۔ آپ ایک بت گر اور بت فروش کے گھر پیدا ہوئے۔ باپ چاہتا تھا کہ بیٹا اس کام میں ان کا ہاتھ بٹائے۔ لیکن آپ علیہ السلام نے الٹا احسن انداز میں سمجھانا شروع کر دیا۔ جب باپ آپ علیہ السلام کی طرف سے مایوس ہو گیا تو گھر سے نکال دینے کی دھمکی دے دی۔ آپ علیہ السلام نے حق کی خاطر جلاوطنی کی صعوبتیں قبول کیں۔

۲۔ قومی میلہ کے موقع پر بتوں کو پاش پاش کیا جسکے نتیجہ میں آپ علیہ السلام کو آگ میں جلا دینے کا فیصلہ ہوا۔ آپ علیہ السلام نے بخوشی اس میں کودنا منظور کیا۔

۳۔ آپ علیہ السلام نے اپنی بیوی ہاجرہ علیہا السلام اور دودھ پیتے بچے کو اللہ کے حکم کے مطابق ایک بے آب و گیاہ میدان میں جا چھوڑا۔ جہاں کھانے پینے کا کوئی بندوبست نہ تھا اور نہ ہی دور دور تک کسی آبادی کے آثار نظر آتے تھے۔

۴۔ بڑھاپے کی عمر میں ملے ہوئے بچے اسماعیل علیہ السلام جب ذرا جوان ہوئے تو ان کو قربان کر دینے کا حکم ہوا تو آپ بے دریغ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلاتامل اس پر آمادہ ہو گئے۔ غرض آپ کی قربانیوں اور آزمائشوں کی فہرست خاصی طویل ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے خود یہ سرٹیفکیٹ عطا کر دیا کہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو کئی باتوں سے آزمائش کی تو وہ ہر امتحان میں پورے اترے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان امتحانوں کے نتیجہ میں آپ کو دنیا جہان کا امام بنا دیا، اور آئندہ قیامت تک کے لیے سلسلہ نبوت کو آپ علیہ السلام ہی کی اولاد سے منسلک کر دیا اور دنیا کے اکثر و بیشتر مذاہب اپنے مذہب کی آپ علیہ السلام کی طرف نسبت کرنا باعث عزت و افتخار سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے:

﴿وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ﴾. [بقرة: ١٢٤]

"اور جب ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کے پروردگار نے کئی باتوں میں آزمایا تو انہوں نے ان سب باتوں کو پورا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تمہیں سب لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔"

آزمائش شرط ہے

جب انسان اللہ تعالیٰ سے دوستی لگاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنی دوستی چیک کرتے ہیں، یہ میرا بندہ میرے ساتھ کتنا مخلص ہے۔ پھر آزمائش یقینی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے:

﴿أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ﴾.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اگر انہوں نے ہم ایمان لائے کہہ دیا ہے تو انھیں چھوڑ دیا جائے گا اور ان کی آزمائش نہ کی جائے گی۔''

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ﴾.

''کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے جبکہ تمہیں ابھی وہ مصائب پیش ہی نہیں آئے جو تم سے پہلے ایمان لانے والوں کو پیش آئے تھے۔ ان پر اس قدر سختیاں اور مصیبتیں آئیں جنہوں نے ان کو ہلا کے رکھ دیا۔ تا آنکہ رسول خود اور اس کے ساتھ ایمان لانے والے سب پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ (اللہ تعالیٰ نے انھیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا) سن لو! اللہ کی مدد پہنچا ہی چاہتی ہے۔''

خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ کے پاس آیا اس وقت آپ کعبہ کے سایہ میں ایک چادر پر تکیہ لگائے بیٹے تھے۔ اس زمانہ میں ہم مشرک لوگوں سے سخت تکلیفیں اٹھا رہے تھے۔ میں نے آپ سے عرض کیا: آپ اللہ سے دعا کیوں نہیں کرتے؟ یہ سنتے ہی آپ (تکیہ چھوڑ کر سیدھے) بیٹھ گئے۔ آپ کا چہرہ (غصہ سے) سرخ ہو گیا اور آپ نے فرمایا: تم سے پہلے ایسے لوگ گزر چکے ہیں جن کے گوشت اور پٹھوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہڈیوں تک لوہے کی کنگھیاں چلائی جاتی تھیں مگر وہ اپنے سچے دین سے نہیں پھرتے تھے اور آرا ان کے سر کے درمیان پر رکھ کر چلایا جاتا اور دو ٹکڑے کر دیئے جاتے مگر وہ اپنے دین سے نہ پھرتے۔ اور اللہ اپنے اس کام (غلبہ حق) کو ضرور پورا کر کے رہے گا۔

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب مالقی النبی و اصحابه من المشرکین بمکة)

انبیا جب کبھی دنیا میں آئے، انھیں اور ان پر ایمان لانے والے لوگوں کو خدا کے باغی و سرکش بندوں سے سخت مقابلہ پیش آیا اور انھوں نے اپنی جانیں جوکھوں میں ڈال کر باطل طریقوں کے مقابلہ میں دینِ حق کو قائم کرنے کی جدوجہد کی۔ اس دین کا راستہ کبھی پھولوں کی سیج نہیں رہا کہ ''امنا'' کہا اور چین سے لیٹ گئے۔ اس ''امنا'' کا قدرتی تقاضا ہر زمانے میں یہ رہا ہے کہ آدمی جس دین پر ایمان لایا ہے، اسے قائم کرنے کی کوشش کرے اور جو طاغوت اس کے راستے میں مزاحم ہو، اس کا زور توڑنے میں اپنے جسم و جان کی ساری قوتیں صرف کر دے۔

آزمائش کی صورتیں

آزمائش کی کئی صورتیں ہیں اللہ تعالیٰ کئی طریقوں سے بندے کو آزماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ﴾ [البقرة:١٥٥]

''اور یقیناً ہم تمھیں خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی میں سے کسی نہ کسی چیز کے ساتھ ضرور آزمائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔“

اللہ تعالی اپنے بندوں کی آزمائش ضرور کر لیا کرتے ہیں، کبھی ترقی اور بھلائی کے ذریعہ اور کبھی تنزل سے،

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ﴾.[محمد:۳۱]

”اور ہم ضرور ہی تمھیں آزمائیں گے، یہاں تک کہ تم میں سے جہاد کرنے والوں کو اور صبر کرنے والوں کو جان لیں اور تمھارے حالات جانچ لیں۔“

ہم آزما کر مجاہدوں اور صبر کرنے والوں کو معلوم کر لیں گے۔ تھوڑا سا خوف، کچھ بھوک، کچھ مال کی کمی، کچھ جانوں کی کمی یعنی اپنوں اور غیر خویش و اقارب، دوست و احباب کی موت، کبھی پھلوں اور پیداوار کی نقصان وغیرہ سے اللہ تعالی اپنے بندوں کو آزما لیتا ہے، صبر کرنے والوں کو نیک اجر اور اچھا بدلہ عنایت فرماتا ہے اور بے صبری، جلد باز اور ناامیدی کرنے والوں پر اس کے عذاب اتر آتے ہیں۔

اگر ہم غور کریں تو دوستو ہماری ساری زندگی ہے ہی آزمائش۔ کئی لوگ آزمائش میں اللہ کو چھوڑ دیتے ہیں، کئی لوگ ایسے ہیں انھیں مصیبت آ جائے تو اللہ کا در چھوڑ دیتے ہیں، درباروں مزاروں کی طرف بھاگتے ہیں اور کئی لوگ ایسے ہیں جنہیں خوشیاں مل جائیں تو وہ بھی للہ کا در چھوڑ دیتے ہیں، شیطان کی پیروی کرتے ہیں، لیکن پکا اور سچا مسلمان خوشی غمی کسی بھی حالت میں اللہ کا در نہیں چھوڑتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد رسول اللہ ﷺ کی ایک آزمائش

نواسہ کی آزمائش

اللہ تعالیٰ کے پاک پیغمبر علیہ السلام مسجد میں تشریف فرما ہیں آپ ﷺ کو پیغام آیا کہ آپ ﷺ کا نواسہ، زینب رضی اللہ عنہا کا بیٹا بیمار ہے وہ آپ ﷺ کو بلا رہی ہیں۔ آپ نے کہا میری بیٹی کو کہو:

إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ.

"اللہ کی جو چیز تھی وہ لے لی اور اسی کی ہے وہ چیز جو اس نے دی اور ہر شخص کی ایک مدت مقرر ہے اس لئے صبر کر اور اسے بھی ثواب سمجھ۔"

آپ کی صاحبزادی نے پھر آپ کے پاس آدمی قسم دیتے ہوئے بھیجا کہ آپ ضرور تشریف لائیں تو آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور کچھ لوگ تھے وہ بیٹا رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا اور اس کی سانس اکھڑ رہی تھی۔ راوی کا گمان ہے کہ گویا وہ ایک مشک تھی پس آپ کی دونوں آنکھیں بہنے لگیں، سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا:

هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ.

"یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے اور اللہ تعالیٰ رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم کرتے ہیں۔"

(صحیح بخاری، باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّوحُ مِنْ سُنَّتِهِ. ١٢٨٤)

بیٹے کی آزمائش

آپ کا اپنا بیٹا فوت ہو گیا، آپ نے اسے اپنے ہاتھوں میں اٹھایا تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ، وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا، وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ.

"آنکھیں آنسو بہا رہی اور دل غمگین ہے مگر اس کے باوجود ہماری زبانوں پر وہی الفاظ ہیں جن سے ہمارا پروردگار راضی رہے اے ابراہیم ہم تیری جدائی سے بے شک غمگین ہیں۔"

آپ ﷺ نے اس میں سبق دیا پریشانی آ جائے، تکلیف آ جائے بیٹا فوت ہو جائے اللہ کا در نہیں چھوڑنا اللہ کا گھر نہیں چھوڑنا۔

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول کریم ﷺ کے ہمراہ ابوسیف لوہار کے گھر گئے جو رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم کی دایہ کے شوہر تھے۔ آپ ﷺ نے ابراہیم کو (گود میں) لے کر بوسہ لیا اور سونگھا (یعنی اپنا منہ اور ناک ان کے منہ پر اس طرح رکھی جیسے کوئی خوشبو سونگھتا ہے) اس واقعہ کے کچھ دنوں کے بعد ہم پھر ابوسیف کے یہاں گئے جب کہ ابراہیم حالت نزع میں تھے چنانچہ (ان کی حالت دیکھ کر) آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ رو رہے ہیں! آپ نے فرمایا اے ابن عوف (آنسو کا بہنا) رحمت ہے۔ اس کے بعد پھر آپ ﷺ کی

ابوسیف کا نام برا تھا اور ان کی بیوی کا نام خولہ منذر تھا جو انصاریہ اور آپ e کے صاحبزادے ابراہیم کی دایہ تھیں ان کا گھرانہ پیشہ کے لحاظ سے لوہار تھا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبارک آنکھیں آنسو بہانے لگیں آپ نے فرمایا آنکھیں آنسو بہا رہی اور دل غمگین ہے مگر اس کے باوجود ہماری زبانوں پر وہی الفاظ ہیں جن سے ہمارا پروردگار راضی رہے اے ابراہیم ہم تیری جدائی سے بے شک غمگین ہیں۔

ابراہیم صرف سولہ سترہ مہینے کے تھے کہ انتقال کر گئے چنانچہ اس حدیث میں ان کی حالت بیماری ونزع کا بیان ہے کہ آپ ﷺ ان کی دایہ کے گھر گئے اور انھیں گود میں لے کر پیار کیا اور جب ان کا آخری وقت دیکھا تو رونے لگے اسی وجہ سے عبدالرحمٰن نے عرض کیا کہ اس قسم کے رقت انگیز مواقع پر لوگ تو روتے ہی ہیں مگر آپ کی عظمت شان اور کمال معرفت سے یہ بعید ہے کہ آپ روئیں۔ اس کا جواب آپ ﷺ نے یہ دیا کہ یہ رحمت ہے۔ یعنی میری آنکھیں بے صبری کی وجہ سے آنسو نہیں بہا رہی ہیں جیسا کہ تم سمجھ رہے ہو بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بچہ کو اس حالت میں دیکھ کر جذبہ رحم امنڈ رہا ہے جو آنسوں کی شکل میں آنکھوں سے بہہ رہا ہے۔

جو شخص ایسے موقع پر بھی غمگین نہ ہو اور اس کا دل غم کی کسک محسوس نہ کرے اس کے سینہ میں دھڑکتا ہوا دل نہیں ہے بلکہ پتھر کا ایک ٹکڑا ہے جب کہ نظروں کے سامنے لخت جگر دم توڑ رہا ہو ایسے نازک موقع پر بھی آنکھیں آنسو نہ بہائیں تو یہ صبر و ضبط نہیں ہے بلکہ اس احساس محبت و مروت اور جذبہ ترحم کا فقدان ہے لہٰذا یہ حال یعنی غمگین ہونا اہل کمال کے نزدیک کامل تر ہے یہ بنسبت اس چیز کے کہ بچہ کی موت ہو جائے اور چہرہ پر بشاشت و اطمینان کی لہریں دوڑ رہی ہوں۔

ساری کائنات سے افضل ہونے کے باوجود آزمائشیں

سب سے زیادہ شان محمد رسول اللہ ﷺ کی ہے، مشرق و مغرب میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ جیسا نہیں:

ابوذر غفاری بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے کیسے جانا کہ آپ نبی ہیں، حتی کہ آپ نے یقین کرلیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوذر! میرے پاس دو فرشتے آئے جبکہ میں مکہ کی وادی بطحا میں تھا، ان میں سے ایک زمین پر اتر آیا اور دوسرا آسمان اور زمین کے درمیان تھا، ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: کیا یہ وہی ہیں؟ اس نے کہا: ہاں، اس نے کہا:

فَزِنْهُ بِرَجُلٍ، فَوُزِنْتُ بِهٖ فَوَزَنْتُه ثُمَّ قَالَ:زِنْهُ بِعَشَرَةٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِمِائَةٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ:زِنْهُ بِاَلْفٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ، كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُوْنَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيْزَانِ۔ قَالَ:فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: لَوْوَزَنْتَهeبِاُمَّتِهٖ لَرَجَحَهَا۔

ان کا ایک آدمی کے ساتھ وزن کریں، میرا اس کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں اس پر بھاری تھا، پھر اس نے کہا: ان کا دس افراد کے ساتھ وزن کرو، میرا ان کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں ان پر بھی بھاری رہا، پھر اس نے کہا: ان کا سو افراد کے ساتھ وزن کرو، میرا ان کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں ان پر بھی بھاری رہا، پھر اس نے کہا: ان کا ایک ہزار کے ساتھ وزن کرو، میرا ان کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں ان پر بھی بھاری رہا، گویا ترازو کے ہلکے ہونے کی وجہ سے، میں انھیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ پر گر پڑیں گے۔ فرمایا: ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: اگر تم نے ان کا ان کی پوری امت کے ساتھ بھی وزن کر لیا تو یہ اس (امت) پر غالب آ جائیں گے۔''

(سنن دارمی:١٤)

ایسے حسین وجمیل کو بھی آزمائش آئی ہے۔ بلکہ آپ ﷺ کو سب سے زیادہ آزمائشیں آئیں ہیں۔

طائف کی آزمائش

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دن میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا احد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آپ ﷺ پر گذرا ہے؟ (احد کی جنگ میں آپ ﷺ کو بہت زیادہ مصیبتوں اور اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا تھا) رسول اللہ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ سوال سن کر فرمایا: تمہاری اس قوم کی طرف سے جو صورت حال پیش آئی تھی وہ احد کے دن سے کہیں زیادہ مجھ پر سخت تھی اور یہ عقبہ کے دن کا واقعہ ہے، جب میں نے تمہاری اس قوم سے ایسی سخت اذیتیں اٹھائیں جن سے زیادہ سخت اذیتیں ان کی طرف سے عمر بھر مجھے کبھی نہیں پہنچیں، ہوا یہ تھا کہ میں اس دن ابن عبد یا لیل ابن کلال کے پاس پہنچا اور اس کو اسلام قبول کرنے کی تلقین کی لیکن اس نے میری تلقین پر کوئی توجہ نہیں دی اور میں رنجیدہ وغمگین اپنے منہ کی سیدھ میں چل پڑا اور چلتا ہی رہا یہاں تک کہ قرن ثعالب پہنچ کر میرے حواس قابو میں آئے۔

فَرَفَعْتُ رَأْسِي ، فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ، فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ ذٰلِكَ فِيمَا شِئْتَ، إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمِ الأَخْشَبَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلاَبِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لاَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.

"میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا ابر کا ٹکڑا ہے جو مجھ پر سایہ کیے ہوئے ہے اور پھر اچانک میری نظر اس ابر کے ٹکڑے میں جبرائیل علیہ السلام پر پڑی۔ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے مخاطب کیا اور کہا کہ آپ ﷺ کے پروردگار نے آپ ﷺ کی قوم کی بات سن لی اور اس کا وہ جواب بھی سن لیا جو اس نے آپ ﷺ کو دیا ہے یعنی آپ ﷺ کی قوم کا آپ ﷺ کو برا بھلا کہنا آپ ﷺ کو جھٹلانا اور آپ ﷺ کو ایذا پہنچانا سب معلوم ہے اور اب پروردگار نے آپ ﷺ کی خدمت میں پہاڑوں کے فرشتہ کو (جس کے سپرد تمام روئے زمین کے کوہ وجبل کی عملداری ہے) اس لئے بھیجا ہے کہ آپ ﷺ اپنی قوم کی ہلاکت وتباہی اور ان تمام ظالموں کو پہاڑوں میں دبا دینے کے بارے میں جو چاہیں حکم صادر فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھ کو یا نبی! کہہ کر مخاطب کیا اور سلام کر کے کہا کہ اے محمد ﷺ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کی قوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بات سن لی ہے، میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں، مجھ کو آپ ﷺ کے پروردگار نے آپ ﷺ کے پروردگار نے آپ ﷺ کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ آپ ﷺ مجھے اپنے فیصلہ کی تعمیل کا حکم دیں، اگر آپ ﷺ فرمائیں تو میں آپ ﷺ کی قوم کے لوگوں پر ان دونوں پہاڑوں اخشبین کو الٹ دوں، جن کے نیچے دب کر سب کے سب نیست و نابود ہو جائیں)'' رسول کریم ﷺ نے یہ سن کر فرمایا:

بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.

میں ان کی ہلاکت کا خواہاں نہیں ہوسکتا بلکہ میں تو یہ امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالی ان کی نسل میں سے ایسے لوگ پیدا فرمادے جو صرف اسی ایک خدا کی عبادت کریں اور کسی بھی چیز کو اس کا شریک قرار نہ دیں۔''

(صحیح بخاری، حدیث:۳۲۳۱)

رسول اللہ ﷺ جب قبیلہ ثقیف میں پہنچے تو وہاں اس قبیلہ کے ایک سردار ابن عبد یالیل ابن کلال کو اسلام کی دعوت دی لیکن نہ صرف یہ کہ ان لوگوں پر آپ ﷺ کی دعوت وتبلیغ کا کوئی اثر نہیں ہوا اور کسی نے آپ ﷺ کی بات نہیں مانی بلکہ وہاں کے جاہلوں اور ظالموں نے آپ ﷺ کے ساتھ انتہائی انسانیت سوز سلوک کیا، آپ ﷺ کو گالیاں دیں، سخت ایذائیں پہنچائیں، انتہا یہ کہ آپ ﷺ پر بے تحاشا پتھر برسائے جس سے آپ ﷺ خون میں شرابور ہو گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک طرف تو دین حق سے ان کی بے اعتنائی، دعوت وتبلیغ کی ناکامی، دوسری طرف ان بدبختوں کا اس قدر تکلیف دہ اور جان سوز رویہ کہ پورا جسم لہولہان ہوگیا، اس سخت ترین رنج وغم اور انتہائی ہولناک اذیتوں نے آپ ﷺ پر شدید قسم کی سراسیمگی اور بدحواسی طاری کردی، نہ یہ خبر رہی کہ کدھر سے آئے تھے، نہ یہ شعور رہا کہ کہاں جانا ہے، نہ راستہ کا پتہ رہا نہ منزل کی پہچان بس جدھر منہ اٹھا چل کھڑے ہوئے، یوں ہی چلتے چلتے جب کچھ ہوش وحواس بجا ہوے تو معلوم ہوا کہ قرن ثعالب کے مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں نجد کی میقات ہے اور جس کو قرن منازل کہتے ہیں:، اسی جگہ ایک ابر کے ٹکڑے میں جبرائیل علیہ السلام نمودار ہوئے اور یہیں پہاڑوں پر مامور فرشتہ نے ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی اجازت طلب کی مگر یہ آپ ﷺ کی رحمت وشفقت تھی کہ اس سخت ترین صورت حال سے دوچار کرنے والوں کے خلاف کوئی فیصلہ کرنا ناگوارہ نہیں ہوا اور امید یہ قائم کی اگر ان کو ہدایت کی توفیق نصیب نہیں ہوئی تو کیا ہوا، یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں سے ایسے لوگ ضرور پیدا کردے گا جو کفر وشرک کی راہ چھوڑ کر ایمان واسلام کی آغوش میں آجائیں گے۔

بی بی ماشطہ کی آزمائش

فرعون کی ایک خادمہ تھی لونڈی تھی فرعون کی خدمت کرتی تھی اسے کنگی کرتی تھی اس کے ہاتھ سے کنگی نیچے گر گئی اس نے بسم اللہ پڑھ کر کنگی اٹھائی، فرعون نے یہ نام سنا تو چیخنے لگ گیا۔ یہ تو نے کس کا نام لیا ہے میرا نام کیوں نہیں لیا، مشرک کو بڑی تکلیف ہوتی ہے جب اس کے سامنے اللہ کا نام لیا جائے، اس خادمہ نے کہا میرا رب ایک اللہ ہے اور تیرا بھی رب اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس نے مجھے اور تجھے پیدا کیا ہے، اللہ کے سوا کوئی رب ایسا نہیں جس نے کسی کو پیدا کیا ہو۔ فرعون کہنے لگا تو مجھے رب مان لے ورنہ میں تجھے ختم کر دوں گا۔ یہ بی بی کہنے لگی تجھے رب نہیں مانوں گی جو مرضی کر لے۔ رب کعبہ کی قسم! موحد کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کیے جا سکتے ہیں اس کی گردن اس کے جسم سے جدا کی جا سکتی ہے، لیکن اس کی گردن کسی اور کے در پر جھک نہیں سکتی، کسی اور کو وہ الٰہ مان نہیں سکتا۔ ہر قسم کی تکلیف برداشت کر سکتا ہے لیکن وہ خالق کا در نہیں چھوڑ سکتا۔

اس ماشطہ نے کہا میں تجھے رب نہیں مانوں گی۔ فرعون نے کہا پتا کرو اس کے کتنے بیٹے ہیں، اس کے کارندوں نے کہا اس کے چار بیٹے ہیں فرعون نے کہا انھیں حاضر کیا جائے۔ چاروں بیٹوں کا حاضر کیا، بیٹے جوان تھے ایک بیٹا چھوٹا تھا وہ ماں کے سینے سے لگ گیا۔ فرعون کہنے لگا ماشطہ اب کیا ارادہ ہے؟ اپنے بیٹوں کو مروانا ہے یا مجھے رب ماننا ہے۔ ماشطہ نے کہا جو تیری مرضی ہے تو وہ کر لے میں تجھے رب نہیں مانوں گی میں رب اسے ہی کہوں گی جو اصل رب ہے، پروردگار ہے۔ فرعون نے کہا آگ جلائی جائے اس پر کڑھا رکھا جائے، اس میں تیل ڈالا جائے۔ جب تیل خوب گرم ہو گیا تو اب فرعون نے کہا کیا خیال ہے؟ مائی ماشطہ نے کہا میرا خیال وہی ہے جس کا اظہار کر چکی ہوں۔

توحید والے نہیں بدلتے اللہ ہمیں بھی استقامت عطا فرمائے۔ فرعون نے اس کا بڑا بچہ تیل میں ڈال دیا، پھر مائی سے پوچھا اب تیرا کیا خیال ہے؟ مائی نے کہا خیال وہی ہے میرا رب عرش والا ہی ہے۔ اس کا دوسرا بیٹا بھی تیل میں ڈال دیا گیا، پھر اس سے پوچھا گیا اس نے کہا میرا رب وہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس کے سامنے تیسرا بیٹا بھی تیل میں پھینک دیا گیا لیکن اس کی توحید خلل نہیں آیا۔

دوستو! جس ماں کے سامنے اس کے تین بیٹے یکے بعد دیگرے شہید کر دیے جائیں اس کے دل پر کیا گزری ہو گی، لیکن اس بی بی کے عقیدے میں ذرا بھی فرق نہیں آیا۔ بلکہ اس کا ایمان پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہو گیا۔ اب چوتھے بیٹے کے متعلق فرعون کہنے لگا کیا خیال ہے کیا اب اسے بچانا ہے یا اسے بھی مروانا ہے۔ ماں نے اپنی چھاتی سے بچے کو جدا کیا اور فرعون کے حوالے کر دیا اور کہا یہ تو میرے چار بیٹے ہیں اگر زیادہ بھی ہوتے ان کو بھی قربان کر دیتی لیکن اللہ کی توحید کبھی نہ چھوڑتی۔ فرعون نے بالآخر اس بی بی کو بھی آگ کے تیل میں پھینک دیا۔

اس طرح کا واقعہ صحیح مسلم میں بھی ہے، آپ ذرا وہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

آگ کی خندق میں چھلانگ لگا دی

صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے ایک بادشاہ تھا جس کے پاس ایک جادوگر تھا جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو آپ میرے ساتھ ایک لڑکے کو بھیج دیں تاکہ میں اسے جادو سکھا سکوں، تو بادشاہ نے ایک لڑکا جادو سیکھنے کے لیئے جادوگر کی طرف بھیج دیا جب وہ لڑکا چلا تو اس کے راستے میں ایک راہب تھا تو وہ لڑکا اس راہب کے پاس بیٹھا اور اس کی باتیں سننے لگا جو کہ اسے پسند آئیں پھر جب بھی وہ جادوگر کے پاس آتا اور راہب کے پاس سے گزرتا تو اس کے پاس بیٹھتا اور جب وہ لڑکا جادوگر کے پاس آتا تو وہ جادوگر اس لڑکے کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مارتا (کہ تو لیٹ کیوں آتا ہے) تو اس لڑکے نے اس کی شکایت راہب سے کی تو راہب نے کہا کہ اگر تجھے جادوگر سے ڈر ہو تو کہہ دیا کر کہ مجھے میرے گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب تجھے گھر والوں سے ڈر ہو تو کہہ دیا کر کہ مجھے جادوگر نے روک لیا تھا۔ اسی دوران ایک بہت بڑے سانپ نے لوگوں کا راستہ روک لیا، جب لڑکا اس طرف آیا تو اس نے کہا میں آج جاننا چاہوں گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے اور پھر ایک پتھر پکڑا اور کہنے لگا اے اللہ اگر تجھے جادوگر کے معاملہ سے راہب کا معاملہ زیادہ پسندیدہ ہے تو اس درندے کو مار دے تاکہ لوگوں کا آنا جانا ہو اور پھر وہ پتھر اس درندے کو مار کر اسے قتل کر دیا اور لوگ گزرنے لگے پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اسے اس کی خبر دی تو راہب نے اس لڑکے سے کہا اے میرے بیٹے آج تو مجھ سے افضل ہے کیونکہ تیرا معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ جس کی وجہ سے تو عنقریب ایک مصیبت میں مبتلا کر دیا جائے گا پھر اگر تو مبتلا کر دیا جائے تو کسی کو میرا نہ بتانا، اور وہ لڑکا مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو صحیح کر دیتا تھا بلکہ لوگوں کا ساری بیماری سے علاج بھی کر دیتا تھا، بادشاہ کا ایک ہم نشین اندھا ہو گیا اس نے لڑکے کے بارے میں سنا تو وہ بہت سے تحفے لے کر اس کے پاس آیا اور اسے کہنے لگا کہ اگر تم مجھے شفا دے دو تو یہ سارے تحفے جو میں یہاں لے کر آیا ہوں وہ سارے تمہارے لئے ہیں، اس لڑکے نے کہا میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا شفا تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے تو اگر تو اللہ پر ایمان لے آئے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ وہ تجھے شفا دے دے، پھر وہ اللہ پر ایمان لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا فرما دی پھر وہ آدمی بادشاہ کے پاس آیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا جس طرح کہ وہ پہلے بیٹھا کرتا تھا بادشاہ نے اس سے کہا کہ کس نے تجھے تیری بینائی واپس لوٹا دی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا میرے رب نے اس نے کہا کیا میرے علاوہ تیرا اور کوئی رب بھی ہے اس نے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے، پھر بادشاہ اس کو پکڑ کر اسے عذاب دینے لگا تو اس نے بادشاہ کو لڑکے کے بارے میں کہا پھر جب وہ لڑکا آیا تو بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا کہ اے بیٹے! کیا تیرا جادو اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اب تو مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو بھی صحیح کرنے لگ گیا ہے اور ایسے ایسے کرتا ہے؟ لڑکے نے کہا میں تو کسی کو شفا نہیں دیتا بلکہ شفا تو اللہ تعالی دیتا ہے بادشاہ نے اسے پکڑ کر عذاب دیا یہاں تک کہ اس نے راہب کے بارے میں بادشاہ کو بتا دیا، راہب آیا تو اس سے کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا، راہب نے انکار کر دیا پھر بادشاہ نے آرا منگوایا اور اس راہب کے سر پر رکھ کر اس کا سر چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے پھر بادشاہ کے ہم نشین کو لایا گیا اور اس سے بھی کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا اس نے بھی انکار کر دیا بادشاہ نے اس کے سر پر بھی آرا رکھ کر سر کو چیر کر اس کے دو ٹکڑے کروا دیئے پھر اس لڑکے کو بلوایا گیا وہ آیا تو اس سے بھی یہی کہا گیا کہ اپنے مذہب سے پھر جا اس نے بھی انکار کر دیا تو بادشاہ نے اس لڑکے کو اپنے کچھ ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا اسے فلاں پہاڑ پر لے جا اور اسے اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا اگر یہ اپنے مذہب سے پھر جائے تو اسے چھوڑ دینا اور اگر انکار کر دے تو اسے پہاڑ کی چوٹی سے نیچے پھینک دینا، چنانچہ بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے تو اس لڑکے نے کہا: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ " اے اللہ تو مجھے ان سے کافی ہے جس طرح تو چاہے مجھے ان سے بچا لے اس پہاڑ پر فورا ایک زلزلہ آیا جس سے بادشاہ کے وہ سارے ساتھی گر گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا بادشاہ نے اس لڑکے سے پوچھا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا لڑکے نے کہا اللہ پاک نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے ان سے بچا لیا ہے بادشاہ نے پھر اس لڑکے کو اپنے ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا اسے ایک چھوٹی کشتی میں لے جا کر سمندر کے درمیان میں پھینک دینا اگر یہ اپنے مذہب سے نہ پھرے، بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو لے گئے تو اس لڑکے نے کہا: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ ''اے اللہ تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچا لے'' پھر وہ کشتی بادشاہ کے ان ساتھیوں سمیت الٹ گئی اور وہ سارے کے سارے غرق ہو گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا اس نے کہا اللہ تعالی نے مجھے ان سے بچا لیا ہے پھر اس لڑکے نے باشاہ سے کہا تو مجھے قتل نہیں کر سکتا جب تک کہ اس طرح نہ کرو جس طرح کہ میں تجھے حکم دوں بادشاہ نے کہا وہ کیا؟ اس لڑکے نے کہا سارے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرو اور مجھے سولی کے تختے پر لٹکا پھر میرے ترکش سے ایک تیر کو پکڑو پھر اس تیر کو کمان کے حلہ میں رکھو اور پھر کہو: بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ''اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے'' پھر مجھے تیر مارو اگر تم اس طرح کرو تو مجھے قتل کر سکتے ہو پھر بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا اور پھر اس لڑکے کو سولی کے تختے پر لٹکا دیا پھر اس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا پھر اس تیر کو کمان کے حلہ میں رکھ کر کہا اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر وہ تیر اس لڑکے کو مارا تو وہ تیر اس لڑکے کی کنپٹی میں جا گھسا تو لڑکے نے اپنا ہاتھ تیر لگنے والی جگہ پر رکھا اور مر گیا تو سب لوگوں نے کہا: آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ ''ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، بادشاہ کو اس کی خبر دی گئی اور اس سے کہا گیا تجھے جس بات کا ڈر تھا اب وہی بات آن پہنچی کہ لوگ ایمان لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے تو پھر بادشاہ نے گلیوں کے دھانوں پر خندق کھودنے کا حکم دیا پھر خندق کھودی گئی اور ان خندقوں میں آگ جلا دی گئی بادشاہ نے کہا جو آدمی اپنے مذہب سے پھرنے سے باز نہیں آئے گا تو میں اس آدمی کو اس خندق میں ڈلوا دوں گا تو انھیں خندق میں ڈال دیا گیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا وہ عورت خندق میں گرنے سے گھبرائی تو اس عورت کے بچے نے کہا: یَا أُمَّهْ اصْبِرِی فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ'' اے امی جان صبر کر کیونکہ تو حق پر ہے۔

(صحیح مسلم، حدیث: 5328)

ایسے لوگوں کے بارے میں ہی اللہ نے کہا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾. [فصلت: ۳۰]

''بے شک وہ لوگ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، پھر خوب قائم رہے، ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور اس جنت کے ساتھ خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیے جاتے تھے۔''

مجرموں الگ ہو جاؤ

قیامت کے دن ساری خلقت اللہ کے دربار میں اکٹھی ہوگی اللہ تعالیٰ حکم دیں گے:

﴿وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ﴾.[یٰسین: ۵۹]

''اور الگ ہو جاؤ آج اے مجرمو!''

مجرموں کو، مشرکوں کو اللہ تعالیٰ موحدین سے الگ کر دیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں مجرم اور فرمانبردار سب ملے جلے رہتے ہیں، باپ مجرم اور بیٹا اللہ کا فرمانبردار ہے اور وہ ایک ہی جگہ رہتے ہیں۔ لیکن وہاں یہ صورت نہیں ہوگی، نہ وہاں نسب کا لحاظ ہوگا۔ بلکہ مجرموں کو حکم دیا جائے گا کہ وہ اللہ کے فرمانبرداروں سے الگ ہو جائیں۔ اور جن لوگوں کا وہ دنیا میں مذاق اڑایا کرتے تھے بچشم خود دیکھ لیں کہ آج ان کو کیسی کیسی نعمتیں اور آرام مہیا ہیں۔

اور دوسرا یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ مجرموں کو ایک دوسرے سے الگ کردیا جائے گا، اے مجرمو! تم باہم مل کر نہ رہو۔ بلکہ الگ الگ کھڑے ہو جاؤ۔ کیونکہ تم سے انفرادی طور پر اکیلے اکیلے ٹھیک ٹھاک باز پرس ہونے والی ہے۔

اور جنتیوں کے بارے میں حکم دیا جائے گا:

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ﴾. [الزمر:۷۳]

''اور وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈر گئے، گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جائے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آئیں گے، اس حال میں کہ اس کے دروازے کھول دیے گئے ہوں گے اور اس کے نگران ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو، تم پاکیزہ رہے، پس اس میں داخل ہو جاؤ، ہمیشہ رہنے والے۔''

نور پوری رحمہ اللہ کی شخصیت اور ان کی وفات

دوسرا اعلان یہ ہے کہ پچھلے دنوں استاذ الاساتذہ حافظ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ وفات پا چکے ہیں۔ إنا للہ و إنا إلیہ راجعون. یہ اللہ تعالیٰ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظام ہے کہ جو اس دنیا میں آیا ہے اس نے جانا ہی جانا ہے۔

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴾.[الرحمان:٢٦]

بقا صرف اللہ کو ہے۔ نبی اکرم ﷺ جب فوت ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خیال تھا کہ ابھی آپ ﷺ کی بہت ضرورت تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں لیکن اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ کس نے کتنی دیر یہاں ٹھہرنا ہے۔ حافظ نورپوری رحمہ اللہ کے جانے کے بعد ہمیں بڑی کمی نظر آ رہی ہے، ان کے متبادل کوئی شخصیت نظر نہیں آ رہی۔ لیکن اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں اس دنیا میں کس نے کتنی دیر ٹھہرنا ہے۔ آپ ان کے جنازے میں شریک ہوئے ہوں گے، اتنا بڑا جنازہ تھا میں نے اپنی زندگی میں اتنا بڑا جنازہ نہیں دیکھا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی بے شمار رحمتیں برسائے، ان کی قبر کو جنت کے باغوں سے ایک باغیچہ بنائے۔ جب میرے پہلے خطبات چھپ کر آئے تو ان کو بھی ایک نسخہ دیا۔ کچھ دنوں بعد میں ان سے ملنے گیا تو ان کے ڈیسک پر میری یہی کتاب خطبات شاہد پڑی ہوئی تھی، اس کو کھول کر دیکھا تو اس پر حافظ صاحب کے لکھے ہوئے الفاظ موجود تھے۔ حافظ صاحب کہنے لگے میں نے یہ ساری کتاب پڑھی ہے، کئی جگہ پر تو آپ نے حکمرانوں کو اور معاشرے کو خوب رگڑا لگایا ہے۔ اتنے بڑے شیخ نے میری کتاب پڑھی مجھے اپنی کم مائیگی کا احساس ہو رہا تھا۔ اور حافظ صاحب کی شخصیت کی عظمت کا تقابل کر کے میں نے سر جھکا لیا۔ آج کون ہے جو کسی کم درجہ انسان کی کتاب پڑھتا ہو۔ یہ حافظ صاحب کی مجھ پر شفقت تھی، وہ واقعی بہت عظیم آدمی تھے۔ اللہ تعالیٰ انھیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باحیا خاتون کے اوصاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ * وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ﴾۔ [النور: ۳۰، ۳۱]

"(اے نبی) مومن مردوں سے کہیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔ اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر ہے۔ اور مومن عورتوں سے بھی کہیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو از خود ظاہر ہوجائے۔ اور اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر ڈال لیا کریں اور اپنے بناؤ سنگھار کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر نہ کریں۔"

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود و سلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

محترم سامعین حضرات!

اللہ پاک کی مقدس، محترم، بابرکت عظمت والی کتاب کے اٹھارویں پارے کی سورۃ النور کی ایک آیت تلاوت فرمائی ہے۔ اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے مومنہ عورتوں کو پردے کا حکم دیا ہے، نگاہ اور شرمگاہ کی حفاظت کا حکم دیا ہے، باپردہ رہنے کا حکم دیا ہے۔

آج ان شاء اللہ العزیز اس خطبہ جمعہ میں ان نیک خواتین کا ذکر کیا جائے گا جو زمین پر چلتی تھیں تو شرم و حیاء کے ساتھ چلتی تھیں۔ اسلام نے عورت کی عزت اور مقام کو بلند کیا ہے۔ جو مقام عورت کو اسلام نے دیا ہے وہ کسی مذہب نے نہیں دیا۔

عورت کی عظمت

عورت کی حفاظت کے لیے اللہ نے پردے کے احکام نازل فرمائے، عورت کے گھر کی حفاظت کے لیے، عورت کے جسم کی حفاظت کے لیے، عورت کے چہرے کی حفاظت کے لیے، عورت کی عظمت کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن میں قانون بنا دیا۔

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ﴾ [النور: ۳۰]

(اے نبی) مومن مردوں سے کہیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔ اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر ہے۔

نظر کی حفاظت

آدمی کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ اپنی بیوی یا اپنی محرم خواتین کے سوا کسی دوسری عورت کو نگاہ بھر کر دیکھے۔ ایک دفعہ اچانک نظر پڑ جائے تو وہ معاف ہے، لیکن یہ معاف نہیں ہے کہ آدمی نے پہلی نظر میں جہاں کوئی کشش محسوس کی ہو وہاں پھر نظر دوڑائے۔ نبی ﷺ نے اس طرح کی دیدہ بازی کو آنکھ کی بدکاری سے تعبیر فرمایا ہے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ آدمی اپنے تمام حواس سے زنا کرتا ہے۔ دیکھنا آنکھوں کی زنا ہے۔ لگاوٹ کی بات چیت زبان کا زنا ہے۔ آواز سے لذت لینا کانوں کی زنا ہے۔ ہاتھ لگانا اور ناجائز مقصد کے لیے چلنا ہاتھ پاؤں کا زنا ہے۔ بدکاری کی یہ ساری تمہیدیں جب پوری ہو چکتی ہیں تب شرم گاہیں یا تو اس کی تکمیل کر دیتی ہیں، یا تکمیل کرنے سے رہ جاتی ہیں۔

(صحیح بخاری، حدیث:٦٢٤٣)

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

يَا عَلِيُّ لا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةَ.

”اے علی ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالنا۔ پہلی نظر تو معاف ہے مگر دوسری تیرے لیے معاف نہیں“

(جامع ترمذی، حدیث:۲۷۷۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي.

"جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی ﷺ سے پوچھا اچانک نگاہ پڑ جائے تو کیا کروں۔ فرمایا فوراً نگاہ پھیر لو، یا نیچی کرلو۔"

(صحیح مسلم، حدیث:۲۱۵۹)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

ان النظر سهم من سهام ابليس مسموم، من تركها مخافتي ابدلته ايمانا يجد حلاوته في قلبه.

"نگاہ ابلیس کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جو شخص مجھ سے ڈر کر اس کو چھوڑ دے گا میں اس کے بدلے اسے ایسا ایمان دوں گا جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں پائے گا"

(طبرانی)

ابوامامہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهُ إِلَّا أَحْدَثَ اللَّهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا.

"جس مسلمان کی نگاہ کسی عورت کے حسن پر پڑے اور وہ نگاہ ہٹا لے تو اللہ اس کی عبادت میں لطف اور لذت پیدا کر دیتا ہے۔"

(مسند احمد، حدیث:۲۱۷۷۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام جعفر صادق اپنے والد امام محمد باقر سے اور وہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ حج الوداع کے موقع پر نبی ﷺ کے چچا زاد بھائی فضل بن عباس رضی اللہ عنہ (جو اس وقت ایک نوجوان لڑکے تھے) مشعر حرام سے واپسی کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے۔ راستے سے جب عورتیں گزرنے لگیں تو فضل ان کی طرف دیکھنے لگے۔ نبی ﷺ نے ان کے منہ پر ہاتھ رکھا اور اسے دوسری طرف پھیر دیا۔

(سنن ابی داؤد، حدیث:۱۸۰۹)

حجۃ الوداع کا قصہ ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت راستہ میں رسول اللہ ﷺ کو روک کر حج کے متعلق ایک مسئلہ پوچھنے لگی اور فضل بن عباس نے اس پر نگاہیں گاڑ دیں۔ نبی ﷺ نے ان کا منہ پکڑ کر دوسری طرف کر دیا۔

(صحیح بخاری، حدیث:۶۲۲۸)

گھروں میں اجازت لے کر داخل ہو

اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾.[النور:۲۷]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں داخل نہ ہو، یہاں تک کہ انس معلوم کرلو اور ان کے رہنے والوں کو سلام کہو۔ یہ تمھارے لیے بہتر ہے، تا کہ تم نصیحت حاصل کرو۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ جب «یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا» کے الفاظ سے خطاب فرمائیں تو پھر ایمان والوں کو پوری توجہ سے ہمہ تن گوش ہو کر اللہ کا یہ حکم سننا چاہیے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ بڑے احسن اور بڑے پیارے انداز سے خطاب فرما رہے ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مخاطب کر کے کہہ رہے ہیں: گھروں میں داخل ہونے سے پہلے سلام کہا کرو۔

گھر اپنا ہو، گھر اپنی والدہ کا ہو، گھر اپنی بیٹی کا ہو، اپنے عزیز کا ہو اجازت کے بغیر داخل نہ ہو۔ جب اپنے گھر جاؤ دروازہ کھٹکھٹاؤ اور کھانس لو تاکہ گھر والے اپنے فرد کی آواز پہچان لیں اور اپنے معاملات بہتر بنا لیں۔

یہ احکام فحاشی کی روک تھام کے سلسلہ میں سد ذرائع کا حکم رکھتے ہیں۔ عرب معاشرہ میں یہ عام دستور تھا۔ کہ لوگ ایک دوسرے کے گھروں میں بلاجھجک داخل ہوجاتے تھے۔ اس آیت کے ذریعہ ایسی آزادانہ آمدورفت پر پابندی لگا دی گئی۔

اپنی ماں اور بیٹیوں تک کے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے

اس آیت میں تستانسوا کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کا مادہ انس ہے جس کا عربی میں بھی وہی مفہوم ہے جو ہمارے ہاں سمجھا جاتا ہے یعنی کسی سے مانوس ہونا یا اسے مانوس کرنا۔ اور اس کا مطلب کوئی بھی ایسا کام کرنا ہے جس سے صاحب خانہ کو علم ہوجائے کہ دروازے پر فلاں شخص کھڑا اندر آنے کی اجازت چاہ رہا ہے۔ بعض دفعہ کھنگارنے سے ہی یہ مطلب حاصل ہوجاتا ہے۔ اور بعض دفعہ بولنے یا السلام علیکم کہنے سے۔ اس طرح صاحب خانہ کو اس کی کھانسی یا آواز سے ہی یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ آواز فلاں شخص کی ہے۔ بعض دفعہ کوئی شخص برقی گھنٹی ہی اس انداز سے دباتا ہے جو اس میں اور صاحب خانہ میں متعارف ہوتی ہے۔ اور گھنٹی بجانے سے ہی صاحب خانہ کو علم ہوجاتا ہے۔ کہ فلاں شخص آکر آواز دے رہا ہے۔ ایسی تمام صورتیں ''تستانسوا'' کے مفہوم میں داخل ہیں۔ اسی لئے اس کے قریبی مفہوم رضا حاصل کرنا سے اس کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ اب اگر یہ ''استیناس'' السلام علیکم کہنے سے ہی کیا گیا ہے تو ٹھیک ہے۔ اور اگر کسی اور طریقہ سے کیا گیا ہے تو گھر میں داخل ہوتے وقت السلام علیکم کہنا بھی ضروری ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استیناس ضروری ہے:

علاء بن سیار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کیا میں گھر جاتے وقت اپنی ماں سے بھی اذن مانگوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں وہ بولا: میں تو اس کے ساتھ گھر میں رہتا ہوں آپ نے فرمایا: پھر بھی اجازت لے کر داخل ہو وہ کہنے لگا: میں ہی تو اس کی خدمت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: پھر بھی اجازت لے کر داخل ہو۔ کیا تو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تو اپنی ماں کو ننگا دیکھے؟ وہ کہنے لگا: نہیں آپ نے فرمایا: تو پھر اذن لے کر جا۔

(موطا امام مالك، كتاب الجامع، باب الاستيذان)

بہتر یہی ہے کہ اپنے گھر میں یکا یک اور اچانک داخل نہ ہو۔

یہ بات صاحب خانہ اور ملاقاتی دونوں کے حق میں بہتر ہے کہ ملاقاتی صاحب خانہ سے پہلے اذن حاصل کرے۔ پھر گھر میں داخل ہو۔ اس لئے کہ اگر ملاقاتی گھر میں بلا اذن داخل ہو تو ممکن ہے اس وقت اہل خانہ اپنی کسی پرائیوٹ گفتگو میں مصروف ہوں، یا عورت بے حجاب پھر رہی ہوں۔ یا صاحب خانہ کسی اور مجبوری یا معذوری کی وجہ سے اس وقت ملاقات کرنا ہی نہ چاہتا ہو اور اس طرح ملاقاتی کو خواہ مخواہ خفت یا ندامت حاصل ہو۔ لہٰذا مہذبانہ طریقہ یہی ہے کہ کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت حاصل کی جائے۔

اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَذَكَّرُوْنَ ﴾ [النور:٢٧]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں داخل نہ ہو، یہاں تک کہ انس حاصل کرلو اور ان کے رہنے والوں کو سلام کہو۔ یہ تمھارے لیے بہتر ہے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔''

عورت کے لیے جنت

جس عورت میں چار خصلتیں ہوں گی وہ جنت میں داخل ہو گی۔

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا صَلَّتْ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ.

''جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑھتی ہو، ماہ رمضان کے روزے رکھتی ہو، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہو اور اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہو، اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہو، داخل ہو جاؤ۔''

(أحمد 1/ 191) واللفظ له. وذكره المنذرى فى الترغيب والترهيب وقال: رواه أحمد والطبرانى، ورواة أحمد رواة الصحيح خلا ابن لهيعة وحديثه حسن فى المتابعات (3/ 52) وكذا الدمياطى فى المتجر الرابح وعزاه لابن حبان (493). وذكره الألبانى فى صحيح الجامع (1/ 240) رقم (673، 674). وكذا فى آداب الزفاف وقال: حسن أو صحيح (282)

اللہ تعالیٰ نے عورت کو یہ مقام عطا فرمایا ہے، اسے گھر کے اندر ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت کا وارث بنا دیا ہے۔ عورت گھر کے اندر رہ کر ہی جنت بنا سکتی ہے۔ وہ اپنے پردے کی حفاظت کرے، جسم کا کوئی حصہ کسی کے لیے ظاہر نہ ہونے دے۔

باپردہ رہنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اسے پر غشی طاری ہوجاتی تھی رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے پردے کی دعا کی:

عطا بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ (ایک دن) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک جنتی عورت نہ دکھلاں؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں! (ضرور دکھلائیے) انہوں نے فرمایا:

هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي أُصْرَعُ، وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي. قَالَ إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَكِ. فَقَالَتْ أَصْبِرُ. فَقَالَتْ إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا.

یہ کالی عورت (پھر فرمایا: ایک مرتبہ) یہ عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ یا رسول اللہ! میں مرگی کے مرض میں مبتلا ہوں (جب مرگی اٹھتی ہے) تو میں ڈرتی ہوں کہ کہیں حالت بے خودی میں) میرا ستر نہ کھل جائے لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کیجئے (کہ میری بیماری جاتی

اس عورت کا نام سعیرہ یا سقیرہ اور یا سکیرہ تھا، ایک روایت کے مطابق یہ عورت ام المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی کنگھی کرنے والی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے) آپ ﷺ نے فرمایا اگر چاہو تو صبر کرو تاکہ تمہیں جنت ملے اور اگر چاہو تو میں دعا کروں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں شفا دے۔ عورت نے عرض کیا کہ میں صبر ہی کروں گی اور پھر کہنے لگی کہ مگر میں ستر کھل جانے سے ڈرتی ہوں، آپ اللہ سے بس یہ دعا کر دیجئے کہ (مرض کی شدت اور حالت بیخودی میں) میرا ستر نہ کھلے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی

(صحیح بخاری، حدیث:٥٦٥٢ ومسلم :2576)

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی دعا قبول فرمائی پھر وہ زندگی بھر بے پردہ نہیں ہوئی، اس کا چہرہ ننگا نہیں ہوا، اس کا ستر نہیں کھلا۔ کتنی باحیا خاتون تھی مرگی کے دورے پڑ رہے ہیں مرگی کی دعا نہیں کرائی بے پردگی کی دعا کرائی کہ میں بے پردہ نہ ہو جاؤں، میرا ستر نہ کھلے۔ بیماری کی پرواہ نہیں، ستر کی پرواہ ہے۔ اور ہماری عورتوں کو ستر کی پرواہ نہیں وہ کھلتا ہے یا نہیں، فیشن پورا کرنا چاہیے، چاہے سارے بازو اور منہ ننگا ہو جائے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حیا

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے آپ کے ساتھ زندگی بسر کی ہے مجھ سے کوئی کوتاہی ہو گئی ہو تو معاف کر دینا، ہوسکتا ہے اب میرا آخری وقت ہو۔

رسول اللہ ﷺ کو دنیا سے گئے چھ ماہ ہو چکے تھے، جب سے اللہ کے رسول ﷺ اس دنیا کو چھوڑ کر چلے گئے تھے، اس وقت سے فاطمہ رضی اللہ عنہا مسلسل کمزور ہو رہی تھی۔ اب زیادہ بیمار ہو گئی تھی تو اپنے شوہر علی رضی اللہ عنہ کو کہنے لگی اب میرا آخری وقت ہے، میں نے اپنی زندگی میں اپنی ذات کی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے جسم کی حفاظت کی ہے، اب جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے جسم پر کسی غیر محرم کی نظر نہ پڑے، اس لیے میرا جنازہ رات کی تاریکی میں اٹھانا۔

ذرا توجہ کرنا! اللہ تعالیٰ باحیا عورتوں کا کتنا احترام کرتے ہیں۔ میری بہنیں میری مائیں سن لیں، جو اپنے گھروں میں بیٹھیں ہیں وہ بھی سن لیں۔ جو عورت خود اپنے جسم کی حفاظت کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے جسم کی حفاظت کرتے ہیں۔

میں آج صبح ہی ایک کتاب پڑھ رہا تھا اس میں لکھا تھا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو مرد عورت کو غلط نگاہ سے دیکھتا ہے اور جو عورت مرد کو غلط نگاہ سے دیکھتی ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز سیسہ پگھلا کر ان لوگوں کی آنکھوں میں ڈالیں گے۔

عورتیں مسجد میں باپردہ آئیں

میری مائیں بہنیں آئی ہیں ان سے بھی میری گزارش ہے کہ وہ بھی جا کر دوسروں کو خطبہ جمعہ کا پیغام سنایا کریں، اپنے خاوندوں کو سنایا کریں انھیں دین کی طرف راغب کیا کریں، خود بھی باپردہ رہیں، پردہ کر کے مسجد میں آیا کریں اور دوسروں کو بھی پردے کا حکم دیں۔ جب مسجد میں آتی ہو تو پردے کے بغیر نہ آنا، خوشبو لگا کر نہ آنا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ، ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ حِينَ يَقْضِينَ الصَّلَاةَ، لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ.

''عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم مسلمان عورتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ فجر کی نماز میں اپنی چادروں میں لپٹ کر حاضر ہوتی تھیں جب نماز ختم کر چکتیں اور اپنے اپنے گھروں کی طرف لوٹ کر جاتیں تو کوئی شخص اندھیرے کی وجہ سے انھیں پہچان نہ سکتا تھا“

(صحیح بخاری، حدیث:٥٧٨)

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا فَلا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ .

”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی عورت خوشبو لگائے تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشا میں شریک نہ ہو۔

(صحیح مسلم، بَاب خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ إِذَا لَمْ يَتَرَتَّبْ عَلَيْهِ فِتْنَةٌ وَأَنَّهَا لا تَخْرُجُ مُطَيَّبَةً:٤٤٤)

عن أبی موسى عن النبی صلى الله عليه وسلم قال كل عين زانية والمرأة إذا استعطرت فمرت بالمجلس فهی كذا وكذا يعنی زانية .

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہر آنکھ زنا کرتی ہے اور وہ عورت جو خوشبو لگا کر کسی (مردوں کی) مجلس کے پاس سے گزرے وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

(جامع ترمذی، حدیث:٢٧٨٦)

ایک پاکباز اور نیک خاتون

آؤ! اب میں آپ کو اللہ کی ایک اور بندی کا واقعہ سناؤں! یہ اللہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندی مریم علیہا السلام ہیں۔ اس نے ساری زندگی اپنے جسم کی حفاظت کی ہے، اس کی پاکیزگی اور طہارت کے چرچے اللہ تعالیٰ نے اس طرح کیے ہیں

﴿وَ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَ طَهَّرَكِ وَ اصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ﴾. [آل عمران: ۴۲]

''اور جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! بیشک اللہ نے تمھیں منتخب کرلیا ہے اور تمھیں پاکیزگی عطا کی ہے اور تمھیں آج سارے جہان کی عورتوں پر برگزیدہ کر دیا ہے۔''

مریم علیہا السلام کے پاس جبریل علیہ السلام انسانی شکل میں آئے۔ آپ غور کریں! جب فرشتہ انسانی شکل میں آیا ہوگا تو کتنا خوبصورت ہوگا۔ مریم علیہا السلام نے انھیں دیکھ کر فوراً کہا:

﴿قَالَتْ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا﴾.

[مریم: ۱۸]

'' (مریم علیہا السلام نے) کہا: بیشک میں تجھ سے رحمان کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو (اللہ سے) ڈرنے والا ہے''

اللہ تعالیٰ نے بتایا میں جبریل علیہ السلام کو انسانی شکل میں بھیج سکتا ہوں، چاہوں تو آج بھی فرشتوں کو اصل شکل میں بھیجوں۔

مریم علیہا السلام نے ایک اجنبی کو دیکھ کر فورا رحمان سے پناہ مانگ لی، اللہ کی نیک بندیاں غیر محرموں کے سامنے نہ ہوتی ہیں اور نہ جاتی ہیں۔

ماں کی اولاد کے لیے دعا

مریم علیہا السلام کی والدہ نے دعا مانگی تھی، نذر مانی تھی۔ اے اللہ تو مجھے اولاد دے میں اس سے دنیا کا کام نہیں لوں گی، میں اسے تیرے دین کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے وقف کر دوں گی۔

﴿إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾.

[آل عمران: ۳۵]

"جب عمران کی بیوی نے کہا اے میرے رب! بے شک میں نے تیرے لیے اس کی نذر مانی ہے جو میرے پیٹ میں ہے کہ آزاد چھوڑا ہوا ہوگا، سو مجھ سے قبول فرما، بے شک تو ہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔"

یاد رکھو! اولاد کی تربیت میں سب سے زیادہ حصہ ماں کا ہوتا ہے۔ باپ نے دوکان پر جانا ہوتا ہے، فیکٹری کارخانے میں جانا ہوتا ہے اولاد گھر ماں کے پاس ہوتی ہے، ماں جو اولاد کو سکھائے گی اولاد وہ سیکھے گی۔ اس لیے ماؤں کو چاہیے وہ اپنی اولاد کی تربیت اسلامی کریں، انھیں اسلام کی تعلیم دیں، انھیں اسلام کے ہیرو کی کہانیاں سنائیں، انگریز کے ہیرو کی کہانیاں اور فلمیں اداکاروں کی کہانیاں نہ سنائیں۔

امام بخاری کی بینائی بچپن میں ختم ہوگئی تھی، ماں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، اللہ تعالیٰ نے ماں کی دعا کی وجہ سے بچے کی بینائی لوٹا دی، ماں نے یہ دعا کی تھی، اے اللہ! میرے اس بچے کی بینائی لوٹا دے، میں اسے تیرے دین کے لیے وقف کروں گی، اسے تیرے رسول ﷺ کی حدیثیں پڑھاؤں گی۔ امام بخاری کی ماں نے پہلے سے ہی یہ نذر مانی تھی، اللہ مجھے جو اولاد دے گا، میں اسے اللہ کے دین لیے وقف کروں گی۔ ماں کی نیت صحیح ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور قبول فرماتے ہیں۔ ہماری ماؤں کی نیتیں صحیح نہیں ہوتیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کے سامنے دین کا نام لے لے گیں اور بعد میں بچے کو دنیا کا ہیرو بنانے کی ہی سوچیں گی، ایسی ماں کی دعا اللہ تعالیٰ قبول کیسے فرمائیں؟

امام بخاری کی والدہ کی دعا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی بینائی لوٹا دی، پھر امام بخاری نے رسول اللہ ﷺ کی احادیث یاد کیں اور ایسا کارنامہ سرانجام دیا، جس پر آج تک محدثین حیران ہیں۔ اتنا بڑا کام اللہ تعالیٰ نے امام بخاری رحمہ اللہ سے لیا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحیح صحیح احادیث جمع کیں، جن کی سندیں رسول اللہ ﷺ تک بالکل صحیح پہنچتی ہیں، ان میں کسی قسم کا کوئی ضعف نہیں، اتنی دیر تک کوئی شیخ الحدیث نہیں بن سکتا جب تک امام بخاری کی لکھی ہوئی، اکٹھی کی ہوئی احادیث نہ پڑھا لے۔ اللہ کی قسم! ہم ساری زندگی اللہ کے سامنے روئیں، سجدہ کریں، اس سے معافی مانگیں تو اللہ تعالیٰ ضرور ہمیں معاف کردے اور ہمارے گناہ ضرور بخش دے۔ لیکن ہم نے مخلص ہوکر کبھی اللہ سے معافی نہیں مانگی، ہم نے کبھی اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق ہی قائم نہیں کیا۔

اگر ہم اپنی نیت صحیح کرلیں، اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے لیے وقف کردیں، انھیں دنیا میں ایک صحیح اور سچا مسلمان بنادیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائیں گیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی قدرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

﴿لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾.

[بقرہ:۲۸۴]

”جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خواہ تم اسے چھپاؤ یا ظاہر کرو، اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔ پھر جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔“

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود وسلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

محترم سامعین حضرات!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین اور آسمان کے درمیان کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی نہ ہو اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی محتاج نہ ہو، ہر چیز اس کی محتاج ہے۔

﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ﴾. [فاطر:١٥]

"اے لوگو! تم ہی اللہ کی طرف محتاج ہو اور اللہ ہی سب سے بے پروا، تمام تعریفوں کے لائق ہے۔"

کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے حکم بغیر حرکت بھی نہیں کرتی، کوئی ریت کا ذرہ، کوئی درخت کا پتہ، پانی کا قطرہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادہ کے بغیر حرکت نہیں کرتا۔ یہ اس کی طاقت ہے یہ اس کی قدرت ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کا قرآن توجہ سے سنیں، ہوسکتا ہے میری اور آپ کی نجات کے لیے یہی سبب بن جائے۔

﴿وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّ رَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ﴾.
[انعام:٥٩]

"اور غیب کی چابیاں تو اسی کے پاس ہیں جسے اس کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا۔ بحر و بر میں جو کچھ ہے اسے وہ جانتا ہے اور کوئی پتہ تک نہیں گرتا جسے وہ جانتا نہ ہو، نہ ہی زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ ہے جس سے وہ باخبر نہ ہو۔ اور تر اور خشک جو کچھ بھی ہو۔ سب کتاب مبین میں موجود ہے۔"

"کُنْ" کہہ کر آگ ٹھنڈی کردی

اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے اس نے آگ کو حکم دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو آگ ٹھنڈی ہو گئی۔

﴿قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ﴾.[الانبیا:٦٩]

''ہم نے کہا اے آگ! تو ابراہیم پر سراسر ٹھنڈک اور سلامتی بن جا۔''

آپ نے اخبارات میں پڑھا ہے کہ کراچی میں ایک فیکٹری میں آگ لگی ہے۔ سو کے قریب بندے فیکٹری میں آگ میں جھلس گئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ فرمائے۔ اللہ تعالیٰ بچانا چاہے تو اس سے بھی بڑی آگ سے بچا سکتا ہے، اس نے اپنے خلیل کو نمرود کی چیخا سے صحیح سلامت محفوظ نکال لیا۔

مفسرین کہتے ہیں: جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا جانے لگا تو جبرئیل حاضر ہوئے اور کہا: کہو تو آپ کی مدد کروں؟ ابراہیم علیہ السلام نے کہا: مجھے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں۔ مجھے میرا اللہ کافی ہے پھر جبرئیل نے کہا: اچھا اپنے اللہ سے دعا ہی کرو، ابراہیم نے فرمایا: میرا اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اور مجھے یہی کافی ہے اب اللہ تعالیٰ نے اپنے اس مخلص بندے کی یوں مدد فرمائی کہ آگ کو حکم دے دیا کہ ابراہیم کے لئے ٹھنڈی ہو جا مگر اتنی ٹھنڈی بھی نہیں کہ ٹھنڈک کی وجہ سے ابراہیم کو تکلیف پہنچے بلکہ صرف اس حد تک ٹھنڈی ہو کہ ابراہیم علیہ السلام آگ کے درمیان صحیح و سالم رہ سکیں۔ یہ آگ جو کئی دنوں میں بنائی گئی تھی اور ابراہیم علیہ السلام کو بھی کئی دن اس آگ میں رکھا گیا مگر آپ کا بال بھی بیکا نہ ہوا۔ جو رسیاں آپ کی مشکیں باندھنے کے لئے استعمال کی گئی وہ تو جل گئیں مگر آپ کے جسم کو کچھ گزند نہ پہنچا۔ مفسرین کہتے ہیں: ابراہیم بعد میں فرمایا کرتے تھے کہ وہ دن کیا آرام و راحت کے دن تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب میں آگ میں رہا تھا۔

آگ کا خاصہ ہر چیز کو جلا دینا اور بھسم کر دینا ہے اور یہ خاصہ آگ ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے سلب کر لیا تھا۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک شاہکار

اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً مختلف اوقات میں اپنی قدرتیں دکھاتے ہیں۔ تیسرے پارے کا دوسرا رکوع پڑھ کر دیکھو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا اظہار فرمایا ہے: عزیر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو کہا اللہ یہ جو وادی مقدس ہے، بیت المقدس کی بستی ہے، یہاں کے رہنے والے سب مر چکے ہیں، اس کی عمارتیں ختم ہو چکی ہیں، اس وادی والے سارے مر چکے ہیں یہ دوبارہ کس طرح آباد ہو گی؟

﴿أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَل لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِّلنَّاسِ وَانظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾

[بقرہ:۲۵۹]

”یا (اس شخص کے حال پر غور نہیں کیا) جو ایک بستی کے قریب سے گزرا اور وہ بستی اپنی چھتوں پر گری پڑی تھی۔ وہ کہنے لگا اس بستی کی موت کے بعد دوبارہ اللہ اسے کیسے زندگی دے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(آباد کرے گا)۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اسے سو سال تک موت کی نیند سلا دیا۔ پھر اسے زندہ کر کے اس سے پوچھا: بھلا کتنی مدت تم یہاں پڑے رہے؟ وہ بولا کہ یہی بس ایک دن یا اس کا کچھ حصہ ٹھہرا ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بات یوں نہیں بلکہ تم یہاں سو سال پڑے رہے۔ اچھا اب اپنے کھانے اور پینے کی چیزوں کی طرف دیکھو، یہ ابھی تک باسی نہیں ہوئیں۔ اور اپنے گدھے کی طرف بھی دیکھو (اس کا پنجر تک بوسیدہ ہو چکا ہے) اور یہ ہم نے اس لیے کیا ہے کہ تجھے لوگوں کے لیے ایک معجزہ بنا دیں (کہ جو شخص سو برس پیشتر مر چکا تھا وہ دوبارہ زندہ ہو کر آ گیا) اور اب گدھے کی ہڈیوں کی طرف دیکھو کہ ہم کیسے انھیں جوڑتے، اٹھاتے اور اس پر گوشت چڑھا دیتے ہیں۔ جب یہ سب باتیں واضح ہوگئیں تو وہ کہنے لگا: اب مجھے خوب معلوم ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے عزیر علیہ السلام کو سو سال تک مار دیا، پھر انھیں دوبارہ زندہ کیا تو انھوں نے دیکھا وہ بستی دوبارہ آباد ہو چکی ہے۔ یہ بستی بیت المقدس تھی، بخت نصر نے جب اسے اجاڑا یہاں کے باشندوں کو تہ تیغ کیا، مکانات گرا دیئے اور اس آباد بستی کو بالکل ویران کر دیا، اس کے بعد یہ بزرگ یہاں سے گزرے، انہوں نے دیکھا کہ ساری بستی تہ و بالا ہوگئی ہے، نہ مکان ہے نہ مکین، تو وہاں ٹھہر کر سوچنے لگے کہ بھلا ایسا بڑا پررونق شہر جو اس طرح اجڑا ہے یہ پھر کیسے آباد ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے خود ان پر موت نازل فرمائی، تو اسی حالت میں رہے اور وہاں ستر سال کے بعد بیت المقدس پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آباد ہوگیا، بھاگے ہوئے بنی اسرائیل بھی پھر آ پہنچے اور شہر کھچا کھچ بھر گیا، وہی اگلی سی رونق اور چہل پہل ہوگئی، اب سو سال کامل کے بعد اللہ تعالیٰ نے انھیں زندہ کیا اور سب سے پہلے روح آنکھوں میں آئی تاکہ اپنا جی اٹھنا خود دیکھ سکیں، جب سارے بدن میں روح پھونک دی گئی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتے کے ذریعے پچھوایا کہ کتنی مدت تک تم مردہ رہے؟ جس کے جواب میں کہا کہ ابھی تک ایک دن بھی پورا نہ ہوا، وجہ یہ ہوئی کہ صبح کے وقت ان کی روح نکلی تھی اور سو سال کے بعد جب جئے ہیں تو شام کا وقت تھا، خیال کیا کہ یہ وہی دن ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم ایک سو سال کامل تک مردہ رہے، اب ہماری قدرت دیکھو کہ تمہارا توشہ بھتا جو تمہارے ساتھ تھا، باوجود سو سال گزر جانے کے بھی ویسا ہی ہے، نہ سڑا نہ خراب ہوا ہے۔ یہ توشہ انگور اور انجیر اور عصیر تھا نہ تو یہ شیرہ بگڑا تھا نہ انجیر کھٹے ہوئے تھے نہ انگور خراب ہوئے تھے بلکہ ٹھیک اپنی اصلی حالت پر تھے، اب فرمایا یہ تیرا گدھا جس کی بوسیدہ ہڈیاں تیرے سامنے پڑی ہیں، انھیں دیکھ تیرے دیکھتے ہوئے ہم اسے زندہ کرتے ہیں، ہم خود تیری ذات کو لوگوں کیلئے دلیل بنانے والے ہیں کہ انھیں قیامت کے دن اپنے دوبارہ جی اٹھنے پر یقین کامل ہو جائے، چنانچہ ان کے دیکھتے ہوئے ہڈیاں اٹھیں اور ایک ایک کے ساتھ جڑیں،

یہ ہڈیاں ان کے دائیں بائیں پھیل پڑی تھیں اور بوسیدہ ہونے کی وجہ سے ان کی سفیدی چمک رہی تھی، ہوا سے یہ سب یکجاں ہوگئیں، پھر ایک ایک ہڈی اپنی اپنی جگہ جڑ گئی اور ہڈیوں کا پورا ڈھانچہ قائم ہوگیا جس پر گوشت مطلق نہ تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے گوشت، رگیں، پٹھے، اور کھال پہنا دی، پھر فرشتے کو بھیجا جس نے اس کے نتھنے میں پھونک ماری، بس اللہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم سے اسی وقت زندہ ہو گیا اور آواز نکالنے لگا، ان تمام باتوں کو دیکھ کر عزیر دیکھتے رہے اور مدت کی یہ ساری کاریگری ان کی آنکھوں کے سامنے ہی ہوئی، جب یہ سب کچھ دیکھ چکے تو کہنے لگے اس بات کا علم تو مجھے تھا ہی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے لیکن اب میں نے اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ لیا، تو میں اپنے زمانے کے تمام لوگوں سے زیادہ علم و یقین والا ہوں۔

متکبر کو مارنے کے لیے چھوٹے پرندے ہی کافی ہیں

بدر میں اللہ تعالیٰ نے فرشتے اصل شکل میں بھیجے تاکہ کافروں کو نظر ہی نہ آئیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے۔ ابرہہ ہاتھی لے کر آیا تھا کہ میں بیت اللہ ڈھا دوں گا، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ابابیل بھیج دیے، ان کا وہ حشر کیا جو ساری دنیا کے لیے عبرت کا سامان بن گیا۔

﴿اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۞ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۞ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۞ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۞ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ﴾.

''کیا تو نے نہیں دیکھا تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کس طرح کیا۔ کیا اس نے ان کے مکر و فریب کو باطل و ناکام نہیں کر دیا۔ اور ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیج دیے۔ جو ان پر کھنگر (پکی ہوئی مٹی) کی پتھریاں پھینکتے تھے۔ تو اس نے انھیں کھائے ہوئے بھس کی طرح کر دیا۔''

یمن میں اہل حبشہ کی عیسائی حکومت قائم تھی اور ابرہہ نامی ایک شخص حکومت حبشہ کا نائب السلطنت مقرر تھا۔ وہ بیت اللہ کے اثر و رسوخ اور عزت و عظمت سے بہت حسد کرتا تھا۔ وہ چاہتا یہ تھا کہ عرب بھر میں یمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دارالخلافہ صنعا کو وہی حیثیت حاصل ہو جائے جو مکہ کو حاصل ہے۔ اور قریش مکہ کعبہ کی وجہ سے جو سیاسی، تمدنی، تجارتی اور معاشی فوائد حاصل کر رہے ہیں وہ ہماری حکومت کو حاصل ہونا چاہئیں۔ اسی غرض سے اس نے صنعا میں ایک عالی شان کلیسا تعمیر کرایا۔

کعبہ پر حملہ کا ارادہ:

کلیسا کی عمارت کعبہ کے مقابلہ میں بڑی پرشکوہ اور عالی شان تھی۔ اس کے باوجود لوگ ادھر متوجہ نہ ہوئے۔ بلکہ جب عرب قبائل کو اس کلیسا کی تعمیر کی غرض و غایت معلوم ہوئی تو کسی نے خفیہ طور پر اس کلیسا میں پاخانہ کر دیا۔ اور ایک دوسری روایت کے مطابق کسی نے اسے آگ لگا دی۔ جس سے ابرہہ کو کعبہ پر چڑھائی کرنے اور اسے تباہ و برباد کرنے کا بہانہ ہاتھ آ گیا۔ اور یہ ممکن ہے کہ اس نے خود ہی کعبہ پر چڑھائی کرنے کی کوئی معقول وجہ پیدا کرنے کے لیے خود ہی اس کلیسا کو آگ لگوائی ہو یا اس کی بے حرمتی کروائی ہو۔ بہرحال ابرہہ نے کعبہ پر چڑھائی کے لیے ساٹھ ہزار افراد پر مشتمل ایک لشکر جرار تیار کیا۔ اس لشکر میں تیرہ ہاتھی بھی تھے اور وہ خود بھی ایک اعلیٰ درجہ کے محمود نامی ہاتھی پر سوار تھا۔ یہ لشکر مکہ کی طرف روانہ ہوا تو راستہ میں اکثر عرب قبائل مزاحم ہوئے لیکن ابرہہ کے اتنے بڑے لشکر کے مقابلہ میں ان کی کیا حیثیت تھی۔ وہ شکست کھاتے اور گرفتار ہوتے گئے۔ بالآخر ابرہہ منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان ایک مقام مُحَسِّر تک پہنچ گیا۔ اس نے وہاں ڈیرے ڈال دیے۔ کچھ لوٹ مار بھی کی۔ عبدالمطلب جو ان دنوں کعبہ کے متولی اعظم اور قریشیوں کے سردار تھے، کے دو سو اونٹ بھی اپنے قبضہ میں کر لیے۔ پھر اہل مکہ کو پیغام بھیجا کہ میں صرف کعبے کو ڈھانے آیا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ لوگوں سے لڑنے نہیں آیا۔ لہٰذا اگر تم لوگ تعرض نہ کرو گے تو تمہارے جان و مال محفوظ رہیں گے اور میں اس سلسلہ میں گفت وشنید کے لیے تیار ہوں۔

ابرہہ اور عبدالمطلب کا مکالمہ:

اس پیغام پر عبدالمطلب اس سے گفتگو کرنے کے لیے اس کے ہاں چلے گئے۔ قریش مکہ کو اس بات کا یقین ہو چکا تھا کہ وہ کسی طرح بھی ابرہہ کے لشکر کے مقابلہ کی تاب نہیں لا سکتے۔ لہٰذا عبدالمطلب نے روانگی سے قبل ہی لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ وہ اپنی حفاظت خود کریں اور اپنے اموال سمیت پہاڑوں میں چھپ جائیں۔ پھر ان لوگوں نے کعبہ میں جا کر خالصتاً اللہ تعالیٰ سے نہایت خلوص نیت کے ساتھ دعائیں کی تھیں کہ وہ اپنے گھر کی خود حفاظت کرے۔ کیونکہ ہم میں اتنی سکت نہیں۔ اس وقت بھی کعبہ میں تین سو ساٹھ بت موجود تھے مگر اس آڑے وقت میں وہ اپنے سب معبودوں کو بھول گئے اور اکیلے اللہ سے دعائیں کرتے رہے جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالیں۔ جب عبدالمطلب ابرہہ کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجاہت سے بہت متاثر ہوا اور خود آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا۔ پھر پوچھا کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟ عبدالمطلب نے بڑی سادگی سے جواب دیا: اپنے اونٹوں کی واپسی اس جواب پر ابرہہ سخت حیران ہوا جیسے آپ کی قدر و منزلت اس کی نظروں سے گر گئی ہو،

پھر کہنے لگا: میرا تو خیال تھا کہ آپ کعبہ کے متعلق کوئی بات کرینگے؟ عبدالمطلب نے پھر سادگی سے جواب دیا: اونٹوں کا مالک میں ہوں اس لیے ان کا مطالبہ کر دیا، کعبہ کا مالک میں نہیں۔ اس کا جو مالک ہے وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود اس کی حفاظت کرے گا۔ آپ جانیں اور وہ جانے۔ اس جواب پر وہ اور بھی حیران ہوا تاہم اس نے عبدالمطلب کے اونٹ واپس کر دیے۔ عبدالمطلب واپس چلے آئے اور آکر لوگوں کو پھر اپنی حفاظت کی تاکید کر دی۔ اور ابرہہ نے کعبہ کی طرف پیش قدمی کی تیاری شروع کر دی۔ سب سے پہلا کام تو یہ ہوا کہ اس کے اپنے ہاتھی محمود نے کعبہ کی طرف پیش قدمی کرنے سے انکار کر دیا۔ اسے بہتیرے تیر لگائے گئے اور آنکس مارے گئے مگر وہ آگے بڑھنے کا نام نہیں لیتا تھا اور جب اس کا رخ کعبہ کے علاوہ کسی دوسری طرف کیا جاتا تو فوراً دوڑنے لگتا تھا۔ یہ لوگ اسی کشمکش میں مبتلا تھے کہ اللہ تعالیٰ نے سمندر کی جانب سے ہزاروں کی تعداد میں پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ یا بالفاظ دیگر اپنے لشکر بھیج دیے۔

ابابیلوں کی کنکر باری:

ان پرندوں میں سے ہر ایک کی چونچ میں ایک ایک کنکر تھا اور دو کنکر دونوں پنجوں میں تھے۔ ان پرندوں نے وہی کنکر اس لشکر پر پھینک کر کنکروں کی بارش کر دی۔ یہ کنکر ایسی تیزی سے لگتے تھے جیسے بندوق کی گولی لگتی ہو۔ جہاں کنکر لگتا زخم ڈال دیتا تھا اور کبھی آر پار بھی گزر جاتا تھا۔ چنانچہ اس لشکر کے بیشتر افراد تو وہیں مر گئے۔ باقی جو بچے وہ واپس مڑے لیکن وہ راستہ میں مر گئے۔ ابرہہ خود بھی راستے میں ہی مرا تھا۔ اور اصحاب الفیل کی تباہی کا واقعہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت سے صرف ۵۰ دن پہلے محرم میں پیش آیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے پرندوں کے ذریعے بڑے بڑے ہاتھیوں کو مار دیا، ان کے چھوٹے چھوٹے کنکروں کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھیں مارا۔ ابرہہ کو اس کی اوقات بتائی کہ تو اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے، تیری اوقات تو اتنی ہے کہ تجھے چھوٹی چھوٹی کنکریوں سے ذلیل کیا جا سکتا ہے، تیرے لیے بڑی فوجیں بھیجنے کی بھی ضرورت نہیں، تجھے مارنے کے لیے صرف چھوٹے پرندے ہی کافی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استقامت

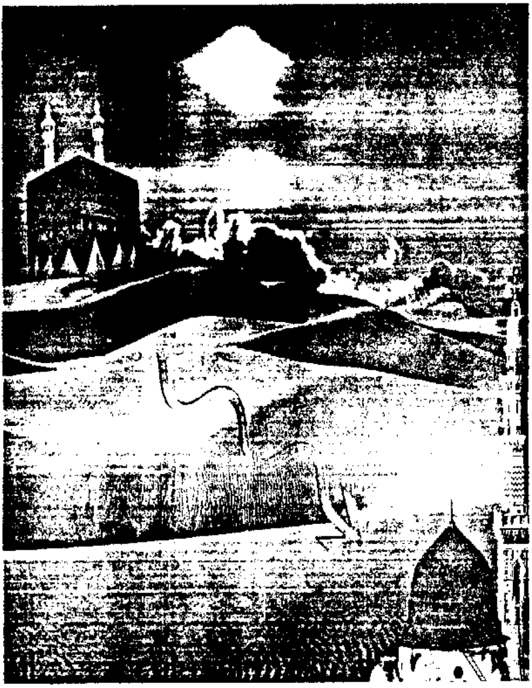

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ﴾. [فصلت: ۳۰]

''بے شک وہ لوگ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، پھر خوب قائم رہے، ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور اس جنت کے ساتھ خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیے جاتے تھے۔''

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود و سلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

استقامت ضروری ہے

دین میں استقامت انتہائی ضروری ہے، اللہ پر ایمان لانے کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر مضبوطی سے قائم رہنا، اور ہر طرح کی آزمائش کو خندہ پیشانی سے قبول کرنا سب سے بڑی خوبی ہے:

سفیان بن عبداللہ الثقفی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ:

قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَيْرَكَ .

''مجھ کو اسلام کی کوئی ایسی بات بتا دیجئے کہ آپ کے بعد پھر مجھ کو کسی دوسرے سے پوچھنے کی ضرورت باقی نہ رہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ .

زبان و دل سے اس بات کا اقرار کرو کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس اعتراف و اقرار پر قائم رہو۔

(مسند احمد، حدیث:١٥٤١٦)

سب سے پہلا کام تو یہ ہے کہ اللہ کی وحدانیت اور اس کی الوہیت کی گواہی دو اور اس کی ذات اور تمام صفات پر صدق دل سے اعتراف و اعتقاد کے ساتھ ایمان لاؤ، یہ ایمان باللہ کی اعتقادی صورت ہے اور اس کی عملی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ذریعہ جو شریعت اتاری ہے اس کی صداقت و حقانیت پر کامل یقین رکھو اور اس کو قبول کر کے احکام رسول کی اطاعت و فرمانبرداری کرو، اللہ اور اللہ کا رسول جس چیز کے کرنے کا حکم دیں اس پر عمل کرو اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جاؤ پھر یہ کہ اعتقاد و اطاعت کوئی وقتی و عارضی چیز نہ ہو بلکہ ان پر پختگی کے ساتھ قائم و دائم رہو اور زندگی کے کسی بھی لمحہ میں ان سے انحراف نہ کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسیہ رضی اللہ عنہا کی استقامت

فرعون کی بیوی آسیہ تھی جس نے فرعون کو کہا تھا کہ دیکھو یہ (سیدنا موسیٰ) کتنا پیارا بچہ ہے۔ کیوں نہ ہم اس کی تربیت کریں اور اسے اپنا بچہ بنا لیں۔ پھر اس کی تربیت بھی کی تھی۔ وہ سیدنا موسی پر ایمان لا چکی تھی۔ جب فرعون پر اس کے ایمان کی حقیقت آشکار ہوئی تو اسے طرح طرح کی ایذائیں پہنچانے لگا۔ پھر جب آسیہ اپنے ایمان پر قائم رہی تو اس نے اپنی عافیت اسی میں سمجھی کہ اسے مروا ڈالے۔ اس وقت اس نے پروردگار سے دعا کی: مجھے اب ان ظالموں سے نجات عطا فرما۔ اور مجھے اپنے ہاں بلا لے اور جنت میں میرے رہنے کو ایک گھر بنا دے۔ اس کی یہ دعا قبول ہوگئی اور موت آنے سے پہلے ہی سکرات موت میں اللہ نے اسے جنت میں اس کا محل دکھا دیا۔

سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ نے فرمایا: مردوں میں تو بہت سے لوگ کامل گزرے ہیں مگر عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر۔

(صحیح بخاری، کتاب المناقب۔ باب فضل عائشہ رضی اللہ عنہا:٦٤٣٣)

دیکھو! اماں جان آسیہ رضی اللہ عنہا کو فرعون مار رہا ہے اور یہ آسمان کی طرف منہ کر کے مسکرا رہی ہیں۔ فرعون کہتا ہے یہ پاگل ہوگئی ہے، آسیہ نے کہا پاگل میں نہیں پاگل تو ہے مجھے تو اللہ سات آسمان پیچھے کر کے مجھے جنت میں میرا محل دیکھا رہا ہے۔

﴿وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّلِمِينَ﴾. [تحریم:۱۱]

اس اللہ کی بندی نے استقامت دیکھائی اللہ تعالیٰ نے اس کا نام اپنے نیک بندوں میں شامل کرلیا

عَنْ أَبِي مُوسَى۔ رضی اللہ عنہ۔ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردوں میں بہت کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں سوائے آسیہ زوجہ فرعون اور مریم بنت عمران کے کوئی کامل نہیں ہوئی اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے شوربے میں بھیگی ہوئی روٹی کی تمام کھانوں پر (اس زمانہ میں یہ کھانا تمام کھانوں سے بہتر سمجھا جاتا تھا)۔''

(صحیح بخاری، باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ﴾. (۳٤۱۱)

① حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے: ان کے ایمان کا باعث بنا، وہ ایک روز فرعون کی لڑکی کا سر گوندھ رہی تھی اچانک کنگھی ہاتھ سے گر گئی اور ان کے منہ سے نکل گیا کہ کفار برباد ہوں اس پر فرعون کی لڑکی نے پوچھا کہ کیا میرے باپ کے سوا تو کسی اور کو اپنا رب مانتی ہے؟ اس نے کہا میرا اور تیرے باپ کا اور ہر چیز کا رب اللہ تعالیٰ ہے، اس نے غصہ میں آ کر انھیں خوب مارا پیٹا اور اپنے باپ کو اس کی خبر دی، فرعون نے انھیں بلا کر خود پوچھا کہ کیا تم میرے سوا کسی اور کی عبادت کرتی ہو؟ جواب دیا کہ ہاں میرا اور تیرا اور تمام مخلوق کا رب اللہ ہے میں اسی کی عبادت کرتی ہوں، فرعون نے حکم دیا اور انھیں چت لٹا کر ان ......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک موحد بچے کا واقعہ

رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو اپنے صحابہ کو ایک واقعہ سنایا، کتنا حسینِ منظر ہوگا جب رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں میں بیٹھ کر صحابہ

......گزشتہ سے پیوستہ

کے ہاتھ پیروں پر میخیں گڑوا دیں اور سانپ چھوڑ دیے جو انہیں کاٹتے رہیں، پھر ایک دن آیا اور کہا اب تیرے خیالات درست ہوئے؟ وہاں سے جواب ملا کہ میرا اور تیرا اور تمام مخلوق کا رب اللہ ہی ہے، فرعون نے کہا اب تیرے سامنے میں تیرے لڑکے کو ٹکڑے ٹکڑے کر دونگا ورنہ اب بھی میرا کہا مان لے اور اس دین سے باز آ جا، انہوں نے جواب دیا کہ جو کچھ تو کر سکتا ہو کر ڈال، اس ظالم نے ان کے لڑکے کو منگوایا اور ان کے سامنے اسے مار ڈالا! جب اس بچہ کی روح نکلی تو اس نے کہا اے ماں خوش ہو جا تیرے لئے اللہ تعالی نے بڑے بڑے ثواب تیار کر رکھے ہیں اور فلاں فلاں نعمتیں تجھے ملیں گی، انہوں نے اس روح فرسا سانحہ کو بچشم خود دیکھا لیکن صبر کیا اور راضی بہ قضا ہو کر بیٹھی رہیں فرعون نے انہیں پھر اسی طرح باندھ کر ڈلوا دیا اور سانپ چھوڑ دیے پھر ایک دن آیا اور اپنی بات دہرائی بیوی صاحبہ نے پھر نہایت صبر و استقلال سے وہی جواب دیا اس نے پھر وہی دھمکی دی اور ان کے دوسرے بچے کو بھی ان کے سامنے ہی قتل کرا دیا۔ اس کی روح نے بھی اسی طرح اپنی والدہ کو خوشخبری دی اور صبر کی تلقین کی، فرعون کی بیوی صاحبہ نے بڑے بچہ کی روح کی خوش خبری سنی تھی اب اس چھوٹے بچے کی روح کی بھی خوش خبری سنی اور ایمان لے آئیں، ادھر ان بیوی کی روح اللہ تعالی نے قبض کر لی اور ان کی منزل و مرتبہ جو اللہ تعالی کے ہاں تھا وہ حجاب ہٹا کر فرعون کی بیوی کو دکھا دیا گیا۔ یہ اپنے ایمان و یقین میں بہت بڑھ گئیں یہاں تک کہ فرعون کو بھی ان کے ایمان کی خبر ہوگئی، اس نے ایک روز اپنے درباریوں سے کہا تمہیں کچھ میری بیوی کی خبر ہے؟ تم اسے کیا جانتے ہو؟ سب نے بڑی تعریف کی اور ان کی بھلائیاں بیان کیں فرعون نے کہا تمہیں نہیں معلوم وہ بھی میرا سوا دوسرے کو اللہ مانتی ہے پھر مشورہ ہوا کہ انہیں قتل کر دیا جائے، چنانچہ میخیں گاڑی گئیں اور ان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر ڈال دیا گیا اس وقت آسیہ نے اپنے رب سے دعا کی کہ پروردگار میرے لئے اپنے پاس جنت میں مکان بنا، اللہ تعالی نے ان کی دعا قبول فرمائی اور حجاب ہٹا کر انہیں ان کا جنتی درجہ دکھا دیا جس پر یہ ہنسنے لگیں، ٹھیک اسی وقت فرعون آ گیا اور انہیں ہنستا ہوا دیکھ کر کہنے لگا لوگو تمہیں تعجب نہیں معلوم ہوتا کہ اتنی سخت سزا میں یہ مبتلا ہے اور پھر ہنس رہی ہے یقیناً اس کا دماغ ٹھکانے نہیں، الغرض انہی عذابوں میں یہ بھی شہید ہوئیں)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرام رضی اللہ عنہم کو واقعہ سنا رہے ہوں گے اور صحابہ سن رہے ہوں گے۔

صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے ایک بادشاہ تھا جس کے پاس ایک جادوگر تھا جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو آپ میرے ساتھ ایک لڑکے کو بھیج دیں تا کہ میں اسے جادو سکھا سکوں، تو بادشاہ نے ایک لڑکا جادو سیکھنے کے لیے جادوگر کی طرف بھیج دیا جب وہ لڑکا چلا تو اس کے راستے میں ایک راہب تھا تو وہ لڑکا اس راہب کے پاس بیٹھا اور اس کی باتیں سننے لگا جو کہ اسے پسند آئیں پھر جب بھی وہ جادوگر کے پاس آتا اور راہب کے پاس سے گزرتا تو اس کے پاس بیٹھتا اور جب وہ لڑکا جادوگر کے پاس آتا تو وہ جادوگر اس لڑکے کو مارتا (کہ تو لیٹ کیوں آتا ہے) تو اس لڑکے نے اس کی شکایت راہب سے کی تو راہب نے کہا کہ اگر تجھے جادوگر سے ڈر ہو تو کہہ دیا کر کہ مجھے میرے گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب تجھے گھر والوں سے ڈر ہو تو کہہ دیا کر کہ مجھے جادوگر نے روک لیا تھا۔ اسی دوران ایک بہت بڑے سانپ نے لوگوں کا راستہ روک لیا، جب لڑکا اس طرف آیا تو اس نے کہا میں آج جاننا چاہوں گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے اور پھر ایک پتھر پکڑا اور کہنے لگا اے اللہ اگر تجھے جادوگر کے معاملہ سے راہب کا معاملہ زیادہ پسندیدہ ہے تو اس درندے کو مار دے تا کہ لوگوں کا آنا جانا ہو اور پھر وہ پتھر اس درندے کو مار کر اسے قتل کر دیا اور لوگ گزرنے لگے پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اسے اس کی خبر دی تو راہب نے اس لڑکے سے کہا اے میرے بیٹے آج تو مجھ سے افضل ہے کیونکہ تیرا معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ جس کی وجہ سے تو عنقریب ایک مصیبت میں مبتلا کر دیا جائے گا پھر اگر تو مبتلا کر دیا جائے تو کسی کو میرا نہ بتانا، اور وہ لڑکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو صحیح کر دیتا تھا بلکہ لوگوں کا ساری بیماری سے علاج بھی کر دیتا تھا، بادشاہ کا ایک ہم نشین اندھا ہو گیا اس نے لڑکے کے بارے میں سنا تو وہ بہت سے تحفے لے کر اس کے پاس آیا اور اسے کہنے لگا کہ اگر تم مجھے شفا دے دو تو یہ سارے تحفے جو میں یہاں لے کر آیا ہوں وہ سارے تمہارے لئے ہیں، اس لڑکے نے کہا میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا شفا تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے تو اگر تو اللہ پر ایمان لے آئے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ وہ تجھے شفا دے دے، پھر وہ اللہ پر ایمان لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا فرما دی پھر وہ آدمی بادشاہ کے پاس آیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا جس طرح کہ وہ پہلے بیٹھا کرتا تھا بادشاہ نے اس سے کہا کہ کس نے تجھے تیری بینائی واپس لوٹا دی اس نے کہا میرے رب نے اس نے کہا کیا میرے علاوہ تیرا اور کوئی رب بھی ہے اس نے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے، پھر بادشاہ اس کو پکڑ کر اسے عذاب دینے لگا تو اس نے بادشاہ کو لڑکے کے بارے میں کہا پھر جب وہ لڑکا آیا تو بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا کہ اے بیٹے! کیا تیرا جادو اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اب تو مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو بھی صحیح کرنے لگ گیا ہے اور ایسے ایسے کرتا ہے؟ لڑکے نے کہا میں تو کسی کو شفا نہیں دیتا بلکہ شفا تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے بادشاہ نے اسے پکڑ کر عذاب دیا یہاں تک کہ اس نے راہب کے بارے میں بادشاہ کو بتا دیا، راہب آیا تو اس سے کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا، راہب نے انکار کر دیا پھر بادشاہ نے آرا منگوایا اور اس راہب کے سر پر رکھ کر اس کا سر چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے پھر بادشاہ کے ہم نشین کو لایا گیا اور اس سے بھی کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا اس نے بھی انکار کر دیا بادشاہ نے اس کے سر پر بھی آرا رکھ کر سر کو چیر کر اس کے دو ٹکڑے کروا دیئے پھر اس لڑکے کو بلوایا گیا وہ آیا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے بھی یہی کہا گیا کہ اپنے مذہب سے پھر جا اس نے بھی انکار کر دیا تو بادشاہ نے اس لڑکے کو اپنے کچھ ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا اسے فلاں پہاڑ پر لے جا اور اسے اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا اگر یہ اپنے مذہب سے پھر جائے تو اسے چھوڑ دینا اور اگر انکار کر دے تو اسے پہاڑ کی چوٹی سے نیچے پھینک دینا، چنانچہ بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے تو اس لڑکے نے کہا: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ ''اے اللہ تو مجھے ان سے کافی ہے جس طرح تو چاہے' مجھے ان سے بچا لے اس پہاڑ پر فوراً ایک زلزلہ آیا جس سے بادشاہ کے وہ سارے ساتھی گر گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا بادشاہ نے اس لڑکے سے پوچھا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا لڑکے نے کہا اللہ پاک نے مجھے ان سے بچا لیا ہے بادشاہ نے پھر اس لڑکے کو اپنے ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا اسے ایک چھوٹی کشتی میں لے جا کر سمندر کے درمیان میں پھینک دینا اگر یہ اپنے مذہب سے نہ پھرے، بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو لے گئے تو اس لڑکے نے کہا: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ ''اے اللہ تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچا لے' پھر وہ کشتی بادشاہ کے ان ساتھیوں سمیت الٹ گئی اور وہ سارے کے سارے غرق ہو گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچا لیا ہے پھر اس لڑکے نے باشاہ سے کہا تو مجھے قتل نہیں کر سکتا جب تک کہ اس طرح نہ کرو جس طرح کہ میں تجھے حکم دوں بادشاہ نے کہا وہ کیا؟ اس لڑکے نے کہا سارے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرو اور مجھے سولی کے تختے پر لٹکا پھر میرے ترکش سے ایک تیر کو پکڑو پھر اس تیر کو کمان کے حلہ میں رکھو اور پھر کہو: بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ''اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے' پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے تیر مارو اگر تم اس طرح کرو تو مجھے قتل کر سکتے ہو پھر بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا اور پھر اس لڑکے کو سولی کے تختے پر لٹکا دیا پھر اس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا پھر اس تیر کو کمان کے حلہ میں رکھ کر کہا اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر وہ تیر اس لڑکے کو مارا تو وہ تیر اس لڑکے کی کنپٹی میں جا گھسا تو لڑکے نے اپنا ہاتھ تیر لگنے والی جگہ پر رکھا اور مر گیا تو سب لوگوں نے کہا: آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ ''ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، بادشاہ کو اس کی خبر دی گئی اور اس سے کہا گیا تجھے جس بات کا ڈر تھا اب وہی بات آن پہنچی کہ لوگ ایمان لے آئے تو پھر بادشاہ نے گلیوں کے دھانوں پر خندق کھودنے کا حکم دیا پھر خندق کھودی گئی اور ان خندقوں میں آگ جلا دی گئی بادشاہ نے کہا جو آدمی اپنے مذہب سے پھرنے سے باز نہیں آئے گا تو میں اس آدمی کو اس خندق میں ڈلوا دوں گا تو انھیں خندق میں ڈال دیا گیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا وہ عورت خندق میں گرنے سے گھبرائی تو اس عورت کے بچے نے کہا:

يَا أُمَّهْ اصْبِرِي فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ .

''اے امی جان صبر کر کیونکہ تو حق پر ہے۔''

(صحیح مسلم:5328)

سچ کا ساتھ دو

سچی گواہی دیا کرو، قیامت کے دن کوئی پتہ نہیں ایک گواہی ہی کام آ جائے، کوئی نیکی بھی کام آ گئی تو ہماری بخشش ہو جائے گی، اس لیے کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھا کرو۔ اللہ تعالیٰ اپنے رستے میں ایک دن پہرہ دینے والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو جنت عطا فرمائیں گے:

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ۔ رضی الله عنه۔ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا.

"سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک دن کی چوکیداری دنیا سے اور دنیا کی چیزوں سے بہتر ہے۔"

(صحيح بخاری، حدیث:۲۸۹۲)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صبح کے لئے ایک شام کے لئے اللہ کی راہ میں شرکت جہاد کی غرض سے) دنیا کی چیزوں سے بہتر ہے۔

(صحيح بخاری، حدیث:۲۷۹۲)

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص محض ایک صبح کے لئے ایک شام کے لئے بھی جہاد میں شریک ہوا تو اس پر اس کو جو اجر ملے گا اور اس کی جو فضیلت حاصل ہوگی وہ دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے کیونکہ دنیا کی تمام نعمتیں فنا ہو جانے والی ہیں اور آخرت کی نعمت باقی رہنے والی ہے۔

شیطان کا زہریلا وار

امام مالک رحمہ اللہ ایک دفعہ بیمار ہو گئے بیماری زیادہ ہی شدت اختیار کر گئی، امام مالک رحمہ اللہ بے ہوش ہو گئے بیٹا ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا۔ امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالک رحمہ اللہ اس بیماری میں فرماتے ہیں:

«لا بَعْدَ لا بَعْدَ».

بیٹا عبداللہ بڑا پریشان ہوا کہ ابا جان کبھی یہ الفاظ نہیں کہتے تھے آج یہ الفاظ کیسے ہیں؟ وقت گزر گیا امام مالک رحمہ اللہ کو بیماری سے افاقہ ہوا تو بیٹے عبداللہ نے پوچھا آپ جب بے ہوش تھے تو یہ الفاظ کہہ رہے تھے:

«لا بَعْدَ لا بَعْدَ».

اس کا کیا مطلب ہوا؟ آپ نے بے ہوشی کی حالت میں تین مرتبہ یہ الفاظ کہے ہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں ساری زندگی شیطان سے بچتا رہا ہوں، اب شیطان میرے پاس آکر کہنے لگا تھا: میں نے تجھ پر بڑا زور لگایا ہے لیکن تو ہر مرتبہ بچتا رہا ہے، تو میں نے اس وقت یہ الفاظ دوہرائے:

لا بَعْدَ لا بَعْدَ.

''ابھی آخری وقت نہیں آیا۔''

شیطان آدمی کا آخری وقت تک پیچھا نہیں چھوڑتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے بندے شیطان کا مقابلہ کرتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ انھیں محفوظ فرما لیتے ہیں:

﴿إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَنٌ﴾. [الاسراء: ٦٥]

جان چلی جائے، توحید کا دامن نہیں چھوڑنا

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ نے اپنی جان کی قربانی دے دی، مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی رحمہ اللہ نے اپنی جان کی قربانی دے دی اور لوگوں کو توحید کا درس دے گئے۔ بعد میں آنے والوں کو بتا گئے کہ جان چلی جائے توحید کا دامن نہیں چھوڑنا۔ ساری عمر توحید کی دعوت دیتے رہے اور اسی پر ان کا خاتمہ ہوا، ان کا خاتمہ توحید پر ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام مصطفیٰ ﷺ

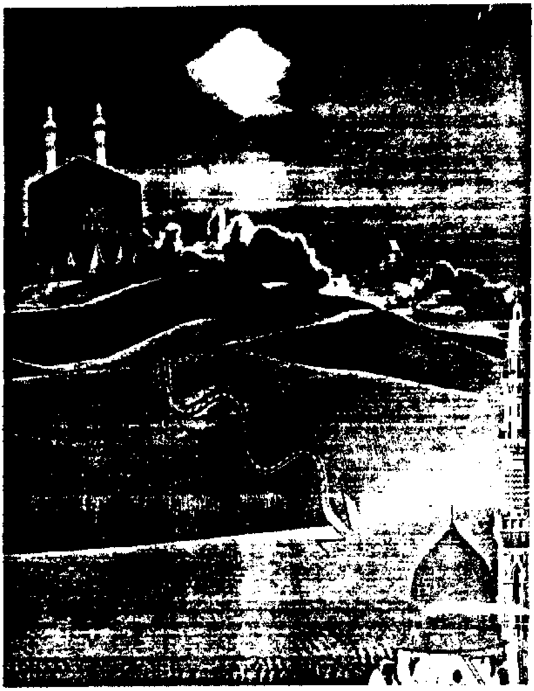

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّآتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ☆ وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا﴾. [الاحزاب:٤٥، ٤٦]

''اے نبی! بے شک ہم نے تجھے گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ (بنا کر بھیجا ہے)''

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود وسلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

ہمارا یہ عقیدہ اور نظریہ ہے کہ اس کائنات میں محمد رسول اللہ ﷺ سے اعلیٰ وافضل نہ کوئی تھا اور نہ کوئی ہے اور نہ کوئی ہوگا۔ آپ کی سیرت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾. [الأحزاب: ٢١]

''بلاشبہ یقیناً تمھارے لیے اللہ کے رسول میں ہمیشہ سے اچھا نمونہ ہے، اس کے لیے جو اللہ اور یوم آخر کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہو۔''

جب ساری اُمت بھی آپ ﷺ کا مقابلہ نہیں کر سکتی تو پھر ہم امتی کی بات کو آپ ﷺ کے مقابلے میں کیوں قبول کرتے ہیں، ہمارا عقیدہ ہے ساری اُمت کی بات کو ردّ کیا جا سکتا ہے لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کی بات کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ امتی کی بات کو رد کرنے سے ایمان میں کوئی کمی نہیں آ سکتی، لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کی بات کو رد کرنے سے ہمارا ایمان ہی ختم ہو جائے گا۔

اصلی اور جعلی پیر

پچھلے دنوں ARY میں انھوں نے پیروں اور فقیروں کے کارنامے بتائے تھے کہ کس کس طریقہ سے وہ لوگوں کا مال اور عزتیں لوٹتے ہیں۔ اب بھی ہم ان فقیروں سے اپنے آپ کو نہ بچائیں تو پھر ہمارا یہی کچھ حشر ہونا ہے۔ کوئی کسی کی بہن کی عزت لوٹ کر چلا گیا تو کوئی کسی کی ماں کی عزت لوٹ کر چلا گیا۔

آؤ! ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں آپ ان پیروں سے بچیں اور کائنات کے اس پیر کو اپنا رہبر اور امام بنائیں جس کی سیرت اور پاکیزگی کا تذکرہ رب کے قرآن نے کیا ہے۔

﴿نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۞ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۞ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۞ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾.

[القلم: ١ تا ٤]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ن۔ قسم ہے قلم کی! اور اس کی جو وہ لکھتے ہیں! کہ آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہیں۔ اور بے شک آپ کے لئے (اس تبلیغ احکام پر) ایسا اجر ہے جو (کبھی) ختم ہونے والا نہیں۔ اور آپ یقیناً اخلاق کے بڑے بلند مرتبہ پر ہیں۔"

اور کہیں فرمایا:

﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾

[نسا: ٦٥]

"پس نہیں! تیرے رب کی قسم ہے! وہ مومن نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ تجھے اس میں فیصلہ کرنے والا مان لیں جو ان کے درمیان جھگڑا پڑ جائے، پھر اپنے دلوں میں اس سے کوئی تنگی محسوس نہ کریں جو تو فیصلہ کرے اور تسلیم کرلیں، پوری طرح تسلیم کرنا۔

یہ الفاظ عرش والے رب کے صرف اپنے رسول کے لیے بولے ہیں کسی اور کے لیے نہیں بولے۔"

آؤ! ہم آپ کو اس رہنما اور اس پیر کی طرف دعوت دیتے ہیں ایسا اعلیٰ رہنما چھوڑ کر آپ کسی اور کی طرف جائیں تو پھر آپ کی مرضی۔

آؤ! اگر کامیاب ہونا چاہتے ہو تو پھر اپنی نمازیں رسول اللہ ﷺ کی نمازوں جیسی بنا لو، اپنا حج رسول اللہ ﷺ کے حج جیسا بنا لو اپنی زندگیوں کو رسول اللہ ﷺ کی زندگی جیسا بنا لو، اپنی شادی بیاہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق کرلو، اپنے مردوں کے جنازے رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق پڑھاؤ، اللہ کی قسم تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ حدیث اور اہلِ سنت میں فرق

پچھلے دنوں ایک دوست آیا اس نے دوبئی جانا تھا، اس نے مجھ سے پوچھا اہلِ حدیث اور اہلِ سنت میں کیا فرق ہے؟ میں نے کہا: اگر اہلِ سنت واقعی سنت کو اپنانے والے ہوں تو پھر اہلِ حدیث اور اہلِ سنت میں کوئی فرق نہیں، وہ بھی سنت کو اپناتا ہے اور اہلِ حدیث بھی سنت کو اختیار کرتا ہے اور اگر اہلِ حدیث یا اہلِ سنت دونوں سنت اور حدیث سے منہ پھیر لیں تو پھر بھی کوئی فرق نہیں، اور اگر اہل حدیث سنت پر عمل کرے اور اہل سنت عمل نہ کرے تو پھر بڑا فرق ہے۔ کہنے لگا میں سمجھا نہیں۔ میں نے کہا میں آپ کو قریب سے سمجھا دیتا ہوں۔ بریلوی حضرات سے کوئی مسئلہ پوچھو تو کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے یہ کہا ہے انھوں نے یہ فرمایا ہے، وہ ہر مسئلہ میں اپنے امام کا نام لے گا اور اہلِ حدیث سے جب پوچھا جائے تو کہتا ہے محمد رسول اللہ ﷺ نے کہا ہے۔ وہ پڑھا لکھا آدمی تھا کہنے لگا میں سمجھ گیا ہوں مجھے بات سمجھ آ گئی ہے۔ میں نے پھر اسے اپنے خطبات کی تیسری جلد دی، یہ میرے دفتر میں پڑی ہوئی تھی، میں نے اسے کہا اس کتاب میں تیرے ہر سوال کا جواب تجھے ملے گا، اسے ضرور پڑھنا، وہ کہنے لگا میں نے کل دوبئی جانا ہے جہاز میں میں یہ آپ کی کتاب ہی پڑھوں گا۔ ان شاء اللہ۔

تو اصل بات ہے سمجھنا، غور فکر کرنا۔ جب بات کو سمجھیں غور وفکر کریں تو پھر اصل بات سامنے آ جاتی ہے، حقیقت کھل جاتی ہے۔ ہم آج غور وفکر نہیں کرتے، بس جو سنتے ہیں اس کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ میں کہتا ہوں جو شخص غور وفکر کرنے لگ جائے گا وہ ان مولویوں کے پیچھے نہیں لگے گا وہ پھر اللہ اور اس کے رسول کی بات کو تلاش کرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی دعا کی وجہ سے بارش

آؤ! میں تمہیں رسول اللہ کا مقام و مرتبہ سناؤں، اللہ تعالیٰ سے جب بھی دعا کرتے اللہ تعالیٰ آپ کی دعا کو قبول فرماتے، بارش برسانے والا اللہ ہے۔ ایک دفعہ مدینہ میں قحط پڑ گیا بارش نہ ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے بارش کے لیے دعا کی، اللہ تعالیٰ سے بارش مانگی تو اللہ تعالیٰ نے بارش عطا کر دی۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''ایک شخص جمعہ کے دن اس دروازہ سے مسجد میں داخل ہوا جو منبر کے سامنے تھا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے، اس نے کھڑے کھڑے رسول اللہ ﷺ کی طرف منہ کیا اور کہا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيثُنَا.

یارسول اللہ ﷺ لوگوں کا مال تباہ ہو گیا، راستے بند ہو گئے اس لیے آپ اللہ سے دعا کریں کہ بارش برسائے، انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: ا

للّٰهُمَّ اسْقِنَا، اللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اللّٰهُمَّ اسْقِنَا.

اے میرے اللہ! ہمیں سیراب کر، اے میرے اللہ ہمیں سیراب کر، اے میرے اللہ ہمیں سیراب کر، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ واللہ اس وقت آسمان پر نہ تو کوئی بادل اور نہ بادل کا کوئی ٹکڑا اور نہ کوئی چیز نظر آتی تھی اور نہ ہمارے اور سلع کے درمیان کوئی گھر یا مکان تھا، سلع کے پیچھے سے ڈھال کے برابر ایک ابر کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکڑا نمودار ہوا، جب وہ آسمان کے بیچ میں آیا تو وہ بدلی پھیل گئی، پھر بارش ہونے لگی، واللہ پھر ہم لوگوں نے ایک ہفتہ تک آفتاب نہیں دیکھا، پھر ایک شخص اسی دروازے سے دوسرے جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے وہ شخص آپ ﷺ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ لوگوں کا مال تباہ ہو گیا اور راستے بند ہو گئے، اس لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش بند کر دے، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر فرمایا: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ عَلَى الآكَامِ وَالْجِبَالِ وَالآجَامِ وَالظِّرَابِ وَالأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ. "اے اللہ ہمارے اردگرد برسا، ہم پر نہ برسا اے میرے اللہ پہاڑوں، ٹیلوں اور وادیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر برسا، راوی کا بیان ہے کہ بارش تھم گئی اور ہم دھوپ میں چلتے ہوئے باہر نکلے۔"

انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد شریک کہتے ہیں: میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا وہ پہلا ہی آدمی تھا؟ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں جانتا۔

(صحیح بخاری، حدیث:۱۰۱۳)

رسول اللہ ﷺ نے بارش مانگنے کا باقاعدہ ایک طریقہ بتایا ہے، اس کے لیے نماز بتائی ہے، جسے صلاۃ استسقاء کہتے ہیں:۔ پہلے اللہ کے لیے دو رکعتیں ادا کرو پھر اللہ تعالیٰ سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگو اور ایک بات یاد رکھو بارش کی دعا میں ہاتھ کی پشت آسمان کی طرف کرنی ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَقَلَبَ رِدَائَهُ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

”عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے اور بارش کی دعا کی، پھر قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر الٹ دی اور دو رکعت نماز پڑھی۔

(صحیح بخاری، حدیث:١٠١٢)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ.

”انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی طلب کیا اور اپنی ہتھیلیوں کی پشت سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔“

(صحیح مسلم، حدیث:٨٩٥)

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَسْقِي هٰكَذَا يَعْنِي وَمَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ بُطُونَهُمَا مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبِطَيْهِ.

”انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ استسقاء میں اس طرح دعا مانگتے تھے کہ دونوں ہاتھ پھیلاتے ان کی پشت اوپر رکھتے اور ہتھیلی زمین کیطرف رکھتے یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغلوں کی سفیدی دیکھی ہے۔“

(ابوداؤد:١١٧١)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«الحكمة في الإشارة بظهور الكفين في الاستسقاء، دون غيره للتفاؤل بقلب الحال ظهرًا لبطن كما قيل في تحويل الرداء، أو هو إشارة إلى صفة المسؤول وهو نزول السحاب إلى الأرض»

اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بارش عطا کرنے والا ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کبھی اتنا اہتمام نہ کرتے، اتنی عاجزی و انکساری نہ کرتے، اللہ تعالیٰ کے سامنے نہ جھکتے۔ رسول اللہ ﷺ گریہ و زاری کرتے سادہ لباس پہنتے اور باہر نکل کر اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کرتے۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحٰقَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَرْسَلَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ اسْتِسْقَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتَّى أَتَى الْمُصَلَّى فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ وَلَكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيرِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي فِي الْعِيدِ

”ابن عباس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ بغیر زینت کے عاجزی کے ساتھ گڑگڑاتے ہوئے نکلے یہاں تک کہ عیدگاہ پہنچے آپ ﷺ نے تمہارے ان خطبوں کی طرح کوئی خطبہ نہیں پڑھا لیکن آپ نے دعا کی عاجزی اختیار کی اور تکبیر کہتے ہوئے عید کی نماز کی طرح دو رکعت نماز پڑھی۔“

(جامع ترمذی، حدیث:۵۵۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(امام ابوعیسی ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے) ①

داتا صرف اللہ ہے

بارش برسانے والا اللہ تعالیٰ ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بارش نہیں برسا سکتا۔ نفع و نقصان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی کسی کو نفع و نقصان نہیں دے سکتا۔ رب کعبہ کی قسم اللہ کے علاوہ جو کسی کو نفع و نقصان کا مالک سمجھتا ہے، اللہ کے علاوہ کسی کو بارش برسانے والا سمجھتا ہے، اللہ کے علاوہ کسی کو روزی دینے والا سمجھتا ہے وہ مشرک اور کافر ہے، اللہ تعالیٰ کے قرآن کا منکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن اعلان کرتا ہے۔ رزق اللہ دیتا ہے، بارش اللہ برساتا ہے، زمین و آسمان میں تدبیر اللہ تعالیٰ کرتا ہے، معاملات اللہ تعالیٰ بناتا ہے اس ساری کائنات کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو داتا مانتا ہے، اس کا اللہ تعالیٰ کے قرآن سے کوئی تعلق نہیں ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے تم سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو اور اللہ تعالیٰ غنی ہے۔

﴿يَآأَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ إِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ * إِنْ يَّشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَ يَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ * وَ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ﴾. [فاطر: ١٥، ١٦، ١٧]

''اے لوگو! تم ہی اللہ کی طرف محتاج ہو اور اللہ ہی سب سے بے پروا، تمام تعریفوں کے لائق ہے۔ اگر وہ چاہے تو تمھیں لے جائے اور نئی مخلوق لے آئے۔ اور یہ اللہ پر کچھ مشکل نہیں۔''

① قَالَ أَبُو عِيسَى وَرُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ لَا يُكَبِّرُ فِي صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ كَمَا يُكَبِّرُ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ساری مخلوق سے بے نیاز ہے اور تمام مخلوق اس کی محتاج ہے، وہ غنی ہے اور سب فقیر ہیں۔ وہ بے پرواہ ہے اور سب اس کے حاجت مند ہیں، اس کے سامنے ہر کوئی ذلیل ہے اور وہ عزیز ہے کسی قسم کی حرکت وسکون پر کوئی قادر نہیں، سانس تک لینا کسی کے بس میں نہیں۔ مخلوق بالکل ہی بے بس ہے۔ غنی بے پرواہ اور بے نیاز صرف اللہ ہی ہے تمام باتوں پر قادر وہی ہے۔ وہ جو کرتا ہے اس میں قابل تعریف ہے۔ اس کا کوئی کام حکمت وتعریف سے خالی نہیں۔ اپنے قول میں اپنے فعل میں اپنی شرع میں تقدیروں کے مقرر کرنے میں غرض ہر طرح سے وہ بزرگ اور لائق حمد وثناء ہے۔ لوگو اللہ کی قدرت ہے اگر وہ چاہے تو تم سب کو غارت و برباد کر دے اور تمہارے عوض دوسرے لوگوں کو لائے، رب پر یہ کام کچھ مشکل نہیں۔

رزق دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے اور کوئی نہیں، اور یہ رزق اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں سے مانگ رہا ہے، اب بھلا اس کا تعلق قرآن سے کیسے ہوسکتا ہے؟ جاہل کو بھی پتہ ہے داتا ہے اللہ ہے، کسی جاہل کو پوچھو داتا کون ہے؟ وہ یہی کہے گا اللہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تو پھر پورے مدینہ میں بارش ہوئی، یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا تھی آپ ﷺ کی دعا کی وجہ سے پورا ہفتہ بارش ہوئی یہ اللہ کے رسول ﷺ کی دعا کا نتیجہ تھا۔ تو آؤ آج اگر آپ رسول اللہ ﷺ کی دعا کے مستحق بننے چاہتے ہیں تو پھر میں آپ کو ایک عمل بتاتا ہوں، وہ عمل آپ کریں تو رسول اللہ ﷺ کی دعا کے مستحق بن جائیں گے اور وہ عمل ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عصر کی نماز سے پہلے چار رکعات، جو شخص عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کریں گیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو دعا دی ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا .

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھے۔"

(جامع ترمذی، حدیث:٤٣٠)

(امام ابوعیسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے)

عَنْ عَلِيٌّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ .

"علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے درمیاں مقرب فرشتوں اور مسلمانوں ومومنوں میں سے ان کے تبعین پر سلام بھیج کر فصل کر دیتے تھے۔"

(جامع ترمذی، حدیث:٤٢٩)

مردوں کا سننا

کئی لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق اپنی مرضی ہی سے عقیدے بنانے شروع کردیے ہیں، اور آپ کے متعالق وہ باتیں کہنی شروع کردیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جو نہ اللہ نے بتائیں ہیں نہ خود رسول اللہ ﷺ نے بتائیں ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے بدر کے مردوں سے کلام کی:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔ رضی اللہ عنہما۔ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمُ الآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ .

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ بدر کے کنویں پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم نے اپنے رب کا وعدہ سچا پایا؟ پھر فرمایا اے مشرکو! تمہارے رب نے تم سے جو وعدہ کیا تھا بے شک تم نے وہ پالیا پھر فرمایا یہ لوگ اس وقت میری بات سن رہے ہیں"

(صحیح بخاری، حدیث:۳۹۸۱)

عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے بیان کی گئی تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ نے اس طرح فرمایا تھا:

إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُمُ الآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ .

اب معلوم ہوگیا جو میں ان سے کہتا تھا وہ سچ تھا پھر انہوں نے سورت نمل کی یہ آیت پڑھی:

﴿اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ﴾.[النمل:۸۰]

"نہ تو آپ مردوں کو سنا سکتے ہیں اور نہ ایسے بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں جو پیٹھ پھیر کر بھاگے جارہے ہوں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی یہ کہے کہ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ مردے سنتے ہیں تو پھر میں کہتا ہوں اس میں نیک اور بد کا کوئی فرق نہیں، مسلمان اور کافر کا کوئی فرق نہیں، پیر اور مرید کا کوئی فرق نہیں۔ کیوں کہ اس حدیث میں تو ہے کہ رسول اللہ ﷺ کافروں کو سنا رہے ہیں اور کافر بھی وہ جو چوٹی کے کافر ہیں سب سے بڑے کافر ہیں۔ جب سب سے بڑے کافر سن رہے ہیں تو پھر پیر مرشد اور قبر میں پڑے ولی میں کیا فرق ہے؟ کافر بھی سنتے ہیں اور یہ پیر بھی سنتے ہیں۔

﴿وَ مَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ❁ وَ لَا الظُّلُمٰتُ وَ لَا النُّوْرُ ❁ وَ لَا الظِّلُّ وَ لَا الْحَرُوْرُ ❁ وَ مَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَ لَا الْاَمْوَاتُ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ وَ مَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ﴾۔[فاطر:۱۹ تا ۲۲]

''اور اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں۔ اور نہ اندھیرے اور نہ روشنی۔ اور نہ سایہ اور نہ دھوپ۔ اور نہ زندے برابر ہیں اور نہ مردے۔ بے شک اللہ سنا دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تو ہرگز اسے سنانے والا نہیں جو قبروں میں ہے۔''

ابوطالب آپ سے کی محبت

نبی کریم ﷺ کے ایک چچا کا نام ابو طالب تھا، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے محبت و پیار کیا بڑی آپ کی ذات سے محبت کی، لیکن آپ پر ایمان نہیں لائے۔ ہمارے نبی ﷺ جب اس دنیا میں تشریف لائے تو اس وقت آپ کے والد اس دنیا سے جا چکے تھے، آپ یتیم پیدا ہوئے، آپ کو آپ کی والدہ نے گود کھلایا بڑا پیار کیا، لیکن آپ کی والدہ بھی زیادہ دیر آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو پیار نہ دے سکیں، چھ سال کی عمر میں ماں بھی جدائی دے گئی۔آپ کے دادا عبدالمطلب نے آپ کی تربیت کی، آپ کی حفاظت کی آپ کے دادا آپ سے بہت محبت کرتے تھے آٹھ سال کی عمر میں یہ بھی اس دنیا کو چھوڑ گئے۔

ابو طالب کی سرپرستی

آپ کی پیدائش سے دو ماہ پیشتر ہی آپ ﷺ کے والد ماجد کا انتقال ہوگیا تھا۔آپ ﷺ پیدا ہوئے تو آپ کی سرپرستی کا ذمہ آپ کے دادا عبدالمطلب نے لیا جو اپنی صلبی اولاد سے بڑھ کر آپ پر شفقت اور پیار کرتے تھے۔ابھی چھ ہی سال کے تھے کہ والدہ ماجدہ بھی انتقال کر گئیں اور آپ دونوں طرف سے یتیم ہوگئے۔آٹھ سال کے ہوئے تو آپ ﷺ کے مہربان دادا عبدالمطلب کی بھی وفات ہوگئی۔ اب آپ ﷺ کی سرپرستی کی ذمہ داری آپ ﷺ کے ایک چھوٹے چچا ابو طالب نے سنبھالی۔جس نے آپ ﷺ کو اپنی اولاد سے بڑھ کر پیار دیا۔پھر جب آپ ﷺ کو نبوت ملی اور آپ ﷺ کی برادری کے لوگ بھی آپ ﷺ کے دشمن ہوگئے تو ابو طالب نے اسلام نہ لانے کے باوجود ہر تنگی ترشی میں آپ ﷺ کا ساتھ دیا۔ برادری کی دشمنی اور عداوت کا سارا بار اپنے سر مول لیا اور ہر طرح کے خطرات سے بے نیاز ہو کر نبوت کے آغاز سے دس سال بعد تک آپ کی سرپرستی اور حفاظت کی ذمہ داری کو بڑے احسن طریقے سے نباہا۔حتیٰ کہ شعب ابی طالب کے تین سال بھی آپ ﷺ کے ساتھ محصور رہے۔دس نبوی میں یہ سہارا بھی ختم ہوگیا یعنی ابو طالب کی وفات ہوگئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو طالب کا آخری وقت

ابو طالب کی وفات کے وقت رسول اللہ اس کے پاس تشریف لے گئے وہاں سارے مکہ کے چوہدری پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔

دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَيْ عَمِّ، قُلْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ. كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ. فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ، تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالا يُكَلِّمَانِهِ حَتَّى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْهُ. فَنَزَلَتْ ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ﴾ وَنَزَلَتْ ﴿إِنَّكَ لاَ تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ﴾.

وہاں دیکھا کہ ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ پہلے ہی وہاں بیٹھے ہیں۔ آپ نے ابو طالب سے فرمایا: چچا جان! اگر آپ لا الہ الا اللہ کہہ لیں تو میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں دلیل پیش کر سکوں گا اور ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے: ابو طالب! کیا تم عبدالمطلب کا دین چھوڑ دو گے؟ آخر ابو طالب نے آخری بات جو کہی وہ یہ تھی کہ میں عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہوں اور لا الہ الا اللہ کہنا قبول نہ کیا۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک تمہارے لئے دعا کرتا رہوں گا جب تک اس سے منع نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جاؤں تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری:

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ﴾.

اور ابو طالب کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ﴾. [القصص:٥٦]

(صحیح بخاری، باب قِصَّةُ أَبِی طَالِب ٣٨٨٤)

ترمذی کی روایت کے مطابق ابو طالب نے آپ کو یہ جواب دیا اگر قریش مجھے یہ عار نہ دلائیں کہ موت کی گھبراہٹ نے اسے یہ کلمہ کہلوا دیا ہے تو بھتیجے! میں یہ کلمہ کہہ کر تیری آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ (جامع ترمذی۔ ابواب التفسیر)

ابو طالب کا اخروی انجام

ابو طالب نے مکی دور میں اپنے آخری دم تک آپ کی حمایت اور سرپرستی کی اور ہر مشکل سے مشکل وقت میں آپ کا ساتھ دیا، سوال پیدا ہوتا ہے، اس حمایت اور سرپرستی کا اسے کوئی فائدہ بھی ہوگا یا نہیں؟ تو اس کے متعلق درج ذیل احادیث سماعت فرمائیں:

۱۔ عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کہتے ہیں: میں نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپ کی ذات سے ابو طالب کو کچھ فائدہ پہنچے گا۔ وہ آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے اور آپ کی خاطر سب کی ناراضگی مول لے لی تھی؟ تو رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے نچلے طبقہ میں ہوتے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب شفاعة النبی لابی طالب)

۲۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے پاس آپ کے چچا ابو طالب کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: قیامت کے دن شائد ان کو میری سفارش سے فائدہ پہنچے اور وہ ہلکی آگ میں رکھے جائیں جو ان کے ٹخنوں تک ہو اور ان کا بھیجا پکتا رہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب شفاعة النبی لابی طالب)

یہاں سے پتہ چلتا ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کی ذات سے محبت ہو، اور بات سے محبت نہ ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ آخرت کی کامیابی رسول اللہ ﷺ کی ذات اور بات دونوں کو ماننے سے حاصل ہوگی، اس کے علاوہ کامیابی نہیں مل سکتی۔

بلال رضی اللہ عنہ حبشہ سے آئے ہدایت پا گئے، سلمان رضی اللہ عنہ فارس سے آئے تو ہدایت پا گئے، زید رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تو ہدایت پا گئے، اور جسے اللہ ہدایت نہ دے وہ مکہ میں رہ کر بھی ہدایت نہیں پاتا، وہ قریشی ہو کر بھی ہدایت نہیں پاتا، ہاشمی ہو کر بھی ہدایت نہیں پاتا۔

جمعہ سننے کا فائدہ

میں اللہ کے فضل سے یہ بات کہنے لگا ہوں اور یہ صرف اور صرف اللہ کا فضل ہے، اللہ کی توفیق سے یہ بات کہتا ہوں ان شاء اللہ جو ادھر مستقل جمعہ پڑھتا رہے گا وہ موحد ہی بنے گا۔ اور اگر کسی کو شرک کی بیماری لگی ہوئی ہے تو اس کی یہ بیماری ختم ہو جائے گی، شرک سے بچ جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومتي ذمه داريان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

﴿الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ﴾.

[الحج:٤١]

”وہ لوگ کہ اگر ہم انھیں زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکوۃ دیں گے اور اچھے کام کا حکم دیں گے اور برے کام سے روکیں گے، اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے قبضہ میں ہے۔“

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود و سلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

سنگین ترین ذمہ داری

محترم سامعین حضرات!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حکومت اور سلطنت کوئی معمولی چیز نہیں بڑی اہم ذمہ داری ہے، لیکن آج اس عہدے کو حاصل کرنے کے لیے بڑی جستجو کرتے ہیں، ان لوگوں کو پتہ نہیں قیامت کے دن انھیں کتنے سنگین حالات سے گزرنا پڑے گا۔

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دن میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے (کسی جگہ کا) عامل (حاکم) کیوں نہیں بنا دیتے؟

ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (میری یہ بات سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ازراہ لطف وشفقت) میرے مونڈھے پر اپنا ہاتھ مارا اور پھر فرمایا: ابوذر! تم نا تواں ہو اور یہ سرداری (خدا کی طرف سے) ایک امانت ہے، جس کے ساتھ بندوں کے حقوق متعلق ہیں اور اس میں خیانت نہیں کرنی چاہیے (اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ) سرداری قیامت کے دن رسوائی وپشیمانی کا باعث ہوگی الا یہ کہ جس شخص نے اس (سرداری کو حق کے ساتھ حاصل کیا اور اس حق کو ادا کیا جو اس سرداری کے تئیں اس پر ہے (یعنی جو شخص مستحق ہونے کی وجہ سے سردار بنایا گیا اور پھر اس نے اپنے زمانہ میں حکومت میں عدل وانصاف کا نام روشن کیا اور رعایا کے ساتھ احسان وخیر خواہی کا برتا کیا تو وہ سرداری اس کے لئے رسوائی اور وبال کا باعث نہیں ہوگی)

ایک روایت میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ.

ابوذر! میں تمہیں نا تواں دیکھتا ہوں (کہ سرداری کا بار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برداشت نہیں کرسکو گے) اور میں تمہارے لئے اس چیز کو پسند کرتا ہوں جو میں اپنے نفس کے لئے پسند کرتا ہوں تم دو آدمیوں کا بھی سردار وعامل نہ بننا اور کسی یتیم کے بھی مال کی کارپردازی ونگرانی نہ کرنا۔"

(صحیح مسلم، حدیث:١٨٢٦)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (میں دیکھ رہا ہوں) تم آنے والے زمانے میں حکومت وسیادت کی حرص میں مبتلا ہو گے حالانکہ وہ حکومت وسیادت (جو حرص وطلب کے ساتھ ملے) قیامت کے دن پشیمانی کا موجب ہے (یاد رکھو) حکومت وسیادت دودھ چھڑانے والی عورت کی طرح بری لگتی ہے لہٰذا یہ بات مرد دانا کے لائق نہیں ہے کہ وہ ایسی لذت کے حصول کی خواہش وکوشش کرے جس کا انجام حسرت وغم ہے۔

عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا.

تم حکومت و سیادت کو طلب نہ کرو کیونکہ اگر تمہاری خواہش اور طلب پر تم کو حکومت وسیادت دی گئی تو تمہیں اسی کے سپرد کر دیا جائے گا (تا کہ تم اس منصب کی ذمہ داریوں کو انجام دو درآنحالیکہ منصب وامارت کی ذمہ داریاں اتنی دشوار اور مشقت طلب ہیں کہ بغیر مدد الٰہی کے کوئی شخص ان کو انجام نہیں دے سکتا، اور اگر تمہاری خواہش وطلب کے بغیر تمہیں حکومت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسیادت ملے تو اس پر اللہ تعالی کی طرف سے تمہاری مدد کی جائے گی (اللہ تعالی کی طرف سے تمہیں یہ توفیق بخشی جائے گی کہ تم عدل وانصاف اور نظم وضبط کے ساتھ اس کی ذمہ داریوں کو انجام دے سکو۔"

(صحيح مسلم، حديث:١٦٥٢)

عمر رضی اللہ عنہ جیسا حکمران چاہیے

عمر رضی اللہ عنہ جیسا حکمران ہو تو پھر اللہ تعالی رعایا کو بھی سیدھا کر دیتے ہیں۔ یاد رکھو نیک حکمران کے اثرات اس کی عوام میں بھی پائے جاتے ہیں۔ ایک دفعہ عمر رضی اللہ عنہ رات کو گشت کر رہے تھے، آپ نے ایک گھر سے آواز سنی: ماں بیٹی کو کہہ رہی ہے: بیٹی دودھ میں پانی ملا دے، بیٹی کہتی ہے: اماں آپ کو پتہ نہیں امیر المومنین نے اس سے منع کیا ہے، ماں کہتی ہے: اس وقت امیر المومنینکون سا دیکھ رہے ہیں، یہ بات سن کر بیٹی کہتی ہے اگر امیر المومنین نہیں دیکھ رہے تو اللہ تو دیکھ رہا ہے۔

امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ یہ ساری باتیں سن رہے تھے۔ آج ہمیں ایسے حکمران کی ضرورت ہے۔

دعا کرو اللہ تعالی ہمیں ان حکمرانوں سے نجات عطا فرمائے، انھوں نے اپنی دنیا بنانے کی خاطر عوام پر اتنا ظلم کیا ہے کہ عوام روٹی کے لقمے کھانے سے تنگ آ چکی ہے، پریشان ہو چکی ہے۔ آپ کچی آبادی والے علاقوں میں جا کر دیکھیں وہاں لوگوں کی کیا حالت بنی ہوئی ہے۔ لوگوں نے وہاں بجلی کے میٹر کٹوا دیے ہیں کہ ہم بجلی کا بل ہی نہیں ادا کر سکتے۔ ایسے حالات ان حکمرانوں نے پیدا کیے ہیں۔ اللہ سے دعا کرو کہ وہ ہمیں عمر رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا حکمران عطا فرمائے۔ دیکھو! یہ بچی کہتی ہے کہ اماں اگر امیر المومنین نہیں دیکھ رہا تو اس کا رب تو دیکھ رہا ہے، اس کو کیا جواب دو گی۔ یہ ہے نیک حکمرانوں کے اثرات رعایا پر، حکمران اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہو تو پھر رعایا بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہے۔

عمر رضی اللہ عنہ کا جنت میں محل

جو دنیا میں عدل و انصاف سے حکومت کرے اللہ تعالیٰ اس کا محل جنت میں بنا دیتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں محل دیکھا جو دوسروں سے منفرد تھا اور منفرد چیز پر نظر جلدی پڑتی ہے، وہ محل کسی دنیا کے حکمران کا نہیں تھا جسے صرف اپنے محل بنانے کی فکر ہو، جو دنیا میں اپنے محل کی فکر کرے اسے آخرت میں کیا محل ملنا ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ تو جبریل علیہ السلام نے کہا یہ محل آپ کے ساتھی عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ۔ رضي الله عنه۔ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا. فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں اپنے آپ کو جنت میں دیکھا تو وہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عورت ایک محل کی جانب میں وضو کرتی ہوئی ملی میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ تو فرشتوں نے کہا کہ عمر بن خطاب کا فوراً مجھے عمر کی غیرت کا خیال آیا تو میں الٹے پاؤں واپس آ گیا (یہ سن کر) عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ! بھلا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیرت کر سکتا ہوں''

(صحيح بخاري، باب مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الجَنَّةِ وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ . ٤٢٤٢)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے خواہش کی کہ میں اس محل میں داخل ہو کر دیکھوں پھر مجھے عمر تیری غیرت یاد آ گئی۔ اسلام غیرت کا مذہب ہے، مسلمان ہوتا ہی غیرت مند ہے، جو بے غیرت ہو وہ مسلمان نہیں ہوتا۔ یہ کلمہ یہ اسلام انسان میں قوت اور غیرت پیدا کرتا ہے اور جب یہ اسلام کو چھوڑتا ہے تو پھر یہ بے غیرت بھی ہو جاتا ہے اور بزدل بھی ہو جاتا ہے۔ آج کل کے جو پیر بنے ہوئے ہیں جو ہر مرید کے گھر اس کی اجازت کے بغیر داخل ہو جاتے ہیں، ایسے پیروں سے بچنا چاہیے جو لوگوں کے گھروں میں داخل ہو کر ان کی عزت کو تار تار کرتے ہیں۔

عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت کا اندازہ لگاؤ جس راستے سے گزر جاتے تھے شیطان اس راستے سے بھاگ جاتا تھا، شیطان وہ راستہ ہی چھوڑ دیتا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ .

''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب تمہیں شیطان کسی راستہ میں چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو تمہارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستہ پر ہو لیتا ہے۔"

(صحیح بخاری، حدیث:۳۲۹٤)

ایک دفعہ عمر رضی اللہ عنہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا اللہ کے رسول نے تجھے جو منافقین کے نام بتائیں ہیں کیا میرا نام تو اس میں شامل نہیں؟ یہ عمر رضی اللہ عنہ کا اخلاص تھا، جو آدمی مخلص ہو وہ اپنے متعلق کسی بھی قسم کے شک وشبہ سے بچتا ہے، اسے یہ فکر ہوتی ہے کہ مجھے کوئی غلط نہ سمجھے، کیوں کہ میں مخلص ہوں۔

اسلام ظلم سے روکتا ہے

آج پورے ملک میں بدامنی اور بدحالی کی ذلت چھائی ہوئی ہے، ہر کوئی اپنی مظلومیت کا رونا بھی رو رہا ہے اور دوسروں پر ظلم بھی کر رہا ہے، ایک دوسرے کو ہم مار رہے ہیں، بلا وجہ دوسروں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اسلام تو ہمیں غیر مسلموں سے بھی حسن سلوک کا درس دیتا ہے، غیر مسلموں کے بھی حقوق ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو۔ رضی الله عنهما۔ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا.

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص عہد والے کو قتل کرے گا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے آتی ہے۔

(صحیح بخاری، باب إِثْمِ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ. ۳۱٦٦)

معاہد یعنی عہد والا اس کافر کو کہتے ہیں جس نے امام وقت (سربراہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مملکت اسلامی) سے جنگ وجدل نہ کرنے کا عہد کرلیا ہو خواہ وہ ذمی ہو یا غیر ذمی۔

حکمرانوں کا کردار

ہمارے حکمران بھی آج ظلم و زیادتی کر رہے ہیں، عوام رو رہی ہے حکمران ٹس سے مس نہیں ہو رہے اور تم بھی بڑے عجیب ہو دو دو مرتبہ تین تین مرتبہ ان کو آزما چکے ہیں پھر بھی انھیں ووٹ دیتے ہو۔ ان حکمرانوں سے عوام زیادہ بری ہو چکی ہے، جب تک عوام نہیں بدلے گی حکمران نہیں بدلیں گے۔ ان حکمرانوں نے جب ووٹ لینے ہوتے ہیں تو لوگوں کے دروازوں پر چکر لگاتے نہیں تھکتے، اور جب ووٹ لے کر ایوانوں میں چلے جاتے ہیں پھر ان کو عوام کا کوئی پتہ ہی نہیں ہوتا، ایسے حکمرانوں کے لیے رسول اللہ نے بڑی سخت وعید سنائی ہے:

ابوشماخ ازدی سے روایت ہے کہ ان کے چچا زاد بھائی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے (ایک دن امیر معاویہ کے پاس آئے اور جب ان کی خدمت میں باز یاب ہوئے تو کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمُ احْتَجَبَ اللّٰهُ عَنْهُ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ.

جس شخص کو اللہ نے لوگوں کے کسی کام کا والی بنایا تو اس نے مسلمانوں پر یا کسی مظلوم پر، اور یا کسی حاجت مند پر اپنے دروازے بند رکھے (یعنی ان کو ان کی اپنی حاجت وضرورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے وقت اپنے پاس نہ آنے دیا یا اس کی حاجت روائی نہ کی)
تو اللہ تعالیٰ اس پر اس کی ضرورت و حاجت اور محتاجگی کے وقت
(جب کہ وہ اس کی طرف بہت زیادہ حاجت و ضرورت کا
اظہار کرے گا) تو اللہ تعالیٰ اس کی اس حاجت وضرورت کو پورا
نہیں کرے گا۔"

امیر معاویہ یہ حدیث سن کر بہت متاثر ہوئے۔

فَجَعَلَ رَجُلاً عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ .

اور انہوں نے ایک شخص کو (اس کام) پر مقرر کر دیا کہ وہ لوگوں کی ضروریات پر نظر رکھے اور ان کی حاجتوں کو پورا کرتا رہے۔

(سنن ابی داؤد، حدیث:۲۹۵۰)

ایسا حکمران جو دنیا میں لوگوں کی حاجات پوری نہ کرے تو اگر وہ دنیا میں کسی مخلوق سے اپنی کسی احتیاج کا اظہار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی اس حاجت وضرورت کو بھی پورا نہیں ہونے دیں گے۔

عمر بن عبدالعزیز کی سادگی

ایک عورت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے گھر آئی وہ عورت بیوہ تھی اور عمر بن عبدالعزیز کی بیوی کو کہنے لگی کہ میں بیوہ ہوں میرا بیٹا کوئی نہیں بیٹیاں ہیں اور سب جوان ہیں اور میں اس لیے آئی ہوں کہ میرا وظیفہ مقرر کیا جائے تاکہ میں گھر کچھ کھانے پینے کا بندوبست کرلوں۔ یہ بات کر کے اس نے گھر میں دیکھا کہ اس گھر میں تو چیز نہیں نہ کوئی برتن ہے نہ کوئی آرام دہ بستر ہے انھوں نے مجھے کیا دینا ہے وہ عورت گھر کی حالت دیکھ کر پریشان ہوگئی۔ اتنی دیر میں عمر بن عبدالعزیز آ گئے انھوں نے آتے ہی گھر کے صحن میں پڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی مٹی کا گھاڑھا بنانا شروع کر دیا اور فارغ ہو کر اپنی بیوی کی طرف دیکھنے لگے اس دوران وہ عورت بولی یہ جو تمھارا ملازم ہے، یہ ملازم کتنا بے حیا ہے گاڑھا بنا کر آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی اہلیہ نے کہا: یہ ملازم نہیں یہ میرا شوہر ہے، اتنی بات سن کر اس عورت کی چیخیں نکل گئی کہ یہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ہیں اور یہ وقت کا خلیفہ امیرالمومنین ہے، پھر اس نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے اپنی حالت کا سوال کیا اور کہا میری امداد کی جائے۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ایک رقعہ لکھا اور بیت المال کے خزانچی کے پاس جانے کا حکم صادر فرمایا۔ وہ عورت رقعہ لے کر کوفہ کی طرف روانہ ہو گئی اس عورت کو کوفہ جاتے کچھ دن بیت گئے جب وہ بیت المال کے نگران کے پاس پہنچی اور اسے رقعہ دیا تو بیت المال کا نگران رقعہ پڑھتے ہی رونے لگ گیا، وہ عورت حیران ہوئی کہ اس رقعہ میں کون سی ایسی بات تھی جس نے اسے رلا دیا ہے تو بیت المال کے نگران نے کہا یہ جس شخص کا رقعہ ہے وہ ہمارا حکمران تھا، خلیفہ تھا وہ کل وفات پا چکے ہیں۔ یہ بات سن کر وہ عورت بھی رونے لگی اور فکر مند بھی ہو گئی کہ شاید اب مجھے بیت المال سے وظیفہ نہ ملے۔ بیت المال کے نگران نے کہا اے خاتون تو پریشان نہ ہو یہ رقعہ تم جس شخص کا لے کر آئی ہو اگر بیس سال بعد بھی اس رقعے کو لے کر آتی تو میں اس کا احترام کرتا اور اس کے فرمان کی تعمیل کرتا۔ یہ تھے اس وقت کے حکمران، یہ تھے اسلام کے حکمران۔ آج ہمارے حکمرانوں کا ان حکمرانوں سے کیا مقابلہ ہے۔

انصاف کرنے والا حکمران

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا .

”انصاف کرنے والے رحمٰن کے دائیں جانب اور اللہ کے نزدیک نور کے منبروں پر ہوں گے اور اللہ کے دونوں دائیں ہاتھ ہیں یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنی رعایا اور اہل وعیال میں عدل وانصاف کرتے ہوں گے۔“

(صحیح مسلم، حدیث:۱۸۲۷)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ وَأَبْغَضَ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ وَأَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ جَائِرٌ .

”ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ کا سب سے زیادہ محبوب اور اس کے سب سے زیادہ قریب بیٹھنے والا عادل حکمران ہوگا اور سب سے زیادہ قابل نفرت اور سب سے دور بیٹھنے والا ظالم حکمران ہوگا۔“

(جامع ترمذی، حدیث:۱۳۲۹)

کلمے کے ساتھ مخلص کوئی حکمران...؟

دلوں کے بھید اللہ ہی جانتا ہے، میرے دل کے بھید بھی اللہ ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتے ہیں۔ کہ اوپر سے کلمہ کون پڑھتا ہے اور دل سے کس نے پڑھا ہے اللہ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص سے کلمہ طیبہ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے، اگر ہم نے اخلاص سے کلمہ پڑھا ہے تو پھر ہم اس کلمہ سے مخلص ہوں، ہماری دنیا خراب ہو جائے لیکن اس کلمے پر ہم آنچ نہ آنے دیں۔ دیکھ لو پاکستان کو اس کلمے کے نام پر حاصل کیا، لیکن آج تک کوئی اس کلمے کے ساتھ مخلص حکمران انہیں آیا، ہر کوئی اپنی دنیا ہی بناتا رہا ہے۔ عوام کے خون پسینے کو نچوڑ کر پیسہ اکٹھا کرتا رہا ہے، بینک بیلنس بناتا رہا ہے، لیکن یہاں کوئی بھی نہیں رہا، سب کے بینک بیلنس ادھر ہی ہیں اور خود اگلے جہان جا چکے ہیں۔ اس لیے آج کے حکمرانوں کو بھی سوچنا چاہیے کہ دنیا کی عارضی اور چندروزہ زندگی کے لیے اپنی آخرت کو خراب نہ کریں، اپنی عیش کے لیے عوام پر ظلم نہ کریں۔ آج حکمران اپنی عیش کے لیے عوام پر ظلم کر رہے ہیں۔ لوڈ شیڈنگ سے ساری عوام تنگ آ چکی ہے، کاروبار بند ہو چکے ہیں، کارخانے اور مزدور سب پریشان ہیں، لیکن حکمران ٹس سے مس نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک حکمران عطا فرمائے۔ آمین

عبیداللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرض وفات میں عیادت کے لئے گئے تو حضرت معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں تجھ سے ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اگر میں جانتا کہ میری زندگی باقی ہے تو میں بیان نہ کرتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے:

إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

"جس بندہ کو اللہ نے رعیت پر ذمہ دار بنایا ہو اور جس دن وہ مرے اس حال میں کہ خیانت کرنے والا ہو اپنی رعایا کے ساتھ تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے۔"

(صحیح مسلم، حدیث:١٤٢)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت کا مقام

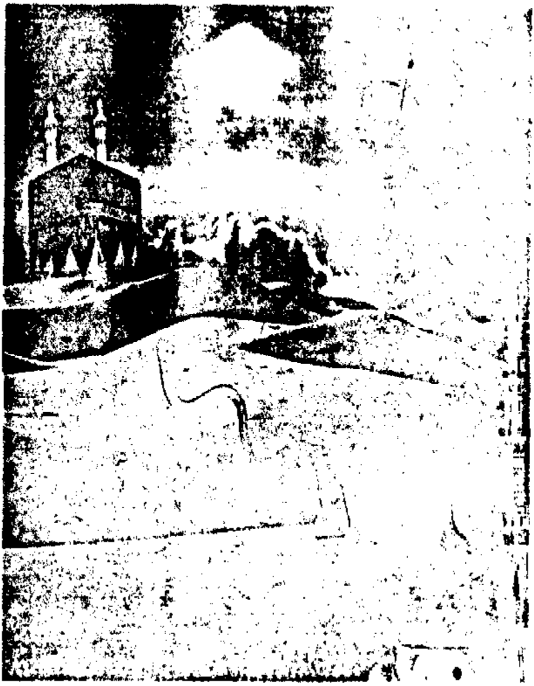

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

﴿يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۞ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. [الاحزاب:۳۲، ۳۳]

''اے ازواجِ پیغمبر! تم عورتوں میں سے کسی ایک کی بھی مثل نہیں ہو، اگر تم پرہیزگار رہنا چاہتی ہو تو (مردوں سے حسب ضرورت) بات کرنے میں نرم لہجہ اختیار نہ کرنا کہ جس کے دل میں (نفاق کی) بیماری ہے (کہیں) وہ لالچ کرنے لگے اور (ہمیشہ) شک اور لچک سے محفوظ بات کرنا۔ اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور پہلی جاہلیت کے زینت ظاہر کرنے کی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زینت ظاہر نہ کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اے گھر والو! اور تمھیں پاک کر دے، خوب پاک کرنا۔"

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود وسلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

عورت کی عظمت گھر میں ہے

عورت کا اصل دائرہ عمل اس کا گھر ہے، اس کو اسی دائرے میں رہ کر اطمینان کے ساتھ اپنے فرائض انجام دینے چاہییں، اور گھر سے باہر صرف بضرورت ہی نکلنا چاہیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق واضح احکام بیان فرمائے ہیں: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عورتوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: ساری فضیلت تو مرد لوٹ لے گئے، وہ جہاد کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں بڑے بڑے کام کرتے ہیں۔ ہم کیا عمل کریں کہ ہمیں بھی مجاہدین کے برابر اجر مل سکے؟ جواب میں فرمایا:

من قعدت منكن في بيتها فانها تدرك عمل المجاهدين .

جو تم میں سے گھر میں بیٹھے گی وہ مجاہدین کے عمل کو پا لے گی۔ مطلب یہ ہے کہ مجاہد دِل جمعی کے ساتھ اسی وقت تو خدا کی راہ میں لڑ سکتا ہے جبکہ اسے اپنے گھر کی طرف سے پورا اطمینان ہو، اس کے بیوی اس کے گھر اور بچوں کو سنبھالے بیٹھی ہو، اور اسے کوئی خطرہ اس امر کا نہ ہو کہ پیچھے وہ کوئی گُل کِھلا بیٹھے گی۔ یہ اطمینان جو عورت اسے فراہم کرے گی وہ گھر بیٹھے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے جہاد میں برابر کی حصہ دار ہو گی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ.

''عورت، پردہ میں رہنے کے قابل چیز ہے۔ جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اس کو تا کتا ہے۔''

اور اللہ کی رحمت سے قریب تر وہ اس وقت ہوتی ہے جبکہ وہ اپنے گھر میں ہو۔

اسی لیے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾.

[الاحزاب:۳۳]

''اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور پہلی جاہلیت کے زینت ظاہر کرنے کی طرح زینت ظاہر نہ کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔''

اللہ تعالیٰ جس طرزِ عمل سے عورتوں کو روکنا چاہتا ہے وہ ان کا اپنے حسن کی نمائش کرتے ہوئے گھروں سے باہر نکلنا ہے۔ وہ ان کو ہدایت فرماتا ہے کہ اپنے گھروں میں ٹِک کر رہو، کیوں کہ تمہارا اصل کام گھر میں ہے نہ کہ اس سے باہر۔ لیکن اگر باہر نکلنے کی ضرورت پیش آئے تو اس شان کے ساتھ نہ نکلو جس کے ساتھ سابق دَورِ جاہلیت میں عورتیں نکلا کرتی تھیں۔ بن ٹھن کر نکلنا، چہرے اور جسم کے حُسن کو زیب و زینت اور چُست لباسوں یا عُریاں لباسوں سے نمایاں کرنا، اور ناز و ادا سے چلنا ایک مسلم معاشرے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کا کام نہیں ہے۔ یہ جاہلیت کے طور طریقے ہیں جو اسلام میں نہیں چل سکتے۔

قرآن مجید کے اس صاف اور صریح حکم کی موجودگی میں اس بات کی آخر کیا گنجائش ہے کہ مسلمان عورتیں کونسلوں اور پارلیمنٹوں کی ممبر بنیں، بیرون خانہ کی سوشل سرگرمیوں میں دَوڑتی پھریں، سرکاری دفتروں میں مردوں کے ساتھ کام کریں، کالجوں میں لڑکوں کے ساتھ تعلیم پائیں، مردانہ ہسپتالوں میں نرسنگ کی خدمت انجام دیں، ہوائی جہازوں اور ریل کاروں میں مسافر نوازی کے لیے استعمال کی جائیں، اور تعلیم و تربیت کے لیے امریکہ و انگلستان بھیجی جائیں۔

جاہلیت والا انداز اختیار نہ کرو

جاہلیت کا لفظ دراصل قرآن نے اسلام کے مقابلہ پر استعمال فرمایا ہے۔ یعنی زندگی کا وہ طرز عمل جو اسلامی تہذیب و ثقافت، اخلاق و آداب اور اسلامی ذہنیت کے خلاف ہو وہ جاہلیت ہے۔ اور جاہلیت اولی سے مراد اسلام سے پہلے کا تاریک دور ہے۔ اور اگر آج بھی معاشرہ میں وہی پرانی رسوم رائج ہو جائیں تو یہ دور بھی دور جاہلیت ہی کہلائے گا۔

گھر رہ کر جنت

رسول اللہ ﷺ نے جنتی عورت کی خوبیاں بیان کی ہیں۔ عورت کو تو آسانیاں ہی بہت ہیں وہ گھر رہ کر جنت کی حقدار بن سکتی ہے۔ جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے، خاوند کی اطاعت کرے، اپنے جسم کی حفاظت کرے وہ جنت کے جس مرضی دروازے سے داخل ہو جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ.

''جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑھتی ہو، ماہ رمضان کے روزے رکھتی ہو، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہو اور اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہو، اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہو، داخل ہو جاؤ۔''

(أحمد 1/ 191) واللفظ له. وذكره المنذري في الترغيب والترهيب وقال: رواه أحمد والطبراني، ورواة أحمد رواة الصحيح خلا ابن لهيعة وحديثه حسن في المتابعات (3/ 52) وكذا الدمياطي في المتجر الرابح وعزاه لابن حبان (493). وذكره الألباني في صحيح الجامع (1/ 240) رقم (673، 674). وكذا في آداب الزفاف وقال: حسن أو صحيح (282)

اور جس عورت کو جنت مل گئی اسے اور کیا چاہیے، ساری کائنات کے ڈھیر لگا دیے جائیں، ساری کائنات اکھٹی کر کے ایک طرف رکھ دی جائے، جنت کی حور کی دوپٹے کے ایک پلو کا مقابلہ نہیں کر سکتی، اس کے برابر نہیں ہو سکتی۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ أَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الأَرْضِ، لأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا۔ يَعْنِي الْخِمَارَ۔ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .

”صبح کو یا شام کو ایک بار اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور اگر جنتیوں میں سے کسی کی عورت (یعنی کوئی حور) زمین کی طرف جھانک لے تو مشرق ومغرب کے درمیان کو (یعنی دنیا کے اس کونے سے لے کر اس کونے تک کی تمام چیزوں کو) روشن ومنور کر دے اور مشرق سے لے کر مغرب تک کی تمام فضا کو خوشبو سے بھر دے، نیز اس کے سر کی ایک اوڑھنی اس دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔

(صحيح بخاری، حديث :٦٥٦٨)

صبح میں ایک کتاب پڑھ رہا تھا اس میں لکھا تھا وہ جنت میں پھرتی ہیں چلتی ہیں اور وہاں بھی پردہ میں رہتی ہیں، بغیر پردہ کے وہاں بھی نہیں ہوتیں۔ اور جو میری مائیں بہنیں ننگے منہ بازاروں میں گھومتی پھرتیں ہیں انھیں کچھ حیا کرنی چاہیے، اپنی فکر کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ ہماری ماؤں بہنوں کو باحیا بنائے۔ آمین۔

عورت کی افضل نماز

عورت کی بہترین جائے نماز گھر کی اندرونی جگہ ہے۔ غور فرمایئے! مسجد نبوی میں ایک نماز باجماعت کا ثواب ہزار نماز کے ثواب کے برابر ہے اور امام خود رسول اللہ ہیں جو امام الانبیاء ہیں۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود ام حمید ساعدیہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسند خاطر یہ ہے کہ میں آپ کے ساتھ نماز ادا کروں تو آپ نے فرمایا: تیرے گھر کی کوٹھری میں نماز تیرے گھر کے دالان سے افضل ہے اور دالان میں نماز صحن کی نماز سے افضل ہے۔ اور صحن کی نماز محلّہ کی مسجد کی نماز سے افضل ہے اور محلّہ کی مسجد میں نماز جامع مسجد کی نماز سے افضل ہے۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے لئے بہترین مساجد ان کے گھروں کے اندرونی حصے ہیں۔

(مسند احمد۔ طبرانی)

بیٹی وراثت سے محروم کیوں؟

ہمارے پیار بھی عجیب قسم کے ہیں، کئی باپ ایسے ہیں جو کہتے ہیں: ہم بیٹیوں سے بڑا پیار کرتے ہیں، کرنا بھی چاہیے، لیکن جب ان کی شادی کرتا ہے تو پھر بعد میں کہتا ہے کہ تیری شادی پر اتنا روپیہ لگایا تھا، اب تجھے وراثت میں سے کچھ نہیں ملے گا۔ لعنت ہے ایسے پیار پر جہاں بیٹیوں کو وراثت سے محروم رکھا جاتا ہے۔ اصل محبت اور پیار شریعت بتاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوْضًا﴾. [النساء:۷]

”مردوں کے لیے اس مال سے حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں (اسی طرح) عورتوں کے لیے بھی اس مال سے حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں۔ خواہ یہ ترکہ تھوڑا ہو یا زیادہ ہو۔ ہر ایک کا طے شدہ حصہ ہے۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرب میں عورتوں کو میراث میں شامل کرنے کا دستور نہ تھا بلکہ عورت خود ورثہ شمار ہوتی تھی۔ اس آیت کی رو سے اللہ تعالیٰ نے عورت کو اس ذلت کے مقام سے نکال کر وراثت میں حصہ دار بنا دیا۔

سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیوی رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ دونوں سعد کی لڑکیاں ہیں، ان کے والد آپ کے ساتھ جنگ احد میں شریک تھے اور وہیں شہید ہوئے ان کے چچا نے ان کا کل مال لے لیا ہے ان کے لئے کچھ نہیں چھوڑا اور یہ ظاہر ہے کہ ان کے نکاح بغیر مال کے نہیں ہو سکتے، آپ نے فرمایا اس کا فیصلہ خود اللہ کرے گا چنانچہ آیت میراث نازل ہوئی، آپ نے ان کے چچا کے پاس آدمی بھیج کر حکم بھیجا کہ دو تہائیاں تو ان دونوں لڑکیوں کو دو اور آٹھواں حصہ ان کی ماں کو دو اور باقی مال تمہارا ہے،

جو لوگ بہنوں کو حصہ نہیں دیتے، اور وہ یہ سمجھ کر بادل ناخواستہ شرما شرمی معاف کر دیتی ہیں کہ ملنے والا تو ہے ہی نہیں تو یوں بھائیوں سے برائی لیں، ایسی معافی شرعا معافی نہیں ہوتی، ان کا حق بھائیوں کے ذمہ واجب رہتا ہے، یہ میراث دبانے والے سخت گنہگار ہیں، ان میں بعض بچیاں نابالغ بھی ہوتی ہیں، ان کو حصہ نہ دینا دوہرا گناہ ہے ایک گناہ وارث شرعی کے حصہ کو دبانے کا اور دوسرا یتیم کے مال کو کھانے کا۔

مسلمان ہونے کے لیے ایک کلمہ اور شادی کرنے کے لیے چھ کلمے

ہمارے معاشرے میں لوگوں نے ہندوؤں کی رسومات نہیں چھوڑیں، اور رہی سہی کسر مولویوں نے پوری کر دی ہے، انھوں نے بدعات و رسومات نکال کر دین کا حلیہ بگاڑ دیا ہے، ایک رسم انھوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ نکالی ہے کہ نکاح کے موقع پر مولوی صاحب دلہا دلہن کو چھ کلمے پڑھانے شروع کر دیتے ہیں۔ ان مولویوں سے پوچھو کیا شریعت میں یہ چھ نمبر ثابت ہیں؟ یہ پہلا کلمہ یہ دوسرا کلمہ یہ تیسرا کلمہ یہ چوتھا کلمہ یہ پانچواں اور یہ چھٹا کلمہ ہے، کیا اللہ کے رسول ﷺ نے ان کلموں کے نمبر لگائے ہیں، یہ ان مولویوں نے خود نمبر لگائیں ہیں، قرآن وحدیث میں یہ نمبر نہیں ملتے۔ اور پھر دیکھو کسی غیر مسلم کو مسلمان کرنے کے لیے ایک ہی کلمہ پڑھایا جاتا ہے۔

ایک کلمہ ہی سے وہ مسلمان ہو جاتا ہے، تو پھر ادھر نکاح میں مولوی جو یہ چھ کلمے پڑھا رہا ہوتا ہے کیا یہ بڑا کافر ہوتا ہے اسے مسلمان کرنے کے لیے یا مسلمان سے شادی کرنے کے لیے چھ کلموں کی ضرورت ہے۔ مسلمان ہونے کے لیے ایک کلمہ اور شادی کرنے کے لیے چھ کلمے۔

﴿تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ﴾ . [النجم:۲۲]

''یہ انتہائی ناانصافی کی تقسیم ہے''

اللہ تعالیٰ ان مولویوں کو ہدایت عطا فرمائے، ویسے انھوں نے اب تو دین کا بیڑا غرق کر کے رکھ دیا ہوا ہے۔

ماں باپ کا دل

اولاد جیسی بھی ہو ان کی تکلیف ماں باپ سے برداشت نہیں ہوتی، اگر ہمیں ماں باپ کی محبت کا پتا چل جائے تو ہم کبھی ماں باپ کی نافرمانی نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کو اولاد کے متعلق نرم دل دیا ہے۔ اسی لیے تو الہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَ وَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴾

[لقمان:١٤]

''اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے، اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری کی حالت میں اسے اٹھائے رکھا اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں ہے کہ میرا شکر کر اور اپنے ماں باپ کا۔ میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔''

سب سے پہلے انسان پر اللہ کا حق شکر واجب ہوتا ہے، کہ وہی اس کا خالق و مالک اور اس کا رب ہے۔ اور اس کے بعد انسان پر اسکے والدین کا حق ہے، اسی لئے قرآن حکیم نے والدین کے حق کو اللہ تعالی کے حق کے متصل بعد ذکر فرمایا گیا ہے، اور یہ اس لئے کہ وہی اسکے وجود اور اسکے ظہور کا ذریعہ و وسیلہ ہیں اور انہوں نے ہی اس کی بچپن میں اس وقت پرورش کی جبکہ اس کو کسی چیز کا بھی کچھ پتہ نہیں تھا۔ اور یہ محض گوشت کے ایک لوتھڑے کی طرح تھا سو اس وقت انہوں نے نہایت محبت وشفقت اور ہمدردی و پیار کے ساتھ اس کی پرورش کی۔ اس کو پالا پوسا اور اس کی ہر ضرورت کا پورا پورا خیال رکھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی اور ایمانی رشتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾. [الحجرات:١٠]

"مومن تو بھائی ہی ہیں، پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرا اور اللہ سے ڈرو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"

یہ جو دین ہے جسے اسلام کہا جاتا ہے، اس میں اللہ احکم الحاکمین نے زندگی گزارنے کے سارے طریقے بتا دیئے ہیں، کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس کے متعلق اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے رہنمائی نہ کی ہو۔

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود و سلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

محترم سامعین حضرات!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپس میں بھائی چارہ اور دوستی کے متعلق بھی رسول اللہ نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے، اور ہمیں اس طریقہ کو نبھانے کے اصول بھی بتائے ہیں۔
اسلامی رشتہ خونی رشتہ سے زیادہ مقدس ہے، ایمان کا تعلق رشتے دار او عزیز داروں سے زیادہ اہم ہے، کیونکہ رشتے داروں، عزیزوں کو انسان ایک خاندان اور خونی رشتہ ہونے کی وجہ سے ملتا ہے کہ یہ میرا چچا ہے، یہ میرا ماموں ہے، یہ میرا خالو ہے، یہ میری چچی ہے، یہ میر مامی ہے، یہ میری پھوپھو ہے۔

لیکن جو تعلق اسلام کی وجہ سے ہے، مسلمانوں کا جو آپس کا تعلق ہے یہ صرف اور صرف اللہ کی رضا کیلئے ہوتا ہے۔ نمازی کا نمازی سے تعلق، مسلمان کا مسلمان سے تعلق، یہ پیار اور محبت صرف اور صرف اللہ کی رضا کیلئے ہوتا ہے اور یہی تعلق اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول ہے، اسی تعلق کی وجہ سے قیامت کے دن انعام ملنا ہے۔ جو مسلمان کسی سے اللہ کی رضا کی خاطر محبت کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں۔

ایمانی رشتے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَّ رَجُلاً زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْصَدَ اللَّهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لاَ غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَحْبَبْتُهُ فِيهِ .

"ایک آدمی اپنے ۔ ب بھائی سے ملنے کے لئے ایک دوسرے گاؤں گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو اس کے انتظار کے لئے بھیج دیا جب اس آدمی کا اس کے پاس سے گزر ہوا تو فرشتہ کہنے لگا کہاں کا ارادہ ہے اس آدمی نے کہا اس گاؤں میں میرا ایک بھائی ہے میں اس سے ملنا چاہتا ہوں فرشتہ نے کہا کیا اس نے تیرے اوپر کوئی احسان کیا ہے کہ تو جس کا بدلہ دنیا چاہتا ہے اس آدمی نے کہا نہیں سوائے اس کے کہ میں اس سے صرف اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں فرشتے نے کہا تیری طرف اللہ کا پیغام لے کر آیا ہوں کہ اللہ بھی تجھ سے اسی طرح محبت کرتا ہے جس طرح تو اس سے محبت کرتا ہے۔"

(صحيح مسلم، حديث:٢٥٦٧)

اللہ کے لیے محبت کرنے والے اللہ کے سائے میں

اللہ کے لیے محبت کا مطلب یہ ہے کہ کسی بندے کے ساتھ تعلق محبت کا جو رشتہ قائم کیا جائے وہ محض اللہ ہی کی خاطر ہو اللہ کی راہ میں کسی دنیاوی غرض و لالچ کی وجہ سے نہ ہو یعنی اگر کسی بندے سے دلی محبت و دوستی کی جائے تو صرف اس لیے کہ اس بندہ کے ساتھ محبت و دوستی رکھنے سے اللہ کی رضا و خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلاَلِى الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِى ظِلِّى يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلِّى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب لوگوں کے سامنے (اپنے بعض بندوں کی عظمت و بزرگی کو ظاہر کرنے کے لیے) فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میری بڑائی کے اظہار اور میری تعظیم کی خاطر آپس میں محبت وتعلق رکھتے تھے یا کہاں ہیں وہ لوگ جو میری رضا وخوشنودی کی خاطر اور حصول ثواب کی غرض سے آپس میں محبت وتعلق رکھتے تھے آج میں ان لوگوں کو اپنے سایہ میں پناہ دوں گا اور آج کے دن میرے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہے۔"

(صحیح مسلم، حدیث: ۲۵٦٦)

اللہ تعالیٰ کی عزت کرنے والا

یاد رکھو! جو شخص اللہ کے لیے کسی محبت کرے گا، وہ حقیقت میں اللہ کی عزت کرتا ہے۔

عَنْ أَبِی أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَكْرَمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

"ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس بندے نے کسی بندے سے محض اللہ کی رضا وخوشنودی کی خاطر محبت دوستی رکھی تو اس نے درحقیقت اپنے پروردگار عزوجل کی تعظیم وتکریم کی۔

(مسند احمد: ۲۱۷۲٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاقوت اور زمرد کے بالاخانوں والے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ فرمانے لگے جنت میں یاقوت کے ستون ہیں جن پر زمرد کے بالا خانے بنے ہوئے ہیں ان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور وہ بالا خانے اور ان کے دروازے اسی طرح روشن اور چمکتے ہیں جیسا کہ روشن ستارے چمکتے ہیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان میں کون لوگ رہیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِی اللّٰہِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِی اللّٰہِ .

”وہ لوگ جو خدا کی خوشنودی کی خاطر آپس میں محبت رکھتے ہیں خدا کی رضا وخوشنودی کی خاطر ایک دوسرے کی صحبت وہم نشینی اختیار کرتے ہیں اور خدا کی رضا وخوشنودی کی خاطر آپس میں ملاقات کرتے ہیں۔“

(شعب الایمان:۸۵۸۹)

نور کے منبر پر

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا:

قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَھُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُھُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّھَدَاءُ .

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے لئے آپس میں محبت کرنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے جن پر انبیاء اور شہدا بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رشک کریں گے‘‘

(جامع ترمذی:۲۳۹۰)

میں تجھ سے محبت کرتا ہوں

مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ إِيَّاهُ .

’’جب تم میں کوئی کسی بھائی سے محبت کرے تو اسے چاہئے کہ اسے بتادے۔‘‘

(جامع ترمذی:۲۳۹۲)

جب اس مسلمان کو یہ معلوم ہوگا کہ فلاں شخص مجھ سے دوستی اور محبت رکھتا ہے تو وہ بھی اس سے دوستی محبت رکھے گا اور دوستی کے حقوق ادا کرے گا نیز اس کے حق میں دعا گو و خیر خواہ رہے گا۔

اللہ نے اپنی محبت ان کے لیے واجب کردی

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَجَبَتْ مَحَبَّتِى لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ .

’’اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کے ساتھ میرا محبت کرنا ایک طے شدہ امر ہے جو محض میری رضا مندی وخوشنودی کی خاطر آپس میں میل جول محبت رکھتے ہیں محض میری خوشنودی کی خاطر اور میری حمد وثناء کرنے کے لیے ایک دوسرے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ بیٹھتے ہیں محض میری رضا و خوشنودی کی خاطر ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور محض میری رضا وخوشنودی کی خاطر اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔"

(مؤطا امام مالك:١٧٧٩)

سب سے مضبوط رشتہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ: يَا أَبَا ذَرٍّ! أَيُّ عُرَى الإِيمَانِ أَوْثَقُ؟ قَالَ: اَللّٰهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: اَلْمُوَالَاةُ فِي اللّٰهِ وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ.

"عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ابوذر رضی اللہ عنہ تم جانتے ہو ایمان کی کون سی شاخ زیادہ مضبوط ہے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کی رضا وخوشنودی کے لیے آپس میں ایک دوسرے سے میل جول رکھنا اور خدا کی خوشنودی کے لیے کسی سے دوستی رکھنا اور خدا کی رضا وخوشنودی کے لیے کسی سے بغض ونفرت رکھنا۔"

(شعب الإيمان:٩٠٦٨)

بابرکت سفر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِي اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا .

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے اس کی ملاقات کی خاطر اس کے ہاں جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: دنیا و آخرت میں تیری زندگی خوش ہوئی تیرا چلنا مبارک رہا، تو چل کر یہاں تک آیا ہر قدم پر تجھے ثواب ملا اور تجھ کو جنت میں ایک بڑی اور عالی مرتبہ جگہ حاصل ہوئی۔

(جامع ترمذی:۲۰۰۸)

مؤمنین کا آپس میں تعلق

مؤمنوں کا باہمی تعلق صرف اللہ کی رضا کی خاطر ہوتا ہے اس میں دوسرا کوئی مقصد اور مفاد نہیں ہوتا۔ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہوتے ہیں ایک دوسرے کے غم میں شریک ہوتے ہیں۔ دکھ درد میں، مصیبت میں کام آنے والے ہوتے ہیں۔ مسلمان کا مسلمان سے تعلق تو اس طرح کا ہونا چاہیئے تھا کہ یہ ایک دوسرے سے پیار کرتے، محبت کرتے لیکن آج مسلمان ہی مسلمان کو مار رہا ہے اس کے خلاف ہر کوشش بروئے کار لا رہا ہے۔ اسی وجہ سے آج پاکستان میں مسلمان ذلت اور پستی کی زندگی بسر کر رہا ہے۔

یہ پاکستان جن لوگوں نے حاصل کیا ہے، اس کی قدر ان سے پوچھو، جنہوں نے اپنی جانیں قربان کیں، اپنے جسم گولیوں سے چھلنی کروائے، اس کی قدر ان ماؤں سے پوچھو جنہوں نے اپنے بچے ذبح کروائے، جن کی عزتیں لوٹیں گئیں، جن کے سروں سے دوپٹے اتار لئے گئے۔ لیکن انہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس ملک کو حاصل کر کے ہی دم لیا تاکہ اس ملک میں محمد عربی ﷺ کا دین غالب آئے اور اللہ کا کلمہ بلند ہو۔ اسلام کا قانون نافذ ہو، ہمیں عزت و انصاف ملے۔ یہاں ہم آزادی سے نمازیں پڑھیں، قرآن پڑھیں، مسجدیں بنائیں، مسلمان کی زندگی محفوظ رہے۔

ظالموں کا انجام

لیکن ہمارے حکمرانوں نے اپنی عیاشیوں کی وجہ سے ہماری محبت چھین لی ہے، ہمارا اسلام ہم سے چھین لیا ہے، ہمارا سکھ چین ہم سے چھین لیا ہے، ہم پر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھائے ہیں۔ ایسے حکمرانوں کو قیامت کو روز پتہ چل جائے گا، کیا انجام ان کا ہوگا۔

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضر موت کا اور ایک آدمی کندہ کا دونوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے، حضرمی نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آدمی نے میری زمین پر قبضہ کرلیا ہے جو کہ مجھے میرے باپ سے ملی تھی، کندی نے کہا کہ یہ زمین میری ہے میں اس میں کاشت کرتا ہوں اس زمین میں اس کا کوئی حق نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرمی سے فرمایا کیا تیرے پاس گواہ ہیں؟ اس نے کہا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اس سے قسم لے لے، اس حضرمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ آدمی فاجر ہے جھوٹی قسم کھانے میں بھی کوئی پرواہ نہیں کرے گا اور کسی چیز سے پرہیز بھی نہیں کرے گا ہر طرح اپنی بات منوانے کی کوشش کرے گا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اب تیرے لئے اس کی قسم کے علاوہ کوئی چارہ نہیں پھر وہ آدمی قسم کھانے چلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی پشت پر ہاتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھیرتے ہوئے فرمایا:

أَمَا لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ.

''اگر اس نے دوسرے کا مال ظلما مارنے کی خاطر قسم کھائی تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس سے اعراض کریں گے، بوجہ ناراضگی اس پر متوجہ نہ ہوں گے۔''

(صحیح مسلم، حدیث:۱۳۹)

ایمان والوں کا دوست

ایمان والو! مسلمانو! میں آج تم سے یہ کہتا ہوں کہ اللہ پر صحیح معنوں میں ایمان لے آؤ، پکے سچے مسلمان بن جاؤ، پانچ وقت کی نماز پڑھو، میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ تمہیں دنیا کی کوئی طاقت ذلیل وخوار نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے۔

﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ٭ وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ﴾

[المائدہ:۵۵، ۵۶]

''بیشک تمہارا دوست تو اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی ہے اور (ساتھ) وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (اللہ کے حضور عاجزی سے) جھکنے والے ہیں۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ایمان والوں کو دوست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنائے گا تو (وہی اللہ کی جماعت ہے اور) اللہ کی جماعت (کے لوگ) ہی غالب ہونے والے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بطور تسلی یہ یقین دلا رہے ہیں کہ کفار سے دوستانہ مراسم رکھنے سے پوری طرح اجتناب کرو اور دوستی اور محبت صرف ان لوگوں سے رکھو جو اللہ سے ڈرنے والے اور اس کے احکام بجا لانے والے سچے مسلمان ہیں اور کامیابی اور غلبہ یقیناً تمہیں ہی حاصل ہوگا۔

ایک دوسرے کو نہ مارو

آج مسلمان مسلمان کا گلا کاٹ رہا ہے، ہمسایہ ہمسائے کو مار رہا ہے، ہر کوئی دوسرے سے ڈر رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس خدشے کا اظہار کیا تھا اور اس بات سے منع کیا تھا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْتَدُّوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ .

"ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کافر نہ ہوجانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔"

(صحیح بخاری، حدیث:۷۰۷۹)

ہمیں چاہیے کہ ہم ایک دوسرے کا احترام کریں گالیاں نہ نکالیں، مسلمان کو گالی نکالنا فسق ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"عبداللہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔"
(صحیح بخاری، حدیث:۷۰۷٦)

لڑائی سے رحمت الٰہی چھن جاتی ہے

ایک آدمی بڑا نمازی ہے، تہجد گزار ہے، صدقہ وخیرات بھی کرتا ہے، لیکن اپنے بھائی سے ناراض ہے، بھائی کو بلاتا نہیں، بلکہ بھائی کے خلاف سازش کرتا ہے، اسے مارنے کی سکیمیں لگاتا ہے، ساری ساری رات اپنے ہی بھائی کے خلاف پلاننگ کرنے میں گزار دیتا ہے، ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحمت کیسے کرے اور کیوں کرے؟ لڑائی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت چھین لیتے ہیں، دو آدمیوں کی لڑائی دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کو لیلۃ القدر ہی بھول گئی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مجھے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے انہوں نے بیان کیا:

خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَإِنَّهَا رُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ.

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ لوگوں کو شب قدر بتانے کے لئے نکلے، مگر (اتفاق سے اس وقت) دو مسلمان باہم لڑ رہے تھے، آپ نے فرمایا (کہ اس وقت) میں اس واسطے نکلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ تمہیں شب قدر بتادوں، مگر (چونکہ) فلاں فلاں باہم لڑے، اس لئے (اسکی خبر دنیا سے) اٹھالی گئی اور شاید یہی تمہارے حق میں مفید ہو (اب تم شب قدر کو) رمضان کی ستائیسویں اور انتیسویں اور پچیسویں (تاریخوں) میں تلاش کرو۔"

(صحیح بخاری، حدیث:٦٠٤٩)

کینہ پروروں کی بخشش نہیں ہوتی

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ نے فرمایا:

تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لاَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلاَّ رَجُلاً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا.

"سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے اور ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے کہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو سوائے اس آدمی کے جو اپنے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہو اور کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو یہاں تک کہ وہ صلح کر لیں اور ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو یہاں تک کہ وہ صلح کر لیں ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو یہاں تک کہ وہ صلح کر لیں۔"

(صحیح مسلم، حدیث:٢٥٦٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوموار اور جمعرات کو ہر ایک کی بخشش ہوتی ہے لیکن ان دو کی نہیں ہوتی جو آپس میں لڑتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان لوگوں کے اعمال میرے سامنے پیش ہی نہ کرو۔

رسول اللہ ﷺ ہر سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقَالَ إِنَّ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ يَغْفِرُ اللَّهُ فِيهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا مُهْتَجِرَيْنِ يَقُولُ دَعْهُمَا حَتَّى يَصْطَلِحَا.

"نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا: سوموار اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی بخشش فرما دیتے سوائے دو قطع کلامی کرنے والوں کے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ان کو چھوڑ دو تاوقتیکہ یہ صلح کر لیں۔"

(سنن ابن ماجہ: ۱۷۴۰)

آج ہم بھی اگر سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھیں گیں تو آسمان سے رحمت نازل ہوگی۔

مسلمان بھائی سے لاتعلقی جائز نہیں

یہاں ہم دوسرے پر بڑی جلدی تنقید کرتے ہیں، دوسرے کے عیوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاش کرتے ہیں، لیکن اپنے عیوب کا پتہ ہی نہیں۔ دوسروں پر ایسے باتیں کرتا ہے جیسے یہ خود نبی ہوتا ہے، کہ اس سے کوئی غلطی کبھی ہوئی ہی نہیں۔ ہم چھوٹی چھوٹی بات پر اپنے بھائیوں کو ناراض کر لیتے ہیں اور پھر ساری عمران سے بولتے نہیں۔

عَنْ أَبِى أَيُّوبَ الأَنْصَارِىِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِى يَبْدَأُ بِالسَّلاَمِ .

''ابوایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین راتوں سے زیادہ قطع تعلق کرے دونوں آپس میں ملیں تو یہ اس سے منہ موڑے اور وہ اس سے منہ موڑے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ آدمی ہے جو سلام کرنے میں ابتداء کرے۔''

(صحیح بخاری، حدیث:٦٠٧٧، صحیح مسلم: ٢٥٦٠)

حسد بغض نہ کرو

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- لاَ تَحَاسَدُوا وَلاَ تَنَاجَشُوا وَلاَ تَبَاغَضُوا وَلاَ تَدَابَرُوا وَلاَ يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا .الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لاَ يَظْلِمُهُ وَلاَ يَخْذُلُهُ وَلاَ يَحْقِرُهُ .التَّقْوَى هَا هُنَا. وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ.

''ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: تم لوگ ایک دوسرے پر حسد نہ کرو اور نہ ہی تناجش کرو (تناجش بیع کی ایک قسم ہے، جس میں دھوکہ ہوتا ہے) اور نہ ہی ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ ہی ایک دوسرے سے رو گردانی کرو اور تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے اور نہ ہی اسے حقیر سمجھتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا تقوی یہاں ہے، کسی آدمی کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر پورا پورا حرام ہے اس کا خون اور اس کا مال اور اس کی عزت و آبرو۔''

(صحیح مسلم، حدیث:٢٥٦٤)

یہاں کوئی موٹر سائیکل خرید لے تو ہمسائے کو پریشانی لاحق ہو جاتی ہے، وہ اس سے حسد کرنے لگ جاتا ہے۔ ہمیں حسد نہیں کرنا چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے، اللہ ہمیں بھی عطا فرمائے۔

یہ چوریاں، ڈکیتیاں صرف اسلام سے دوری کا نتیجہ ہیں۔ مسلمان مسلمان کا خون اور مال لوٹ رہا ہے۔ میرے سکول کے محلے میں چار لڑکے پکڑے گئے تھے جو ڈاکہ زنی کرتے تھے۔ دو لڑکے نوشہرہ درکاں کے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ایک دوسرے سے مل کر ڈاکہ ڈالتے تھے۔ وہ اپنے علاقے کی مخبری کر کے ڈاکہ زنی کرواتے اور یہ اپنے علاقے کی مخبری کر کے ان سے ڈاکہ زنی کرواتے۔ بالآخر یہ گروہ پکڑا گیا، دنیا میں ذلیل ہوئے اور آخرت میں سخت سزا پائیں گے۔

اگر حالات اسی طرح رہے تو پھر اللہ کبھی ہم پر رحمت نہیں کریں گے۔ مسلمان ایک دوسرے سے ہمدردی کرنے والا ہوتا ہے، غمگسار ہوتا ہے، محبت اور پیار کے جذبات رکھتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ ایک بڑھیا کی بھی بات سنتے اور اس کی ضرورت اور محتاجی بھی پوری فرماتے۔

اللہ کی قسم اس کائنات میں جتنی مصروف شخصیت اللہ کے رسول ﷺ کی تھی اتنی کوئی بھی نہیں۔ اس کے باوجود آپ ﷺ لوگوں کو ضرورتوں کو پورا فرماتے، ان کے ہر کام میں تعاون فرماتے۔

غلطی پر نرمی سے سمجھاؤ

ہمیں ایک دوسرے کے لیے نرم اور پیار محبت کا انداز اختیار کرنا چاہیے، کئی بھائی مسجد میں کسی معمولی سی بات پر دوسرے کو ڈانٹنا شروع کر دیتے ہیں۔ کوئی پنکھا چلا دے تو دوسرا اس سے لڑنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ طریقہ اور انداز ٹھیک نہیں، ہم میں بھائی کے متعلق نرم گوشہ ہونا چاہیے۔

یہ دیکھو! رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک شخص مسجد میں آیا اور اس نے مسجد کے صحن ہی میں پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ صحابہ نے اسے ڈانٹا تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو سمجھایا، پھر اس آدمی کو سمجھایا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دَعُوهُ وَهَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ .

''ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کر دیا، تو لوگوں نے اسے پکڑ لیا، لوگوں نے اسے ڈانٹا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی (کا خواہ کم ہو یا بھرا ہو) ڈال دو، اس لئے کہ تم لوگ نرمی کرنے کے لئے بھیجے گئے ہو، سختی کرنے کیلئے نہیں۔''

(صحیح بخاری، حدیث:۲۲۰)

ہم اپنے بھائیوں کو اس طرح ڈانٹتے اور غصے ہوتے ہیں جیسے وہ کوئی انسان نہیں حیوان ہے۔ ہم کسی کافر سے اس طرح نہیں بولتے جس طرح بھائیوں سے بولتے ہیں۔

.. مسجد میں کئی بوڑھے شخص اذان پر لڑتے ہیں۔ کسی دوسرے کو اذان کہنے نہیں دیتے اور اگر کوئی اذان کہنے کی کوشش کرے تو اس سے لڑ پڑیں گیں۔ یہ انداز اللہ کو پسند نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ» .

''ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایسے لوگوں کی کتنی ہی جماعتیں داخل ہوں گی جن کے دل پرندوں کے مانند ہیں۔

(صحیح مسلم، حدیث:۲۷٤۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب یہ کہ جنت میں جانے والوں میں ایسے لوگوں کی ایک بڑی تعداد ہوگی جو اس دنیا میں نرمی ومروت رحم ومہربانی، دل کی صفائی وسادگی اور حسد وبغض سے پاک وصاف ہونے کے اعتبار سے پرندوں جیسی خصلت رکھتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ اخلاق وعادات کی خوبی میں تمام لوگوں سے بڑھ کر تھے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام سے کہیں بھیجنا چاہا، میں نے آپ ﷺ سے یوں کہہ دیا کہ کہ خدا کی قسم میں نہیں جاؤں گا چنانچہ میں چل پڑا، بازار سے گذرا تو ایک جگہ جہاں بچے کھیل رہے تھے ٹھہر گیا اچانک رسول اللہ ﷺ وہاں آگئے اور پیچھے سے میری گدی پکڑ لی، میں نے مڑ کر آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ مسکرا رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ فرمانے لگے:

يَا أُنَيْسُ أَذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ .

ارے انیس تو وہاں جا رہا ہے نا، جہاں میں نے تجھے بھیجا تھا؟

میں نے عرض کیا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ واقعہ اس زمانہ کا بیان کیا ہے جب انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا اور ابھی صغیر السن تھے، یہی وجہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کہیں بھیجنا چاہا تو باوجودیکہ انکا ارادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کرنا تھا مگر بچپن کی نادانی اور لاابالی پن میں ان کی زبان سے یہ نکل گیا کہ میں تو نہیں جاؤں گا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس بات کو اسی سیاق وسباق میں دیکھا اور اس پر کسی تادیب کی ضرورت محسوس نہیں کی بلکہ ان کے ساتھ ہنسی اور نرمی وشفقت کا معاملہ کیا۔

''انیس'' انس کی تصغیر ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے اصل نام سے مخاطب کرنے کے بجائے اس نام کی تصغیر ''انیس'' سے مخاطب کیا، جو ان کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت ومحبت کا اظہار تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

''ہاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اب جا رہا ہوں۔''

(صحیح مسلم، حدیث:۲۳۱۰)

آپ ﷺ کا حسن اخلاق دیکھ کر متاثر ہو گیا

رسول اللہ ﷺ بچوں سے بھی بہت پیار کرتے تھے، یہودیوں کا ایک بچہ بیمار ہو گیا، رسول اللہ ﷺ کو پتہ چلا، آپ اس کے گھر تشریف لے گئے اور اس کی تیمارداری کی۔ پھر اسے اسلام کی دعوت دی، اس کے گھر والے، اس بچے کا باپ آپ کا حسن اخلاق دیکھ کر متاثر ہو گیا اور اپنے بیٹے کو کلمہ پڑھنے کا حکم دے دیا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ.

''انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا، تو اس کے پاس نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیادت کے لیے تشریف لے گئے، آپ اس کے سر کے پاس بیٹھے اور فرمایا اسلام لے آ! اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے پاس کھڑا تھا اس نے اپنے بیٹے سے کہا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا مان، اور وہ اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے ہوئے باہر نکل آئے اللہ کا شکر ہے جس نے اس کو آگ سے نجات دی۔''

(صحیح بخاری، حدیث:۱۳۵۶)

کوئی نہ مانے تو اس سے ناراضگی اختیار نہ کرو

آج اگر کوئی کسی کی بات کا انکار کر دے تو پھر ہم ساری عمر اس سے بات چیت ہی نہیں کرتے۔ ایک بہن اپنی دوسری بہن سے بیٹی کا رشتہ مانگے، وہ انکار کر دے تو یہ ساری عمر اس سے بول چال ہی ختم کر دے گی، یہ ناراضگی اللہ کو پسند نہیں ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب نے فرماتے ہیں: جب حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیوہ ہوگئیں اور ان کے شوہر خنیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حذافہ سہمی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور شریک بدر تھے مدینہ میں انتقال کر گئے، تو میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا اور ان سے کہا کہ اگر تم کہو تو میں ان کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں غور کر کے جواب دوں گا، میں کئی دن ٹھہرا رہا پھر جب ملا تو کہنے لگا کہ مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ ابھی میں دوسرا نکاح نہ کروں، پھر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ کہیں تو میں حفصہ کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں، وہ خاموش ہو گئے اور کوئی جواب نہیں دیا مجھ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس طرز سے اس سے بھی زیادہ رنج ہوا جتنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انکار سے ہوا تھا، میں کئی راتیں خاموش رہا کہ اتنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے حفصہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیغام بھیجا، میں نے فوراً ان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا، اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے کہنے لگے کہ شاید تم کو میرا جواب نہ دینا ناگوار ہوا ہوگا؟ میں نے کہا بے شک مجھے رنج ہوا تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بات یہ ہے کہ میں نے تم کو اس وجہ سے جواب نہ دیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر کیا تھا اور مشورہ کیا تھا کہ میں ان سے نکاح کرلوں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ہاں اگر آپ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کا ارادہ ترک کر دیتے تو اس سے میں نکاح کر لیتا۔

(صحیح بخاری، حدیث:٤٠٠٥)

یہ پاکباز لوگ تھے۔ ایک دوسرے کا احترام کرتے تھے، اگر کوئی کسی وجہ سے انکار بھی کر دیتا تو اس سے ناراض نہیں ہوتا تھا بلکہ کو اسی طرح ملتا تھا جیسے پہلے ملتا تھا، پیار اور محبت ختم نہیں ہوتا تھا۔

آج ہمارا معاشرہ بالکل ہی اسلام کے الٹ ہے۔ بدمعاشی اور عیاشی ہمیں قبول ہے لیکن دوسری شادی ہمیں قبول نہیں۔ آدمی ویسے دوسرے کے گھر جائے، کسی کو گرل فرینڈ بنائے، اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ اسے انجوائے کا نام دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی دوسری شادی کی بات کرے تو پھر پہلی کہتی ہے مجھے طلاق دے دے، پھر دوسری لے آنا۔ اسلام جو اللہ کا دین ہے ہم اس کے بالکل الٹ چلتے ہیں اور پھر ہم مسلمان بھی کہلاتے ہیں۔

بچوں سے پیار کرو

www.KitaboSunnat.com

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے۔ اس دوران ایک بچے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے رونے کی آواز آئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسی وقت نماز مختصر کر دی، رسول اللہ ﷺ لوگوں کی ضرورتوں کو اس حد تک خیال رکھتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ فَأُرِيدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ .

''انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں (جب) نماز شروع کرتا ہوں تو اس کو طول دینا چاہتا ہوں مگر بچہ کا رونا سن کر اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں کیونکہ میں اس کے رونے سے اس کی ماں کی سخت پریشانی کو محسوس کرتا ہوں۔''

آج کل کے نمازی عجیب قسم کے ہیں، مسجد میں آنے پر بچوں کو ڈانٹتے ہیں، کبھی بوڑھوں کو ڈانٹتے ہیں۔ کوئی پیار اور محبت ان لوگوں میں نہیں ہوتا۔ اور پرانے نمازی بھی ایک دوسرے کو حقیر سمجھتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اپنے گھر کی زیارت نصیب فرمائے، آپ وہاں دیکھیں گے چھوٹے چھوٹے بچے بھی وہاں نماز پڑھ رہے ہیں۔ سال، دو سال، تین سال کے بچے بچیاں انہوں نے احرام باندھا ہوا ہوتا ہے اور اللہ کے گھر کا طواف کر رہے ہوتے ہیں، یہ بچے بڑے خوبصورت لگتے ہیں۔ بچے مسجد میں بہت خوبصورت لگتے ہیں۔

ہم مولانا اسماعیل سلفی رحمہ اللہ کی مسجد میں پڑھتے تھے، عصر سے آدھا پونا گھنٹہ پہلے قاری صاحب نے ہمیں چھٹی دے دینی۔ چھٹی کے بعد ہم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سارا صحن دھونا۔ ، اس وقت ہم سمجھتے تھے یہ ہم پر مشقت ڈالتے ہیں، ہمیں مصیبت میں مبتلا کرتے ہیں۔ لیکن جب ہمیں شعور آیا تو ہمیں پتہ چلا کہ یہ ہماری تربیت ہو رہی تھی، یہ ہمیں تعلیم دی جا رہی تھی کہ جب آپ بڑے ہو جائیں تو اسی طرح مسجد کی خدمت کرتے رہنا، اللہ کے گھر کی صفائی کرتے رہنا۔ آج ہم پر اللہ کا فضل ہے جس طرح ہماری تربیت ہوئی آج ہم اسی طرح مسجد کی صفائی کرتے ہیں اور اللہ کے گھر سے محبت کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حافظ محمد احمد رحمہ اللہ کی قبر پر ہزار ہا رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے، جنہوں نے ہماری تربیت فرمائی اور ہمیں مسجد کے ساتھ رہنا سکھایا۔ وہ ہم سے مسجد کی صفائی کرواتے اور خود بھی ساتھ مل کر صفائی کرتے۔ آج ان کی تربیت کی وجہ سے ہم مسجد کی صفائی کرتے ہیں اور مسجد سے محبت رکھتے ہیں۔

ایمان والوں سے محبت

تو میں یہ عرض کر رہا تھا یہ دین کا رشتہ بہت اہم ہے۔ اسی رشتے کی وجہ سے قیامت کے دن مقام ملتا ہے۔ دوستوں کے عیوب بیان نہ کرو اور ان کے کمالات اور خوبیوں کا تذکرہ کیا کرو۔ ہر وقت لڑائی، فساد اور دوسروں کو زیر کرنے کی کوشش اور سکیم نہ لگایا کرو، اس طرح ہماری دہشت اور رعب ختم ہو جائے گا۔ جو کہ آج کل ختم ہو چکا ہے اور دشمن ہم پر چڑھ دوڑ رہا ہے۔ ہم اپنے ہی بھائیوں کو مروا رہے ہیں۔

دوسروں سے، غیروں سے پیار کی، محبت کی پینگیں بڑھاتے ہیں اور اپنوں سے دشمنی کرتے ہیں۔ جب ہماری حالت یہ ہو چکی ہے تو پھر ہمیں آسمان والے سے رحمت کی نہیں عذاب کی امید رکھنی چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾.

[المائدہ:٥٤]

''اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے گا تو عنقریب اللہ (ان کی جگہ) ایسی قوم کو لائے گا جن سے وہ (خود) محبت فرماتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے وہ مومنوں پر نرم (اور) کافروں پر سخت ہوں گے اللہ کی راہ میں (خوب) جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوفزدہ نہیں ہوں گے۔ یہ (انقلابی کردار) اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ وسعت والا (ہے) خوب جاننے والا ہے۔''

ایمان والے آپس میں نیکی کی باتیں کرتے ہیں

ایمان والے ایک دوسرے کو نیکی کا حکم دیتے ہیں، نیکی کے کاموں میں تعاون کرتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں، برے کاموں سے روکتے ہیں۔ یہ خود بھی نمازی ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی نماز کا حکم دیتے ہیں۔ خود بھی جمعہ پڑھتے ہیں اور دوسروں کو بھی جمعہ پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔ یہ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے منع کرتے ہیں۔ یہ مومن ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾.[التوبہ:۷۱]

''اور اہل ایمان مرد اور اہل ایمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق و مددگار ہیں۔ وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت بجا لاتے ہیں، ان ہی لوگوں پر اللہ عنقریب رحم فرمائے گا، بیشک اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔''

کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جنھوں نے نماز نہیں پڑھنی ہوتی اور دوسروں کو بھی نہیں پڑھنے دیتے۔ کئی دفعہ نمازی آدمی جب ایسے لوگوں میں پھنس جاتا ہے تو پھر وہ اسے بھی اپنی مجلس میں بٹھا لیتے ہیں۔ چاہیے تو یہ کہ یہ انھیں نماز پڑھنے کی ترغیب دلائے اور انھیں بھی نمازی بنائے اور ان کو ساتھ لے کر نماز پڑھنے مسجد میں آئے لیکن اس کے ساتھ نماز پڑھنے کی بجائے یہ بھی ان کے ساتھ وہاں بے نمازی بن کر بیٹھ جاتا ہے۔

مؤمن کی دوستی مؤمن سے ہوتی ہے، نمازی کی دوستی نمازی سے ہوتی ہے، وہ بے نمازی سے دوستی لگاتا ہی نہیں۔

منافق بے حیائی کی باتیں کرتے ہیں

منافقوں کی خصلتیں مومنوں کے بالکل برخلاف ہوتی ہیں۔ مومن بھلائیوں کا حکم کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں، منافق برائیوں کا حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں اور بھلائیوں سے منع کرتے ہیں۔ مومن سخی ہوتے ہیں منافق بخیل ہوتے ہیں۔ مومن ذکر اللہ میں مشغول رہتے ہیں، منافق یاد الٰہی بھلائے رہتے ہیں۔ منافق راہ حق سے دور ہوگئے ہیں گمراہی کے چکر دار بھول بھلیوں میں پھنس گئے ہیں۔ ان منافقوں اور کافروں کی ان بداعمالیوں کی سزا ان کے لئے اللہ تعالیٰ جہنم کو مقرر فرما چکا ہے جہاں وہ ابدالآباد تک رہیں گے۔ وہاں کا عذاب انھیں بس ہوگا۔ انھیں رب رحیم اپنی رحمت سے دور کر چکا ہے اور ان کے لئے اس نے دائمی اور مستقل عذاب رکھے ہیں۔

﴿اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾. [التوبة:٦٧]

”منافق مرد اور منافق عورتیں، ان کے بعض بعض سے ہیں، وہ برائی کا حکم دیتے ہیں اور نیکی سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں۔ وہ اللہ کو بھول گئے تو اس نے انھیں بھلا دیا۔ یقیناً منافق لوگ ہی نافرمان ہیں۔“

ہمارا یہ حال ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہماری دوستی اور ہمارا تعلق کسی پہلوان سے ہو۔ کسی بڑے آدمی سے ہو، کسی MNA MPA, سے ہو، کسی افسر سے ہو، کسی جج سے ہو۔ ہمارا سٹیٹس بلند ہو۔ ہم صرف دنیا کی سوچتے ہیں، آخرت کی طرف ہماری کوئی توجہ نہیں، ورنہ ہم ان نمازیوں سے محبت کریں، ہمارا تعلق ان نمازیوں سے ہو جن کا تعلق اپنے رب سے ہے۔ جن لوگوں کا واسطہ مسجد کی صفوں سے ہے۔ جو مسجد میں صفیں بچھاتے ہیں جو صفوں پر گھٹنے ٹیک کر بیٹھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برے لوگوں کی دوستی سے ساری زندگی تباہ ہو جاتی ہے وہ اسکے ماحول سے نکل ہی نہیں پاتا، ساری عمر اس برے کے ساتھ برا بن کر رہ جاتا ہے۔

اللہ کا قرآن کہتا ہے:

﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ۞ وَمَن يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ﴾.

[المائدہ:٥٥، ٥٦]

"بیشک تمہارا دوست تو اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی ہے اور (ساتھ) وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (اللہ کے حضور عاجزی سے) جھکنے والے ہیں۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ایمان والوں کو دوست بنائے گا تو (وہی اللہ کی جماعت ہے اور) اللہ کی جماعت (کے لوگ) ہی غالب ہونے والے ہیں۔"

آج جب میں مسجد میں آیا تو مجھے خوشبو آئی، کسی نے مسجد میں اگر بتیاں لگائی تھیں، مجھے نہیں علم کس نے لگائیں تھیں۔ خوشبو سے جب میں محظوظ ہوا تو دل سے دعا نکلی: یا اللہ جس نے تیرے گھر میں خوشبو لگائی ہے، تو اس کے گھر کو خوشبودار بنا دے، اس کے گھر میں رحمتیں نازل فرما۔ اور جب یہ دنیا سے جائیں تو ان کی قبروں کو خوشبوؤں سے معطر کر دے۔

جمعہ پڑھنے جب آؤ تو دوران جمعہ گفتگو نہ کیا کرو، دوران جمعہ آپس میں گفتگو کرنے سے سارا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ.

”بوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے ساتھی سے جمعہ کے دن کہا کہ خاموش رہ، اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو تو نے لغو فعل کیا۔“

(صحيح بخاري، حديث:٩٣٤)

جنت میں تھکاوٹ نہیں

دیکھو! ادھر مری جائیں، کاغان جائیں، دو دن، چار دن، دس دن، تو پھر تھک کر واپس آ جاتے ہیں، اور دو دن چارپائی سے ہی نہیں اٹھتے کہ تھکاوٹ بہت ہو گئی ہے۔ دنیا کی سیر سے آدمی تھک جاتا ہے۔ اکتا جاتا ہے۔ سیر سے واپس آ جاتا ہے۔ لیکن جنت کی سیر سے آدمی نہ تھکے گا نہ اکتائے گا۔ نہ واپس آئے گا۔

اللہ کا قرآن کہتا ہے۔

﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ۝ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ﴾ [فاطر: ٣٤۔ ٣٥]

”اور وہ کہیں گے: اللہ کا شکر و حمد ہے جس نے ہم سے کل غم دور فرما دیا، بیشک ہمارا رب بڑا بخشنے والا، بڑا شکر قبول فرمانے والا ہے۔ جس نے ہمیں اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے گھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اتارا، نہ ہمیں اس میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور نہ ہمیں اس میں کوئی تھکاوٹ پہنچتی ہے۔"

جنتی اللہ تعالیٰ کی تعریفیں کریں گیں، اور کہیں گیں اس میں ہمارے لئے نہ کوئی محنت ہے نہ مشقت، اور نہ کوئی تھکان اور افسردگی۔ جنت میں ایسا بے غل وغش اور متنوع عیش حاصل ہوگا کہ اہل جنت اس میں کبھی کوئی اکتاہٹ محسوس نہیں کریں گے۔ اللہ ہم سب کو نصیب فرمائے، آمین

اللہ تعالیٰ کی رضا

پھر اللہ تعالیٰ جنتیوں کو ایک اور نعمت عطا فرمائیں گے۔ جو جنت سے بھی بڑھ کر ہے۔ آپ کہیں گے کہ جنت سے بڑھ کر کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾. [التوبة: ۷۲]

"اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے جنتوں کا وعدہ فرما لیا ہے جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور ایسے پاکیزہ مکانات کا بھی (وعدہ فرمایا ہے) جو جنت کے خاص مقام پر سدا بہار باغات میں ہیں، اور (پھر) اللہ کی رضا اور خوشنودی (ان سب نعمتوں سے) بڑھ کر ہے (جو بڑے اجر کے طور پر نصیب ہوگی)، یہی زبردست کامیابی ہے۔"

اللہ تعالیٰ کی زیارت، اللہ کا دیدار، جنت سے بھی بڑھ کر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا.

''ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائیں گیں: اے جنت والوں! وہ لوگ عرض کریں گے، اے پروردگار لبیک و سعد یک، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گیں: کیا تم لوگ خوش ہو، وہ لوگ کہیں گے ہم کیوں نہ راضی ہوں کہ جب تو نے وہ چیز عطاء کی ہے جو اپنے مخلوق میں سے کسی کو نہیں دی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گیں: کہ تمہیں اس سے بہتر چیز عطاء کروں گا، وہ لوگ پوچھیں گے اے رب اس سے بہتر کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گیں: میں تم پر اپنی رضا نازل کروں گا اس کے بعد میں تم پر کبھی ناراض نہ ہوں گا۔

(صحيح بخاری، حدیث:٦٥٤٩)

میرا رب وہ ہے جس کو کسی نے نہیں بنایا، جس کو کسی نے پیدا نہیں کیا، میرا رب وہ ہے جس کی کوئی اولاد نہیں، جس کا کوئی باپ نہیں، جس کا کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمسر نہیں، جس کا مقابل کوئی نہیں، جس کا شریک کوئی نہیں، میرا رب وہ ہے جس نے ساری کائنات بنائی ہے۔

میرا رب وہ ہے جس نے جنت بنائی ہے۔ تو جس نے جنت بنائی ہے وہ پھر جنت سے اعلیٰ ہوا۔ جس کو جنت مل گئی اور پھر اللہ کا دیدار ہو گیا۔ وہ بہت بڑی کامیابی کو پہنچ گیا۔ اس کو اصل کامیابی حاصل ہوئی۔

جلدی آیا کرو

آپ میں سے کئی لوگ لیٹ آتے ہیں۔ میں کئی بار کہہ چکا ہوں جلدی آیا کرو، جمعہ کا ٹائم بہت کم ہوتا ہے۔ شروع میں بہت اہم باتیں ہوتیں ہیں جن سے آپ محروم ہو جاتے ہیں۔

میں یہ بیان کر رہا تھا کہ مؤمن آپس میں بھائی ہیں۔ ایک دوسرے کے غمگسار ہیں۔ اور نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں۔ نیکی کا حکم دیتے ہیں۔ برائی سے منع کرتے ہیں۔

مؤمن کے مؤمن پر حقوق

مؤمن پر مؤمن کے حقوق ہی بہت ہیں۔ اس کا تعلق صرف دنیا تک ہی نہیں بلکہ جب یہ فوت ہوتا ہے تو پھر اس کو قبر میں اتارنا اور پھر اس کے بعد اس کیلئے دعا بھی کرنا ہے۔ اور صرف یہیں پر بس نہیں اس کا تعلق اپنے مؤمن بھائی سے ساری زندگی رہتا ہے۔ وہ اس کیلئے دعا کرتا ہے، اللہ کا قرآن کہتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ [الحشر: ١٠]

''اور وہ لوگ جو ان (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بیشک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔''

مؤمن کا تعلق مؤمن سے دنیا میں بھی ہے، قبر میں بھی ہے، دفنانے کے بعد بھی ہے، پھر ساری زندگی ہے، پھر جنت میں بھی ہے۔ وہاں بھی اللہ تعالیٰ مؤمن کو مؤمن بھائی کے ساتھ ملا دیں گے۔

آج ماں کے مرنے کے بعد بیٹے ماں کو بھول جاتے ہیں، جس نے اپنے بچے کو پالا ہوتا ہے۔ جس نے اس کی پرورش کی ہوتی ہے وہ بیٹا بھی دو تین کے بعد ماں کو بھول جاتا ہے، نہ اس کیلئے دعا کرتا ہے نہ اس کی قبر پر کبھی جاتا ہے۔ آدمی کیلئے ماں کے فوت ہونے کے بعد اس کیلئے بہترین خدمت دعا ہے۔ ماں کیلئے بخشش کی دعا کیا کرو۔ جن کی مائیں فوت ہو چکیں ہیں اللہ ان کی مغفرت فرمائے اور بچوں کو ماں کیلئے بخشش کی دعا مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مرنا یقینی ہے

وقت تو مقررہ ہے، پتہ ہی نہیں کب قبر میں پڑ جاتا ہے۔ یہ دیکھو ہمارے بھائی محمد بوٹا صاحب، ان کے والد محترم پچھلے دنوں وفات پا چکے ہیں، گھر بیٹھے ہوئے تھے، صبح چائے پی ہے۔ اس کے بعد طبیعت خراب ہوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، فوراً ہسپتال لے گئے ہیں اور وہاں وفات ہو گئی۔ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

اللہ تعالیٰ ہمارے اس بزرگ کی بخشش فرمائے، دعا کرو اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، بشری تقاضے سے جو لغزشیں ہوئیں، اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ (آمین)

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلاً خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ .

تو میں عرض کر رہا تھا یہ ہے انسان کی زندگی۔ بالآخر اس نے مرنا ہی ہے، موت سے کوئی انسان بچ نہیں سکتا۔ نیک لوگوں سے جب ہماری دوستی ہو گی تو پھر ہم نماز کیلئے مسجد کی طرف دوڑیں گے، اور دوسروں کو بھی ساتھ لائیں گے۔ پھر ہم نیکی کا کام کریں گے، تو آسمان والا ہم سے خوش ہو جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شان اولیاء

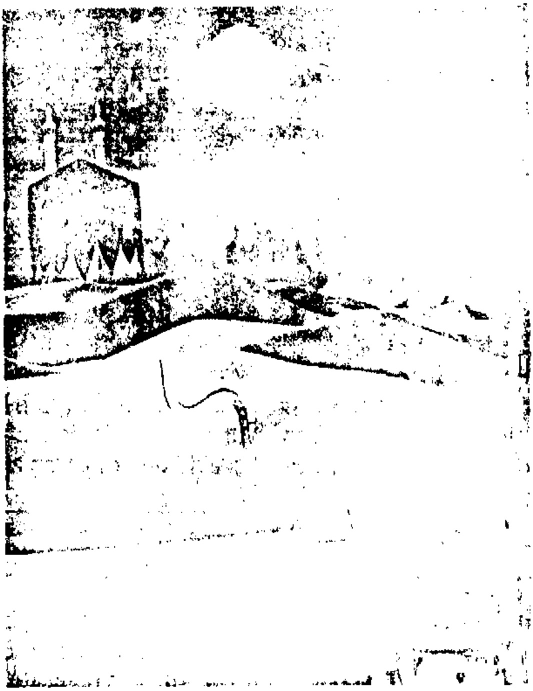

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۞ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۞ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾

[یونس ٦٢، ٦٣، ٦٤]

”خبردار! بیشک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔ (وہ) ایسے لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (ہمیشہ) تقویٰ شعار رہے۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں (بھی عزت و مقبولیت کی) بشارت ہے اور آخرت میں (بھی مغفرت کی)، اللہ کے فرمان بدلا نہیں کرتے، یہی وہ عظیم کامیابی ہے۔“

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود و سلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

محترم سامعین حضرات!

آج کے خطبہ جمعۃ المبارک میں ان شاء اللہ قرآن وسنت کی روشنی میں یہ بتایا جائے گا کہ اللہ کے ولی کون ہوتے ہیں؟ ان کی دعوت کیا ہوتی ہے؟ ان کے کام کیا ہوتے ہیں؟

میرا کبھی بھی یہ مشن نہیں رہا، یہ کام نہیں رہا کہ کسی کو تنگ کیا جائے کسی کو تکلیف پہنچائی جائے، کسی پر کیچڑ اچھالا جائے، کوئی اختلافی بات کی جائے۔ لیکن یہ مشن اور سوچ ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بات اور اس کے پیغمبر کی بات صاف اور سیدھی کی جائے۔ اس میں کسی قسم کی کوئی لچک نہ رکھی جائے۔ لہٰذا میں اصطلاحی طور پر یہ گفتگو کرنا چاہتا ہوں تاکہ عقیدے کی درستگی ہو جائے اور دنیا بھی سنور جائے اور آخرت بھی سنور جائے۔

اولیاء اللہ کا تعارف

اللہ کے جو ولی ہیں، جو موجود ہیں یا جو گزر گئے ہیں ان کا کام کیا ہوتا ہے؟ ان کی دعوت کیا ہوتی ہے؟ اس بات پر ذرا غور کرنا۔ کیونکہ اللہ کے ولی کی پہچان کرنا بہت ضروری ہے۔ اگر ہم پہچان نہیں کریں گے تو گمراہ ہو جائیں گے، غلط رستے پر چل پڑیں گے، قیامت کے دن ہم شرمندہ اور رسوا ہوں گے۔

اولیاء اللہ وہ ہیں جن کے دلوں میں ایمان و یقین ہو، جن کا ظاہر تقویٰ اور پرہیزگاری میں ڈوبا ہوا ہو، جتنا تقویٰ ہوگا، اتنی ہی ولایت ہوگی۔ ایسے لوگ محض نڈر اور بے خوف ہیں قیامت کے دن کی وحشت ان سے دور ہے، نہ وہ کبھی غم و رنج سے آشنا ہوں گے۔ دنیا میں جو چھوٹ جائے اس پر انھیں حسرت و افسوس نہیں ہوتا۔ عبداللہ بن مسعو، عبداللہ بن عباس رضی اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنہم اور بہت سے سلف صالحین فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ وہ ہیں جن کے چہرہ دیکھنے سے اللہ یاد آ جائے۔ (ابن کثیر)

آج کے دور میں لوگ غلط رستے اختیار کیے ہوئے ہیں۔ لوگ ان کو ولی سمجھتے ہیں جو چرس اور بھنگ پی لیتے ہیں، نشہ کرتے ہیں، بدمست ہوتے ہیں، قوالیاں سنتے ہیں، قبروں کے پجاری ہیں، قبروں پر ڈیرے لگاتے ہیں، قبروں پر چلے کاٹتے ہیں۔ ایسوں کو لوگ ولی سمجھتے ہیں جبکہ ایسے لوگ اللہ کے ولی نہیں ہو سکتے اللہ کا سچا ولی نہ بھنگ پیتا ہے، نہ کڑے پہنتا ہے، نہ دھمال ڈالتا ہے، نہ قوالیاں سنتا ہے۔ اللہ کے ولی کی پہچان یہ ہے۔

﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۞ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ﴾. [یونس: ۶۲، ۶۳]

''خبردار! بیشک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔ (وہ) ایسے لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (ہمیشہ) تقویٰ شعار رہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ کے بعض بندے ایسے بھی ہیں جن پر انبیاء اور شہدا بھی رشک کریں گے لوگوں نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ ہمیں بتائیے تاکہ ہم بھی ان سے محبت و الفت رکھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ ہیں جو صرف اللہ کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں۔ مالی فائدے کی وجہ سے نہیں رشتے داری اور نسب کی بناء پر نہیں، صرف اللہ کے دین کی وجہ سے۔ ان کے چہرے نورانی ہوں گے یہ نور کے منبروں پر ہوں گے۔ سب کو ڈر خوف ہوگا لیکن یہ بالکل بے خوف اور محض نڈر ہوں گے جب لوگ غمزدہ ہوں گے یہ بے غم ہوں گے۔ مسند احمد کی ایک حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے کہ دور دراز کے رہنے والے خاندانوں اور برادریوں سے الگ شدہ لوگ جن میں کوئی رشتہ کنبہ قوم برادری نہیں وہ محض توحید وسنت کی وجہ سے اللہ کی رضامندی کے حاصل کرنے کے لیے آپس میں ایک ہوگئے ہوں گے اور آپس میں میل ملاپ، محبت، مودت، دوستی اور بھائی چارہ رکھتے ہونگے۔ دین میں سب ایک ہوں گے۔ ان کے لیے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نورانی منبر بچھا دے گا جن پر وہ عزت سے تشریف رکھیں گے۔ لوگ پریشان ہوں گے لیکن یہ باطمینان ہوں گے۔ یہ ہیں وہ اللہ کے اولیا جن پر کوئی خوف غم نہیں۔

آج کل کے ولی

آج کل پیری فقیری کے چکروں میں ان لوگوں نے ناپاک اڈے کھولے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس کوئی عورت آئے، اگر وہ باپردہ ہوتو اسے کہتے ہیں یہ پردہ اتار دو، اگر آج ہمیں اپنا چہرہ نہیں دکھاوگی تو قیامت کے دن ہم تجھے کیسے پہچانیں گے؟ تجھے نقاب کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ایسے بدمعاش لوگ ہیں ایسوں نے اپنی بدمعاشی کے لیے دین کو استعمال کیا ہے۔ یاد رکھو۔ یہ لوگ ولی نہیں، جو شریعت پر عمل نہ کرے وہ ولی نہیں ہوسکتا۔ ایسے لوگوں سے دھوکہ نہ کھاو۔

ایسا آدمی ولی نہیں ہوسکتا جو کہے کہ اب تم میری بیعت ہو گئے ہو لہٰذا تمہیں اب نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ جو خود نماز نہ پڑھے، دوسروں کو بھی نماز سے دور کرے، وہ ولی نہیں ہوسکتا۔ اللہ کے ولی لوگوں کو ظلمت سے روشنی کی طرف لاتے ہیں، شرک سے توحید کی طرف بلاتے ہیں، نماز کی طرف بلاتے ہیں:

﴿اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾

[البقرة: ۲۵۷]

''جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کا دوست اللہ ہے کہ اُن کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے جاتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے دوست شیطان ہیں کہ ان کو روشنی سے نکال کر اندھیرے میں لے جاتے ہیں یہی لوگ اہل دوزخ ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

ہم نے دنیا کے تمام پیروں کو چھوڑ کر صرف ایک ہی پیر کو لازم پکڑا ہے اور وہ ہیں محمد رسول اللہ ﷺ۔ ہمیں ہدایت یہیں سے ملتی ہے، آپ ﷺ کے علاوہ کہیں سے ہدایت نہیں مل سکتی۔ جس کا تعلق ایسے پیر و مرشد سے ہے، وہ یقیناً کامیاب ہے اور جس نے ایسے سچے مرشد کو چھوڑ دیا، وہ یقیناً گمراہ ہے، ہدایت یافتہ نہیں ہوسکتا۔

قبروں کو مزارات بنانا

یہ بھی بہت ظلم کیا گیا ہے کہ اللہ کے ولیوں کی قبروں کر مزار بنا دیا گیا ہے۔ وہاں بے تحاشہ پیسہ لگایا گیا ہے، عالیشان عمارتیں بنائیں گئیں ہیں۔ انھیں عبادت گاہیں بنایا گیا ہے۔ اور پھر انھیں کمائی کا ذریعہ بنایا گیا ہے، وہاں لوگ کروڑوں کا کاروبار کر رہے ہیں، کمائی کا اڈا بنایا گیا ہے۔ ہم نے اللہ کے ولیوں کی تعلیم حاصل نہیں کی، بلکہ ان کے خلاف ہو کر چلے اور ان کی تعظیم شروع کر دی۔ نذر و نیاز کے اڈے بنا دیئے، چڑھاوے چڑھانے کیلئے وہاں خوبصورت ٹائلیں اور پتھر لگا دیئے۔ یہ سب کچھ دنیا کمانے کے چکر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو رہا ہے۔ لیکن ہمیں سمجھ نہیں آ رہی۔

اللہ کے رسول محمد ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا تھا کہ جاؤ جا کر تمام قبریں برابر کر دو۔

عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ.

''ابوالہیاج اسدی (تابعی) کہتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں اس کام پر معمور نہ کروں جس کام پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے معمور کیا تھا؟ اور وہ کام یہ ہے کہ تم جو بھی تصویر دیکھو اسے چھوڑو نہیں بلکہ اسے مٹا دو اور جس قبر کو بلند دیکھو اسے برابر کر دو۔''

(صحیح مسلم، حدیث:٦٩٦)

غیر شرعی حرکتیں کرنے والا ولی نہیں ہو سکتا

آج ہم اسے ولی مانتے ہیں جس نے ہاتھوں میں چوڑیاں پہنیں ہیں، گلے میں سنگل لٹکائے ہیں، مجنونانہ حالت بنائی ہوئی ہے، نیم پاگل لگتا ہے، ہم اسے اللہ کا ولی مانتے ہیں۔

دوستو! یاد رکھو یہ اللہ کے ولی نہیں ہو سکتے، یہ اللہ کے ولی کا کردار نہیں ہو سکتا۔ اللہ کا ولی پانچ وقت کا نمازی ہوتا ہے، وہ مرتے وقت بھی اللہ کو یاد رکھتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نماز کے دوران جب ابولؤلو نے خنجر کا وار کیا تو آپ کی حالت بہت نازک ہو گئی۔ آپ کو جو بھی چیز پلائی جاتی وہ انتڑیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے رستے باہر آ جاتی۔ جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے کہا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟

ولی کی شلوار ٹخنوں سے اوپر ہو گی

پھر اسی حالت میں ایک جوان شخص آیا اس نے کہا اے امیر المومنین! آپ کو خدا تعالیٰ کی جانب سے خوشخبری ہو اس لئے کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور اسلام قبول کرنے میں تقدم حاصل ہوا جس کو آپ خود بھی جانتے ہیں، جب آپ خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے انصاف کیا اور آخر کار شہادت پائی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ یہ سب باتیں مجھ پر برابر ہو جائیں نہ عذاب ہو نہ ثواب۔ (میں تو اللہ کا خوف رکھتا ہوں اور اور اس کی رحمت کی امید بھی رکھتا ہوں۔) جب وہ شخص لوٹا تو اس کا تہبند زمین پر لٹک رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا::

قرن اولیٰ میں بھی کچھ ایسے مسلمان موجود تھے جن کی طبائع زہد و تقویٰ اور عبادت کی طرف زیادہ مائل ہو گئیں پہلی صدی اور دوسری صدی ہجری میں انھیں زہاد اور صالحین کا نام دیا جاتا تھا لیکن تیسری صدی میں جب مسلمانوں پر یونانی اور ہندی فلسفہ کے اثرات پڑنے لگے تو یہ طبقہ ترک دنیا اور رہبانیت کی طرف مائل ہو گیا اور اولیاء اللہ کا مفہوم یکسر بدل گیا اور یہ لفظ صرف ان لوگوں کے لیے مختص ہو گیا جو ریاضتیں اور چلہ کشیاں کریں اور باقاعدہ کسی شیخ یا ولی کی بیعت کے رشتہ میں منسلک ہوں اور ان سے کرامات کا ظہور ہو۔ پھر اس طبقہ میں وحدت الوجود، وحدت الشہود اور حلول جیسے غیر اسلامی عقائد داخل ہو گئے اور ولی کی ولایت کا معیار یہ قرار پایا کہ جس کسی سے کرامات کا ظہور جتنا زیادہ ہو وہ اسی درجہ کا ولی ہے پھر ان لوگوں میں بعض نے یہ دعویٰ بھی کر دیا کہ ہمیں براہ راست اللہ سے خبریں ملتی ہیں اور ہمیں رسول کی ضرورت نہیں ہے۔ بعض نے شریعت کو ہڈیاں اور اپنے دین طریقت کو اصل مغز قرار دیا اور ولایت کے ایک باقاعدہ باطنی نظام کی داغ بیل رکھ دی۔ ان میں پیری مریدی لازمی قرار دی گئی اور یہ لوگ اپنے اس مخصوص طبقہ کو ہی برتر اور اولیاء اللہ قرار دینے لگے اور ان اولیاء اللہ کے علم غیب، تصرف اور ہیبت سے لوگوں کو ڈرایا جانے لگا اور ایسے نظریات مسلمانوں میں خوب شائع و ذائع کیے گئے۔ شرعی نقطہ نظر سے ایسے نظریات بالکل بے بنیاد ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رُدُّوا عَلَيَّ الْغُلَامَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي ارْفَعْ ثَوْبَكَ فَإِنَّهُ أَبْقَى لِثَوْبِكَ وَأَتْقَى لِرَبِّكَ.

”اس لڑکے کو میرے پاس لاؤ چنانچہ وہ لایا گیا تو آپ نے فرمایا اے بھتیجے اپنا کپڑا اونچا کر کہ یہ بات کپڑے کو صاف رکھے گی اور خدا کو بھی پسند ہے۔“

(صحیح بخاری، حدیث:۳۷۰۰)

(میری تو بڑی تعریفیں کر رہا ہے، اور اپنا تیرا یہ حال ہے کہ تہبند ٹخنوں سے نیچے ہے)

جو اللہ کا ولی ہو، اس کی شلوار اور اس کا تہبند ٹخنوں سے اوپر ہوگا۔ اور جس کا تہبند ٹخنوں سے نیچے ہو، وہ اللہ کا ولی نہیں ہو سکتا۔ اللہ کے ولی کی شلوار ٹخنوں سے اوپر ہوگی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَفِي إِزَارِي اسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ. فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ. فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَى أَيْنَ فَقَالَ أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ.

”ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ میری ازار لٹک رہی تھی تو آپ ع نے فرمایا اے عبداللہ اپنی ازار اونچی کر میں نے اسے اوپر اٹھا لیا پھر آپ ع نے فرمایا اور اٹھا میں نے اور اٹھائی میں اپنی ازار اٹھاتا رہا یہاں تک کہ کچھ لوگوں نے کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہاں تک اٹھائے آپ ﷺ نے فرمایا آدھی پنڈلیوں تک۔

(صحیح مسلم، حدیث:۲۰۸۶)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلاَءِ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

''ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اپنے کپڑے کو متکبرانہ انداز میں گھسیٹتے ہوئے چلتا ہے قیامت کے دن اللہ اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔''

(صحیح مسلم، حدیث:۲۰۸۵)

جس کو تم ولی سمجھتے ہو، ان کی شلواریں دیکھو کہاں پہنچی ہوتی ہیں۔ سر پر بڑے بڑے پگڑ باندھے ہوں گے لیکن شلوار ٹخنوں سے نیچے ہو گی۔ ان لوگوں کی پگڑیوں کے ایک ایک بل کی تحقیق کرنی چاہیے۔ اس نے پگڑی جو باندھی ہوتی ہے اسے دیکھ کر کبھی بھی متاثر نہ ہوا کرو، یہ پگڑی باندھ کر ہمیں دھوکہ دیتے ہیں۔

رحمان کے بندوں کے اوصاف

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کا ذکر کیا ہے، ان کی خوبیوں کا تذکرہ کیا ہے، ان کی علامتیں بیان کی ہیں۔ اللہ فرماتے ہیں۔

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا﴾۔[الفرقان:۶۳]

''اور رحمان کے (مقبول) بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل (اکھڑ) لوگ (ناپسندیدہ) بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے (ہوئے الگ ہو جاتے) ہیں۔"

یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی نسبت اپنی طرف کرنے کے بجائے رحمٰن کی طرف منسوب کرکے واضح کردیا کہ رحمٰن بھی اللہ تعالیٰ ہی کا ذاتی نام ہے۔ ویسے تو جتنی بھی اللہ کی مخلوق ہے سب ہی رحمٰن کے بندے ہیں۔لیکن یہاں اس سے مراد اللہ کے وہ بندے ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں۔

پہلی صفت، متکبرانہ چال سے پرہیز

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی پہلی صفت یہ بیان فرمائی کہ ان کی چال میں انکساری ہوتی ہے تکبر کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ اللہ کو تکبر پسند نہیں، اکڑ پسند نہیں۔ کئی لوگ پاؤں اور بازو پھیلا پھیلا کر چلتے ہیں، یہ چال اللہ کو پسند نہیں۔

﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا﴾.[الاسراء:۳۷]

"اور زمین میں اکڑ کر مت چل، بیشک تو زمین کو (اپنی رعونت کے زور سے) ہرگز چیر نہیں سکتا اور نہ ہی ہرگز تو بلندی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتا ہے (تو جو کچھ ہے وہی رہے گا)۔"

متکبرانہ چال اللہ تعالیٰ کو سخت ناگوار ہے اور جو انسان، اکڑ اکڑ کر، گال پھلا کر اور اور اپنے تہبند کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلتا ہے۔ اللہ ایسے انسان کو دنیا میں ضرور سزا دیتا ہے

یہ وہی زمین ہے جس کے اندر ہم سب نے دفن ہونا ہے، یہ تو انسان کی اوقات ہے۔

انسان کی چال ایسی چیز ہے جو اس کے ضمیر کی پوری پوری عکاسی کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتی ہے۔ ایک شریف النفس اور سلیم الفطرت انسان کی چال اور قسم کی ہوتی ہے۔ کسی ظالم و جابر کی اور قسم کی، اوباش اور غنڈوں کی اور قسم، اور متکبر اور شیخی باز لوگوں کی اور قسم کی۔ گویا ہر انسان کے چال ڈھال سے پہلی نظر میں ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ انسان کون سے طبقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں چال کی صفت میں ''ھونا'' کا لفظ استعمال فرمایا ہے ''ھونا'' کا مطلب ایسی چال ہے جس میں تواضع، سبک اور وقار پایا جائے۔ تکبر کے ساتھ اکڑتے اور اینٹھتے ہوئے نہیں چلتے، جباروں اور مفسدوں کی طرح اپنی رفتار سے اپنا زور جتانے کی کوشش نہیں کرتے، بلکہ ان کی چال ایک شریف اور سلیم الطبع اور نیک مزاج آدمی کی سی چال ہوتی ہے۔ نرم چال سے مراد ضعیفانہ اور مریضانہ چال نہیں ہے، اور نہ وہ چال ہے جو ایک ریا کار آدمی اپنے انکسار کی نمائش کرنے یا اپنی خدا ترسی کا مظاہرہ کرتے کے لیے تصنع سے اختیار کرتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود اس طرح مضبوط قدم رکھتے ہوئے چلتے تھے کہ گویا نشیب کی طرف اتر رہے ہیں۔ حضرت عمر کے متعلق روایات میں آیا ہے کہ انہوں نے ایک جواب آدمی کو مَریَل چال چلتے دیکھا تو روک کر پوچھا کیا تم بیمار ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے درہ اٹھا کر اسے دھمکایا اور بولے۔ قوت کے ساتھ چلو۔ اس سے معلوم ہوا کہ نرم چال سے مراد ایک بھلے مانس کی سی فطری چال ہے نہ کہ وہ جو بناوٹ سے منکسرانہ بنائی گئی ہو یا جس سے خواہ مخواہ کی مسکنت اور ضعیفی ٹپکتی ہو۔

دوسری صفت، جاہلی حرکات سے اجتناب

جب جاہل لوگ ان سے جہالت کی باتیں کرتے ہیں تو یہ بھی ان کی طرح جہالت پر نہیں اترتے بلکہ درگزر کر لیتے ہیں معاف فرمادیتے ہیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوائے بھلی بات کے گندی باتوں سے اپنی زبان آلودہ نہیں کرتے۔

«اَلْجَاهِلُوْنَ» سے مراد ان پڑھ یا بے علم آدمی نہیں، بلکہ وہ شخص ہے جو جہالت پر اتر آئے اور کسی شریف آدمی سے بدتمیزی کا برتاؤ کرنے لگے۔ رحمان کے بندوں کا طریقہ یہ ہے کہ وہ گالی کا جواب گالی کا جواب گالی سے اور بہتان سے اور اسی طرح کی ہر بیہودگی کا جواب ویسی ہی بیہودگی سے نہیں دیتے بلکہ جوان کے ساتھ یہ رویہ اختیار کرتا ہے وہ اس کو سلام کر کے الگ ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۡ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ﴾.

[القصص: 55]

''اور جب وہ کوئی بیہودہ بات سنتے ہیں تو اسے نظر انداز کر دیتے ہیں، کہتے ہیں بھائی ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے، سلام ہے تم کو، ہم جاہلوں کے منہ نہیں لگتے۔''

اللہ کے بندوں کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ایسی فضول اور بیہودہ باتوں میں پڑ کر اپنا وقت ضائع نہیں کرتے۔

یہ جاہل سے جاہل نہیں ہوتے، لڑنے والے سے لڑتے نہیں۔ اچھے انداز سے سائیڈ پر ہو جاتے ہیں، کسی سے الجھتے نہیں۔

تیسری صفت، تہجد گزار

﴿وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا﴾.

''اور وہ جو اپنے رب کے لیے سجدہ کرتے ہوئے اور قیام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے رات گزارتے ہیں۔"

اللہ کے بندوں کی تیسری صفت یہ بیان فرمائی کہ راتوں کو بھی اللہ کی یاد سے غافل نہیں رہتے۔ بلکہ انھیں رات کو عبادت میں زیادہ مزا آتا ہے۔ اس لئے کہ ایک تو رات کی عبادت میں ریا کا شائبہ نہیں ہوتا۔ دوسرے رات کی تنہائیوں میں بندہ جس طرح اللہ کی طرف متوجہ ہوسکتا ہے اور مناجات کرسکتا ہے دن کو نہیں کرسکتا۔ اسی لئے احادیث میں رات کی عبادت اور بالخصوص نمازِ تہجد کی بہت فضیلت مذکور ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں؛ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات قسم کے آدمیوں کو اپنے سایہ میں رکھے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ان سات آدمیوں میں سے ایک وہ شخص ہوگا جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھیں بہہ نکلیں۔

اللہ تعالیٰ کے بندے رات قوال خانے بسر نہیں کرتے۔ وہ رات قبروں، مزاروں پر نہیں گزارتے۔ وہ رات گزارتے ہیں مصلیٰ پر، کبھی ہاتھ باندھ کر قیام کرتا ہے، کبھی رکوع کرتا ہے، کبھی سجدہ کرتا ہے، کبھی اللہ سے دعا کرتا ہے، اللہ سے معافی مانگتا ہے، اپنے گناہوں پر شرمندہ ہوتا ہے۔

ان کی راتیں نہ عیاشی میں گزرتی ہیں نہ ناچ گانے میں، نہ لہو ولعب میں، نہ گپوں اور افسانہ گوئیوں میں، اور نہ ڈاکے مارنے اور چوریاں کرنے میں۔ وہ لوگ ہیں جن کی راتیں خدا کے حضور کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے دعا و عبادت کرتے گزرتی ہیں۔ قرآن مجید میں جگہ جگہ ان کی زندگی کے اس پہلو کو نمایاں کر کے پیش کیا گیا ہے۔ مثلاً سورہ سجدہ میں فرمایا:

﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طَمَعاً﴾. [السجدة:١٦]

''ان کی پیٹھیں بستروں سے الگ رہتی ہیں، اپنے رب کو خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے رہتے ہیں۔''

اور سورہ ذاریات میں فرمایا:

﴿كَانُوْا قَلِيْلاً مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ * وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْن﴾.[ذاریات:١٧-١٨]

''یہ اہل جنت وہ لوگ تھے جو راتوں کو کم ہی سوتے تھے اور سحر کے اوقات میں مغفرت کی دعائیں مانگا کرتے تھے'' اور سورہ زمر میں ارشاد ہوا:

﴿اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَائِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ﴾.[زمر:٩]

''کیا اس شخص کا انجام کسی مشرک جیسا ہو سکتا ہے جو اللہ کا فرماں بردار ہو، رات کے اوقات میں سجدے کرتا اور کھڑا رہتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی آس لگائے ہوئے ہو؟

چوتھی صفت، جہنم کا ڈر

﴿وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا * اِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا﴾.

''اور وہ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے۔ بے شک اس کا عذاب ہمیشہ چمٹ جانے والا ہے۔ بے شک وہ بری ٹھہرنے کی جگہ اور اقامت کی جگہ ہے۔''

رحمان کے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ عبادت ان میں کوئی غرور پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتی۔ انھیں اس بات کا کوئی زعم نہیں ہوتا کہ ہم تو اللہ کے پیارے اور اس کے چہیتے ہیں، بھلا آگ ہمیں کہاں چھو سکتی ہے۔ بلکہ اپنی ساری نیکیوں اور عبادتوں کے باوجود وہ اس خوف سے کانپتے رہتے ہیں کہ کہیں ہمارے عمل کی کوتاہیاں ہم کو مبتلائے عذاب نہ کر دیں۔ وہ اپنے تقویٰ کے زور سے جنت جیت لینے کا پندار نہیں رکھتے، بلکہ اپنی انسانی کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہوئے عذاب سے بچ نکلنے ہی کو غنیمت سمجھتے ہیں، اور اس کے لیے بھی ان کا اعتماد اپنے عمل پر نہیں بلکہ اللہ کے رحم و کرم پر ہوتا ہے۔

پانچویں صفت، میانہ روی

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا﴾.[الفرقان:٦٧]

"اور (یہ) وہ لوگ ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بیجا اڑاتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان کا خرچ کرنا (زیادتی اور کمی کی) ان دو حدوں کے درمیان اعتدال پر (مبنی) ہوتا ہے۔"

اللہ کے بندے عیاشیاں نہیں کرتے، فضول خرچیاں نہیں کرتے، بے مقصد پیسہ نہیں اڑاتے، کنجریوں کے پیچھے پیسے ضائع نہیں کرتے، وہ فلموں اور ڈراموں میں بے حیا نہیں بنتے۔ اس کے پیسے غریبوں میں تقسیم ہوتے ہیں، حاجت مندوں اور ضرورت مندوں میں تقسیم ہوتے ہیں، اور ان کا خرچہ بھی درمیانہ ہوتا ہے، عیاش پرست نہیں ہوتے۔

نہ تو ان کا حال یہ ہے کہ عیاشی، اور قمار بازی، اور شراب نوشی، اور یار باشی، اور میلوں ٹھیلوں، اور شادی بیاہ میں بے دریغ روپیہ خرچ کریں اور اپنی حیثیت سے بڑھ کر اپنی شان دکھانے کے لیے غذا مکان، لباس اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تزئین و آرائش پر دولت لٹائیں۔ اور نہ ان کی کیفیت یہ ہے کہ ایک زر پرست آدمی کی طرح پیشہ جوڑ جوڑ کر رکھیں، نہ خود کھائیں، نہ بال بچوں کی ضروریات اپنی استطاعت کے مطابق پوری کریں، اور نہ کسی راہ خیر میں خوش دلی کے ساتھ کچھ دیں۔ عرب میں یہ دونوں قسم کے نمونے کثرت سے پائے جاتے تھے۔ ایک طرف وہ لوگ تھے جو خوب دل کھول کر خرچ کرتے تھے، مگر ان کے ہر خرچ کا مقصود یا تو ذاتی عیش و تنعّم تھا، یا برادری میں ناک اونچی رکھنا اور اپنی فیاضی و دولت مندی کے ڈنکے بجوانا۔ دوسری طرف وہ بخیل تھے جن کی کنجوسی مشہور تھی۔ اعتدال کی روش بہت ہی کم لوگوں میں پائی جاتی تھی اور ان کم لوگوں میں اس وقت سب سے زیادہ نمایاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب تھے۔

چھٹی، ساتویں، آٹھویں صفت، شرک، قتل، زنا سے اجتناب

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا﴾.

"اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی پوجا نہیں کرتے اور نہ (ہی) کسی ایسی جان کو قتل کرتے ہیں جسے بغیرِ حق مارنا اللہ نے حرام فرمایا ہے اور نہ (ہی) بدکاری کرتے ہیں، اور جو شخص یہ کام کرے گا وہ سزائے گناہ پائے گا۔"

رحمان کے بندے ان تین بڑے گناہوں سے پرہیز کرتے ہیں جن میں اہل عرب کثرت سے مبتلا ہیں۔ ایک شرک باللہ، دوسرے قتل ناحق، تیسرے زنا۔ عبداللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ سے پوچھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا، سب سے بڑا گناہ کیا ہے۔ فرمایا: اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰہِ نِدًّا وَّ ھُوَ خَلَقَكَ یہ کہ تو کسی کو اللہ کا مدمقابل اور ہمسر ٹھہرائے، حالانکہ تجھے پیدا اللہ نے کیا ہے۔ پوچھا گیا اس کے بعد فرمایا ان تقتل ولدك خشية ان يطعم معك، یہ کہ تو اپنی بچے کو اس خوف سے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے میں شریک ہو جائے گا۔ پوچھا گیا پھر، فرمایا اَنْ تزانی حليلة جارك، یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔

(صحیح بخاری، حدیث:٤٤٧٧)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان تین بڑے بڑے گناہوں کا ذکر فرمایا جن میں اس دور کا عرب معاشرہ بری طرح مبتلا تھا۔ ہر قبیلے کا الگ الگ بت ہوتا تھا۔ پھر ایک بڑا بت کئی قبائل کا مشترکہ بھی ہوتا تھا۔ بیت اللہ شریف کے متولیوں نے اللہ کے اس گھر کو جس کی بنیاد ہی توحید پر رکھی گئی تھی تین سو ساٹھ بتوں سے بھر دیا تھا۔ پورے عرب میں لوٹ مار اور قتل و غارت ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ پھر اگر کسی قبیلہ کا کوئی دشمن قتل ہو جاتا تو سمجھ لو کہ سالہا سال تک کے لئے ان دونوں قبائل میں جنگ ٹھن گئی۔ ایسی لڑائیوں نے گھرانوں کے گھرانے اجاڑ دیئے تھے۔ شراب نوشی اور زنا ان لوگوں کی گھٹی میں پڑا ہوا تھا۔ زنا کو وہ کوئی معیوب فعل نہیں سمجھتے تھے بلکہ ان کے ادبا و شعراء میلوں میں اپنے زنا کے واقعات اور اپنی محبوبہ کا ذکر بڑے فخر سے کرتے تھے۔ حد یہ ہے کہ صفا اور مروہ پہاڑیوں پر دو بت رکھے گئے تھے جن کا نام اساف اور نائلہ تھا یہ دونوں دراصل ایک زانی مرد اور زانی عورت تھے جنہوں نے حرم کعبہ میں زنا کیا تھا۔ ان کے متعلق مشہور یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اس جرم میں پتھر بنا دیا تھا۔ بعد کے لوگوں نے انہی پتھروں کو صفا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مردہ پر رکھ کر ان کی پوجا شروع کر دی۔ اسی بات سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ زنا ان کے ہاں گناہوں میں شمار بھی ہوتا تھا یا نہیں۔ پھر قتل ناحق کی ایک صورت ان کے ہاں رائج تھی اور وہ تھی لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ ان شدید جرائم سے بچے رہتے ہیں جن میں عرب کا معاشرہ بری طرح پھنسا ہوا ہے۔

داتا صرف اللہ ہے

اللہ کا ولی توحید پرست ہوتا ہے، وہ اپنا سر جگہ جگہ نہیں جھکاتا۔ اس کا سر صرف اور صرف اللہ کے سامنے جھکتا ہے۔

پیر عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ یہ اللہ کے ولی تھے۔ ان کا جب نام آئے تو رحمۃ اللہ علیہ کہا کرو۔ ان کے دو بیٹے تھے۔ ان کے بیٹوں کے نام آپ کو پتہ کیا تھے؟ انہوں نے اپنے ایک بیٹے کا نام عبدالوہاب اور دوسرے کا نام عبدالرزاق رکھا تھا۔ یہ پیراں دتہ وغیرہ نام انہوں نے نہیں رکھے تھے۔ کیونکہ انھیں علم تھا کہ بیٹے صرف اللہ عطا فرماتا ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی بیٹا نہیں دے سکتا۔ ان کی کتاب پڑھ کر دیکھو۔ یہ سنت اور توحید کا پرچار کرنے والے تھے۔ علی ہجویری بھی یہی کہتے رہے ہیں داتا صرف اور صرف اللہ ہے، گنج بخش اللہ ہے، میں نہیں۔ یہ لوگ جاہل ہیں جو انھیں گنج بخش اور رنج بخش کہتے ہیں۔ انھیں داتا کہتے ہیں، ان لوگوں کو قرآن وسنت کا کوئی پتہ نہیں ہوتا۔ بس ایک دوسرے کے دیکھا دیکھی جو سامنے آتا ہے کہہ دیتے ہیں۔

مکہ کے ساتھ ایک علاقہ ہے ''حرا'' اس کا مطلب ہے: گرم علاقہ ''حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اس علاقہ میں لے کر گرم پتھریلی زمین پر پٹایا جاتا تھا۔ کوئلے نما پتھر پشت پر رکھ دیئے جاتے تھے۔ لیکن وہ داتا صرف اللہ ہی کو کہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے، احد احد کہتے تھے کہ داتا صرف ایک اللہ ہے، انہوں نے اللہ کے علاوہ کسی کو داتا نہیں کہا تھا۔ ان کو اس عقیدے پر مار کھانے کا بھی مزہ آتا تھا۔

یقین کرو! توحید کی وجہ سے مار کھانے کا مزہ ہی اپنا ہے، اس عقیدہ میں سکون ہے، اس عقیدے میں اطمینان ہے، توحید والے کو جو اطمینان ملتا ہے وہ مشرک کو نہیں مل سکتا۔ موحد کا تعلق ہر حالت میں اللہ تعالیٰ سے قائم رہتا ہے، اس کے دل کو سکون ملتا رہتا ہے۔

توحید پر استقامت اختیار کرنے والا ولی ہے

سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے عرض کیا: مجھے اسلام کے متعلق ایک ہی ایسی بات بتا دیجئے جس کے بعد مجھے کسی دوسرے سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہ پڑے، آپ نے فرمایا: کہو! میں اللہ پر ایمان لایا، پھر اس پر ڈٹ جاؤ۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب جامع اوصاف الاسلام)

جن لوگوں نے دل و جان سے توحید باری تعالیٰ کا اقرار کیا۔ پھر تازیست اپنے اس قول وقرار کو پوری دیانتداری اور راست بازی سے نبھایا۔ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت والوہیت میں کسی کو شریک نہیں کیا۔ نہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے رہے جو کچھ زبان سے کہا تھا اس کے تقاضوں کو اعتقاداً اور عملاً پورا کیا۔ جو عمل کیا خالص اس کی خوشنودی اور شکرگزاری کے لیے کیا۔ اپنے رب کے مقرر کردہ حقوق و فرائض کو سمجھا اور ادا کیا۔ ایسے لوگوں پر اللہ کی طرف سے جنت کی خوشخبری دینے والے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُوعَدُونَ ❁ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ❁ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ﴾ [فصلت: ۳۰، ۳۱، ۳۲]

''بے شک جن لوگوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے، پھر وہ (اِس پر مضبوطی سے) قائم ہوگئے، تو ان پر فرشتے اترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ تم خوف نہ کرو اور نہ غم کرو اور تم جنت کی خوشیاں مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ ہم دنیا کی زندگی میں (بھی) تمہارے دوست اور مددگار ہیں اور آخرت میں (بھی)، اور تمہارے لئے وہاں ہر وہ نعمت ہے جسے تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے وہاں وہ تمام چیزیں (حاضر) ہیں جو تم طلب کرو۔ (یہ) بڑے بخشنے والے، بہت رحم فرمانے والے (رب) کی طرف سے مہمانی ہے۔''

حضرت قتادہ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ تو ہمارا رب ہے ہمیں استقامت اور پختگی عطا فرما۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ مجھے اسلام کا کوئی ایسا امر بتلایئے کہ پھر کسی سے دریافت کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ آپ نے فرمایا زبان سے اقرار کر کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر جم جا۔

(صحیح مسلم، حدیث:۳۸)

تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے: ایسے لوگوں کے پاس ان کی موت کے وقت فرشتے آتے ہیں اور انھیں بشارتیں سناتے ہیں کہ تم اب آخرت کی منزل کی طرف جا رہے ہو بیخوف رہو تم پر وہاں کوئی کھٹکا نہیں۔ تم اپنے پیچھے جو دنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑے جا رہے ہو اس پر بھی کوئی غم و رنج نہ کرو۔ تمہارے اہل و عیال، مال و متاع کی دین و دیانت کی حفاظت ہمارے ذمے ہے۔ ہم تمہارے خلیفہ ہیں۔ تمہیں ہم خوش خبری سناتے ہیں کہ تم جنتی ہو تمہیں سچا اور صحیح وعدہ دیا گیا تھا وہ پورا ہو کر رہے گا۔ پس وہ اپنے انتقال کے وقت خوش خوش جاتے ہیں کہ تمام برائیوں سے بچے اور تمام بھلائیاں حاصل ہوئیں۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مومن کی روح سے فرشتے کہتے ہیں اے پاک روح جو پاک جسم میں تھی چل اللہ کی بخشش انعام اور اس کی نعمت کی طرف۔ چل اس اللہ کے پاس جو تجھ پر ناراض نہیں۔ یہ بھی مروی ہے کہ جب مسلمان اپنی قبروں سے اٹھیں گے اسی وقت فرشتے ان کے پاس آئیں گے اور انھیں بشارتیں سنائیں گے۔ حضرت ثابت جب اس سورت کو پڑھتے ہوئے اس آیت تک پہنچے تو ٹھہر گئے اور فرمایا ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ مومن بندہ جب قبر سے اٹھے گا تو وہ دو فرشتے جو دنیا میں اس کے ساتھ تھے اس کے پاس آتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں ڈر نہیں گھبرا نہیں غمگین نہ ہو تو جنتی ہے خوش ہو جا تجھ سے اللہ کے جو وعدے تھے پورے ہوں گے۔ غرض خوف امن سے بدل جائے گا آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی دل مطمئن ہو جائے گا۔ قیامت کا تمام خوف دہشت اور وحشت دور ہو جائے گی۔ اعمال صالحہ کا بدلہ اپنی آنکھوں دیکھے گا اور خوش ہوگا۔ الحاصل موت کے وقت قبر میں اور قبر سے اٹھتے ہوئے ہر وقت ملائیکہ رحمت ان کے ساتھ رہیں گے اور ہر وقت بشارتیں سناتے رہیں گے، ان سے فرشتے یہ بھی کہیں گے کہ زندگانی دنیا میں بھی ہم تمہارے رفیق و ولی تھے تمہیں نیکی کی راہ سمجھاتے تھے خیر کی رہنمائی کرتے تھے۔ تمہاری حفاظت کرتے رہتے تھے، ٹھیک اسی طرح آخرت میں بھی ہم تمہارے ساتھ رہیں گے تمہاری وحشت و دہشت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور کرتے رہیں گے قبر میں، حشر میں، میدان قیامت میں، پل صراط پر، غرض ہر جگہ ہم تمہارے رفیق اور دوست اور ساتھی ہیں۔ نعمتوں والی جنتوں میں پہنچا دینے تک تم سے الگ نہ ہوں گے وہاں جو تم چاہو گے ملے گا۔ جو خواہش ہوگی پوری ہوگی، یہ مہمانی یہ عطا یہ انعام یہ ضیافت اس اللہ کی طرف سے ہے جو بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔ اس کا لطف و رحم اس کی بخشش اور کرم بہت وسیع ہے۔

آؤ! میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی کا واقعہ سناؤں، جو ظلم وستم کے سامنے صبر واستقامت کا پہاڑ بن کر کھڑے رہے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ امیہ کے غلام تھے۔ جب یہ پیدا ہوئے تھے اس وقت رسول اللہ کی عمر بارہ سال تھی۔ رسول اللہ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بارہ سال بڑے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بارہ سال چھوٹے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ امیہ کے غلام تھے، غلاموں کی لڑی سے تھے۔ امیہ سردار تھا، چوہدری تھا۔ یہ سردار لوگ جب مکہ میں سخت گرمی ہوتی تو بیت اللہ آ جاتے اور وہاں اونچی جگہ پر بیٹھ جاتے، اور اپنے ساتھ ایک غلام لے آتے۔ چوہدری الگ بیٹھتے اور غلام الگ بیٹھتے۔ بلال رضی اللہ عنہ اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ یہ کہتے ہیں میں بھی وہاں الگ بیٹھا ہوا تھا۔ اور یہ چوہدری الگ اپنی میٹنگ کر رہے تھے۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس وقت کلمہ پڑھ لیا تھا۔ ان چوہدریوں نے یہ پروگرام بنایا کہ عمار رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر چوک میں لا کر مارا جائے۔ ابوجہل نے عمار رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تجھے محمد ﷺ نے کیا سبق پڑھا دیا ہے کہ تو نے ہمارے معبودوں کو ماننے سے انکار کر دیا ہے؟ ہمارے معبودوں کو مانتا ہی نہیں؟ ابوجہل عمار رضی اللہ عنہ کے سینے پر پاؤں رکھ کر پوچھ رہا تھا، عمار رضی اللہ عنہ زمین پر لیٹے ہوئے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن بات بڑی اونچی کہی کہ مجھے محمد ﷺ نے یہ سبق پڑھایا ہے کہ خالق ایک ہے، مالک ایک ہے، رازق ایک ہے، معبود ایک ہے، زندگی اور موت کا مالک ایک ہے، نفع اور نقصان کا مالک ایک ہے۔ یہ سبق مجھے میرے محمد ﷺ نے پڑھا دیا ہے، مجھے یاد کروا دیا ہے۔ اس وقت پھر امیہ آیا، اس نے بھی تشدد شروع کر دیا۔ اور اپنے غلام بلال کو آواز دی جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے، انھیں کہا کہ عمار کو کوڑے مارو۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اس وقت مسلمان تو نہیں تھا لیکن عمار کی جرات دیکھ کر، ایمان دیکھ کر مجھ میں مارنے کا حوصلہ ہی نہ ہوا۔ امیہ کہتا بلال مارتا نہیں؟ لیکن میں خاموش تھا۔ مجھے عمار رضی اللہ عنہ کہنے لگے: بلال مارو، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ تجھے بھی مارنے لگ جائیں، اپنی فکر کرو، اور کوڑا پکڑ کر مجھے مارنا شروع کرو۔ بلال کہتے ہیں: میں نے کہا کہ میرا دل نہیں کرتا۔ امیہ نے بلال کو پکڑ کر تشدد کرنا شروع کر دیا، سینے پر پتھر رکھ کر گھسیٹا۔ بلال رضی اللہ عنہ عمار رضی اللہ عنہ کی استقامت دیکھ کر ایمان کی حقیقت کو سمجھ گئے۔ اور جب بلال رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو انہوں نے ''احد، احد'' پکارنا شروع کر دیا۔ امیہ کو جب پتہ چلا تو اس نے گرم ریت پر لٹا کر گھسیٹنا شروع کر دیا۔ کمر پر گرم پتھر رکھ کر کمر کی چربی پگھلا دی جاتی۔ بلال رضی اللہ عنہ نے تکالیف برداشت کیں لیکن اسلام کا کلمہ، توحید کا کلمہ نہیں چھوڑا۔

ولی وہ جس کے دل میں اللہ کا ڈر ہو

آج کل موسم برساتی ہے۔ قبرستان جاؤ اور جا کر دیکھو کہ کئی قبریں پھٹ گئی ہیں، ان میں سوراخ ہیں، مٹی گر چکی ہے۔ انسان کا انجام دیکھ کر عبرت پکڑو۔ ہم تو یہاں کپڑوں پر ذرا بھی مٹی نہیں لگنے دیتے، استری کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر کوئی کپڑے نہیں پہنتا۔ کوئی امیر ہے خواہ کوئی غریب ہے، استری کے بغیر کپڑے کوئی نہیں پہنتا۔ لیکن قبر میں کفن کس طرح مٹی سے مل چکا ہے۔ قبر دیکھ کر عبرت حاصل کیا کرو۔ آدمی قبرستان جائے تو اسے اپنے انجام کا پتہ چل جائے، اس کے دل میں اللہ کا ڈر آ جائے۔ جس شخص میں اللہ کا ڈر آ گیا سمجھ لو وہ کامیاب ہو گیا۔

اور اللہ کا ولی، اللہ کے قریب وہی شخص ہوتا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ کا تقویٰ دل میں سمو لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۞ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴾ [یونس: ٦٢، ٦٣]

''خبردار! بیشک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔ (وہ) ایسے لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (ہمیشہ) تقویٰ شعار رہے۔

میری نماز جنازہ وہ پڑھائے جس کے عصر کے نوافل بھی نہ چھوٹے ہوں

سلطان شمس الدین التمش کے استاد سید قطب الدین جب قریب المرگ تھے تو انھوں نے ایک وصیت لکھ دی اور کہا میں مر جاؤں تو مجھے غسل دے کر، کفن پہنا کر جب جنازہ گاہ میں لے جاؤ تو لوگوں کے سامنے یہ لفافہ کھولنا اور لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنا دینا۔ جب یہ فوت ہوئے پھر ان کی وصیت کے مطابق جنازہ گاہ میں میت رکھ دی گئی تو لوگوں کے سامنے وہ لفافہ کھولا اور لوگوں کو پڑھ کر سنایا گیا۔ اس میں تین باتیں لکھی تھیں۔ ، پہلی بات یہ تھی کہ میری نماز جنازہ وہ پڑھائے جس نے زندگی میں کبھی زنا نہ کیا ہو، دوسری بات یہ لکھی تھی: میری نماز جنازہ وہ پڑھائے جس نے زندگی بھر عصر سے پہلے چار رکعات ترک نہ کیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں، تیسری بات یہ لکھی تھی کہ میری نماز جنازہ وہ پڑھائے جس نے زندگی میں تکبیر تحریمہ نہ چھوڑی ہو، نماز تکبیر تحریمہ کے ساتھ پڑھی ہو۔

یہ وصیت اگر آج کوئی لکھ جائے تو میرا خیال ہے جنازہ ویسا ہی پڑا رہے۔ جب یہ وصیت پڑھی گئی تو لوگ حیران ہو گئے کہ یہ اوصاف کس میں ہوں گے، اور کون ان کی نماز جنازہ پڑھائے گا۔ لیکن انھیں پتہ تھا کہ میرا شاگردان اوصاف کا حامل ہے۔ یہ اعلان سن کر سلطان التمش ایک سائیڈ سے چھپتے چھپتے آگے آگئے، اور لوگوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگے: یہ میرا اور اللہ کا معاملہ تھا، میں اسے دنیا میں ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا، لیکن میرے استاد نے یہ وصیت کر دی ہے تو اب میں مجبور ہوں..... یہ کہہ کر رو پڑے اور پھر نماز جنازہ پڑھائی۔

ہم نے کبھی عصر کی نماز نہیں پڑھی، ہم صرف باتیں کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اعمال نہیں کرتے۔ نہ نماز پڑھتے ہیں، نہ روزے رکھتے ہیں۔ صرف خالی دعوے ہی کرتے رہتے ہیں۔ اللہ کے ولی نمازی ہوتے ہیں، نیک اعمال کرنے والے ہوتے ہیں۔ تکبیر تحریمہ سے نماز ادا کرتے ہیں۔ وہ زنا اور بدکاری سے محفوظ رہتے ہیں۔

سلطان شمس الدین التمش کے استاد وصیت کر گے کہ میری نماز جنازہ وہ پڑھائے جس نے کبھی عصر کے نوافل اور سنتیں نہ چھوڑی ہوں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس بندے کیلئے رحمت کی دعا کی ہے جو عصر سے پہلے چار رکعات نوافل ادا کرتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- رَحِمَ اللَّهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھے۔"
(جامع ترمذی: ٤٣٠)

میں نے بات پہنچادی ہے

میں نے اپنی استطاعت کے مطابق آپ کے سامنے حقیقت آشکار کی ہے۔ میری گفتگو سے اگر کسی میرے بزرگ کا، کسی بھائی کا، کسی میرے بیٹے کا دل اللہ نے بدل دیا تو جہاں اس کی کامیابی ہوگی وہاں میری بھی نجات ہوجائے گی، کسی کی کایا پلٹ گئی تو اس کی زندگی بھی سنور جائے گی اور اس کے ساتھ اس خادم کی زندگی بھی سنور جائے گی۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو دنیا و آخرت میں کامیابی عطا فرمائے، اور ہمیں عقیدہ توحید کی سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا کہ اگر تیری وجہ سے، تیری تبلیغ سے ایک آدمی بھی مسلمان ہوگیا، کسی ایک کی اصلاح ہوگئی تو تیری کامیاب کیلئے کافی ہے۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خیبر کے دن فرماتے ہوئے سنا کہ اب کے جھنڈا اس کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوجائے گی، پھر صحابہ میں سے ہر ایک اس بات کی امید کرنے لگے کہ علم و پرچم ہم کو مرحمت ہوگا، لیکن دوسرے دن تمام صحابہ کی موجودگی میں، سرور عالم نے فرمایا، علی کہاں ہیں؟ کسی نے کہا، ان کی آنکھوں میں درد ہے، آپ نے ان کو بلایا اور وہ آپ کے سامنے حاضر کئے گئے، آپ نے ان کی دونوں آنکھوں میں لعاب لگایا، جب وہ اچھے ہوگئے، اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پہلے ان کو کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکایت تھی ہی نہیں، اس کے بعد ان کو علم دیا، حضرت علی نے کہا، ہم ان کافروں سے جنگ کریں گے، حتیٰ کہ وہ ہمارے مثل ہو جائیں، آپ نے فرمایا کہ آہستگی کرو، جب تم ان کے میدان میں جاؤ۔

ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللَّهِ لَأَنْ يُهْدَى بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ .

ان کو سلام کی دعوت دینا، اور جو خدا کی طرف سے ان پر فرض ہے، اس سے ان کو آگاہ کرنا، قسم ہے خدا کی، کہ تمہارے ذریعہ کسی ایک شخص کو بھی ہدایت مل گئی، تو یہ عمل تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ اچھا ہوگا۔

(صحیح بخاری ، حدیث:٢٩٤٢)

فوتگی کا اعلان

پچھلے دنوں ہمارے بھائی دوست محمد بوٹا صاحب کے والد محترم وفات پا چکے ہیں، دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمارے ان بزرگوں پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کا جنت کا باغیچہ بنا دے۔

کل ہمارے دوست اور جماعت اہلحدیث پنجاب کے سیکرٹری اطلاعات حافظ عبدالقدیر بٹ صاحب کے دادا جان وفات پا گئے ہیں۔ 90 سال ان کی عمر تھی، بڑے عظیم بزرگ تھے، بہت نیک آدمی تھے۔ لاہور سے حافظ عبدالوہاب روپڑی صاحب نماز جنازہ پڑھنے کیلئے آئے تھے، دعا کرو اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو بھی جنت کا باغیچہ بنائے اور ان کی لغزشوں سے درگزر فرمائے۔ (آمین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدل وانصاف کی اہمیت

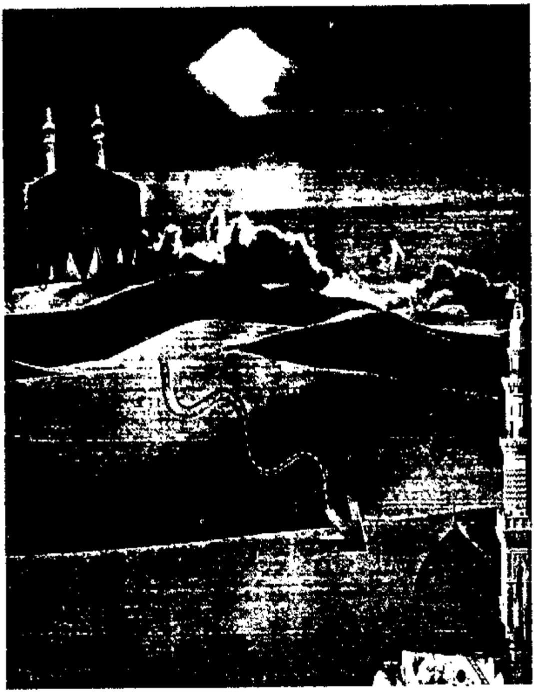

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

﴿ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴾.

[النحل:۹۰]

"بے شک اللہ عدل اور احسان اور قرابت والے کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے، وہ تمھیں نصیحت کرتا ہے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔"

سبق پڑھ پھر صداقت کا شجاعت کا عدالت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

اللہ رب العزت کی عظیم الشان، عالیشان، بامثال اور باکمال حمد وثنا کے بعد ہزاروں، کروڑوں درود و سلام امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا آمنہ کے لال، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

محترم سامعین حضرات!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن مجید سے ایک آیت آپ کے سامنے تلاوت کی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین باتوں کا حکم دیا ہے اور باتوں سے منع کیا ہے۔ قرآن کی اس آیت میں چھ باتوں کا ذکر ہے۔

اور یہ چھ الفاظ اس قدر وسیع المعنیٰ ہیں کہ ساری اسلامی تعلیمات کا خلاصہ ان میں آ گیا ہے۔ اسی لیے بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر قرآن میں کوئی آیت نہ ہوتی تو صرف یہی آیت انسان کی ہدایت کے لیے کافی تھی۔ سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی آیت کو سن کر میرے دل میں ایمان راسخ ہوا اور میرے دل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جاگزیں ہوئی۔

اس آیت کی اسی جامعیت کی وجہ سے خلیفہ راشد سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اسے خطبہ جمعہ میں پڑھا کرتے تھے، حقیقت یہ ہے کہ اگر ان اوامر ونواہی پر عمل کیا جائے تو معاشرہ کی اخلاقی، معاشرتی اور معاشی حالت بہترین بن سکتی ہے۔

آج کے اس خطبہ میں چھ باتوں سے میں ایک بات کا ذکر کیا جائے گا اور وہ ہے، عدل۔

یہ بڑا ہی اہم موضوع ہے۔ بڑی اہم بات ہے۔

ظالم پر اللہ کی گرفت

ایک انسان نمازی ہے، توحید والا ہے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرنبرداری کرنے والا ہے، لیکن وہ انصاف نہیں کرتا، عدل نہیں کرتا۔ یہ شخص اپنے ظلم کی وجہ سے روز قیامت شرمندگی اٹھائے گا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّهُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

''ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے لوگو! ظلم کرنے سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیروں کی صورت میں ہوگا۔''

(مسند احمد:)

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾ .

''ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اللہ تعالیٰ ظالموں کو مہلت دیتا ہے مگر جب ان کی گرفت فرماتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا ہے اس کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾.[هود:۱۰۲]

''اس طرح تیرا رب ظالموں کی بستیوں کو پکڑتا ہے اس کی پکڑ بڑی سخت ہے۔''

آج ہمارے ظلم وزیادتی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت ہم سے روک لی ہے۔ ہم پر اس وقت جو بے موسمی بارشیں ہو رہی ہیں، یہ ہم پر اللہ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب ہے، یہ ہمارے ظلم اور انصافی کا نتیجہ ہے۔ دعا کرو! اللہ ہم سے اپنا یہ عذاب ٹال دے اور بارشوں کا یہ سلسلہ رک جائے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔

آج ہر جگہ پر ظلم وزیادتی اور ناانصافی ہو رہی ہے، کچہریوں میں چلے جاؤ، تھانوں میں چلے جاؤ، عدالتوں میں چلے جاؤ۔ دفتروں میں چلے جاؤ، ہر شخص مکار، ہوشیار، چالباز معلوم ہوگا، ہر شخص مکاری کرنے کے ارادے میں کھڑا ہے۔

سربراہان انصاف کریں

انصاف ہر آدمی کو کرنا چاہیے، ملک کے سربراہان کو تو انصاف کے علاوہ کچھ نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا﴾. [النساء: ۹۰]

”بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں انہی لوگوں کے سپرد کرو جو ان کے اہل ہیں، اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کیا کرو، بیشک اللہ تمہیں کیا ہی اچھی نصیحت فرماتا ہے، بیشک اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔“

حکومت کے ذمہ دارانہ مناصب انہی کے حوالے کرو جو ان مناصب کے اہل ہوں۔ نااہل، بے ایمان بددیانت اور راشی قسم کے لوگوں کے حوالے نہ کرو۔ اس لحاظ سے یہ مسلمانوں سے اجتماعی خطاب ہے کیونکہ بدکار لوگوں کی حکومت سے ساری قوم کی اخلاقی حالت تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وزیر اعظم اور صدر کو تو انصاف کا دامن کسی موقع پر بھی نہیں چھوڑنا چاہیے۔ اگر بڑا آدمی اصاف چھوڑ دے گا تو پھر سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ جج، وکیل، گورنر، وزیر، افسر یہ حضرات عدل و انصاف کرنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ کیونکہ ان ان کے ظلم کا اثر بہت دور تک پہنچے گا۔ ان کی ناانصافیاں صرف ان تک محدود نہیں رہیں گی بلکہ ساری رعایا ظلم و زیادتی کا شکار ہو جائے گی۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِیَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِی شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِیَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِی شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ.

"اے اللہ میری اس امت میں سے جس کو ولایت دی جائے اور وہ ان پر سختی کرے تو تو اس پر سختی کر اور میری امت میں سے جس کو کسی معاملہ کو والی بنایا جائے وہ ان سے نرمی کرے تو تو بھی اس پر نرمی کر۔"

(صحيح مسلم، حديث:١٨٢٧)

ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ وَأَبْغَضَ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ وَأَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ جَائِرٌ.

"قیامت کے دن اللہ کا سب سے زیادہ محبوب اور اس کے سب سے زیادہ قریب بیٹھنے والا عادل حکمران ہوگا اور سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ قابل نفرت اور سب سے دور بیٹھنے والا ظالم حکمران ہوگا۔''

(جامع ترمذی:۱۳۲۹)

ایک عادل حکمران

ایک عادل اور نیک حکمران کا واقعہ سن لو! عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے گھر چند آدمی آئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہ کپڑے لے کر آئے ہیں آپ غرباء میں تقسیم کر دیں، چند روز بعد عید ہے، غربا میں تقسیم کر دیں۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے کپڑے پکڑے اور تقسیم کرنے کیلئے چل پڑے۔ گھر والوں نے کہا دو بیٹیاں ہماری بھی ہیں، ان کے پاس کپڑے بھی نہیں، جو ایک آدھ کپڑا ہے ان پر پیوند لگے ہوئے ہیں۔ آپ ان کپڑوں میں سے ان کو بھی دے دیں۔ عمر بن عبدالعزیز نے بات سنی تو چل دیئے اور جا کر غریب بچوں میں کپڑے تقسیم کر دیئے، اور سب کچھ تقسیم کر کے خالی ہاتھ واپس آ گئے۔ گھر کچھ بھی نہ رکھا اور نہ لے کر آئے، جب گھر آئے تو دونوں بیٹیاں سامنے آ گئیں اور کہنے لگیں ابا جان! ایک بات تو بتائیں؟ کیا حکمران کی بیٹیاں ہونا جرم ہے......؟

پھر کہنے لگیں ابا جان عید کا دن ہوگا، سب بچیاں نئے کپڑے پہنے گی اور حکمران کی بیٹیاں پرانے کپڑے پہنیں گی؟ بیٹیوں کی باتیں سن کر عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ رو پڑے اور کہنے لگے کہ بیٹیوں صبر کرو، اللہ تمہیں جنت میں ریشمی لباس دے گا، یہ دنیا کا مال ہے، یہ ادھر ہی رہ جائے گا۔ یہ ہے انصاف۔ انصاف اس وقت ہوتا ہے جب آدمی کو اللہ کا ڈر ہو، مرنا یاد ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج کسی حکمران کو گرانٹ ملے تو پہلے اس کے کاروبار میں ترقی ہوتی ہے، پہلے اس کا محل بنتا ہے، پہلے اس کی نئی گاڑیاں آتی ہیں۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں ایک دفعہ ان کے بیت المال میں چلا گیا۔ میں نے گندم کے دانے دیکھے ایسے تھے جیسے سونے کے دانے ہوتے ہیں۔ اتنی برکت اللہ تعالیٰ نے پیدا کی تھی۔ یہ بھی حکمران تھے، لیکن عدل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے برکت پیدا فرما دی تھی۔

آج اگر ہمیں عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جیسا ایک حکمران مل جائے تو یہ پاکستان جس کو حکمرانوں نے دیوالیہ کر دیا ہے یہ پھر ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائے، اور خوشحال ملک بن کر دنیا کے سامنے ظاہر ہو۔ نیک حکمران کی وجہ سے آسمان والا خوش ہوتا ہے، اور رعایا کو فراوانی اور خوشحالی عطا فرماتا ہے۔

ہمیں تو صرف یہی لالچ ہے کہ ہمارے پاس دنیا اکٹھی ہونی چاہیے۔

ہمیں دنیا کا مال ملنا چاہیے، خواہ وہ حرام کا ہو۔

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور اسوہ کی پیروی کی تھی:

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان چھالوں کی جو ان کے ہاتھ میں چکی چلانے کی وجہ سے پڑگئے تھے (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے شکایت کی، اور ایک خادم مانگنے آئیں، لیکن ان کو آپ نہیں ملے، تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ حال بیان کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے، تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ بات آپ سے کی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم اپنے بستر پر جا چکے تھے، میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو، پھر ہمارے درمیان بیٹھ گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی، پھر آپ نے فرمایا، کیا میں تم دونوں وہ چیز نہ بتا دوں جو تم دونوں کے خادم (جو تم مانگتی ہو) سے بہتر ہے۔ اپنے سوتے وقت 33 بار سبحان اللہ کہو 33 بار الحمدللہ کہو اور 34 بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔

(صحیح بخاری، حدیث:۳۱۱۳)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاف کر کے دکھایا ہے۔

ہم ہر کام میں ڈنڈی مارتے ہیں، ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے تعلق والا ناراض نہ ہو جائے، ہم اپنا مفاد دیکھتے ہیں، اپنا مقصد دیکھتے ہیں۔

زندگی کے ہر شعبہ میں انصاف

انصاف نظام زندگی کے ہر شعبہ میں ہوگا تو نظام بہتر چلے گا، ورنہ یہ نظام بے راہ روی کا شکار ہو جائے گا۔ مالک کو غلام سے انصاف کرنا ہوگا، ملازم کو مالک سے انصاف کرنا ہوگا، رعایا کو حکمران سے انصاف کرنا ہوگا، حکمران کو رعایا سے انصاف کرنا ہوگا، اولاد کو ماں باپ سے انصاف کرنا ہوگا، ماں باپ کو اولاد سے انصاف کرنا ہوگا، شوہر کو بیوی سے انصاف کرنا ہوگا، بیوی کو شوہر سے انصاف کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاف کرنے والے رحمٰن کے دائیں جانب اور اللہ کے نزدیک نور کے منبروں پر ہوں گے اور اللہ کے دونوں دائیں ہاتھ ہیں یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنی رعایا اور اہل وعیال میں عدل وانصاف کرتے ہوں گے۔

(صحیح مسلم، حدیث.۱۸۲۷)

قاضی فریقین کے مابین انصاف کرے

رسول ﷺ نے فرمایا:

الْقُضَاةُ ثَلاثَةٌ اثْنَانِ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ رَجُلٌ عَلِمَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ عَلَى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ جَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ لَقُلْنَا إِنَّ الْقَاضِيَ إِذَا اجْتَهَدَ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ .

”قاضی تین قسم کے ہیں دو دوزخی اور ایک جنتی۔ ایک وہ مرد جس نے حق کو جانا پھر اس کے مطابق فیصلہ کیا وہ جنتی ہے۔ اور ایک وہ جس نے جہالت کے باوجود لوگوں میں فیصلے کیے وہ دوزخی ہے، اور ایک وہ مرد جس نے فیصلہ کرنے میں ظلم وجور سے کام لیا وہ بھی دوزخی ہے۔“

(سنن ابن ماجة:۲۳۱۵)

قاضی کو چاہیے کہ پانچ باتوں میں فریقین کے ساتھ برابر سلوک کرے۔ ا۔ اپنے پاس آنے میں جیسے ایک کو موقع دے دوسرے کو بھی دے۔ ۲۔ نشست دونوں کو ایک سی دے۔ ۳۔ دونوں کی طرف برابر متوجہ رہے۔ ۴۔ کلام سننے میں ہر ایک کے ساتھ ایک ہی طریقہ رکھے۔ ۵۔ فیصلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے میں حق کی رعایت کرے جس کا دوسرے پر حق ہو پورا پورا دلائے۔

مسلمانوں میں صلح کرنا اور عدل کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾. [الحجرات:۹]

"اور اگر ایمان والوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو دونوں کے درمیان صلح کرا دو، پھر اگر دونوں میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس (گروہ) سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے، پھر اگر وہ پلٹ آئے تو دونوں کے درمیان انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف کرو، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"

اس ایت میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اگر مسلمانوں کی کوئی دو جماعتیں لڑنے لگ جائیں تو دوسرے مسلمانوں کو چاہیے کہ ان میں صلح کرا دیں،

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی شخص اکیلا فریقین پر اثر انداز ہونے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ تو باہم ملکر بھی تمہیں یہ کام کرنا چاہیے، بیٹھ نہ رہنا چاہیے سب سے پہلے حالات اور اختلاف کا جائزہ لو اور دیکھو کہ کونسا فریق حق پر ہے اور کونسا زیادتی کر رہا ہے۔ اب یہ تو واضح ہے کہ تالی ایک ہاتھ سے کبھی نہیں بجتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادتی کرنے والے کے پاس بھی کچھ تھوڑا بہت حق موجود ہوتا ہے اور جو حق پر ہے اس سے بھی کوئی نہ کوئی غلطی ضرور ہوئی ہے۔ لہٰذا پہلے یہ تشخیص کرنا ہوگی کہ زیادہ حق کس طرف ہے اور زیادتی کا مرتکب کون ہے؟ پھر صلح کرانے والی جماعت کو زیادہ حق والے کا ساتھ دینا ہوگا اور اس طرح فریقین پر صلح کے لئے دباؤ ڈالنا ہوگا۔ اور زیادتی کرنے والے پر اتنا دباؤ ڈالنا ہوگا کہ وہ اپنی زیادتی کا اعتراف کرے اور اس سے رجوع کر کے حق بات تسلیم کرے۔ جب یہ مرحلہ طے ہوجائے تو پھر یہ نہ کرنا چاہئے کہ حق والے فریق میں یک طرفہ فیصلہ دے کر زیادتی کرنے والے فریق کو پوری طرح دبانے کی کوشش کی جائے۔ بلکہ عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے اور زیادتی کرنے والے کے پاس بھی کچھ تھوڑا بہت حق تھا تو فیصلہ کے وقت ان باتوں کو ملحوظ رکھ کر فیصلہ کیا جائے۔ کیونکہ یہی بات اقرب الی الحق اور اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

حدیث میں ہے اپنے بھائی کی مدد کر ظالم ہو تو مظلوم ہو تو بھی۔ حضرت انس نے پوچھا کہ مظلوم ہونے کی حالت میں تو ظاہر ہے لیکن ظالم ہونے کی حالت میں کیسے مدد کروں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ظلم سے باز رکھو یہی اس کی اس وقت یہ مدد ہے۔

بات عدل وانصاف کی کرو:

عدل انسان کو ہر جگہ پر کرنا چاہئے۔ اپنی دوکان پر بیٹھا انصاف کرے، اپنے گھر والوں سے انصاف کرے، اپنے دفتر میں انصاف کرے اپنی بیوی سے انصاف کرے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

﴿وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ﴾ [الانعام:١٢٥]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور جب کچھ کہو تو انصاف سے کہو، خواہ وہ بات تمہارے کسی قریبی سے تعلق رکھتی ہو۔"

جب بھی تم بات کرو تو انصاف کی کرو، سچے کو سچا کہو اور جھوٹے کو جھوٹا۔ خواہ اس کی زد تمہاری اپنی ذات پر پڑتی ہو یا کسی قریبی سے قریبی رشتہ دار یا دوست پر۔ کوئی بات گول مول یا ہیرا پھیری سے بھی نہ کرو جس سے کسی دوسرے کی توہین کا پہلو نکلتا ہو یا اس کا کوئی حق تلف ہوتا ہو۔ یا اس سے متکلم کی ذات کو کسی قسم کا فائدہ پہنچتا ہو۔

اگرچہ عام بات چیت میں بھی کسی کے متعلق بے انصافی کی بات کرنا جرم ہے لیکن اگر شہادت کی صورت میں ہو تو جرم عظیم بن جاتی ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ نے بڑے بڑے گناہوں کا ذکر کیا تو فرمایا: بڑے گناہ یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق خون کرنا اور والدین کو ستانا۔ پھر فرمایا: میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ وہ ہے قول الزور (یعنی ناانصافی کی بات، یا ایسی بات جس میں ہیرا پھیری سے جھوٹ کو سچ بنانے کی کوشش کی جائے) یا ایسی ہی جھوٹی شہادت۔

(صحیح بخاری، کتاب الادب، باب عقوق الوالدین من الکبائر)

ہمارے سکول میں ایک واقعہ ہوا، ایک عورت نے دس ہزار روپیہ چوری کیا، اس عورت کا پتہ چل گیا، اس سے جب پوچھا تو اس نے انکار کردیا، اور قرآن پاک پکڑ کر اس نے قسم اٹھا دی کہ میں نے پیسے نہیں اٹھائے، میں نے اسے ایک ہفتہ کی مزید مہلت دی اور تفتیش جاری رکھی۔ ایک ہفتے کے اندر اس عورت نے پیسے گھر سے لا کر ٹیبل پر رکھ دیئے، جبکہ اس سے پہلے وہ ہر مرتبہ قرآن پر حلف اٹھانے کو تیار تھی۔ ایک دن دفتر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلایا تو وضو کر کے آ گئی کہ شاید قرآن پر حلف اٹھانا ہے، قرآن اٹھانے میں وہ سب سے آگے تھی، کہتی تھی: میں قرآن پاک اٹھا کر قسم دیتی ہوں میں نے پیسے نہیں اٹھائے۔ یہ تو حال ہے آج کے مسلمان کا، عذاب نازل نہ ہو تو کیا ہو؟ یہ تو ایک واقعہ میں نے آپ کو سنایا ہے اگر آپ ذرا غور کریں تو آپ کو سارا معاشرہ ہی اس قسم کی بیماری میں ملوث نظر آئے گا۔ الا ماشاء اللہ

عدل سے رحمت برستی ہے

جہاں عدل ہوگا جہاں انصاف ہوگا، وہاں عرش والے رب کی رحمتوں کا نزول ہوگا۔ جس معاشرے میں عدل تھا، وہاں عرش والے نے اپنی بے حد وحساب رحمتیں برسائی تھیں۔

کوئی اپنا ہو، کوئی بیگانہ ہو، کوئی محلے دار ہو، کوئی عزیز ہو، کوئی رشتے دار ہو، کوئی یار دوست ہو سب کو بتا دو:

﴿وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ﴾. [الانعام: ۱۲۵]

"اور جب کچھ کہو تو انصاف سے کہو، خواہ وہ بات تمہارے کسی قریبی سے تعلق رکھتی ہو۔"

انصاف کرنے والا اللہ کے سائے میں

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سات آدمیوں کو اللہ اپنے سائے میں رکھے گا جس دن کہ سوائے اس کے سائے کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا، انصاف کرنے والا حکمران، اور وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہو، اور وہ دو اشخاص جو باہم صرف خدا کے لئے دوستی کریں جب جمع ہوں تو اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے اور جب جدا ہوں تو اسی کے لئے، اور وہ شخص جس کو کوئی منصب اور جمال والی عورت زنا کیلئے بلائے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اس لئے نہیں آ سکتا، اور وہ شخص جو چھپا کر صدقہ دے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو کہ اس کے داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا، اور وہ شخص جو خلوت میں اللہ کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جائیں۔

انصاف کرو اگرچہ اپنے ہی خلاف ہو

اللہ تعالیٰ نے سب کیلئے انصاف کا حکم دیا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَى أَنْ تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا﴾. [النساء:۱۳۵]

"اے ایمان والو! تم انصاف پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے والے (محض) اللہ کے لئے گواہی دینے والے ہو جاؤ خواہ (گواہی) خود تمہارے اپنے یا (تمہارے) والدین یا (تمہارے) رشتہ داروں کے ہی خلاف ہو، اگرچہ (جس کے خلاف گواہی ہو) مال دار ہے یا محتاج، اللہ ان دونوں کا (تم سے) زیادہ خیر خواہ ہے۔ سو تم خواہشِ نفس کی پیروی نہ کیا کرو کہ عدل سے ہٹ جاؤ (گے)، اور اگر تم (گواہی میں) پیچ دار بات کرو گے یا (حق سے) پہلو تہی کرو گے تو بیشک اللہ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کاموں سے جو تم کر رہے ہو خبردار ہے۔"

اپنے خلاف گواہی دینے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے جرم کا برملا اعتراف کر لے خواہ اس کا کتنا ہی نقصان برداشت کرنا پڑے اور یہ بڑا حوصلے اور اجر وثواب کا کام ہے۔ اپنے بعد سب سے قریبی والدین ہوتے ہیں پھر اس کے بعد دوسرے قرابت دار۔ اور ظاہر ہے کہ جو شخص اپنے خلاف گواہی دینے کی جرأت کر سکتا ہے وہ والدین اور اقرباء کے خلاف بدرجہ اولیٰ ایسی جرات کر سکے گا۔ اپنے خلاف گواہی دینے اور حق کی بات صاف صاف کہہ دینے سے بسا اوقات مخالف فریق پر بہت خوشگوار اثر پڑتا ہے اور اس کا دل از خود نرمی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

ایک دفعہ ایک پنچائیت میں میرے بیٹھنے کا اتفاق ہوا، انہوں نے منصفین میں میرا نام بھی متعین کر دیا، وہاں ایک ایڈووکیٹ صاحب بھی تھے، وہاں سب میرے رشتے دار تھے۔ سب مجھے پہچاننے والے اور ملنے والے تھے، میں نے سوچا مجھے یہاں سے علیحدگی اختیار کر لینی چاہیۓ۔ پھر میں نے سوچا اور کہا کہ اب چونکہ میرا نام لے لیا گیا ہے لہٰذا اب مجھے بات سننی چاہیۓ، اور جو حق بات معلوم ہو اس کے مطابق فیصلہ سنایا جائے۔ میں نے بات سنی جو ملزم تھا میں نے اس کے خلاف فیصلہ لکھ دیا۔ میں نے کہا کہ جو چاہے ہو جائے فیصلہ حق بات پر ہوگا۔ میں نے اللہ سے ڈر کر یہ فیصلہ کیا تھا۔ برادری اور رشتہ داری نہیں دیکھی تھی۔ اللہ کا قرآن بھی اسی بات کا حکم دیتا ہے۔

حدود اللہ میں انصاف

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے زمانہ میں ایک عورت نے چوری کی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا) اس کی قوم اسامہ بن زید کے پاس سفارش کرانے کے لئے دوڑی آئی، عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جب اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کو معاف کردینے) کے بارے میں گفتگو کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور متغیر ہوگیا اور فرمایا کہ تو مجھ سے اللہ کی (مقرر کردہ) حدود میں سفارش کرتا ہے؟ اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے بخشش کی دعا کیجئے، شام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور اللہ کی شایان شان تعریف کرکے فرمایا:

أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّمَا أَهْلَكَ النَّاسَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا

”تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے ہلاک کیا ہے کہ اگر ان میں کوئی شریف اور بڑا آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی ضعیف اور چھوٹا آدمی چوری کرتا تو اس پر حد جاری کردیتے اس ذات پاک کی قسم! جس کے قبضہ (قدرت) میں میری جان ہے اگر فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوری کرے (اعاذھا اللہ منہا) تو میں اس کا بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ کاٹ ڈالوں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت پر حکم جاری فرمایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا پھر اس کی توبہ مقبول ہوگئی اور اس نے (کسی سے) نکاح کرلیا، عائشہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد وہ عورت (میرے پاس) آیا کرتی تھی اور اس کی جو ضرورت ہوتی تھی اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کر دیتی۔"

(صحیح بخاری، حدیث:٤٣٠٤)

اولاد کے درمیان انصاف کرو

میں سیرت کی کتاب سے پڑھ رہا تھا، اس میں میں نے ایک حدیث پڑھی۔

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:

تَصَدَّقَ عَلَیَّ أَبِی بِبَعْضِ مَالِهِ فَقَالَتْ أُمِّی عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لاَ أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-. فَانْطَلَقَ أَبِی إِلَى النَّبِیِّ -صلى الله عليه وسلم- لِيُشْهِدَهُ عَلَى صَدَقَتِی فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَفَعَلْتَ هَذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ. قَالَ لاَ. قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا فِی أَوْلاَدِكُمْ. فَرَجَعَ أَبِی فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ.

مجھے میرے باپ نے اپنا کچھ مال ہبہ کیا تو میری ماں عمرہ بنت رواحہ نے کہا میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گواہ نہ بنالے میرے والد مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے چلے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرے ہبہ پر گواہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنائیں۔ تو انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اپنے سب بیٹوں کے ساتھ ایسا کیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو۔ میرے والد لوٹے اور ہبہ واپس کرلیا۔

(صحیح مسلم، حدیث:١٦٢٣)

دوسری حدیث میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَا بَشِيرُ أَلَكَ وَلَدٌ سِوَى هَذَا . قَالَ نَعَمْ . فَقَالَ أَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ هَذَا . قَالَ لاَ . قَالَ فَلاَ تُشْهِدْنِي إِذًا فَإِنِّي لاَ أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ .

اے بشیر! کیا اس کے علاوہ بھی تیری اولاد ہے؟ انہوں نے کہا: انہوں نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا کیا تو نے اسی طرح سب کو ہبہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو مجھے گواہ مت بنا کیونکہ میں ظلم پر گواہی نہیں دیتا۔

(صحیح مسلم، حدیث:١٦٢٣)

بیٹیوں سے ظلم نہ کرو

آج بیٹیوں سے بھی بہت ظلم ہوتا ہے، باپ اپنے بیٹوں کے نام جائیداد لگا دے گا، بیٹیوں کو کچھ نہیں دے گا، اس وجہ سے کہ میری جائیداد داماد کو چلی جائے گی، دوسرے گھر جائے گی، بیٹیوں کو کچھ نہیں دے گا۔ ایسے لوگ بھی سن لیں:

بابے بلھے شاہ نے بڑی پیاری بات کہی ہے۔

علم پڑھیا کدی اشراف نہیں ہوندے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیہڑے ہوون اصل کمینے
تے شوم کولو کدی صدقہ نہیں ہوندا
پاویں ہون لکھ خزینے
پتیل کدی وی سونا نہیں بندا
پاویں جڑیے لکھ نگینے
تے بلھیا باجھ توحید نجات نہیں ہونی
پاویں مریے وچ مدینے

علم ہو لیکن عمل نہ ہو تو ایسے علم کا کوئی فائدہ نہیں۔

پڑھے لکھے لوگ بھی جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں، بیٹیوں کو حصہ نہیں دیتے۔

بیٹیوں سے دعائیں لیا کرو۔ گھر کا سارا کام یہ کرتی ہیں، کپڑے دھو کر دیتی ہیں، جوتے پالش کر کے دیتی ہے، روٹی پکا کر دیتی ہے، مہمان آجائے تو چائے پکا کر دیتی ہے، گھر کی رونق ان ہی سے ہے۔

ماں کی محنت ومشقت اور بیٹیوں کی پرورش کا اجر

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ گھر نہیں تھے کہ میرے گھر ایک عورت آئی، اس کے ساتھ دو بچیاں تھیں، اس نے مجھ سے سوال کیا، کچھ کھانے کو مل جائے گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اس وقت میرے گھر میں ایک کھجور تھی، میں نے وہی کھجور اسے دے دی، اس عورت نے ایک کھجور کے دو ٹکڑے کر کے ایک ایک بچی کو دے دیے اور خود کچھ نہ کھایا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَنْ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ مانگتے ہوئی آئی، اس نے میرے پاس سوائے ایک کھجور کے کچھ نہیں پایا، تو میں نے وہ کھجور اسے دیدی، اس عورت نے اس کھجور کو دونوں لڑکیوں میں بانٹ دیا اور خود کچھ نہیں کھایا، پھر کھڑی ہوئی اور چل دی، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ جو کوئی ان لڑکیوں کے سبب سے آزمائش میں ڈالا جائے تو یہ لڑکیاں اس کے لئے آگ سے حجاب ہوں گی۔

(صحیح بخاری، حدیث:١٤١٨)

یہ باتیں سن کر آگے لوگوں کو بتایا کرو، جمعہ اسی لئے ہوتا ہے کہ اسے یاد رکھا جائے، اور جو سنا جائے اسے آگے سنایا جائے، یہ باتیں بھول نہ جایا کرو۔ دیکھو اس عورت نے بچیوں کو کھجور کھلا دی اور خود کچھ نہ کھایا، یہ عورت ماں تھی۔

ساتھیو! ماں کا بہت ادب و احترام کیا کرو، ماں کی عزت کیا کرو۔ ماں خود بھوکی رہ کر بچوں کو کھلاتی ہے، ماں کی عظمت ویسے ہی نہیں، ماں کی خدمات بہت زیادہ ہوتی ہیں، ماں سے جیسا بھی ہو سکے وہ اپنے بچوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرور کھلاتی ہے، انھیں بھوکا نہیں سلاتی۔ ماں کی جتنی بھی خدمت کریں، اتنی ہی کم ہے۔ کائنات میں ساری دولت بھی مل جائے تو ماں باپ جیسی دولت اور نعمت نہیں مل سکتی۔ ماں کی خدمت کا کوئی حق ادا نہیں کر سکتا۔

بہنیں اور بیٹیاں رب کی رحمتیں ہیں۔ اور یاد رکھو! اس دور میں بیٹوں سے بیٹیاں زیادہ وفادار ہیں، ان سے زیادہ پیار کیا کرو۔ ماں بیمار ہو جائے، باپ بیمار ہو جائے تو جو کردار بیٹیاں ادا کرتی ہیں وہ بیٹے نہیں کرتے۔

رسول اللہ ﷺ کی چار بیٹیاں تھیں سبھی سے رسول اللہ ﷺ نے برابر کا سلوک کیا۔

بیویوں کے درمیان عدل کرو

شریعت نے تو شوہر کو اس حد تک عدل کا حکم دیا ہے کہ اگر زیادہ بیویوں کے درمیان عدل نہیں کر سکتے ہو تو ایک ہی سے شادی کرو، زیادہ سے شادی نہ کرو۔

﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً﴾. [النساء:٣]

"اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہارے لئے پسندیدہ اور حلال ہوں، دو دو اور تین تین اور چار چار (مگر یہ اجازت بشرطِ عدل ہے)، پھر اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم (زائد بیویوں میں) عدل نہیں کر سکو گے تو صرف ایک ہی عورت سے (نکاح کرو)"

آپ نے فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف میلان رکھے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو جھکا ہوا ہوگا۔

(دارمی، کتاب النکاح، باب فی العدل بین النساء)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کا یہ دستور تھا کہ عصر کے بعد آپ اپنی تمام بیویوں کے ہاں جایا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب دخول الرجل علی نسائہٖ فی الیوم)

یہاں ایسے بے شمار لوگ ہیں جنہوں نے کئی کئی شادیاں کی ہوئی ہیں، لیکن انصاف نہیں کرتے، دوسری شادی کرکے پہلی کو بالکل ہی بھول جاتا ہیں، دوسری کو بازار میں لے کر بھی جائے گا، سیر بھی کروائے گا، لیکن پہلی کو کچھ بھی توجہ نہ دے گا، اس پر غصہ ہی کرے گا۔ ان لوگوں سے بات کرو تو کہتے ہیں شریعت نے چار چار بیویوں کی اجازت دی ہے۔ یہ لوگ یہ نہیں سوچتے کہ شریعت چار بیویوں کی اجازت تو دیتی ہے، لیکن انصاف کا حکم بھی دیتی ہے۔ یہ شادیاں تو چار کرتا ہے لیکن انصاف نہیں کرتا۔ یاد رکھو! ایسے لوگوں کے جسم کا ایک حصہ قیامت کے دن مفلوج ہوگا۔

عبادت بھی کرو، اور انصاف بھی کرو

ایک آدمی نماز پڑھتا ہے اور ساتھ ملاوٹ بھی کرتا ہے، اور کم بھی تولتا، جھوٹ بھی بولتا ہے، نماز بھی پڑھتا ہے اور بے حیائی کے کام بھی کرتا ہے۔ ایسے شخص کو نماز کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ اگر ہم نماز پڑھ کر اللہ کے شکر گزار بندے بنیں، بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کریں، سچ بولیں، پورا ناپ تول کریں، تو پھر ہماری نمازیں بھی قبول ہوں اور ہمارے روزے بھی قبول ہوں، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا شکر گزار بندہ بنائے اور ہماری عبادات کو قبول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومنظور فرمائے۔ (آمین)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْخَذَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَخِيهِ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ.

''جس شخص نے کسی کی عزت یا کسی اور چیز پر ظلم کیا ہو تو اسے آج ہی معاف کرا لے اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جب کہ نہ دینار ہوں گے اور نہ درہم اگر اس کے پاس عمل صالح ہوگا، تو بقدر اس کے ظلم کے اس سے لے لیا جائے گا اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی، تو مظلوم کی برائیاں لے کر اس کے سر پہ ڈالی جائیں گی۔''

(صحیح بخاری، حدیث:٦٥٣٤)

www.KitaboSunnat.com

المكتبة الرحمانية

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خُطباتِ شاھد

الحمدللہ خطبات شاہد کی چوتھی جلد آپ کے ہاتھوں میں ہے، یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے، پہلے تین خطبات سے میری کافی حوصلہ افزائی ہوئی، قارئین نے پسند کیا، کئی دوست احباب اور ماؤں بہنوں کی اصلاح ہوئی، یہی میری کاوش ہے جسے اللہ قبول فرمالے تو میری نجات کے لیے کافی ہے، یہ خطبات خالصتاً دینی، اصلاحی اور دعوتی ہیں، ان میں آپ کو خیر خواہی ہی نظر آئے گی، عقیدہ توحید اور سنت رسول ﷺ ہی ہمارے لیے نجات کا سبب ہیں اس لیے میں اپنے ہر خطبہ میں ان دو چیزوں کو بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں ۔میں توحید وسنت کو بیان کرنا ہر فرض سے بڑا فرض سمجھتا ہوں، اس لیے تقریر اور تحریر کے ذریعے آپ تک ان کو پہنچا رہا ہوں ۔میں ان خطبات کی آپ سے کوئی قیمت نہیں مانگتا، آپ بس اللہ تعالیٰ سے میرے لیے اور میرے والد گرامی کے لیے ایمان اسلام کی دعا اور میری والدہ مرحومہ کے لیے جو مجھ سے جدا ہو چکی ہیں بخشش اور نجات کی دعا فرما دینا۔

میں آپ سب بہن بھائیوں کے لیے اللہ کے حضور دعا گو ہوں وہ ہم سب کو صراط مستقیم پر گامزن رکھے، اور روز قیامت ہمیں اپنے نیک اور برگزیدہ بندوں میں شمار فرمائے،

میں امیر جماعت اہلحدیث پاکستان حافظ عبدالغفار روپڑی حفظہ اللہ اور سیکرٹری اطلاعات جماعت اہلحدیث پاکستان حافظ عبدالوھاب روپڑی حفظہ اللہ کے لیے بہت ہی زیادہ دعا گو ہوں، اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کو ہماری اصلاح کے لیے تادیر قائم دائم رکھے، جو دین اسلام کے پرچم کو بلند کرنے کی خاطر دن رات انتھک محنت وکوشش فرما رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کی کوششوں کو قبول ومنظور فرمائے، اور آخرت کی کامیابی نصیب فرمائے۔ آمین

آپ کی دعاؤں کا محتاج

میاں محمد سلیم شاھد

امیر جماعت اہلحدیث پنجاب
چیئرمین سول پائیلٹ ہائی سکولز (رجسٹرڈ) پنجاب